

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ



احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سُنَنُكَ اِمْرِي

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن القیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: منت شیخ الحدیث حافظ عبدالتارحماد

تخریج وفوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

www.KitaboSunnat.com



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

*** توجہ فرمائیں! ***

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر

تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com



احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سُننِکِ اِمَامِی

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن القیامی الدارمی (ارڈو) المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد التارحماد

تخریج و فوائد: ابو الحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیدی حافظ مطیع اللہ

جلد دوم

انصار السنہ پبلسنگھز کینڈن لاپور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ امر ڈوبکانر لاپور

042-37357587

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز
محفوظ ہیں

نام کتاب: سُبُحَانُ اِزْمِی (اَرُو)

ابو محمد عبداللہ بن عبد البر بن عبدالرحمن بن القیمحی الدارمی (توفیت ۲۵۵ھ)

ترجمہ: بہت شیخ الحدیث حافظ عبد التارحماد تحفیح و فوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیری حافظ مطیع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ اتر ڈوب کانسٹراکشن لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

نوریت پر مسائل

شکار کے بیان میں	۷..... کتاب الصيد
باب: کتے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا اور کتے سے شکار کرنا	[1]..... بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ إِرْسَالِ الْكَلْبِ وَصَيْدِ الْكِلَابِ
باب: شکار یا جانور کی حفاظت کے لئے کتا پالنا	[2]..... بَابُ فِي اقْتِنَاءِ كَلْبِ الصَّيْدِ أَوْ الْمَاشِيَةِ
باب: کتوں کو قتل کرنا	[3]..... بَابُ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ
باب: معراض کا شکار	[4]..... بَابُ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ
باب: نڈی کھانا	[5]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ
باب: دریا کا شکار	[6]..... بَابُ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ
باب: خرگوش کھانا	[7]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْأَرْتَبِ
باب: گوہ کھانا	[8]..... بَابُ فِي أَكْلِ الضَّبِّ
باب: وہ عضو جو شکار سے الگ ہو جائے	[9]..... بَابُ فِي الصَّيْدِ يَبِينُ مِنْهُ الْمَعْضُو
کھانے کے بیان میں	۸..... کتاب الإطعمه
باب: کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا	[1]..... بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ
باب: جب کوئی کھانا کھلائے تو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے	[2]..... بَابُ الدُّعَاءِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ إِذَا أَطْعَمَ
باب: کھانے سے فراغت کی دعا	[3]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ
باب: کھانا کھا کر شکر کرنا	[4]..... بَابُ فِي الشُّكْرِ عَلَى الطَّعَامِ
باب: انگلیوں کو چاٹنا	[5]..... بَابُ فِي لَعَقِ الْأَصَابِعِ

- 60 باب: کھانے کے بعد رومال استعمال کرنا
- 60 باب: برتن کو صاف کرنا
- 61 باب: گرمے ہوئے لقمہ کے متعلق
- 62 باب: دائیں ہاتھ سے کھانا
- 63 باب: تین انگلیوں سے کھانے کا بیان
- 64 باب: مہمان نوازی کے متعلق
- 65 باب: کھانے میں مکھی کا گرجانا
- 67 باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے
- 68 باب: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے
- 68 باب: اس شخص کے متعلق جو اپنے سامنے سے کھائے
- باب: شریکوں کو کناروں سے کھانے سے پہلے درمیان سے کھانے کی ممانعت
- 68 باب: گرم کھانا کھانے کی ممانعت
- 69 باب: کون سا سالن نبی ﷺ کو محبوب تھا
- 70 باب: کدو کے متعلق
- 71 باب: زیتون کے تیل کی فضیلت کا بیان
- 72 باب: لہسن کھانا
- 73 باب: مرغی کھانے کے متعلق
- باب: اس کے متعلق جو اپنا کھانا پرہیزگاروں کے علاوہ کسی اور کو کھانا ناپسند کرتا ہے
- 73 باب: جو شخص دو چیزیں اکٹھی کھانے میں حرج نہیں سمجھتا
- 74 باب: (دو چھوڑے) ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان
- 75 باب: خشک کھجور کے متعلق
- [6]..... بَاب فِي الْمُنْدِيلِ عِنْدَ الطَّعَامِ
- [7]..... بَاب فِي لَعْقِ الصَّحْفَةِ
- [8]..... بَاب فِي اللَّفْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ
- [9]..... بَاب الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ
- [10]..... بَاب الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ
- [11]..... بَاب فِي الضِّيَافَةِ
- [12]..... بَاب الدُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ
- [13]..... بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ
- [14]..... بَاب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي لِاثْنَيْنِ
- [15]..... بَاب فِي الَّذِي يَأْكُلُ مِمَّا يَلِيهِ
- [16]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ أَكْلِ وَسَطِ الثَّرِيدِ حَتَّى يَأْكُلَ جَوَابَهُ
- [17]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ أَكْلِ الطَّعَامِ الْحَارِّ
- [18]..... بَاب أَيُّ الْإِدَامِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- [19]..... بَاب فِي الْقُرْعِ
- [20]..... بَاب فِي فَضْلِ الزَّيْتِ
- [21]..... بَاب فِي أَكْلِ الثُّومِ
- [22]..... بَاب فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ
- [23]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطْعِمَ طَعَامَهُ إِلَّا الْأَتْقِيَاءَ
- [24]..... بَاب مَنْ لَمْ يَرِ بِأَسَا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ
- [25]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ
- [26]..... بَاب فِي التَّمْرِ

76	باب: کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	[27]..... بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الطَّعَامِ
77	باب: ولیمہ کے متعلق	[28]..... بَابُ فِي الْوَلِيمَةِ
80	باب: شریک کی فضیلت	[29]..... بَابُ فِي فَضْلِ الشَّرِيكِ
	باب: گوشت چھری کانٹے کی بجائے دانتوں سے	[30]..... بَابُ فِي مَنْ اسْتَحَبَّ أَنْ يَنْهَسَ اللَّحْمَ وَلَا يَقْطَعَهُ
80	کھانا مستحب ہے	
81	باب: تکلیف لگا کر کھانا	[31]..... بَابُ فِي الْأَكْلِ مُتَكِنًا
82	باب: نئے پھل کے متعلق	[32]..... بَابُ فِي الْبَاكُورَةِ
82	باب: کھانے کے وقت خادم کی توقیر کرنا	[33]..... بَابُ فِي إِكْرَامِ الْخَادِمِ عِنْدَ الطَّعَامِ
83	باب: مٹھائی اور شہد کے متعلق	[34]..... بَابُ فِي الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ
84	باب: بغیر وضو کے کھانا پینا	[35]..... بَابُ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ
84	باب: جنابت کی حالت میں کھانا	[36]..... بَابُ فِي الْجُنْبِ يَأْكُلُ
85	باب: ہنڈیا میں (شوربے کے لئے) پانی زیادہ ڈالنا	[37]..... بَابُ فِي إِثْنَارِ الْمَاءِ فِي الْقَدْرِ
85	باب: کھانے کے وقت جوئی اتارنا	[38]..... بَابُ فِي خَلْعِ النِّعَالِ عِنْدَ الْأَكْلِ
86	باب: کھانا کھلانا	[39]..... بَابُ فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ
86	باب: دعوت قبول کرنا	[40]..... بَابُ فِي الدَّعْوَةِ
87	باب: چوبیا کے متعلق جوگھی میں گر کر مر جائے	[41]..... بَابُ فِي الْمَسَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ فَمَاتَتْ
88	باب: خلال کرنا	[42]..... بَابُ فِي التَّخْلِيلِ

پینے پلانے کا بیان

۹..... کتاب الاشریة

89	باب: شراب کی مذمت کے متعلق	[1]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ
90	باب: شراب کی حرمت کیسے ہوئی؟	[2]..... بَابُ فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَيْفَ كَانَ
91	باب: شراب پینے پر سختی کرنا	[3]..... بَابُ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ

- 92 باب: شراب والے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت [4]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقُعُودِ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ
- 93 باب: ہمیشہ شراب پینے والے کے متعلق [5]..... بَابُ فِي مُذْمِنِ الْخَمْرِ
- 94 باب: شراب میں شفا نہیں ہے [6]..... بَابُ لَيْسَ فِي الْخَمْرِ شِفَاءٌ
- 94 باب: شراب کے مخرج کا بیان [7]..... بَابُ مِمَّا يَخْرُجُ الْخَمْرُ
- 95 باب: نشہ آور چیزوں کا بیان [8]..... بَابُ مَا قِيلَ فِي الْمُسْكِرِ
- 97 باب: شراب کی خرید و فروخت کی ممانعت [9]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا
- 99 باب: شراب پینے کی سزا [10]..... بَابُ الْعُقُوبَةِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ
- 100 باب: شراب پینے والے کے لئے سختی [11]..... بَابُ فِي التَّغْلِيظِ لِمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
- باب: اس برتن کے متعلق جس میں نبی ﷺ کے لئے نیند تیار کی جاتی تھی [12]..... بَابُ فِي مَا يُنْبَدُ لِلنَّبِيِّ ﷺ
- 100 باب: نفع کا بیان [13]..... بَابُ فِي النَّفْعِ
- 101 باب: منگے اور شراب کے برتنوں میں نیند بنانے کی ممانعت [14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَيْدِ الْجَرِّ وَمَا يُنْبَدُ فِيهِ
- 102 باب: دو چیزوں کی نیند بنانے کی ممانعت [15]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ
- 104 باب: اگور کو کرم کہنے کی ممانعت [16]..... بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يُسَمَّى الْعَنْبُ الْكِرْمَ
- 105 باب: شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت [17]..... بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يُجْعَلَ الْخَمْرُ خَلًّا
- 105 باب: پینے کے شرعی طریقہ کے متعلق [18]..... بَابُ فِي سُنَّةِ الشَّرَابِ كَيْفَ هِيَ
- 106 باب: مشک کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت [19]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ
- 107 باب: تین سانسوں میں پینا [20]..... بَابُ فِي الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ
- 107 باب: اس کے متعلق جو ایک سانس میں پینے [21]..... بَابُ مَنْ شَرِبَ بِنَفْسٍ وَاحِدٍ
- 108 باب: نہر سے پانی پینے والے کے متعلق [22]..... بَابُ فِي الَّذِي يَكْرَعُ فِي النَّهْرِ
- 109 باب: کھڑے ہو کر پانی پینا [23]..... بَابُ فِي الشَّرْبِ قَائِمًا

- 109 باب: کھڑے ہو کر پینے والے کو ناپسند کرنے والے کے متعلق
- 110 باب: چاندی کے برتن میں پانی پینا
- 112 باب: برتنوں کے ڈھانچے کا بیان
- 112 باب: پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت
- 113 باب: لوگوں کو پانی پلانے والا خود آخر میں پیئے
- [24]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ الشَّرْبَ قَائِمًا
- [25]..... بَابُ الشَّرْبِ فِي الْمُفَضَّضِ
- [26]..... بَابُ فِي تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ
- [27]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ
- [28]..... بَابُ فِي سَاقِي الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شَرَبًا

خوابوں کے بیان میں

۱۰..... کتاب الرؤیا

- 114 باب: آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر
- 115 باب: مسلمان کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے
- 115 باب: نبوت ختم ہوگئی ہے اور بشارتیں باقی ہیں
- 116 باب: خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنا
- 117 باب: بُرا خواب دیکھنے والے شخص کے متعلق
- 118 باب: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں
- 119 باب: لوگوں میں سے زیادہ سچا خواب زیادہ سچے انسان کا ہوتا ہے
- 119 باب: ان دیکھا خواب بیان کرنے کی ممانعت
- 120 باب: سحری کے وقت خواب سچا ہوتا ہے
- 120 باب: عالم یا ناصح کے علاوہ کسی اور سے خواب بیان کرنے کی کراہت
- 121 باب: خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے اس کا اثر واقع نہیں ہوتا
- [1]..... بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾
- [2]..... بَابُ فِي رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْأًا مِنَ النَّبُوَّةِ
- [3]..... بَابُ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ
- [4]..... بَابُ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ
- [5]..... بَابُ فِي مَنْ يَرَى رُؤْيَا يَكْرَهُهُ
- [6]..... بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثًا
- [7]..... بَابُ أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقَهُمْ حَدِيثًا
- [8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ رُؤْيَا لَمْ يَرَهَا
- [9]..... بَابُ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ
- [10]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَعْبَرَ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَىٰ عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ
- [11]..... بَابُ الرُّؤْيَا لَا تَقَعُ مَا لَمْ تُعْبَرَ

ترتیب	بیتان القرآن
8	
121	[12]..... بَاب فِي رُؤْيَا الرَّبِّ تَعَالَى فِي النَّوْمِ
باب: خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھنا	[13]..... بَاب فِي الْقُمْصِ وَالْبُرِّ وَاللَّبَنِ وَالْعَسَلِ
باب: قمیض، کنواں، دودھ، شہد، گھی اور کھجور وغیرہ کا	وَالسَّمْنِ وَالْتَمْرِ وَعَبْرَ ذَلِكَ فِي النَّوْمِ
123	خواب میں دیکھنا
نکاح کے بیان میں	۱۱..... کتاب النکاح
134	[1]..... بَاب الْحَيْثُ عَلَى التَّرْوِيجِ
باب: نکاح کی ترغیب دینا	[2]..... بَاب مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَوْلٌ فَلْيَتَزَوَّجْ
باب: جس کے پاس نکاح کی طاقت ہو کہ وہ نکاح	
135	کرے
136	[3]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبْتُلِ
باب: عورتوں سے علیحدہ ہونے کی ممانعت	[4]..... بَاب تَنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى أَرْبَعِ
138	باب: عورت سے چار چیزوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے
139	[5]..... بَاب الرُّحْصَةِ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ
باب: منگنی کے وقت عورت کو دیکھنے کی اجازت	عِنْدَ الْخُطْبَةِ
139	[6]..... بَاب إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ مَا يُقَالُ لَهُ
باب: جب آدمی نکاح کرے تو اسے کیا کہا جائے	[7]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ خُطْبَةِ الرَّجُلِ عَلَى
140	باب: اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت
143	[8]..... بَاب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ
باب: کس حال میں آدمی کو منگنی کرنا جائز ہے	يَخْطُبَ فِيهَا
144	[9]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الشِّعَارِ
باب: شغاری کی ممانعت	[10]..... بَاب فِي نِكَاحِ الصَّالِحِينَ
144	باب: نیک مردوں اور عورتوں کے نکاح کے متعلق
145	[11]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وِلْيَةٍ
باب: بغیر ولی کے نکاح کی ممانعت	[12]..... بَاب فِي الْيَتِيمَةِ تَزَوَّجُ
147	باب: یتیم لڑکی جو خود نکاح کرے
147	[13]..... بَاب اسْتِئْثَارِ الْبُكْرِ وَالثَّيْبِ
باب: کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا	[14]..... بَاب الثَّيْبِ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ
باب: وہ بیوہ جس کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا	كَارِهَةٌ
149	ہو اور اسے ناپسند ہو

- 150 باب: وہ عورت جس کا ودولی نکاح کریں [15]..... بَابُ الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا الْوَالِيَانِ
- 151 باب: عورتوں سے متعہ کی ممانعت [16]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ
- 153 باب: محرم کا نکاح کا بیان [17]..... بَابُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ
- باب: نبی ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا حق مہر کتنا تھا؟ [18]..... بَابُ كَمْ كَانَتْ مَهْرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتِهِ
- 153 [19]..... بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَهْرًا
- 155 باب: وہ چیزیں جن کا مہر دینا جائز ہے [20]..... بَابُ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ
- 156 باب: نکاح کے خطبہ کے متعلق [21]..... بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ
- 157 باب: نکاح میں شرط لگانا [22]..... بَابُ فِي الْوَلِيمَةِ
- 157 باب: ولیمہ کے متعلق [23]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ
- 158 باب: ولیمہ کی دعوت قبول کرنا [24]..... بَابُ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ
- 158 باب: عورتوں کے درمیان عدل کرنا [25]..... بَابُ فِي الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ
- 159 باب: عورتوں میں باریوں کی تقسیم [26]..... بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ النِّسْوَةُ
- باب: اس آدمی کے متعلق جس کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں [27]..... بَابُ الْإِقَامَةِ عِنْدَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ إِذَا
- 160 باب: ابتدائی ملاقات میں بیوہ اور کنواری عورت کے پاس قیام بنی بہا [28]..... بَابُ بِنَاءِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ فِي شَوَالِ
- 160 باب: شوال کے مہینہ میں بیوی سے پہلی ملاقات کرنا [29]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْجَمَاعِ
- 161 باب: صحبت کے وقت دعا [30]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي
- 162 باب: عورتوں کے درمیان صحبت کرنے کی ممانعت [31]..... بَابُ الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَيَخَافُ
- 163 باب: اس آدمی کے متعلق جو عورت کو دیکھے اور اپنے نفس کے متعلق خوف محسوس کرے [32]..... بَابُ فِي تَرْوِيجِ الْأَبْكَارِ
- 164 باب: کنواری عورتوں سے نکاح کرنا [33]..... بَابُ فِي الْغَيْلَةِ
- 165 باب: غلیلہ کے متعلق

- 166 باب: عورتوں کو مارنے کی ممانعت
- 168 باب: بیوی کی خدمت کرنے کا بیان
- 169 باب: عزل کرنے کا بیان
- 170 باب: غیرت کے متعلق
- 171 باب: بیوی پر خاندان کے حقوق کا بیان
- 172 باب: لعان کا بیان
- 176 باب: اس غلام کے متعلق جو مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے
- 177 باب: اس بات کا بیان کہ بچہ بستر والے کے لئے ہے
- 178 باب: اس شخص کا بیان جو اپنی اولاد کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتا ہے
- 179 باب: اس شخص کا بیان جو آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے
- 179 باب: اللہ کے فرمان ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ﴾ کی تفسیر
- 180 باب: اس لونڈی کے متعلق جس کی آزادی کو اس کا حق مہر مقرر کیا جائے
- 181 باب: اس شخص کی فضیلت کا بیان جو کسی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے
- 182 باب: اس شخص کے متعلق جو عورت سے نکاح کر کے مہر مقرر کرنے سے پہلے مر جاتا ہے
- 183 باب: کن کن رضاعی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے
- 185 باب: کتنی دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟
- [34].....بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ ضَرْبِ النِّسَاءِ
- [35].....بَابُ مُدَارَاةِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ
- [36].....بَابُ فِي الْعَزْلِ
- [37].....بَابُ فِي الْغَيْرَةِ
- [38].....بَابُ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ
- [39].....بَابُ فِي اللَّعَانِ
- [40].....بَابُ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْ سَيِّدِهِ
- [41].....بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ
- [42].....بَابُ مَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَعْرِفُهُ
- [43].....بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ أَبِيهِ
- [44].....بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ﴾
- [45].....بَابُ فِي الْأُمِّ يُجْعَلُ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا
- [46].....بَابُ فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا
- [47].....بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ قِيمَتِ قَبْلِ أَنْ يَفْرُضَ لَهَا
- [48].....بَابُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ
- [49].....بَابُ كَمْ رَضْعَةً تُحْرِمُ

- 187 باب: کس چیز سے رضاعت کا حق ادا ہوتا ہے؟
- 188 باب: رضاعت پر ایک عورت کی گواہی
- 189 باب: بڑے آدمی کی رضاعت کے لئے
- 190 باب: حلالہ کرنے کی ممانعت
- 191 باب: آدمی پر اپنے اہل کا نفقہ فرض ہے
- 192 باب: عورتوں سے اچھا سلوک کرنا
- 192 باب: صغریٰ میں والدین کا لڑکیوں کا نکاح کر دینا
- [50]..... بَابُ مَا يُدْهِبُ مَدْمَةَ الرِّضَاعِ
- [51]..... بَابُ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَّاحِدَةِ عَلَى الرِّضَاعِ
- [52]..... بَابُ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ
- [53]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّحْلِيلِ
- [54]..... بَابُ فِي وُجُوبِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ
- [55]..... بَابُ فِي حُسْنِ مَعَاشِرَةِ النِّسَاءِ
- [56]..... بَابُ فِي تَرْوِيجِ الصَّغَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ آبَاؤُهُنَّ

طلاق کے بیان میں

۱۲..... کتاب الطلاق

- 194 باب: طلاق کا شرعی طریقہ
- 195 باب: رجوع کرنا
- 196 باب: نکاح سے پہلے طلاق نہ ہونے کا بیان
- 197 باب: تین طلاقیں دینے والے شوہر کے لئے بیوی کیسے حلال ہوتی ہے؟
- 198 باب: عورت کو اختیار دینے کا بیان
- 199 باب: عورت کا اپنے شوہر سے طلاق مانگنے کی ممانعت
- 199 باب: خلع کا بیان
- 200 باب: تین طلاقوں کا بیان
- 201 باب: ظہار کے متعلق
- 203 باب: تین طلاق والی عورت کے لئے مکان و نفقہ ہے یا نہیں؟
- [1]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الطَّلَاقِ
- [2]..... بَابُ فِي الرَّجْعَةِ
- [3]..... بَابُ لَا طَّلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ
- [4]..... بَابُ مَا يُحِلُّ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا قَبْلَ طَلَّاقِهَا
- [5]..... بَابُ فِي الْخِيَارِ
- [6]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا طَلَّاقَهَا
- [7]..... بَابُ فِي الْخُلْعِ
- [8]..... بَابُ فِي طَّلَاقِ الْبَتَّةِ
- [9]..... بَابُ فِي الظَّهَارِ
- [10]..... بَابُ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا أَلَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ أَمْ لَا

- [11]..... بَاب فِي عِدَّةِ الْحَائِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا
رَوْجُهَا وَالْمُطَلَّغَةِ
باب: حاملہ عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا
ہو اور مطلقہ کی عدت
205
- [12]..... بَاب فِي إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ
باب: عورت کا شوہر کے لئے سوگ منانا
207
- [13]..... بَابِ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ عَنِ الزَّيْنَةِ فِي
الْعِدَّةِ
باب: عورت کا ایام عدت میں آراستہ ہونے کی
ممانعت
209
- [14]..... بَابِ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا
باب: بیوہ عورت کا باہر نکلنا
209
- [15]..... بَاب فِي تَخْيِيرِ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ
الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ
باب: اس لونڈی کے اختیار دینے کا بیان جو غلام
کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے
211
- [16]..... بَاب فِي تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ آبَوَيْهِ
باب: بچے کو والدین کے درمیان اختیار دینا کا بیان
213
- [17]..... بَاب فِي طَلَاكِ الْأَمَةِ
باب: لونڈی کی طلاق کے متعلق
214
- [18]..... بَاب فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
باب: لونڈی کی استبراء کے متعلق
215

حدود اللہ کے بیان میں

۱۳..... کتاب الحدود

- [1]..... بَاب رُفْعِ الْقَمَمِ عَنْ ثَلَاثَةِ
باب: تین چیزوں سے قلم اٹھادی گئی ہے
216
- [2]..... بَاب مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ مُسْلِمٍ
باب: کس جرم کی بنا پر مسلمان کا قتل جائز ہے
217
- [3]..... بَاب السَّرَاقِ يُوْهَبُ مِنْهُ السَّرَقَةُ بَعْدَ
مَا سَرَقَ
باب: اس چور کے متعلق چوری کے بعد جسے مال
بخش دیا جائے
218
- [4]..... بَاب مَا تُقَطَّعُ فِيهِ الْيَدُ
باب: کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے
218
- [5]..... بَاب الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ
باب: حد کے متعلق بادشاہ کے سامنے سفارش کرنا
219
- [6]..... بَاب الْمُعْتَرِفِ بِالسَّرِقَةِ
باب: چوری کا اقرار کرنے والے کے متعلق
220
- [7]..... بَاب مَا لَا يُقَطَّعُ فِيهِ مِنَ الثَّمَارِ
باب: پھلوں کی چوری سے ہاتھ نہ کاٹا جائے
221
- [8]..... بَاب مَا لَا يُقَطَّعُ مِنَ السَّرَاقِ
باب: وہ چور جن کا ہاتھ نہ کاٹا جائے
223
- [9]..... بَاب فِي حَدِّ الْخَمْرِ
باب: شراب کی حد کے متعلق
223
- [10]..... بَاب فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا أُتِيَ بِهِ
الرَّابِعَةَ
باب: چوتھی بار شراب پینے والے کے متعلق
224

- 225 باب: عام گناہوں کی سزا کا بیانباب التَّعْزِيرِ فِي الذُّنُوبِ [11]
- 225 باب: زنا کا اقرار کرنے کا بیانباب إِاعْتِرَافِ بِالزَّيْنَا [12]
- 229 باب: وہ شخص جو اقرار کر کے پھر جائےباب الْمُعْتَرِفِ يَرْجِعُ عَنِ اعْتِرَافِهِ [13]
- باب: رجم ہونے والے کے لئے گڑھا کھودنے کاباب الْحَقْرِ لِمَنْ يُرَادُ رَجْمُهُ [14]
- 229 بیان
- باب: اہل کتاب کے درمیان فیصلہ کرنا جب وہباب فِي الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا
- 231 مسلمان حاکموں کے پاس فیصلہ لائیں تَحَاكَمُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ
- 232 باب: شادی شدہ زانی کی حدباب فِي حَدِّ الْمُحْصَنِينَ بِالزَّيْنَا [16]
- باب: حاملہ عورت جب زنا کا اعتراف کرے اس کاباب الْحَامِلِ إِذَا اعْتَرَفَتْ بِالزَّيْنَا [17]
- 234 بیان
- باب: زانی غلاموں پر بادشاہوں کے علاوہ ان کےباب فِي الْمَمَالِكِ إِذَا زَنَوْا يُقِيمُ
- 235 مالکوں کے حد جاری کرنے کا بیان سَادَاتُهُمْ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ دُونَ السُّلْطَانِ
- باب: آیت ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾باب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ
- 236 کی تفسیر يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾
- باب: وہ شخص جو اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنےباب فِيْمَنْ يَفْعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ
- 237 والے کا بیان
- 238 باب: حد جس پر ناند کی جائے وہ اس کے لئے کفارہ ہےباب الْحَدُّ كَفَّارَةٌ لِمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ [21]

نذروں کا بیان

۱۴..... کتاب النذور والایمان

- 239 باب: نذر پوری کرنے کا بیانباب الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ [1]
- 240 باب: نذر کا کفارہ دینے کا بیانباب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ [2]
- 241 باب: اللہ کی نافرمانی میں نذر نہ ہونے کا بیانباب لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ [3]
- باب: جس شخص نے بیت المقدس میں نماز پڑھنےباب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ
- کی نذر مانی ہو تو اسے مکہ میں نماز پڑھنا کافیالْمَقْدِسِ أَيْجِزُهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِمَكَّةَ
- 242 ہونے کا بیان؟

- 242 باب: نذر کی ممانعت[5] بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ
- 242 باب: اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کی ممانعت[6] بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَحْلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ
- 243 باب: قسم میں 'ان شاء اللہ' کہنے کا بیان[7] بَابُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ
- 243 باب: لفظ 'قسم' بھی قسم ہی ہے[8] بَابُ الْقَسَمِ يُؤَيِّنُ
- باب: جو شخص قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اس سے[9] بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
- 244 زیادہ بھلائی دیکھے[10] بَابُ إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ رَقَبَةٌ مُؤَمَّنَةٌ
- باب: اس شخص کے متعلق جس کے ذمہ غلام یا لوٹڑی آزاد کرنا ہو
- 245 باب: ظاہری بات کے خلاف قسم کھانے والے[11] بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ
- 245 آدمی کا بیان وَهُوَ يُورِكُ عَلَى يَمِينِهِ
- باب: اللہ کے جس نام کی قسم کھائے اسے لازمی پورا[12] بَابُ بِأَيِّ أَسْمَاءِ اللَّهِ حَلَفْتَ لَزِمَكَ
- 246 کرنے کا بیان

دیت کے بیان میں

۱۵..... کتاب الدیات

- 247 باب: عمد قتل کرنے کی دیت کا بیان[1] بَابُ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ
- 248 باب: قسامت کا بیان[2] بَابُ فِي الْقَسَامَةِ
- باب: مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا[3] بَابُ الْقَوْدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
- 250 بیان
- 251 باب: قصاص کے طریقہ کا بیان[4] بَابُ كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقَوْدِ
- 251 کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کرنے کا بیان[5] بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ
- 252 باب: بیٹے اور باپ کے درمیان قصاص کا بیان[6] بَابُ فِي الْقَوْدِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَالِدِ
- 252 باب: مالک اور غلام کے درمیان قصاص کا بیان[7] بَابُ فِي الْقَوْدِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ
- باب: اپنے (عزیز کے) قتل کو معاف کرنے والے[8] بَابُ لِمَنْ يَعْفُو عَنْ قَاتِلِهِ
- 253 شخص کا بیان
- 254 باب: مسلمان کے قتل میں سختی کا بیان[9] بَابُ التَّشْدِيدِ فِي قَتْلِ النَّفْسِ

المُسْلِمَةِ

- 254 باب: خودکشی کی وعید کا بیان [10] بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
- 255 باب: چاندی سے دیت دینے کی مقدار کا بیان [11] بَابُ كَيْفِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ
- 256 باب: اوتوں سے دیت کی گنتی کا بیان [12] بَابُ كَيْفِ الدِّيَةِ مِنَ الْإِبِلِ
- 258 باب: غلطی سے مارے گئے شخص کی دیت کا بیان [13] بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي أَخْذِ دِيَةِ الْخَطَايَا
- 258 باب: غلاموں کے درمیان قصاص کا بیان [14] بَابُ الْفِصَاصِ بَيْنَ الْعَبِيدِ
- 259 باب: انگلیوں کی دیت کا بیان [15] بَابُ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ
- باب: موضوح (ہڈی کو ننگا کرنے والے زخم) کی [16] بَابُ فِي الْمَوْضُوحَةِ
- 260 دیت کا بیان [17] بَابُ فِي دِيَةِ الْأَسْنَانِ
- 260 باب: دانتوں کی دیت کا بیان [18] بَابُ فِي مَنْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاتَّزَعَّ
- باب: اس شخص کے متعلق جس نے کسی کا ہاتھ کاٹا [19] الْمَعْضُوضُ يَدَهُ
- 261 اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا [19] بَابُ الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارًا
- 261 باب: جانور کے زخم کا تاوان نہ ہونے کا بیان [20] بَابُ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ
- 262 باب: پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان [21] بَابُ دِيَةِ الْخَطَايَا عَلَى مَنْ هِيَ
- باب: خطا سے مارے گئے شخص کی دیت کے ذمہ [22] بَابُ الدِّيَةِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ
- 263 دار کا بیان [23] بَابُ مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ
- باب: جس کے عمداً مارے جانے کا شبہ ہو اس کی [23] إِذْنِهِمْ
- 265 دیت کا بیان [24] بَابُ لَا يُقْتَلُ فَرُشِيٌّ صَبْرًا
- باب: کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنے والے [25] بَابُ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجِنَايَةِ غَيْرِهِ
- 265 شخص کا بیان
- 266 باب: قریشی کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان
- باب: کسی شخص کو کسی غیر کے جرم میں نہ پکڑنے کا
- 267 بیان

جہاد کے بیان میں	۱۶..... کتاب الجہاد
269 باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل عمل ہے	[1]..... بَابُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ
270 باب: جہاد کی فضیلت	[2]..... بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ
271 باب: افضل جہاد کا بیان	[3]..... بَابُ أَيِّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ
271 باب: اعمال میں افضل عمل کا بیان	[4]..... بَابُ أَيِّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
272 باب: اونٹنی کا دودھ اترنے تک جہاد کرنے کا بیان	[5]..... بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقَ نَاقَةَ
باب: جو شخص اللہ کے راستے میں اپنا گھوڑا لے کر موجود رہے اس کا باقی لوگوں میں سے افضل ہونے کا بیان	[6]..... بَابُ أَفْضَلِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمِيسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
272 باب: اللہ کی راہ میں آدمی کے کھڑے ہونے کی فضیلت کا بیان	[7]..... بَابُ فِي فَضْلِ مَقَامِ الرَّجُلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
274 باب: اللہ کے راستے میں گرد آلود ہونے کی فضیلت کا بیان	[8]..... بَابُ فِي فَضْلِ التُّغْبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
274 باب: اللہ کے راستے میں ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنے کی فضیلت کا بیان	[9]..... بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
275 باب: اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھنے کا بیان	[10]..... بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
275 باب: اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگنے والے شخص کا بیان	[11]..... بَابُ فِي الَّذِي يَسْهَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَارِسًا
276 باب: اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان	[12]..... بَابُ فِي فَضْلِ التَّمَقُّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
277 باب: اللہ کے راستے میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کرنے والے شخص کا بیان	[13]..... بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

- 278 باب: تیر اندازی کی فضیلت اور اس کا حکم کا بیان
باب: اللہ کے راستے میں زخمی ہونے والے شخص کی
280 فضیلت کا بیان
باب: اللہ سے شہادت طلب کرنے والے شخص کی
280 فضیلت کا بیان
281 باب: شہید کی فضیلت کا بیان
281 باب: شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی خواہش کرنا
282 باب: شہداء کی روحوں کا بیان
283 باب: اللہ کے راستے میں قتل ہونے کی فضیلت
باب: اس شخص کے متعلق جو اللہ کے راستے میں صبر
284 اور نیک نیتی سے مارا جائے
285 باب: شہداء میں شمار کئے جانے والے لوگوں کا بیان
باب: نبی ﷺ کے اصحاب کو غزوات میں پہنچنے
286 والے مصائب کا بیان
باب: جہاد کرتے ہوئے آدمی نے جس کی نیت کی
286 وہی اسے ملے گا
287 باب: جہاد و قسم کے ہیں
287 باب: اس شخص کا بیان جو مر گیا اور جہاد نہ کیا
باب: غازی کے لیے سامان تیار کرنے والے شخص
288 کی فضیلت کا بیان
289 باب: جہاد سے پیچھے رہنے کے عذر کا بیان
289 باب: بحری جہاد کی فضیلت کا بیان
باب: جہاد میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے شریک
290 ہونے کا بیان
- [14]..... بَابُ فِي فَضْلِ الرَّمِيِّ وَالْأَمْرِ بِهِ
[15]..... بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ جُرْحًا
[16]..... بَابُ فِيمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ
[17]..... بَابُ فِي فَضْلِ الشَّهِيدِ
[18]..... بَابُ مَا يَتَمَنَّى الشَّهِيدُ مِنَ الرَّجْعَةِ
إِلَى الدُّنْيَا
[19]..... بَابُ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ
[20]..... بَابُ فِي صِفَةِ الْقَتْلَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ
[21]..... بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا
مُحْتَسِبًا
[22]..... بَابُ مَا يُعَدُّ مِنَ الشُّهَدَاءِ
[23]..... بَابُ مَا أَصَابَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ
فِي مَعَارِزِهِمْ مِنَ الشَّدَةِ
[24]..... بَابُ مَنْ غَزَا بَنُوِي شَيْثًا فَلَهُ مَا نَوَى
[25]..... بَابُ الْغَزْوِ وَعَزْوَانِ
[26]..... بَابُ فِيمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ
[27]..... بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا
[28]..... بَابُ الْعُدْرِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجِهَادِ
[29]..... بَابُ فِي فَضْلِ غَزَاةِ الْبَحْرِ
[30]..... بَابُ فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ مَعَ الرِّجَالِ

- [31]..... بَاب فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِي الْعَزْوِ
- باب: نبی ﷺ کے اپنی بعض بیویوں کو جہاد میں لے جانے کا بیان
- 291
- [32]..... بَاب فَضْلِ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً
- باب: ایک دن اور رات سرحد کی حفاظت کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان
- 291
- [33]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا
- باب: سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مرجانے والے شخص کی فضیلت کا بیان
- 292
- [34]..... بَاب فَضْلِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
- باب: جہاد میں گھوڑوں کی فضیلت کا بیان
- 293
- [35]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ وَمَا يُكْرَهُ
- باب: اچھے اور برے گھوڑے کا بیان
- 293
- [36]..... بَاب فِي السَّبْقِ
- باب: (گھوڑ دوڑ میں) سبقت لے جانے کا بیان
- 294
- [37]..... بَاب فِي رِهَانِ الْخَيْلِ
- باب: گھوڑے دوڑانے کا بیان
- 295
- [38]..... بَاب فِي جِهَادِ الْمُشْرِكِينَ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ
- باب: مشرکین سے زبان و ہاتھ سے جہاد کرنا
- 296
- [39]..... بَاب لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ
- باب: اس امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق کے لئے لڑتے رہیں گے
- 296
- [40]..... بَاب فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ
- باب: خارجیوں کو قتل کرنا
- 297

سیر کا بیان

۱۷..... کتاب السیر

- [1]..... بَاب بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا
- باب: نبی ﷺ کی دعا کہ میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے
- 299
- [2]..... بَاب فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْخَمِيسِ
- باب: جمعرات کے دن سفر کرنے کا بیان
- 300
- [3]..... بَاب فِي حُسْنِ الصَّحَابَةِ
- باب: لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا بیان
- 300
- [4]..... بَاب فِي خَيْرِ الْأَصْحَابِ وَالسَّرَايَا وَالْجَبُوشِ
- باب: بہتر ساتھیوں، دستوں اور لشکروں کا بیان
- 301
- [5]..... بَاب وَصِيَّةِ الْإِمَامِ فِي السَّرَايَا
- باب: امام کا جہادی دستوں کو وصیت کرنے کا بیان
- 302

- 302 باب: دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرنے کا بیان [6]..... بَاب لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ
- 303 باب: لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان [7]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْفِتَالِ
- 303 باب: لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا بیان [8]..... بَاب فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْفِتَالِ
- 306 باب: دشمن پر حملہ کرنے کا بیان [9]..... بَاب الْإِعَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ
- باب: نبی ﷺ کے اس قول کے موافق لڑائی کرنا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں حتیٰ کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہ دیں [10]..... بَاب فِي الْفِتَالِ عَلَى قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- 306 باب: ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرنے والے شخص کا خون حلال نہ ہونے کا بیان [11]..... بَاب لَا يَجِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- 308 باب: نبی ﷺ کے قول ”الصلوة جملة“ کا بیان [12]..... بَاب فِي بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةُ جَمَاعَةٌ
- 308 باب: مشورہ دینے والا امین ہے [13]..... بَاب الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
- 309 باب: لڑائی کے دھوکہ ہونے کا بیان [14]..... بَاب فِي الْحَرْبِ خُدْعَةٌ
- 309 باب: شعرا کے متعلق [15]..... بَاب الشِّعْرِ
- باب: نبی ﷺ کا فرمان: چہرے بگڑ جائیں کا بیان [16]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَاهَتِ الْوُجُوهُ
- 310 باب: نبی ﷺ کی بیعت کرنے کا بیان [17]..... بَاب فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ
- باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر لوگوں سے بیعت لینے کا بیان [18]..... بَاب فِي بَيْعَةِ أَنْ لَا يَقْرُوا
- 312 باب: خندق کھودنے کے متعلق [19]..... بَاب فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ
- باب: نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان [20]..... بَاب كَيْفَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ
- 313 باب: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستہ کا بیان [21]..... بَاب فِي قَبِيْعَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- باب: نبی ﷺ کے کسی قوم پر غالب آنے کے [22]..... بَاب أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا ظَهَرَ عَلَى

- بعد لڑائی کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کے تین دن ٹھہرنے کا بیان
- 314 باب: نبی ﷺ کے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے باغ جلا دینے کا بیان
- 314 باب: اللہ تعالیٰ کی عذاب والی چیزوں سے سزا دینے کی ممانعت کا بیان
- 315 باب: عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان
- 316 باب: لڑکے کی حد جب وہ قتل کیا جائے
- 317 باب: قیدیوں کو چھڑانے کا بیان
- 318 باب: قیدیوں کے فدیہ دینے کا بیان
- باب: ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کے لئے حلال نہ ہونے کا بیان
- 318 باب: دشمن کے ملک میں مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان
- 319 باب: مال غنیمت کی تقسیم کے طریقہ کا بیان
- 319 باب: رشتہ داروں کے حصہ کا بیان
- 320 باب: گھوڑے کے حصوں کا بیان
- 321 باب: جو فتح کے بعد آئے اسے حصہ دیا جائے کہ نہیں؟
- 321 باب: غلام اور بچے کے حصہ کا بیان
- 322 باب: تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے کی ممانعت کا بیان
- 322 باب: لوٹڈی کے استبراء کا بیان
- 323 باب: حاملہ لوٹڈیوں سے صحبت کی ممانعت کا بیان
- 324 قَوْمٌ مِّنْهُمْ أَقَامَ بِالْعُرْصَةِ ثَلَاثَةَ
- [23]..... بَابُ فِي تَحْرِيقِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ
- [24]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعْذِيبِ بِعَذَابِ اللَّهِ
- [25]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الْيَتَامَى وَالصَّبِيَّانِ
- [26]..... بَابُ حَدِّ الصَّبِيِّ مَتَى يُقْتَلُ
- [27]..... بَابُ فِي فَكَاكِ الْأَسِيرِ
- [28]..... بَابُ فِي فِدَاءِ الْأَسَارَى
- [29]..... بَابُ الْغَنِيمَةِ لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا
- [30]..... بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ
- [31]..... بَابُ فِي قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ كَيْفَ تُقَسَّمُ
- [32]..... بَابُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى
- [33]..... بَابُ فِي سَهْمَانِ الْخَيْلِ
- [34]..... بَابُ فِي الَّذِي يَقْدَمُ بَعْدَ الْفَتْحِ هَلْ يُسَهَّمُ لَهُ
- [35]..... بَابُ فِي سَهْمِ الْعَبِيدِ وَالصَّبِيَّانِ
- [36]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ
- [37]..... بَابُ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
- [38]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ وِطْءِ الْحَبَالَى

- 324 باب: ماں کو بچے سے جدا کرنے کی ممانعت کا بیان
- 325 باب: حربی جب مسلمان ہو کر آئے
- 326 باب: حصہ سے زیادہ دینا امام کے اختیار میں ہے
- باب: جاتے ہوئے چوتھائی اور لوٹتے ہوئے تہائی
- 326 مال حصہ سے زیادہ دیا جانے کا بیان
- 327 باب: خمس کے بعد مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا بیان
- باب: جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے
- 327 باب: حصہ سے زائد مال مکروہ ہے اور قوی مسلمان کو چاہیے کہ کمزور کو دے دے
- 328 باب: نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: سوئی اور دھاگر بھی (امام کو) لوٹا دو
- 329 باب: مالِ غنیمت کے جانور پر سواری کرنے اور اس میں سے کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان
- 330 باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کی وعید کا بیان
- باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان
- 331 خیانت کرنے والے کے متعلق جب وہ مالِ غنیمت لائے گا
- 331 باب: جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس کا بیان
- باب: خادم کے متعلق جسے اپنے کام کے بدلہ میں کچھ ہدیہ ملے
- 332 باب: مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان
- [39]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا
- [40]..... بَابُ فِي الْحَرْبِيِّ إِذَا قَدِمَ مُسْلِمًا
- [41]..... بَابُ فِي أَنَّ النَّفْلَ إِلَى الْإِمَامِ
- [42]..... بَابُ فِي أَنَّ يُسْفَلَ فِي الْبَدَأَةِ الرَّبْعُ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثُ
- [43]..... بَابُ فِي النَّفْلِ بَعْدَ الْخُمْسِ
- [44]..... بَابُ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ
- [45]..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَنْفَالِ وَقَالَ لِيُرَدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ
- [46]..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ أَدْوَا الْخِيَاطُ وَالْمَخِيطُ
- [47]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ رُكُوبِ الدَّابَّةِ مِنْ الْمُعْتَمِرِ وَتَبَسُّ الثُّوبِ مِنْهُ
- [48]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤَلُّوْلِ مِنَ الشِّدَّةِ
- [49]..... بَابُ فِي عُقُوبَةِ الْعَالِ
- [50]..... بَابُ فِي الْعَالِ إِذَا جَاءَ بِمَا عَلَّ بِهِ
- [51]..... بَابُ فِي أَنَّ لَا تُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْعَزْوِ
- [52]..... بَابُ فِي الْعَامِلِ إِذَا أَصَابَ فِعْمَلِهِ شَيْئًا
- [53]..... بَابُ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

- باب: نبی ﷺ کے قول کے متعلق: کہ ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے
334
- باب: جزیرۃ العرب سے مشرکین کو نکالنا
335
- باب: مشرکین کے برتنوں میں کھانے پینے کے متعلق
336
- باب: مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے کھانے کی چیز کھالینا
336
- باب: مجوسی سے جزیرہ لینے کا بیان
337
- باب: ادنیٰ مسلمان تمام مسلمانوں کی طرف سے ذمہ دار ہو کر پناہ دینے کا بیان
338
- باب: قاصد کو قتل کرنے کی ممانعت
338
- باب: معاہدے کے قتل کی ممانعت
339
- باب: جب دشمن مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیں
340
- باب: مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کرنے کا بیان
342
- باب: حدیبیہ کے روز نبی ﷺ کی صلح کے متعلق
343
- باب: مشرکین کے غلاموں کا بیان جو بھاگ کر مسلمانوں کے پاس چلے جائیں
344
- باب: اہل قریظہ کا سعد بن معاذ کے حکم پر اترنے کا بیان
344
- باب: مکہ سے نبی ﷺ کو نکالنے کا بیان
345
- باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان
346
- باب: فتح کے بعد کوئی ہجرت نہ ہونے کا بیان
347
- [54]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ
- [55]..... بَاب إِخْرَاجِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
- [56]..... بَاب فِي الشُّرْبِ فِي آيَةِ الْمُشْرِكِينَ
- [57]..... بَاب أَكْلِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ تُقَسَّمَ الْغَنِيمَةُ
- [58]..... بَاب فِي أَخْذِ الْجَزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ
- [59]..... بَاب يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ
- [60]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الرَّسُلِ
- [61]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ
- [62]..... بَاب إِذَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ
- [63]..... بَاب فِي الْوَفَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْعَهْدِ
- [64]..... بَاب فِي صَلْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ
- [65]..... بَاب فِي عَيْدِ الْمُشْرِكِينَ يَفْرُونَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ
- [66]..... بَاب نَزُولِ أَهْلِ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
- [67]..... بَاب فِي إِخْرَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ
- [68]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ
- [69]..... بَاب لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

- 347 باب: ہجرت منقطع نہیں ہوگی [70]..... بَابُ إِذَا هَجَرَةَ لَا تَنْقَطِعُ
- باب: نبی ﷺ کے قول: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا“ کا بیان [71]..... بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ
- 348 باب: حکومت کے متعلق وعید کا بیان [72]..... بَابُ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْإِمَارَةِ
- 349 باب: ظلم کی ممانعت کا بیان [73]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ
- باب: بے شک اللہ تعالیٰ فاسق آدمی سے دین کی مدد کرنے کا بیان [74]..... بَابُ إِذَا اللَّهُ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ
- 350 باب: اس امت کے فرقوں میں بٹنے کا بیان [75]..... بَابُ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
- باب: امیر کی اطاعت کرنے اور جماعت کے ہمراہ رہنے کا بیان [76]..... بَابُ فِي لُزُومِ الطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ
- 351 باب: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں [77]..... بَابُ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا
- 352 باب: حکومت قریش میں ہوگی [78]..... بَابُ الْإِمَارَةِ فِي قُرَيْشٍ
- 352 باب: قریش کی فضیلت کا بیان [79]..... بَابُ فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ
- 353 باب: اسلم اور غنار قبیلہ کی فضیلت کا بیان [80]..... بَابُ فَضْلِ أَسْلَمَ وَغَنَارٍ
- باب: اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنے کے عدم جواز کا بیان [81]..... بَابُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ
- 354 باب: کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور بھانجا اسی میں داخل ہے [82]..... بَابُ فِي مَوَالِي الْقَوْمِ وَأَبْنِ أُخْتِهِمْ
- 355 باب: اس شخص کے متعلق جو آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے [83]..... بَابُ فِي الَّذِي يَتَّصِلُ إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

خرید و فروخت کے بیان میں

۱۸..... کتاب البيوع

- 357 باب: حلال اور حرام واضح ہے [1]..... بَابُ فِي الْحَلَالِ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيِّنٌ
- 358 باب: مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر واضح کو اختیار کرنے کا بیان [2]..... بَابُ دَعَا مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ

- 359 باب: جاہلیت کے سود کے متعلق کا بیان
- 360 باب: سود کھانے اور کھلانے والے شخص کے ملعون ہونے کا بیان
- 360 باب: سود کھانے والے کے متعلق وعید کا بیان
- 361 باب: کمانے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کا بیان
- 361 باب: تاجروں کا بیان
- 362 باب: سچے تاجر کا بیان
- 362 باب: خیر خواہی کا بیان
- 363 باب: دھوکہ دینے کی ممانعت کا بیان
- 363 باب: عہد شکنی کے متعلق
- 364 باب: ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان
- 364 باب: مسلمانوں میں قیمت مقرر کرنے کی ممانعت کا بیان
- 365 باب: المسلمین
- 365 باب: رعایت کرنے کا بیان
- 366 باب: بیچنے والے اور خریدنے والے کو جہانہ ہونے تک اختیار ہے
- 366 باب: خرید و فروخت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان
- 367 باب: اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت کا بیان
- 367 باب: غلام کی بیع میں اختیار کا بیان
- 368 باب: مصراۃ کا بیان
- 369 باب: دھوکہ کی بیع کی ممانعت کا بیان
- 370 باب: بچوں کی چنگلی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں
- [3]..... بَابُ فِي الرَّبَا الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
- [4]..... بَابُ فِي أَكْلِ الرَّبَا وَمُؤْكِلِهِ
- [5]..... بَابُ فِي التَّشْدِيدِ فِي أَكْلِ الرَّبَا
- [6]..... بَابُ فِي الْكُنْسِ وَعَمَلِ الرَّجُلِ بِيَدِهِ
- [7]..... بَابُ فِي التُّجَّارِ
- [8]..... بَابُ فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ
- [9]..... بَابُ فِي النَّصِيحَةِ
- [10]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْعِشْرِ
- [11]..... بَابُ فِي الْعَدْرِ
- [12]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِكَارِ
- [13]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ أَنْ يُسْعَرَ فِي الْمُسْلِمِينَ
- [14]..... بَابُ فِي السَّمَاخَةِ
- [15]..... بَابُ فِي الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا
- [16]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايعَانِ
- [17]..... بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
- [18]..... بَابُ فِي الْخِيَارِ وَالْعُهُدَةِ
- [19]..... بَابُ فِي الْمُحَقَّلَاتِ
- [20]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْغَرَرِ
- [21]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى

370	بیچنے کی ممانعت کا بیان	يَبِّدُو صِلَاحَهَا
371	باب: پھلوں میں مصیبت پہنچنے کا بیان	[22]..... بَابُ فِي الْجَائِحَةِ
371	باب: بیع محافلہ اور بیع مزاد کا بیان	[23]..... بَابُ فِي الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَادَةِ
372	باب: بیع عریا کا بیان	[24]..... بَابُ فِي الْعَرَايَا
372	باب: قبضہ سے پہلے غلہ بیچنے کی ممانعت کا بیان	[25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْقَبْضِ
373	باب: ایک بیع میں دو شرطوں کی ممانعت کا بیان	[26]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعِ
374	باب: صاحب مالک غلام بیچنے والے کا بیان	[27]..... بَابُ فِي مَن بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ
374	باب: بیع منازہہ اور بیع ملامسہ کی ممانعت کا بیان	[28]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُسَابَدَةِ وَالْمَلَامَسَةِ
375	باب: بیع حصاة کا بیان	[29]..... بَابُ فِي بَيْعِ الْحَصَاةِ
375	باب: جانور کی جانور سے بیع کی ممانعت کا بیان	[30]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ
376	باب: جانور قرض لینے کی اجازت کا بیان	[31]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانَ
377	باب: قافلہ سے ملنے کی ممانعت کا بیان	[32]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ تَلْقَى الْبُيُوعِ
377	باب: اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے کا بیان	[33]..... بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ
378	باب: کتے کی قیمت کھانے کی ممانعت کا بیان	[34]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ ثَمَنِ الْكَلْبِ
378	باب: شراب بیچنے کی ممانعت کا بیان	[35]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْخَمْرِ
380	باب: ولاء کو بیچنے کی ممانعت کا بیان	[36]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ
381	باب: بیع مدبر کا بیان	[37]..... بَابُ فِي بَيْعِ الْمُدَبِّرِ
381	باب: ام ولد کالونڈیوں کے بیچنے کا بیان	[38]..... بَابُ فِي بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ
382	باب: مدینہ کے صاع اور مد کا بیان	[39]..... بَابُ فِي صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّهَا
382	باب: غلہ کی بیسی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان	[40]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الطَّعَامِ إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلِ

- [41]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّرْفِ
باب: نقد کے بدلے نقد کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی
- 384 ممانعت کا بیان
- 385 باب: سود صرف ادھار میں ہوتا ہے
[42]..... بَابُ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ
- 385 باب: سونے کے بدلے چاندی لینے کی رخصت کا
[43]..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي افْتِصَاءِ الْوَرَقِ مِنْ
الدَّهَبِ
- 386 بیان
- 386 باب: رہن کا بیان
[44]..... بَابُ فِي الرَّهْنِ
- 387 باب: بیع سلف کا بیان
[45]..... بَابُ فِي السَّلْفِ
- 387 باب: قرض کو اچھی طرح ادا کرنے کا بیان
[46]..... بَابُ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ
- 388 باب: زیادہ تولنے کا بیان
[47]..... بَابُ الرَّجْحَانِ فِي الْوِزْنِ
- 388 باب: غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے
[48]..... بَابُ فِي مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ
- 389 باب: متکدست کو مہلت دینے کا بیان
[49]..... بَابُ فِي انْتِظَارِ الْمُعْسِرِ
- باب: متکدست کو مہلت دینے والے کی فضیلت کا
[50]..... بَابُ فِي مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا
- 390 بیان
- باب: مفلس کے پاس بعینہ سامان پائے جانے کا
[51]..... فِي الْمُفْلِسِ إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ عِنْدَهُ
- 391 بیان
- 391 باب: قرض کے متعلق وعید کا بیان
[52]..... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدِّينِ
- 392 باب: مقروض کی نماز جنازہ کا بیان
[53]..... بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ مَاتَ
وَعَلَيْهِ دَيْنٌ
- 393 باب: قرض دار کی نماز جنازہ کی رخصت کا بیان
[54]..... بَابُ فِي الرُّحْصَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ
- 394 باب: قرض دار کی مدد کی جاتی ہے
[55]..... بَابُ فِي الدَّائِنِ مُعَانٌ
- 394 باب: ادھار لی ہوئی چیز واپس کر دینے کا بیان
[56]..... بَابُ فِي الْعَارِيَّةِ مُؤَدَاةٌ
- 395 باب: امانت ادا کرنا اور خیانت سے بچنے کا بیان
[57]..... بَابُ فِي إِدَاءِ الْأَمَانَةِ وَاجْتِنَابِ
الْخِيَانَةِ
- 395 باب: چیز ٹوٹ جائے تو وہ چیز اس کے ذمہ ہے
[58]..... بَابُ مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَمِثْلُهُ
- 396 باب: گری ہوئی چیز کا بیان
[59]..... بَابُ فِي اللَّقْطَةِ

- 397 باب: حاجی کی گرمی ہوئی چیز اٹھانے کی ممانعت
- 397 باب: گمشدہ چیز کا بیان
- باب: قسم کھا کر مسلمان آدمی کا مال لینے والے شخص
- 398 کا بیان
- 399 باب: جھوٹی قسم کا بیان
- باب: ناحق ایک باشت زمین پر قبضہ کرنے والے
- 400 شخص کا بیان
- باب: جو شخص بنجر زمین آباد کرے وہ اسی کے لئے
- 401 ہے
- 402 باب: زمین دینے کا بیان
- 403 باب: درخت لگانے کی فضیلت کا بیان
- 404 باب: زمین گھیرنے کا بیان
- 404 باب: پانی بیچنے کی ممانعت کا بیان
- 405 باب: وہ چیز جس سے منع کرنا ناجائز ہے
- باب: نبی ﷺ نے اہل خیبر سے معاملہ طے
- 406 کرنے کا بیان
- 406 باب: بیع مخابرہ کی ممانعت کا بیان
- باب: دو برس کے لئے زمین بٹائی پر دینے کی
- 407 ممانعت کا بیان
- باب: سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرائے
- 407 پر دینے کی اجازت
- 408 باب: اندازے کے متعلق
- 409 باب: لونڈی کی کمائی کھانے کی ممانعت
- 409 باب: سیبگی لگانے والے کی کمائی کی ممانعت کا بیان
- 409 باب: سیبگی لگانے والے کی کمائی کی رخصت کا بیان
- [60]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ لُقْطَةِ الْحَاجِّ
- [61]..... بَابُ فِي الضَّائَةِ
- [62]..... بَابُ فِي مَنْ أَقْطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ
- بَيِّنِيهِ
- [63]..... بَابُ فِي الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ
- [64]..... بَابُ مَنْ أَحَدَّ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ
- [65]..... بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ
- [66]..... بَابُ فِي الْقَطَائِعِ
- [67]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ
- [68]..... بَابُ فِي الْحِمَى
- [69]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْمَاءِ
- [70]..... بَابُ فِي الَّذِي لَا يَجِلُّ مِنْهُ
- [71]..... بَابُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامِلَ خَيْبَرَ
- [72]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُخَابَرَةِ
- [73]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْأَرْضِ
- سَتَيْنِ
- [74]..... بَابُ فِي الرُّحْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ
- بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
- [75]..... بَابُ فِي الْخُرْصِ
- [76]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ كَسْبِ الْأَمَةِ
- [77]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ كَسْبِ الْحَجَّامِ
- [78]..... بَابُ فِي الرُّحْصَةِ فِي كَسْبِ

410	باب: جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت منع ہے	الْحَجَّامِ	[79]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ عَسْبِ الْفَعْلِ
	باب: مکان بچ کر اس کی قیمت مکان ہی میں نہ		[80]..... بَابُ فِي مَنْ بَاعَ دَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا
410	صرف کرنے والے شخص کے متعلق	فِي مِثْلِهَا	
411	باب: کنویں کے احاطہ کا بیان		[81]..... بَابُ فِي حَرِيمِ الْبَيْتِ
411	باب: شفعہ کا بیان		[82]..... بَابُ فِي الشُّفْعَةِ

اجازت کے بیان میں

۱۹..... کتاب الاستئذان

413	باب: اجازت تین دفعہ لی جائے	[1]..... بَابُ الْإِسْتِذْنَانِ ثَلَاثًا
414	باب: اجازت کیسے لی جائے	[2]..... بَابُ كَيْفَ الْإِسْتِذْنَانُ
	باب: رات کو (سفر سے) آتے ہی بیوی کے پاس	[3]..... بَابُ فِي النَّهْيِ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ
415	آنے کی ممانعت کا بیان	لَيْلًا
415	باب: سلام کو عام کرنے کا بیان	[4]..... بَابُ فِي إِفْتَاءِ السَّلَامِ
	باب: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا	[5]..... بَابُ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
416	بیان	
417	باب: سوار کا پیادل کو سلام کرنے کا بیان	[6]..... بَابُ فِي تَسْلِيمِ الرَّايِبِ عَلَى الْمَاشِي
417	باب: اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا بیان	[7]..... بَابُ فِي رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ
418	باب: بچوں کو سلام کہنے کا بیان	[8]..... بَابُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ
418	باب: عورتوں کو سلام کرنے کا بیان	[9]..... بَابُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ
	باب: جب آدمی کو (کسی کا) سلام کہا جائے تو اس کا	[10]..... بَابُ إِذَا قُرِيَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامُ
419	جواب کیسے دے؟	كَيْفَ يَرُدُّ
419	باب: سلام کا جواب دینے کا بیان	[11]..... بَابُ فِي رَدِّ السَّلَامِ
420	باب: سلام کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان	[12]..... بَابُ فِي فَضْلِ التَّسْلِيمِ وَرَدِّهِ
421	باب: پیشاب کرنے والے آدمی کو سلام کہنے کا بیان	[13]..... بَابُ إِذَا سُئِمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ بَيُّوٓءٌ
422	باب: عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان	[14]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى

		النِّسَاءِ
422	باب: اچانک نظر پڑنے کا بیان	[15]..... بَابُ فِي نَظَرَةِ الْمَجَاةِ
423	باب: عورت کی چادر کا بیان	[16]..... بَابُ فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ
424	باب: زینت ظاہر کرنے کی ممانعت کا بیان	[17]..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ إِظْهَارِ الزِّيْنَةِ
424	باب: باہر نکلنے وقت خوشبو لگانے کی ممانعت کا بیان	[18]..... بَابُ فِي السَّهْيِ عَنِ الطِّيبِ إِذَا خَرَجَتْ
		نَخْرَجَتْ
424	باب: نقلی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان	[19]..... بَابُ فِي الْوَأِصَلَةِ وَالْمُسْتَوْصَلَةِ
	باب: مرد کو مرد اور عورت کو عورت کے ساتھ لیٹنے کی	[20]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ مَكَامَعَةِ الرَّجُلِ
426	ممانعت کا بیان	الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةِ
	باب: مخنثوں اور مردوں جیسی وضع بنانے والی پر	[21]..... بَابُ فِي أَنَّ الْفَحْذَ عَوْرَةً
427	لعنت ہے	
	باب: عورت ذات کا حمام میں داخل ہونا (جانا)	[22]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ دُخُولِ الْمَرْأَةِ
428	منوع ہے۔	الْحَمَّامِ
428	باب: کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے	[23]..... بَابُ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ
		مَجْلِسِهِ
	باب: جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر	[24]..... بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ
429	واپس آئے تو وہی اس کا مستحق ہے	فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
430	باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت	[25]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي
		الطَّرِيقَاتِ
430	باب: ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کے متعلق	[26]..... بَابُ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ
		عَلَى الْأُخْرَى
430	باب: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں	[27]..... بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ
		صَاحِبِهِمَا
430	باب: مجلس کا کفارہ	[28]..... بَابُ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ
431	باب: جب کوئی چھینکے تو کیا کہے	[29]..... بَابُ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ

- [30]..... بَاب إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهُ لَا يُشْمَتَهُ
باب: جب چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب
ندردو
432
- [31]..... بَاب كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاظِسُ
باب: چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دیا جائے
432
- [32]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّصَاوِيرِ
باب: تصویر رکھنے کی ممانعت
433
- [33]..... بَاب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ
تَصَاوِيرُ
باب: تصویروں والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے
433
- [34]..... بَاب فِي التَّقِيَةِ عَلَى الْعِيَالِ
باب: اہل و عیال پر خرچ کرنا
434
- [35]..... بَاب فِي الدَّابَّةِ يَرْكَبُ عَلَيْهَا ثَلَاثَةٌ
باب: سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا
434
- [36]..... بَاب فِي صَاحِبِ الدَّابَّةِ أَحَقُّ
بِصَدْرِهَا
باب: سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا مستحق ہے
435
- [37]..... بَاب مَا جَاءَ أَنَّ عَلَى ذُرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ
شَيْطَانًا
باب: ہر اونٹ پر ایک شیطان ہونے کا بیان
436
- [38]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ أَنْ تَتَّخِذَ الدَّوَابَّ
كِرَاسِيًّ
باب: سواری کو کرسی بنانے کی ممانعت کا بیان
436
- [39]..... بَاب السَّفَرُ قِطْمَةٌ مِنَ الْعَذَابِ
باب: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے
437
- [40]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا
باب: کسی کو الوداع کرتے ہوئے کیا کہا جائے
437
- [41]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ إِذَا سَافَرَ وَإِذَا قَدِمَ
باب: سفر کی دعا اور جب سفر سے واپس آئے
438
- [42]..... بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ الصُّعُودِ وَالْهُبُوطِ
باب: چڑھتے اور اترتے ہوئے کیا کہا جائے
439
- [43]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْجَرَسِ
باب: گھنٹی کی ممانعت
439
- [44]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ لَعْنِ الدَّوَابِّ
باب: جانوروں پر لعنت کی ممانعت
440
- [45]..... بَاب لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا
مَحْرَمٌ
باب: عورت کا محرم کے بغیر سفرنا جائز ہے
440
- [46]..... بَاب إِنَّ الْوَاحِدَ فِي السَّفَرِ شَيْطَانٌ
باب: اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے
441
- [47]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا
باب: کسی جگہ اترتے ہوئے کیا کہنا چاہیے
441
- [48]..... بَاب فِي الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا
باب: کسی جگہ اتر کر دو رکعت پڑھنے کا بیان
442

- 442 باب: سفر سے واپسی پر کیا کہا جائے
- 443 باب: سونے کی دعا
- 444 باب: سونے وقت تسبیح کرنا
- 445 باب: نیند سے جاگے تو کیا کہے
- 446 باب: صبح کے وقت کیا کہنا چاہئے
- 446 باب: نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہنا چاہئے
- 447 باب: مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا
- 448 باب: بازار میں داخل ہونے کی دعا
- 449 باب: نبی ﷺ کے نام پر نام رکھنا مگر کنیت نہ رکھنا
- 449 باب: اچھے ناموں کے متعلق
- 450 باب: کون سے نام مستحب ہیں؟
- 450 باب: کون سے نام مکروہ ہیں؟
- 450 باب: نام تبدیل کرنا
- 451 باب: اللہ نے اور فلاں نے چاہا کہنے کی ممانعت
- 452 باب: انکو رکھ کر کہنے کی ممانعت
- 452 باب: مذاق کرنا
- باب: وہ شخص جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے
- 453 باب: شعر کہنا
- 454 باب: بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں
- 455 باب: کسی شخص کے پیٹ کا بھر جانا
- [49]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنَ السَّفَرِ
- [50]..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ
- [51]..... بَابُ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ
- [52]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهِ
- [53]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
- [54]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
- [55]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا خَرَجَ
- [56]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ
- [57]..... بَابُ تَسْمُوَ بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا
- بِكُنْيَتِي
- [58]..... بَابُ فِي حُسْنِ الْأَسْمَاءِ
- [59]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- [60]..... بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- [61]..... بَابُ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
- [62]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ
- [63]..... بَابُ لَا يَقَالُ لِلْعَيْنِ الْكُرْمُ
- [64]..... بَابُ فِي الْمَزَاحِ
- [65]..... بَابُ فِي الَّذِي يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ
- [66]..... بَابُ فِي الشِّعْرِ
- [67]..... بَابُ فِي إِنْ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ
- [68]..... بَابُ لِأَنَّ يَمْتَلَأَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ

نزی (رحم دلی، ترس) کے متعلق

۲۰..... کتاب الرقاق

باب: جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے	[1]..... بَاب مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي
456 اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے	الدِّينِ
457 باب: صحت و فراغت کے متعلق	[2]..... بَاب فِي الصَّحَّةِ وَالْفَرَاعِ
457 باب: کان کی حفاظت کرنا	[3]..... بَاب فِي حِفْظِ السَّمْعِ
458 باب: زبان کی حفاظت کرنا	[4]..... بَاب فِي حِفْظِ اللِّسَانِ
460 باب: خاموش رہنے کے متعلق	[5]..... بَاب فِي الصَّمْتِ
461 باب: غیبت کے متعلق	[6]..... بَاب فِي الْغَيْبَةِ
462 باب: جھوٹ کے متعلق	[7]..... بَاب فِي الْكُذْبِ
463 باب: ہاتھ کی حفاظت کرنا	[8]..... بَاب فِي حِفْظِ الْيَدِ
464 باب: پاکیزہ چیز کھانا	[9]..... بَاب فِي أَكْلِ الطَّيِّبِ
464 باب: دنیا کی کتنی چیزیں کافی ہیں	[10]..... بَاب مَا يَكْفِي مِنَ الدُّنْيَا
465 باب: نیک لوگوں کا اٹھ جانا	[11]..... بَاب فِي ذَهَابِ الصَّالِحِينَ
465 باب: روزے کی حفاظت کرنا	[12]..... بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّوْمِ
466 باب: نماز کی حفاظت کرنا	[13]..... بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ
466 باب: تہجد پڑھنا	[14]..... بَاب فِي قِيَامِ اللَّيْلِ
467 باب: بخشش طلب کرنا	[15]..... بَاب فِي الْإِسْتِعْفَارِ
468 باب: اللہ تعالیٰ سے ڈرنا	[16]..... بَاب فِي تَقْوَى اللَّهِ
469 باب: چھوٹے گناہوں کے متعلق	[17]..... بَاب فِي الْمُحَقَّرَاتِ
469 باب: توبہ کے متعلق	[18]..... بَاب فِي التَّوْبَةِ
باب: اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے	[19]..... بَاب لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ
470 ہے	
470 باب: امید اور موت کے درمیان	[20]..... بَاب فِي الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ
471 باب: دو بھوکے بھیڑیوں کی حیثیت	[21]..... بَاب مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ

- 472 باب: اللہ سے حسن ظن رکھنا
- 473 باب: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کی تفسیر
- 473 باب: کس کو اس کا عمل نجات نہ دے گا
- باب: ہر ایک کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جن ہوتا ہے
- 474
- 475 باب: اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں
- 475 باب: اللہ کے نزدیک دنیا کا ذلیل ہونا
- 476 باب: کون سے اعمال افضل ہیں؟
- باب: مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے
- 477
- 478 باب: کون سا مومن بہتر ہے؟
- 478 باب: اس امت کے آخری لوگوں کی فضیلت
- 480 باب: قرآن کی حفاظت کرنا
- باب: کسی کے لائق نہیں ہے کہ وہ یوں کہے: "میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔"
- 480
- 481 باب: ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے
- باب: جو ریا کاری کرتا ہے اللہ اسے اس کے ساتھ رسوا کرے گا
- 481
- 482 باب: مسلمان کی مثال کھیتی کی طرح ہے
- 482 باب: دنیا سرسبز کھیتی ہے
- 483 باب: زیادہ باتیں کرنا اللہ کو نا پسند ہے
- 484 باب: گمراہ پیشواؤں کے متعلق
- 484 باب: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم
- 485 باب: دین خیر خواہی ہے
- 485 باب: اسلام کی ابتداء غرباء سے ہوئی
- [22]..... بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ
- [23]..... تفسیر ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾
- [24]..... بَابُ لَا يَنْجِي أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ
- [25]..... بَابُ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ
- مِنَ الْجِنِّ
- [26]..... بَابُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
- [27]..... بَابُ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ
- [28]..... بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
- [29]..... بَابُ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
- [30]..... بَابُ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرٌ
- [31]..... بَابُ فِي فَضْلِ آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ
- [32]..... بَابُ فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ
- [33]..... بَابُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَى
- [34]..... بَابُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ
- [35]..... بَابُ مَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ
- [36]..... بَابُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ
- [37]..... بَابُ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ
- [38]..... بَابُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ
- [39]..... بَابُ فِي الْأُمَّةِ الْمُضِلِّينَ
- [40]..... بَابُ أَنْصُرْ أَهْلَكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا
- [41]..... بَابُ الدِّينِ النَّصِيحَةُ
- [42]..... بَابُ الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرَبًا

- 486 باب: اللہ سے ملاقات کو پسند کرنا[43] بَاب فِي حُبِّ لِقَاءِ اللَّهِ
- 487 باب: اللہ کے لئے محبت کرنا[44] بَاب فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ
- 487 باب: تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے[45] بَاب لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
- باب: نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ”میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہیں“[46] بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ
- 488 باب: نبی ﷺ کا قول ”تم آخری امت ہو“[47] بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ
- 489 باب: اہل بدر کی فضیلت[48] بَاب فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرِ
- باب: ”فلاں فلاں ستارے کی بدولت باری ہوئی“[49] بَاب النَّهْيُ أَنْ يَقُولَ مُطِرْنَا بِنُورِ كَذَا وَكَذَا
- 489 کہنا ممنوع ہے[50] بَاب الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا
- 490 باب: نیکی کا دس گناہ ثواب ہے[51] بَاب مَا قَبِلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ
- 490 باب: خوشامد کرنے والے کے متعلق وعید[52] بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَشْمَارُ رَجُلٍ
- باب: نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ”الہی جسے میں نے لعنت کی یا برا کہا ہو اسے رحمت کر“[53] بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَنَّ لِي مِثْلَ لَعْنَتِهِ أَوْ سَبِيئِهِ
- 491 باب: نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ”اگر میرے لئے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں کچھ بھی چھوڑ دینا پسند نہیں کرتا“[54] بَاب فِي الْمُوَبِقَاتِ
- 492 باب: ہلاک کرنے والے افعال[55] بَاب الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
- 492 باب: بخار دوزخ کے جوش سے ہوتا ہے[56] بَاب الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ
- 493 باب: بیماری (گناہ کا) کفارہ ہے[57] بَاب الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
- 494 باب: مریض کا اجر[58] بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
- 495 باب: نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت[59] بَاب فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
- 496 باب: نبی ﷺ کے ناموں کے متعلق[60] بَاب فِي أَكْلِ السُّحْتِ
- 496 باب: حرام کھانے کے متعلق

- 497 باب: مومن کے لئے ہر کام میں اجر ہے
- باب: اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھرے ہوئے
- 497 دو میدان ہوں تو.....
- 498 باب: وعظ کہنے کی ممانعت
- 499 باب: وعظ کرنے کی اجازت
- 500 باب: شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے
- باب: لوگوں میں سے زیادہ آزمائش میں مبتلا
- 500 ہونے والے شخص کا بیان
- 501 باب: نبی ﷺ کا فرمان: مجھے حد سے نہ بڑھاؤ
- 502 باب: یقیناً اللہ کی رحمت کے سونھے ہیں
- 502 باب: نیکی کا ارادہ کرنے والے شخص کا بیان
- باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت
- 503 کرتا ہے
- باب: اس چیز کا بیان کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے
- 503 قریب ہو جائے
- 504 باب: نیکی اور گناہ کے متعلق
- 505 باب: اچھے اخلاق کا بیان
- 506 باب: نرمی سے پیش آنے کا بیان
- 506 باب: نظر ختم ہونے پر صبر کرنے کا بیان
- 507 باب: رعیت میں انصاف کرنے کا بیان
- باب: امیر کی اطاعت اور جماعت کے ساتھ رہنے
- 507 کا بیان
- 508 باب: صور پھونکنے جانے کا بیان
- باب: قیامت کی حالت اور رب تعالیٰ کے نزول کا
- [61]..... بَابُ الْمُؤْمِنِ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ
- [62]..... بَابُ تَوَكُّانِ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ
- [63]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقَصَصِ
- [64]..... بَابُ فِي الرُّحْصَةِ
- [65]..... الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ
- [66]..... بَابُ فِي أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً
- [67]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَطْرُقُونِي
- [68]..... بَابُ إِنْ لَيْلَهُ مِائَةٌ رَحْمَةٍ
- [69]..... بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ
- [70]..... بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ
- [71]..... بَابُ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
- [72]..... بَابُ فِي الْبِرِّ وَالْإِيمِ
- [73]..... بَابُ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ
- [74]..... بَابُ فِي الرِّفْقِ
- [75]..... بَابُ فِيمَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَصَبَرَ
- [76]..... بَابُ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ الرَّعِيَّةِ
- [77]..... بَابُ فِي الطَّاعَةِ وَتُرُومِ الْجَمَاعَةِ
- [78]..... بَابُ فِي نَفْخِ الصُّورِ
- [79]..... بَابُ فِي شَأْنِ السَّاعَةِ وَنُزُولِ الرَّبِّ

509	بیان	تَعَالَى
510	باب: اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان	[80].....بَابُ النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
510	باب: میدانِ حشر کا بیان	[81].....بَابُ فِي صِفَةِ الْحَشْرِ
	باب: قیامت کے دن مومنین کے سجدہ کرنے کا	[82].....بَابُ فِي سُجُودِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
511	بیان	الْقِيَامَةِ
512	باب: شفاعت کا بیان	[83].....بَابُ فِي الشَّفَاعَةِ
513	باب: یقیناً ہر نبی کے لئے ایک (مقبول) دعا ہے	[84].....بَابُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً
	باب: میری امت کے ستر ہزار آدمی (بغیر حساب)	[85].....بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ
514	جنت میں داخل ہو جائیں گے کا بیان	أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ
	باب: نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ”میری	[86].....بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
	امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے ستر	بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا
514	ہزار آدمی جنت میں جائیں گے	[87].....بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ تُبَدَّلُ
	باب: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ	الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ
515	وَالسَّمَوَاتُ کی تفسیر	[88].....بَابُ فِي وُرُودِ النَّارِ
516	باب: آگ پر وارد ہونے کا بیان	[89].....بَابُ فِي ذَبْحِ الْمَوْتِ
516	باب: موت کو ذبح کرنے کا بیان	[90].....بَابُ فِي تَحْذِيرِ النَّارِ
517	باب: دوزخ سے ڈرانے کا بیان	[91].....بَابُ فِي مَنْ قَالَ إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي
	باب: اس شخص کے متعلق جس نے کہا: جب میں مر	بِالنَّارِ
517	جاؤں تو مجھے جلاؤ اننا	[92].....بَابُ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ
	باب: بلی کی وجہ سے دوزخ میں جانے والی عورت کا	[93].....بَابُ فِي شِدَّةِ عَذَابِ أَهْلِ النَّارِ
518	بیان	[94].....بَابُ فِي أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ
519	باب: اہل دوزخ کو شدید عذاب ہونے کا بیان	[95].....بَابُ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِهِ
519	باب: دوزخ کی وادیوں کا بیان	
	باب: وہ لوگ جنہیں اللہ اپنی رحمت سے دوزخ	
519	سے آزاد کر دے گا	

- 520 باب: جنت کے دروازوں کا بیان [96]..... بَابُ فِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
- 520 باب: جنتی شخص ہمیشہ خوش رہے گا اور محتاج نہ ہوگا [97]..... بَابُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَا يَبُؤُسُ
- باب: جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہونے [98]..... بَابُ لِمَوْضِعٍ سَوَّطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ
- 521 کا بیان مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
- 522 باب: جنت کی عمارت کا بیان [99]..... بَابُ فِي بِنَاءِ الْجَنَّةِ
- 523 باب: جنت الفردوس کا بیان [100]..... بَابُ فِي جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ
- باب: جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کا [101]..... بَابُ فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
- 523 بیان
- 524 باب: جنت میں داخلہ کے وقت جنتیوں سے کہے [102]..... بَابُ مَا يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا
- جانے والے کلمات کا بیان دَخَلُوهَا
- 524 باب: اہل جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان [103]..... بَابُ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا
- باب: اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کی ہوئی [104]..... بَابُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
- 525 اشیاء کا بیان
- 525 باب: ادنیٰ مرتبہ کے جنتی کا بیان [105]..... بَابُ فِي أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا
- 526 باب: جنت کے بالا خانے کا بیان [106]..... بَابُ فِي عُرْفِ الْجَنَّةِ
- 527 باب: بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان [107]..... بَابُ فِي صِفَةِ الْحُورِ الْعِينِ
- 527 باب: جنت کے خیموں کا بیان [108]..... بَابُ فِي خِيَامِ الْجَنَّةِ
- 528 باب: جنتیوں کی اولاد کا بیان [109]..... بَابُ فِي وَلَدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
- 528 باب: جنتیوں کی صفوں کا بیان [110]..... بَابُ فِي صُفُوفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
- 528 باب: جنت کی نہروں کا بیان [111]..... بَابُ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ
- 529 باب: حوض کوثر کا بیان [112]..... بَابُ فِي الْكَوْثَرِ
- 529 باب: جنت کے درختوں کا بیان [113]..... بَابُ فِي أَشْجَارِ الْجَنَّةِ
- 530 باب: عجمۃ کا بیان [114]..... بَابُ فِي الْعَجْمَةِ
- 530 باب: جنت کے بازار کا بیان [115]..... بَابُ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ
- 531 باب: جنت مشقتوں سے گھری ہوئی ہے [116]..... بَابُ حُمُفِ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ

- 531 باب: غرباء کا امیروں سے پہلے جنت میں داخل ہونے کا بیان
- 532 باب: دوزخ کا سانس لینے کا بیان
- 533 باب: نبی ﷺ کے قول: تمہاری آگ اتنے حصول کا ایک حصہ ہے اس کا کا بیان
- 533 باب: ہلکے عذاب والے دوزخی کا بیان
- 533 باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ”کیا کچھ اور زیادہ بھی“ کا بیان
- [117]..... بَاب فِي دُخُولِ الْفُقَرَاءِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ
- [118]..... بَاب فِي نَفْسِ جَهَنَّمَ
- [119]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ كَذَا جُزْئًا
- [120]..... بَاب فِي أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا
- [121]..... بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾

علم میراث کے بیان میں

۲۱..... کتاب الفرائض

- 535 باب: مسائل وراحت سیکھنے کا بیان
- 538 باب: اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے شخص کا بیان
- 540 باب: شوہر اور والدین اور بیوی اور والدین کا بیان
- 545 باب: بیٹی اور بہن کا بیان
- 547 باب: سب رشتہ داروں کو وراحت میں شریک ٹھہرانے کا بیان
- 548 باب: دو چچا زاد بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک شوہر ہے اور دوسرا خیانی بھائی ہو
- 550 باب: بیٹی پوتی اور حقیقی بہن کا بیان
- 551 باب: بھائیوں، بہنوں، بیٹوں اور پوتوں کا بیان
- 554 باب: غلاموں اور اہل کتاب کا بیان
- 555 باب: دادا کی وراثت کا بیان
- [1]..... بَاب فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ
- [2]..... بَاب مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ
- [3]..... بَاب فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ
- [4]..... بَاب فِي بِنْتٍ وَأَخْتٍ
- [5]..... بَاب فِي الْمُشْرَكَةِ
- [6]..... بَاب فِي ابْنِي عَمٍّ أَحَدَهُمَا زَوْجٍ وَالْآخَرَ أَخٍ لَأُمِّ
- [7]..... بَاب فِي بِنْتٍ وَأَبْتِ ابْنٍ وَأَخْتٍ لِأَبٍ وَأُمِّ
- [8]..... بَاب فِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ
- [9]..... بَاب فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ
- [10]..... بَاب الْجَدِّ

- 556 باب: دادا کے متعلق سیدنا ابوبکر کے قول کا بیان [11]..... بَابُ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدِّ
- 559 باب: دادا کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان [12]..... بَابُ فِي قَوْلِ عُمَرَ فِي الْجَدِّ
- 560 باب: دادا کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان [13]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْجَدِّ
- باب: دادا کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے [14]..... بَابُ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَدِّ
- 563 بیان
- 563 باب: دادا کے متعلق ابن مسعود کے قول کا بیان [15]..... بَابُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدِّ
- 565 باب: دادا کے متعلق سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان [16]..... بَابُ قَوْلِ زَيْدٍ فِي الْجَدِّ
- 566 باب: شوہر حقیقی، بہن، دادی اور ماں کے متعلق [17]..... بَابُ الْأَكْدَرِيَّةِ زَوْجٍ وَأَخْتِ لَأَبٍ
وَأُمِّ وَجَدٍّ وَأُمِّ
- 567 باب: دادیوں کے متعلق [18]..... بَابُ فِي الْجَدَّاتِ
- باب: دادیوں کے متعلق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کا [19]..... بَابُ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدَّاتِ
- 569 بیان
- باب: دادیوں کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید [20]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ فِي الْجَدَّاتِ
- 570 رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان
- باب: دادیوں کے متعلق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے [21]..... بَابُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدَّاتِ
- 571 قول کا بیان
- باب: دادی کے متعلق سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کے قول کا [22]..... بَابُ قَوْلِ مَسْرُوقٍ فِي الْجَدَّاتِ
- 572 بیان
- باب: وراثت لوٹانے میں سیدنا علی، عبداللہ اور سیدنا [23]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدٍ فِي
الرِّدِّ
- 572 زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان
- باب: لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا بیان [24]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ
- 574 باب: بیچھڑے کی میراث کا بیان [25]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ الْخُتْنَى
- 581 باب: ایسے شخص کا بیان کہ جس کا باپ اور اولاد نہ ہو [26]..... بَابُ الْكَلَالَةِ
- 582 باب: ان رشتہ داروں کی میراث کا بیان (جن کا [27]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ
- 583 حصہ مقرر نہیں کیا گیا)

- 585 باب: عصبہ کے متعلق [28]..... بَابُ الْعَصْبَةِ
- 587 باب: مشرک اور مسلمان کی میراث کا بیان [29]..... بَابُ فِيْ مِيْرَاثِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَاَهْلِ
الْاِسْلَامِ
- باب: مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے [30]..... بَابُ الْمَكَاتِبِ
- 591 کا معاہدہ کرنے والے غلام کا بیان
- 593 باب: ولاء کا بیان [31]..... بَابُ الْوَلَاءِ
- باب: آزاد کرنے والوں کے علاوہ ذوی الارحام کو [32]..... بَابُ فِيْمَنْ اَعْطِيَ ذَوِي الْاَرْحَامِ
- 598 میراث دینے والے شخص کا بیان [33]..... بَابُ الْوَلَاءِ لِلْكُبْرَى
- 598 باب: ولاء بڑے شخص کو ملے گی [34]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ
- باب: کسی دوسرے سے دوستی کرنے والے شخص کا بیان
- 601 بیان [35]..... بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْمَرْءَةَ تَرِثُ مِنْ ذِيَّةِ
- باب: قتل عمد اور قتل خطا میں عورت اپنے شوہر کی [36]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُوْرَثُ
- 602 دیت سے وارث ہوگی کہنے والے شخص کا بیان [37]..... بَابُ مِيْرَاثِ الْعَرْقِي
- باب: اس شخص کا بیان جو کہتا ہے کہ کسی کو وارث [38]..... بَابُ مِيْرَاثِ ذَوِي الْاَرْحَامِ
- 603 نہیں بنایا جائے گا [39]..... بَابُ فِي الْاِدْعَاءِ وَالْاِنْجَارِ
- 604 باب: ڈوب کر مرنے والے کی میراث کا بیان [40]..... بَابُ فِي مِيْرَاثِ الْمُتَرْتِدِ
- 606 باب: ذوی الارحام کی میراث کا بیان [41]..... بَابُ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ
- 609 باب: اقرار اور انکار کرنے کا بیان [42]..... بَابُ فَرَايِضِ الْمَجُوْسِ
- 613 باب: مرتد کی میراث کا بیان [43]..... بَابُ مِيْرَاثِ الْاَسِيْرِ
- 614 باب: قاتل کی میراث کا بیان [44]..... بَابُ فِي مِيْرَاثِ الْحَمِيْلِ
- 616 باب: مجوس کے فرائض کا بیان [45]..... بَابُ فِي مِيْرَاثِ وَلَدِ الزَّانَا
- 617 باب: قیدی کی میراث کا بیان [46]..... بَابُ مِيْرَاثِ السَّائِبَةِ
- 618 باب: پھینکے ہوئے بچے کی میراث کا بیان
- 620 باب: زنا سے پیدا شدہ اولاد کی میراث کا بیان
- 625 باب: سائب کی میراث کا بیان

- 627 باب: بچے کی میراث کا بیان
- باب: مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے
- 630 کا معاہدہ کرنے والے غلام کی ولاء کا بیان
- باب: جو لونڈی سے نکاح کرے اس آزاد شخص کا
- 630 بیان
- 630 باب: ولاء کی میراث کا بیان
- باب: دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو اور ایک اپنا
- 631 حصہ آزاد کر دے اس کا بیان
- 632 باب: عورتوں کے لیے ولاء کے حصہ کے بیان
- 637 باب: ولاء بیچنے کا بیان
- 638 باب: وراثت کے مسئلہ ”عول“ کا بیان
- 640 باب: ولاء حاصل کرنے کے حق کا بیان
- باب: جو شخص عصب چھوڑے بغیر فوت ہو جائے اس
- 643 کا بیان

- [47]..... بَاب مِيرَاثِ الصَّبِيِّ
- [48]..... بَاب فِي وِلَاءِ الْمَكَاتِبِ
- [49]..... بَاب فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ
- [50]..... بَاب مِيرَاثِ الْوَلَاءِ
- [51]..... بَاب فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ
- [52]..... بَاب مَا لِيَلَيْسَاءٍ مِنَ الْوَلَاءِ
- [53]..... بَاب بَيْعِ الْوَلَاءِ
- [54]..... بَاب فِي عَوْلِ الْفَرَائِضِ
- [55]..... بَاب جَرِّ الْوَلَاءِ
- [56]..... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَا يَدْعُ عَصْبَةَ

وصیتوں کا بیان

۲۲..... کتاب الوصایا

- 644 باب: وصیت کو مستحب سمجھنے والے شخص کا بیان
- 645 باب: وصیت کی فضیلت کا بیان
- 646 باب: وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان
- باب: بھلی باتوں اور شہادتین کی وصیت کے
- 647 استحباب کا بیان
- باب: کم مال میں وصیت نہ کرنے والے شخص کا
- 650 بیان
- 651 باب: تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا بیان
- 653 باب: تہائی کی وصیت کرنے کا بیان

- [1]..... بَاب مَنْ اسْتَحَبَّ الْوَصِيَّةَ
- [2]..... بَاب فَضْلِ الْوَصِيَّةِ
- [3]..... بَاب مَنْ لَمْ يُوَصِّ
- [4]..... بَاب مَا يَسْتَحَبُّ بِالْوَصِيَّةِ مِنَ التَّشْهَدِ وَالْكَلَامِ
- [5]..... بَاب مَنْ لَمْ يَرِ الْوَصِيَّةَ فِي الْمَالِ الْقَلِيلِ
- [6]..... بَاب فِي الَّذِي يُوصِي بِأَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ
- [7]..... بَاب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

- 654 باب: تہائی سے کم کی وصیت کا بیان
- 656 باب: وصیت کرنے والے کے لیے جائز و ناجائز کا بیان
- باب: ایک کو نصف اور دوسرے کو تہائی کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان
- 658 باب: وصیت سے رجوع کرنے کا بیان
- 660 باب: مشکوک وصی کا بیان
- 661 باب: مریض کی وصیت کا بیان
- 662 باب: تہائی میں سے وارثوں کو واپس دینے کا بیان
- 662 باب: دو وارثوں کے گواہی دینے کا بیان
- باب: اس وصیت کے متعلق جو موجود اور قرض میں ہوتی ہے
- 663 باب: وصیت کو پسند اور ناپسند کرنے والے شخص کا بیان
- 664 باب: کون سی وصیت پہلے پوری کی جائے
- 664 باب: اپنے مال سے ایک حصہ کی بنو فلاں کے لیے وصیت کرنے والے شخص کا بیان
- 666 باب: اپنے بعض وارثوں کو صدقہ دینے والے شخص کا بیان
- 668 باب: تمام مال میں سے کفن دینے کا بیان
- 669 باب: غائب شخص کے لئے وصیت کرنے کا بیان
- 670 باب: میت کو وصیت کرنے کا بیان
- 670 باب: غلام کو وصیت کرنے کا بیان
- باب: موت کے قریب مال تقسیم کرنے کا ناپسند سمجھنے والے شخص کا بیان
- 671
- [8]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِأَقَلِّ مِنَ الثُّلُثِ
- [9]..... بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ وَمَا لَا يَجُوزُ
- [10]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ بِالنِّصْفِ
وَلَاخَرَ بِالثُّلُثِ
- [11]..... بَابُ الرَّجُوعِ عَنِ الْوَصِيَّةِ
- [12]..... بَابُ فِي الْوَصِيِّ الْمَتَّهِمِ
- [13]..... بَابُ وَصِيَّةِ الْمَرِيضِ
- [14]..... بَابُ فِيمَنْ رَدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ مِنَ الثُّلُثِ
- [15]..... بَابُ إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ فِي الْوَرَثَةِ
- [16]..... بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْوَصِيَّةِ فِي الْعَيْنِ
وَالدِّينِ
- [17]..... بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْوَصِيَّةَ وَمَنْ كَرِهَ
- [18]..... بَابُ مَا يُبَدَأُ بِهِ مِنَ الْوَصَايَا
- [19]..... بَابُ فِي الَّذِي يُوصِي لِبَنِي قُلَانٍ
وَيُسْهِمُ مِنْ مَالِهِ
- [20]..... بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَى بَعْضِ
وَرَثَتِهِ
- [21]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْكُفْرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ
- [22]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ
وَهُوَ غَائِبٌ
- [23]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْمَيِّتِ
- [24]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْعَبْدِ
- [25]..... بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ مَالَهُ عِنْدَ
الْمَوْتِ

- باب: (کسی کے لئے) کسی وارث کے حصے کے
671 برابر وصیت کرنے والے شخص کا بیان
باب: غلام کی آمدن کی وصیت کرنے والے شخص کا
673 بیان
- باب: وارث کو وصیت کرنے کا بیان
673
باب: مالدار کو وصیت کرنے کا بیان
676
باب: اس آدمی کا بیان جو یوں وصیت کرے یہ
فلاں شخص کے لیے ہے اور اگر وہ مر جائے تو
676 پھر فلاں شخص کے لیے ہے
- باب: غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے
677 والے شخص کا بیان
- باب: جب کوئی کہے: ”میرے دو غلاموں سے ایک
678 آزاد ہے“ پھر مر جائے اور بیان نہ کرے
باب: بیماری میں آزادی کی وصیت کر کے تندرست
678 ہو جانے والے شخص کا بیان
- باب: جس کے پاس اور مال نہ ہو ایسے شخص کے
678 موت کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان
- باب: مدبر کے تہائی مال سے شمار ہونے کا بیان
679
باب: اس شخص کا بیان جو کہتا ہے ”کسی کو وصیت میں
681 گواہی نہ دو یہاں تک کہ تجھ پر اس کو پڑھا جائے“
باب: ام ولد کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان
681
باب: لڑکے کے وصیت کرنے کا بیان
681
باب: لڑکے کی وصیت جائز نہیں قرار نہ دینے
684 والے شخص کا بیان
- باب: بھاگے ہوئے غلام کی آزادی کی وصیت کا بیان
- [26]..... بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِمِثْلِ نَصَبِهِ
بَعْضِ الْوَرَثَةِ
- [27]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِعَلَّةِ عَبْدِهِ
- [28]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ
- [29]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْغَنِيِّ
- [30]..... بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ
فَلِفُلَانٍ
- [31]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ
- [32]..... بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُ غُلَامِي حُرٌّ وَلَمْ
يُبَيِّنْ
- [33]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى بِالْعَتَقِ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ
بَرَأَ
- [34]..... بَابُ إِذَا أَعْتَقَ غُلَامَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ
- [35]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْمُدَبِّرُ مِنَ الثُّلُثِ
- [36]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا تَشْهَدْ عَلَيَّ وَصِيَّةً
حَتَّى تُقْرَأَ عَلَيْكَ
- [37]..... بَابُ مَنْ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ
- [38]..... بَابُ وَصِيَّةِ الْغُلَامِ
- [39]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ
- [40]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى بِعِتْقِ عَبْدٍ لَهُ أَبِي

- 686 باب: عورتوں کو وصیت کرنے کا بیان [41] بَابُ الْوَصِيَّةِ إِلَى النِّسَاءِ
- 686 باب: ذمی کو وصیت کرنے کا بیان [42] بَابُ الْوَصِيَّةِ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ
- 686 باب: وقف کرنے کا بیان [43] بَابُ فِي الْوَقْفِ
- باب: اگر وصیت کرنے والے سے پہلے وہ شخص مر جائے جس کے لیے وصیت کی گئی ہو [44] بَابُ إِذَا مَاتَ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوصَى
- 688 باب: اللہ کے راستہ میں وصیت کرنے کا بیان [45] بَابُ إِذَا أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

قرآن کے فضائل

۲۲..... کتاب فضائل القرآن

- 690 باب: قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان [1] بَابُ فَضْلِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
- 703 باب: قرآن سیکھنے اور سکھانے والی کی خوبی [2] بَابُ خِيَارِكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ
- 704 باب: قرآن پڑھنے کے بعد بھول جانا [3] بَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ
- 705 باب: قرآن کی نگہداشت [4] بَابُ فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ
- 709 باب: قرآن اللہ کا کلام ہے [5] بَابُ الْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ
- 710 باب: اللہ کی کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے [6] بَابُ فَضْلِ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ
- باب: جب قرآن پڑھنے سے دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو [7] بَابُ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ بِالْقُرْآنِ فَقَوْمُوا
- 711 باب: قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال [8] بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
- 712 باب: قرآن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کی پشت اور بلند کرتا ہے [9] بَابُ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْقُرْآنِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ
- 714 باب: قرآن سننے والے شخص کی فضیلت کا بیان [10] بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى الْقُرْآنِ
- 715 باب: قرآن دشواری سے پڑھنے والے کی فضیلت [11] بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ
- 717 باب: سورۃ فاتحہ کی فضیلت [12] بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

- 719 باب: سورة بقرہ کی فضیلت
باب: سورہ بقرہ کے پہلے حصے اور آیت الکرسی کی
- 720 فضیلت
- 725 باب: سورة بقرہ اور آل عمران کی فضیلت
عمران
- 728 باب: سورة آل عمران کی فضیلت
- 729 باب: سورہ انعام کی فضیلت
- 731 باب: سورة الکہف کی فضیلت
- 732 باب: سورة سجده اور سورة ملک کی فضیلت
وَتَبَارَكَ
- 734 باب: سورة طہ اور یسین کی فضیلت
- 734 باب: سورة یسین کی فضیلت
- 736 باب: سورة دخان، حامیم اور سموات کی فضیلت
وَالْحَوَامِيمِ وَالْمُسَبِّحَاتِ
- 738 باب: سورة کافرون کی فضیلت
- 740 باب: سورة اخلاص کی فضیلت
- 743 باب: سورة الناس والفلق کی فضیلت
- 745 باب: دس آیات پڑھنے کی فضیلت
- 746 باب: پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت
- 747 باب: سو آیات پڑھنے کی فضیلت
- 748 باب: دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت
- 749 باب: ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت
- 750 باب: ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت
- 751 باب: قطار کی مقدار
- [13]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
- [14]..... بَاب فَضْلِ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ
- [15]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ
- [16]..... بَاب فِي فَضْلِ آلِ عِمْرَانَ
- [17]..... بَاب فَضَائِلِ الْأَنْعَامِ وَالسُّورِ
- [18]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكُهْفِ
- [19]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ
- [20]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ طه وَيس
- [21]..... بَاب فِي فَضْلِ يس
- [22]..... بَاب فِي فَضْلِ حم الدُّخَانِ وَالْحَوَامِيمِ وَالْمُسَبِّحَاتِ
- [23]..... بَاب فِي فَضْلِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
- [24]..... بَاب فِي فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
- [25]..... بَاب فِي فَضْلِ الْمُعْوَذَتَيْنِ
- [26]..... بَاب فَضْلِي مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتِ
- [27]..... بَاب مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً
- [28]..... بَاب مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ
- [29]..... بَاب مَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ
- [30]..... بَاب مَنْ قَرَأَ مِنْ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ
- [31]..... بَاب مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ
- [32]..... بَاب كَمْ يَكُونُ الْقَطَارُ

752	باب: ختم قرآن کے متعلق	[33]..... بَاب فِي خَتْمِ الْقُرْآنِ
758	باب: خوش آوازی سے قرآن پڑھنا	[34]..... بَاب التَّغْنِي بِالْقُرْآنِ
762	باب: قرآن کو گاکر پڑھنے کی کراہت	[35]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْأَلْحَانِ فِي الْقُرْآنِ



۷..... ومن كتاب الصيد

شکار کے بیان میں

”صيد“ یہ صَادَ يَصِيدُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شکار کرنا ہے۔ اصطلاح میں یہ ایسے جنگلی جانور کے شکار کرنے کو کہتے ہیں جو کسی کی ملکیت و قبضے میں نہ ہو (الفقہ الاسلامی وادلتہ) شریعت میں یہ جائز و درست ہے اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن میں ہے: ﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدہ: 2)

[1]..... باب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ إِرسَالِ الْكَلْبِ وَصَيْدِ الْكِلَابِ

کتے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا اور کتے سے شکار کرنا

2045- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَخْذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ. ❶

عدی بن حاتم کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: ”جس جانور کو تمہارا کتا تمہارے لئے پکڑے اسے کھاؤ۔ کیونکہ کتے کا اسے پکڑنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے۔ اور اگر تم اس کے ساتھ اور کتا دیکھو اور تمہیں خوف ہو کہ اس کے ساتھ اس کتے نے بھی اسے مارا ہے تو اسے نہ کھاؤ۔ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی اور دوسرے پر نہیں پڑھی تھی۔“

فوائد: (۱) کتے کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ کتا سدھایا ہوا ہو اور اگر سدھایا ہوا نہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب التسمية على الصيد (5475) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح،

باب الصيد بالكلاب المعطمة (4954)

ہو تو ایسے کتے کے شکار کو زبح کرنا ضروری ہے۔ حدیث میں ہے: ”وما صدت بکلبك المعلم فذكرت اسم الله فكل وما صدت بکلبك غير معلم فادرکت ذکاته فكل.“ (بخاری) اور جسے تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا ہو اور اس پر (چھوڑتے ہوئے) اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھا لو اور جو شکار تو نے بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے تو اسے زبح کر لو تو کھا لو (۲) سدھائے ہوئے کتے کا تمہارے لیے روک لینا ہی اس کو زبح کرنا ہے لہذا اگر اس کی جان نکل بھی چکی ہو تب بھی وہ حلال ہے (۳) آپ کے کتے کے ساتھ اگر دوسرا کتا شکار کے قریب ملے تو اگر شکار زبح کرنے کے قابل ہو تو جائز ورنہ وہ حرام ہے (۴) زبح یا شکار کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

2046- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مِعْرَاضِ الْوَيْطَانِ فَقَالَ كَلْبٌ مِثْلُهُ. ①
عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی معراض کے متعلق پوچھا پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

فوائد: ”معراض“ کہتے ہیں ایسے شکار کو جو چوڑائی کے رخ کسی شے کے لگنے سے مرا ہو۔ اس کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔ دیکھیے (2052)

[2]..... بَابُ فِي افْتِنَاءِ كَلْبِ الصَّيْدِ أَوْ الْمَاشِيَةِ

شکار یا جانور کی حفاظت کے لئے کتا پالنا

2047- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ افْتَنِيَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانٍ. ②
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شکار یا جانور کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے کتا پالے روزانہ اس کے اعمال سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔“

فوائد: (۱) شکار اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کے علاوہ کسی قسم کا کتا کسی بھی مقصد کے لیے رکھنا اور اس کا پالنا حرام ہے (۲) اس حرام کے مرتکب کے اجر سے روزانہ دو قیراط نیکیاں کم ہوتی ہیں قیراط یا ماشہ

① صحیح: سابقہ ہی کمرہ ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الصيد، باب من افتنی کلبا لیس بکلب صید أو ماشية (5481) ومسلم، کتاب المساقاة باب الأمر بقتل الکلاب وبيان نسخة (4001)

کے قریب وزن ہے لیکن جنازے کے اجر کے بارے میں بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط کو قرار دیا۔ ادھر بھی یہی مد نظر رکھا جائے گا جو کہ وعید بلیغ کا سبب ہے (واللہ اعلم) (۳) بعض حرام کام اس قدر منحوس ہیں کہ سابقہ نیکیوں کے زوال کا باعث بن جاتے ہیں (العیاذ باللہ)

2048- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ.....

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ انہوں نے سفیان بن البوزہیر سے سنا کہ وہ مسجد کے دروازے کے پاس اپنے ساتھ والے لوگوں سے کہہ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ایسا کتابا لے جو نہ کھیتی کی حفاظت کرے اور نہ جانوروں کی تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔“ لوگوں نے کہا: آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: ”اس مسجد کے رب کی قسم! جی ہاں۔“

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا قَالُوا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ. ①

فوائد: مذکورہ حدیث میں ایک قیراط کی کمی کا ذکر ہے سابقہ کے برعکس لہذا اس کی علماء نے مختلف توجیہات کی ہیں کہ مکہ مدینہ میں دو جبکہ دوسرے شہروں میں ایک قیراط یا عام کتابا لےنے سے ایک قیراط اور کوئی خطرناک کتابا لےنے کی صورت میں دو قیراط یا عام کتابا لےنے کی صورت میں ایک جبکہ سیاہ کتابا لےنے کی صورت میں دو قیراط اجر کم ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے آخر الذکر زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2049- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے کتوں سے کوئی تعلق نہیں، پھر آپ نے چراگاہ کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کتے کے پالنے کی اجازت دی۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالِي وَلِلْكِلابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الصَّيْدِ. ②

① منفق عليه: البخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب اقتنا الكلب للحرث (2323) ومسلم، کتاب المساقاة، باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه (3012)

② صحيح مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم ولوغ الكلب (651) و ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الكلب

فوائد:..... ”معراض“ کہتے ہیں بغیر پھل والے تیر یا ایسی لکڑی کو جس کی اطراف دھار والی ہوں۔ لہذا ایسی لکڑی سے شکار کیا گیا جانور اگر تو دھار لگنے سے خون نکل کر مرا ہو تو جائز ورنہ چوڑائی رخ لگنے کی وجہ سے چوٹ سے مرا ہو تو یہ ”موتوڑہ“ چوٹ سے مرا ہو جانور ہوگا کہ جس کا کھانا حرام ہے۔ بخاری میں ہے ”کل ما خرقَ وما اصابَ يعرضه فلا تاكل“ معراض کے متعلق سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا جو پھاڑ ڈالے یعنی زخم کر کے خون نکال دے وہ کھالے اور جو چوڑائی رخ لگے اسے نہ کھا۔

[5]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْجِرَادِ

ٹڈی کھانا

2053۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي يَعْقُورٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابِوَانِي كَيْتِبَةُ هِيَ: هُمْ نَعَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
كَةَ سَاتِهْ غَزَوَى كَى۔ اور ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

الْجِرَادُ . ۱۰

فوائد:..... ٹڈی کھانا حلال ہے یہ حشرات الارض کی ایک قسم ہے یہ گروہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں اور جس فصل یا کھیت پر سے گزر جائیں تو انہیں چٹ کر جاتی ہیں یہ مری ہوئی بھی مل جائے تو حلال ہے حدیث میں آتا ہے ”أَحَلَّتْ لَنَا مَيْتَانِ۔ الْحُوثُ وَالْجِرَادُ.“ (ابن ماجہ) ہمارے دو مراد احوال ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی۔

[6]..... بَابُ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ

دریا کا شکار

2054۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلْمَةَ
مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ.....

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتِبَةُ هِيَ: هُمْ نَعَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ
وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ

۱ متفق عليه: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب أكل الجراد (5495) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح باب إباحتها

تَوْضَانًا بِهِ عَطِشْنَا افْتَوَضْنَا مِنْ مَاءِ
الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ
الطَّهْرُ مَاؤُهُ الْجِلُّ مَيْتُهُ. ❶

ہیں کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔“

فوائد: (۱) یہ عنبر نامی مچھلی تھی جو کہ مسلمانوں کے ایک غزوه سے بھوک کے ہاتھوں تنگ آجانے کے بعد انعام الہی کے طور پر ملی مذکورہ حدیث سے اس کی حکمت کا اندازہ کرنا قطعی مشکل نہیں۔ جو کہ اللہ کی عظمت کی دلیل ہے۔ (۲) سمندر سے باہر نکل کر اگر مچھلی مر جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔

2055- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ وَقَدْ قَذَفْنَا دَابَّةً فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُيَيْنَةَ صَلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهَا فَوَضَعَهُ ثُمَّ حَمَلَ أَطْوَلَ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ عَلَى أَعْظَمِ بَعِيرٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ هَذَا مَعْنَاهُ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا، ہمیں بہت بھوک لگی حتیٰ کہ ہم دریا کے پاس پہنچے تو ایک جانور کو دریا نے باہر پھینک دیا تھا۔ تو ہم نے اس سے کھایا حتیٰ کہ ہمارے جسم (حسب سابق قوت والی حالت میں) لوٹ آئے پھر ابو عبیدہ نے اس کے پہلو کی ایک ہڈی لے کر رکھی اور لشکر کے لمبے آدمی کو لشکر کے بڑے اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ یہ اس کا معنی ہے۔

[7]..... بَابُ فِي أَكْلِ الْأَرْبَابِ

خرگوش کھانا

2056- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْبَابًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ

ہشام رضی اللہ عنہ بن زید بن انس کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”ہم نے ’مر الظہران‘ میں ایک خرگوش بھگایا لوگ دوڑے اور اسے تھکا دیا، تو میں نے

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بماء البحر (83) نیز دیکھئے سابقہ (755، 756)

❷ متفق علیہ: کتاب المغازی، باب غزوة سيف البحر (4361) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح باب إباحة ميتة البحر

اسے پکڑ لیا اور اسے لے کر ابو طلحہ کے پاس گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں آپ نے اسے قبول کیا۔“

فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَعِبُوا فَأَخَذْتُهَا وَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَحَذَيْهَا شَلَّتْ شُعْبَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَلَهَا. ❶

فوائد:..... (۱) ”تَفَجَّ“ بمعنی بلند ہوا اور انفجنا سے مراد اسے بھڑکایا، خرگوش کو اس کی کمین گاہ سے نکال کر بھگایا (۲) مر الظہران، یہ مکہ سے تقریباً 22 کلومیٹر شمال میں حجاز کی ایک وادی کا نام ہے جس کا پانی جدہ کے جنوب میں سمندر میں گرتا ہے۔ (۳) خرگوش کھانا اس کا شکار کرنا حلال ہے۔

2057- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

محمد بن صفوان کہتے ہیں وہ خرگوش لے کر نبی ﷺ کے پاس سے گزرے جنہیں لڑکایا ہوا تھا اور کہا: ”یا رسول اللہ! میں اپنے خاندان کی بکریوں کے پاس گیا اور ان دو خرگوشوں کا شکار کیا۔ میں نے تیز دھار آلہ (چھری) نہ پائی، جس سے انہیں ذبح کرتا اس لیے انہیں ایک پتھر سے ذبح کر دیا، میں انہیں کھالوں؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعِينَ مَعْلِقَهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ غَنَمَ أَهْلِي فَاصْطَدْتُ هَذَيْنِ الْأَرْبَعَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أَذْكِيَهُمَا بِهَا فَذَكَيْتُهُمَا بِمِرْوَةٍ أَفَاكُلُ قَالَ نَعَمْ. ❷

[8]..... بَابُ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانا

2058- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِأَكِلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے گوہ کھانے کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ”نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“

- ❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الہیة، باب قول ہدیة الصيد (2572) ومسلم، کتاب الصيد الذبائح، باب فی اباحة الأرنب (5022)
- ❷ صحیح: ابو داؤد، کتاب الأصناحی، باب فی الذبیحة بالمروة (2822) والنسائی، کتاب الصيد والذبائح، باب الأرنب (4324)
- ❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصيد، باب الضب (5536) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب اباحة الضب فی أکل (5001)

فوائد: (۱) ”ضب“ کا ترجمہ گوہ اور سانڈھ دو طرح کا کیا گیا ہے۔ ضب یہ گرہ دار دم والا جانور ہوتا ہے (شرح ابن ماجہ محمد فواد) یہ پانی نہیں پیتا بلکہ ہوا کی نمی پر ہی گزارا کرتا ہے۔ لہذا عرب ناممکن کام کے لیے کہاوت استعمال کرتے ہیں ”لَا افْعَلُ كَذَا حَتَّى يَرِدَ الضَّبُّ“ ضب کے پانی پینے تک میں یہ نہیں کروں گا۔ (الفتح) لہذا یہ علامات سانڈے پر زیادہ صادق آتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2059۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي الْبُرْقِ فَقَالَ أَمَّامَةُ مَسِيحَتْ وَاللَّهِ أَعْلَمُ .
 ثابت بن ودیعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ نے فرمایا: ”یہ ایک امت ہے جو مسخ کردی گئی اور اللہ زیادہ جانتا ہے۔“

فوائد: ابن ماجہ میں ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے لوگ تھے جن میں سانڈے کی شکل میں مسخ کیا گیا۔ لیکن موجودہ سانڈے ان کی نسل میں سے نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔ (مسلم۔القدر)

2060۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
 أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسْمِيَ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 خالد بن ولید جنہیں ’سیف اللہ‘ کہا جاتا ہے کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی بیوی میمونہ کے پاس گئے وہ ان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھی انہوں نے اس کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ پائی جو ان کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھی۔ انہوں نے گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی آپ ﷺ نے کھانے کی حالت اور نام جانے بغیر اسے نہ کھاتے تھے اس لئے جب رسول اللہ ﷺ نے اسے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب فی أكل الضب (3795) والنسائی، کتاب الصيد، باب الضب

بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا خالد بن ولید نے کہا: ”یا رسول اللہ! کیا آپ گوہ کو حرام قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں یہ میرے علاقے میں نہیں ہوئی اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔“ خالد کہتے ہیں: ”میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے انہوں نے مجھے منع نہیں کیا۔“

يَدُهُ إِلَى الصَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسْوَةِ الْحَضُورِ أَخْبَرَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هَذَا الصَّبُّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اتَّحَرِمُ الصَّبَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَرَأَاهُ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَاقُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَيْهُ. ①

[9]..... يَابِ فِي الصَّيْدِ يَبِينُ مِنْهُ الْعَضْوُ

وہ عضو جو شکار سے الگ ہو جائے

2061- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْسَبُهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....
عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُوبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَالْيَابِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَطَعَ مِنْ بَهِيمَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ. ②

فوائد: زندہ جانور سے کاٹا جانے والا گوشت کا ٹکڑا مردار ہے۔ اس کا کھانا حلال نہیں۔ یہ چونکہ جانوروں کے لیے تکلیف کا باعث ہے اور شریعت میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی تکلیف کا بھی خیال رکھا گیا لہذا ضرر رساں کام سے روک دیا گیا (واللہ اعلم)

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى (5391) ومسلم، کتاب الصيد والذبائح، باب إباحة الصب في أكل (5009)
② صحيح: ابوداؤد، کتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة (2858) وابن ماجه کتاب الصيد، باب ما قطع من البهيمه وهي حية (3219)

۸..... ومن كتاب الاطعمة

کھانے کے بیان میں

اطعمہ یہ طعام کی جمع ہے طعام ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بطور خوراک استعمال ہو مثلاً آنا، سبزیاں پھل وغیرہ۔ اسلام میں کھانے کی ہر چیز حلال ہے مگر وہ جس کو شریعت نے کسی ضرر کی بنا پر ہمارے لیے حرام ٹھہرا دیا ہو۔

[1]..... بَاب فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا

2062- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّرَ ابْنُ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ لَهُ سَمِ اللّٰهُ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ❶ نام لو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔“

فوائد:..... خالق کائنات کا فضل عظیم ہے کہ اس نے اپنے رسولؐ کے توسط سے ہمارے لیے ایسے

ابدی اصول وضع فرمادیے جو اخروی فوائد پر مبنی ہونے کے ساتھ دنیوی فوائد کو بھی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں اور ان کا اپنانا سراسر باعث خیر و برکت ہے انہیں میں سے یہ کھانے کے آداب بھی ہیں ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے سے نہ صرف یہ کہ کھانا عبادت بن جاتا ہے بلکہ نام اللہ سے شروع کیا گیا کھانا حصول برکت کا بھی باعث ہوتا ہے اور قریب سے کھانا یہ آدمی کی تہذیب کی علامت ہے۔

2063- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاكل باليمين (3576) ومسلم، كتاب الأشرطة باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5237)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے پس ایک دیہاتی آیا تو اسے دو لقموں میں کھا گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا، لہذا جب کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہے۔ اگر وہ بسم کہنا بھول جائے تو ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ لَكَفَاكُمْ فَإِذَا أَكَلْ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ نَسِيَّ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ. ❶

فوائد: (۱) مل جل کر کھانا کھانا سنت نبوی اور باعث برکت ہے (۲) ”بسم اللہ“ حصول برکت کا باعث ہے اس لیے اس کا پڑھنا لازم ہے (۳) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنی یاد نہ رہے تو درمیان میں یا کھانا ختم کرنے سے پہلے جب بھی یاد آجائے پڑھ لینی چاہیے جو کہ بسم اللہ اولہ و آخرہ کے اضافے سے پڑھی جائی گی۔

2064- أَخْبَرَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❷

[2]..... بَابُ الدُّعَاءِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ إِذَا أُطْعِمَ

جب کوئی کھانا کھلائے تو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے

2065- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو.....

عبداللہ بن بسر جو کچھ دیر آپ کی صحبت میں رہے، کہتے ہیں میرے والد نے میری والدہ سے کہا، کاش تم رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو تو انہوں نے کچھ شید تیار

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَسِيرَةً قَالَ قَالَ أَبِي لَأُمِّي لَوْ صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فَصَنَعْتُ

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام (3767) والترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی التسمية على الطعام (1858)
❷ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

کیا، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ سے کہا کہ: تھوڑا سا ہی تھا۔ میرے والد گئے اور آپ کو بلا لائے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا پھر فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ کَمَا کَرَّهَ الْوَلَدُ“ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب انہوں نے کھا لیا تو آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی: ”اے اللہ! انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر اور ان کے لیے ان کے رزق میں برکت ڈال۔“

ثَرِيْدَةٌ وَقَالَ بِيَدِهِ يَقْلَلُ فَاَنْطَلَقَ اَبِيْ فَدَعَاہُ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰی ذُرْوَبَتِہَا ثُمَّ قَالَ خُدُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَخُدُوْا مِنْ نَوَاحِيْہَا فَلَمَّا طَعِمُوْا دَعَا لَہُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَہُمْ وَاَرْحَمْہُمْ وَبَارِكْ لَہُمْ فِی رِزْقِہُمْ ①

فوائد: (۱) ”ثرید“ یہ روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں خصوصاً گوشت کے شوربے میں بھگو کر تیار کی جاتی ہے۔ یہ کھانے کو لذیذ اور ہضم میں بہترین ہوتی ہے۔ اور یہ عرب کی پسندیدہ غذا تھی۔ حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اِنَّ فَضْلَ عَائِشَہِ عَلٰی النَّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرِيْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ.“ (ابن ماجہ صحیح بخاری) ”عائشہ کو باقی خواتین پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو بقیہ کھانوں پر، مذکورہ تمثیل ثرید کے اعلیٰ عمدہ کھانا ہونے پر شاہد ہے (۲) دعوت کرنا اور دعوت قبول کرنا (۳) دعوت میں حتیٰ الوسع تکلف پسندیدہ ہے (۴) کسی بھی نیکی کرنے والے کو دعا دینا مسنون ہے اگر ممکن ہو تو اس کا بدلہ بھی دینا چاہیے جیسا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اس کی شاہد ہے۔

[3]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے سے فراغت کی دعا

2066- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ثُوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.....

ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے یا پینے سے فارغ ہوتے تو کہتے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریف پاکیزگی اور برکت والی، نہ ناشکری والی اور نہ چھوڑی جانے والی اور نہ ہی اس سے اے ہمارے رب! پرواہ ہوا جاتا ہے“

عَنْ اَبِيْ اَمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مَّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنٰی عَنْہُ رَبَّنَا ②

① صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر (5296) و ابو داؤد، کتاب الاشریة، باب متع النفخ فی الشراب و النفس فیہ (3729)
② صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ (5458) و ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم (3849)

فوائد: کھانا پینا انسانی حاجات ہیں ان کا پورا کرنا رحمت خداوندی کے بغیر ناممکن ہے لہذا اس کی رحمت کے فیضان کے فوری بعد اس کی حمد کے ترانے گانا اور برکت کی دعا اور اپنی عاجزی کا اظہار جو کہ مذکورہ دعا سے مترشح ان سبھی امور کی جامع دعا کو پڑھنا ان فوائد کے حصول کا باعث ہے (واللہ الموفق)

[4]..... بَاب فِي الشُّكْرِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانا کھا کر شکر کرنا

2067- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ عَنْ عَمِّهِ.....

عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ ۝
سنان بن سناہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کھانا کھا کر شکر کرے وہ صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔“

فوائد: روزہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے مذکورہ خبر سے اس کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ روزے جیسے عظیم عمل کا اجر جزیل لکھنے کی ذمہ داری اللہ نے کرام الکاتبین کے سپرد نہیں کی بلکہ اس کا اجر اللہ خود بندے کو دیں گے۔ حدیث قدسی ہے اللہ روزے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْرِي بِهِ.“ متفق علیہ (روزہ) یقیناً وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ لہذا کھانا کھا کر اس کھلانے والی ہستی کا شکر ادا کرنا ایسے اجر جزیل کا باعث ہے جس کا تصور بھی ناممکن ہے چنانچہ اسے قطعی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے (اللهم اجعلنا من الشاکرین)

[5]..... بَاب فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کو چاٹنا

2068- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعُقْ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ ۝
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی کھانا کھائے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لے۔“

① حسن: ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قال الطعائم الشاکر کالصائم الصابر (3849)

② صحیح مسلم، کتاب الاطعمه، باب استحباب لعق الأصابع (5274) و ابو داؤد، کتاب الاطعمه، باب فی اللقمة

تسقط (3845)

[6].... بَابُ فِي الْمُنْدِيلِ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد رومال استعمال کرنا

2069- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب
أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى
کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹنے یا چٹوانے سے
يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ أَوْ يُلْعِقَهَا. ❶
پہلے اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔“

فوائد:..... (۱) کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انہیں چاٹ لینا مستحب

ہے۔ (۲) کھانا ہاتھ سے کھانا سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ ہاتھ کی تین انگلیوں (دیکھیے سابقہ حدیث) سے
کھانا کھاتے تھے۔ حدیث میں ہے: (فانہ لا یدری فی ای طعامہ برکتہ۔ مسلم) (بندے) کو معلوم نہیں کہ کون
سے کھانے میں برکت ہے۔ لہذا ہاتھوں کو لگنے والا حصہ بھی چونکہ کھانے کا جزء ہوتا ہے اس لیے برکت کے
متلاشی کے لیے اسے ضائع کرنا قطعی مناسب نہیں۔ لہذا اگر خود نہ بھی چاٹنا چاہے تو کسی اور مثلاً غلام، بچے
، بیوی وغیرہ کو چٹوادے جو اسے ناپسند نہ کرتا ہو۔

[7].... بَابُ فِي لَعْقِ الصَّحْفَةِ

برتن کو صاف کرنا

2070- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبِرَاءُ هُوَ مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ
ام عاصم کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے غلام ہمیشہ آئے اور ہم
عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
کھانا کھا رہے تھے۔ ہم نے اسے بلایا اس نے ہمارے
وَنَحْنُ نَأْكُلُ طَعَامًا فَدَعَوَانَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا
ساتھ کھانا کھایا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان
ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ
کیا: ”جس نے پیالے میں کھانا کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو
أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لِحْسَهَا اسْتَفْغَرَتْ
پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔“
لَهُ الْقِصْعَةُ. ❷

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل..... (5456) ومسلم، کتاب الأشرية، باب

استحباب لعق الأصابع..... (5262)

❷ رجاله ثقات: الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی القصة تسقط (1804) نیز امام ابن حبان کی شرط پر صحیح ہے۔

فوائد: جدیدیت کے نام پر مغربیت نے کچھ اس طرح سے ہمارے ذہنوں کو متاثر کیا ہے کہ ہم اپنی اصل تہذیب و شناخت کھو بیٹھے ہیں اور ایسی مفید سنتوں کو کہ جس کے فوائد کا جدید سائنس بھی اقرار کر رہی ہے اپنی اس بیمار ذہنیت کی بنا پر چھوڑ دیتے ہیں لہذا پھر سے ایسی سنتوں کو اپنا کر ان کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ (واللہ الموفق)

[8] بَابُ فِي اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ

گرے ہوئے لقمہ کے متعلق

2071- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمْسَحْ عَنْهَا التُّرَابَ وَليْسَمِ اللَّهَ وَلْيَأْكُلْهَا .¹ کر کھالے۔“

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کی مٹی صاف کر کے بسم اللہ کہہ کر کھالے۔“

فوائد: کھانا کھاتے اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اسے کھالینا مسنون ہی نہیں بلکہ یہ غرور و تکبر جیسی بری عادت سے چھٹکارے کا باعث بھی ہے۔ نیز گرا پڑا لقمہ شیطان کی خوراک بنتا ہے لہذا اسے بالکل نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جیسا کہ مسلم، کتاب الاشریہ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

2072- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ يَتَعَدَّى فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَأَخَذَهَا فَأَمَاطَ مَا بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ أَكَلَهَا فَجَعَلَ أَوْلِعَكَ الدَّهَاقِينَ يَتَعَامَرُونَ بِهِ فَقَالُوا لَهُ مَا تَرَى مَا يَقُولُ هُوَ لَاءِ الْأَعَاجِمِ يَقُولُونَ انظُرُوا إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ الطَّعَامِ وَإِلَى مَا يَضَعُ بِهِدِهِ اللَّقْمَةَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَدْعُ مَا سَمِعْتُ بِقَوْلِ هُوَ لَاءِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نَوْمُرُ إِذَا

حسن کہتے ہیں کہ معقلؓ بن یسار کھانا کھا رہے تھے کہ ان کا لقمہ گر گیا، انہوں نے اسے پکڑ کر اس کی مٹی صاف کی اور اسے کھا لیا۔ تو یہ کسان لوگ اس پر اشارے کرنے لگے، لوگوں نے معقلؓ بن یسار سے کہا: آپ دیکھتے نہیں کہ عجمی کیا کہہ رہے ہیں کہ دیکھو ان کے سامنے کتنا کھانا ہے پھر بھی یہ لقمہ نیچے سے اٹھا رہے ہیں؟ تو معقلؓ بن یسار نے کہا: میں ان عجمیوں کے کہنے سے وہ بات نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، ہم حکم دیئے جاتے تھے کہ جب کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اسے صاف کر

1 صحیح مسلم، کتاب الاشریہ، باب استنجاب لعق الأصابع والقضعة (2034) و احمد 3/290

سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِنَا لُقْمَةٌ أَنْ يُبِيْطَ مَا
بِهَا مِنَ الْأَذَى وَأَنْ يَأْكُلَهَا. ❶

[9]..... بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ دائیں ہاتھ سے کھانا

2073- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَأْكُلْ
بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب کوئی کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور
دائیں سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور
پیتا ہے۔“

فوائد:..... شیطان اور اس کے پیروکاروں کی مخالفت اسلام کا مطلوب ہے جیسا کہ کئی مقامات پر آپ ﷺ نے اہل اسلام کو یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا مثلاً صحنوں کو صاف رکھنے اور جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم وغیرہ جب شیطان کے حیلوں کی مخالفت کی تاکید ہے تو شیطان کی کس قدر ہوگی۔ نیز آپ ﷺ کے حکم سے واضح ہوا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا لازم ہے۔

2074- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَكْرٍ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2075- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ.....
حَدَّثَنِي إِيسَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَسْرَ بْنَ
رَاعِي الْعَيْرِ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ

ایسا رضی اللہ عنہ بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بسر بن راعی العیر کو اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

❶ صحیح بالشواهد: ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب اللقمة اذا سقطت (3278)

❷ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5233) وابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب الأكل باليمين (3776)

❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

”اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔“ اس نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: ”تو نہ کر سکے۔“ سلمہ کہتے ہیں! پھر اس کا دایاں ہاتھ (ہمیشہ کے لیے مفلوج ہو گیا جو کہ) اس کے منہ تک نہ پہنچ سکا۔

فوائد:..... سستی و کاہلی کی بنا پر اگر شریعت سے سرتابی ہو جائے تو یہ قابل معافی اور درگزر کے قابل ہے لیکن تکبر کی وجہ سے شارع کے حکم کو صراحتاً رد کر دینا ناقابل معافی جرم اور فوری مواخذے کا باعث ہے (العیاذ باللہ)

[10]..... بَابُ الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ

تین انگلیوں سے کھانے کا بیان

2076- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ الْمَدَنِيِّ.....

عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ①

کعب بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ اور اپنا ہاتھ چاٹنے سے پہلے صاف نہیں کرتے تھے۔

فوائد:..... (۱) تین انگلیوں سے کھانا کھانا مسنون ہے تین انگلیوں میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ نوالہ چھوٹا لیا جائے کیونکہ بڑا نوالہ کئی مفاسد کا ذریعہ بنتا ہے ایک تو اسے چبانا پھر نگلنا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم) (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انہیں چاٹ لینا ہی بہتر ہے۔ ایک تو یہ مسنون دوسرا کھانے کے ضیاع سے بچت ہے۔ تیسرا اس سے حصول برکت کی امید ہے۔

2077- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ الْمَدَنِيِّ.....

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

عبداللہ بن کعب یا عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہما ہشام کو

① صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5236)

② صحیح مسلم، کتاب الأطعمه، باب استحباب نعن الأصابع (5265) وأبو داؤد، کتاب الأطعمه باب فی المنديلی

شک ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے۔ اور فارغ ہو کر انہیں چاٹتے تھے۔ ہشام نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔

بْنِ كَعْبٍ شَكَ هِشَامُ أَحْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا وَأَشَارَ هِشَامُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ . ❶

[11]..... بَاب فِي الضِّيَافَةِ

مہمان نوازی کے متعلق

2078- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ.....

ابو شریح خزاعی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کرے یا خاموش رہے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک دن رات اس کا تحفہ (جو خوب اچھی مہمان نوازی کرنا) ہے اور مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔“

عَنْ أَبِي شُرَيْحِ بْنِ الْحَزْرَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمًا وَكَيْلَةً وَالضِّيَافَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ صَدَقَةٌ . ❷

فوائد:..... (1) چھ چیزوں پر ایمان لانا لازم ہے۔ اللہ اور اس کے رسولوں، اس کی کتابوں، اس کے فرشتوں، اچھی بری تقدیر اور آخرت پر۔ ان سب میں پہلے اللہ اور آخرت کا تذکرہ آخری ہے گویا پہلی اور آخری چیز درمیان کی سبھی اشیاء کا احاطہ کیے ہوئے ہے چنانچہ گویا ان پر ایمان لانا سبھی پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ (2) مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی تین دن تک مہمان نوازی کرے پہلے دن خصوصی اہتمام کرے بقیہ دو دنوں میں کچھ نہ کچھ اہتمام کیا جائے اس کے بعد مہمان کو اپنے عمومی کھانے میں شریک کر لیا جائے۔ (3) جائزہ: یہ جائز کی مؤنث ہے اور اس کا معنی عطیہ و انعام ہے (المجد) (4) اسی طرح

❶ صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب لعق الأصابع (5266)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر (5673) ومسلم، کتاب الإیمان باب

الحدیث علی إكرام الجار والضيف (173)

مومن کے لیے اچھی بات کہنا اور ہمسائے کا اکرام کرنا لازم ہے۔

2079- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ.....

عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُنْتُ ①

ابو شریح خزاعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسارے سے اچھا سلوک کرے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

2080- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجُوْدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ.....

عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبِ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرَهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقَرْمَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ ②

مقدامؓ بن معدیکرب ابو کریمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور محرومی کی حالت میں صبح کرے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا لازم ہے حتیٰ کہ اس کی کھیتی اور مال سے اس کی مہمانی کے بقدر لے لے۔“

فوائد:..... سبحان اللہ اسلام کی تعلیمات میں مہمان نوازی کی کس قدر تاکید ہے کہ اسے ایمان کی علامت کے ساتھ ساتھ مہمان کا حق بنادیا گیا تاکہ اگر کوئی غاصب مہمان کے حق کی ادائیگی سے پہلو تہی اختیار کرتا ہے تو اسے مہمانی کے بقدر مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ مہمان میں طاقت ہو وہ خود لے لے یا دوسرے مسلمان اسے اس کا حق دلوادیں۔

[12]..... بَابُ الدُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ

کھانے میں مکھی کا گرجانا

2081- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ

① صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

② حسن: ابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الضیافة (3751)

حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے مشروب (پینے والی چیز) میں مکھی گر جائے وہ اسے ساری کو ڈبو دے پھر اسے نکال دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔“

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَقَطَ الذَّبَابُ فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ. ❶

فوائد:..... مکھی، حکیم ذات کی حقیر سی مخلوق ہے اس کے ایک پر میں بیماری جبکہ دوسرے میں شفا ہے اسی حکیم ذات کی کاری گری ہے۔ لہذا مکھی کھانے یا پینے کی کسی شے میں واقع ہو جائے تو اسے ڈبو کر پھر پھینکنا چاہیے۔ بلکہ ایک حدیث میں ”یتقی بجناحه الذی فیہ داء“ او کما قال علیہ السلام وہ اپنے اس پر سے دفاع کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے یعنی وہ گرتے ہوئے اپنے بیماری والے پر کو آگے رکھتی ہے لہذا صحت کے طالب پر دوسرے تریاق والے پر کو ڈبونا لازم ہے۔

2082- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور ایک میں شفا ہوتی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”حماد کے سوا اور لوگ ابو ہریرہ کی جگہ ثمامہ عن انس کہتے ہیں اور کچھ عن القعقاع عن ابی ہریرہ کہتے ہیں اور عبید بن حنین کی بات ہی زیادہ صحیح ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ غَيْرُ حَمَّادٍ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ مَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَوْمٌ يَقُولُونَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَصَحُّ. ❷

❶ صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم (3320) و ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب

فی الذباب یقع فی الطعام (3844)

❷ منقطع ضعیف : مسند احمد 63/2

[13]..... بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

2083- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ الْمُؤْمِنُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَتَبْتُمْ هُنَا لِي أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ: "مُؤْمِنٌ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أُمَّعَاءٍ."

فِي سَبْعَةِ أُمَّعَاءٍ . ❶

فوائد:..... یہ مومن کی شان ہے کہ بسم اللہ پڑھنے اور دیگر سنن کی محافظت کی بنا پر اللہ اس کے تھوڑے رزق میں برکت عطا فرماتا ہے اور وہ جلد سیر ہو جاتا جبکہ کافر کے کھانے میں ایسی بے برکتی ہوتی ہے کہ وہ سیر ہونے پر نہیں آتا اور کھائے جاتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی آپ ﷺ کا مہمان بنا جبکہ وہ کافر تھا آپ ﷺ نے اسے سات بکریاں دھو کر پلا ڈالیں اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا تو ایک بکری کا دودھ بمشکل ختم کر سکا۔ دیکھیے مسلم۔ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق مذکورہ شخص حجاجہ غفاری رضی اللہ عنہ ممکن ہے (الفتح)

2084- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ❷

2085- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّائِكِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ❸

ہیں۔

2086- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبْتُمْ هُنَا لِي أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ: "مُؤْمِنٌ

يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أُمَّعَاءٍ."

فِي سَبْعَةِ أُمَّعَاءٍ . ❹

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب المؤمن یأکل فی معی واحد (5344)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب المؤمن یأکل فی معی واحد (5394) ومسلم کتاب الأشربة، باب المؤمن

یأکل فی معی واحد (5340) صحیح: (2084) ملاحظہ کیجئے۔

❸ صحیح: (2084) ملاحظہ کیجئے۔

[14]..... بَابُ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے

2087- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَقَبْتِهِ هِيَ كَمَا نَبِي ﷺ فِيهِ لَمْ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ . ❶ آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔“

فوائد:..... ایک آدمی جتنا کھانا سیر ہو کر کھا سکتا ہے اگر مسنون طریقے سے پیٹ کے تین حصے کر کے مثلاً ایک حصہ کھانے دوسرا پانی تیسرا ہوا کے لیے ہو تو لازماً ایسا کھانا جہاں صحت کا ضامن ہو گا وہاں مذکورہ حدیث کے مطابق دو گنا تعداد کے لیے کافی ہوگا۔

[15]..... بَابُ فِي الَّذِي يَأْكُلُ مِمَّا يَلِيهِ

اس شخص کے متعلق جو اپنے سامنے سے کھائے

2089- أَخْبَرَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ كَقَبْتِهِ هِيَ كَمَا نَبِي ﷺ فِيهِ لَمْ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ . ❷ نے فرمایا: ”بسم اللہ پڑھو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔“

فوائد:..... (۱) کھانا شروع کرتے وقت حصول برکت کے لیے بسم اللہ پڑھنا لازم ہے (۲) کھانا کھانے کا یہ ادب ہے کہ کھانا صرف اپنے آگے سے ہی کھایا جائے البتہ اگر برتن میں مختلف انواع کے کھانے ہیں تو پھر اجازت ہے کہ کسی دوسرے کے آگے سے کوئی شے لے لی جائے۔

[16]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ وَسَطِ الثَّرِيدِ حَتَّى يَأْكُلَ جَوَانِبَهُ

ثرید کو کناروں سے کھانے سے پہلے درمیان سے کھانے کی ممانعت

2090- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَبْتِهِ هِيَ كَمَا نَبِي ﷺ فِيهِ لَمْ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ . ❸ کے پاس

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب فضيلة الموماسة في الطعام، (5336) وابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب طعام

الواحد يكفي الاثنتين (3254)

❷ متفق عليه: (2062) کے تحت گزر چکی ہے۔

اَتَى بِحَفْنَةٍ أَوْ قَالَ قِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ
فَقَالَ كُلُّوا مِنْ حَفَاتِهَا أَوْ قَالَ جَوَانِبِهَا
وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا فَإِنَّ الْبِرَّكَةَ
تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا. ❶

ثرید کا ایک برتن یا انہوں نے کہا: پیالہ لایا گیا تو آپ نے
فرمایا: ”اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے
نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں اترتی ہے۔“

فوائد: (۱) کھانا کھٹے ہو کر مل کر کھانا مستحب و مفید ہے (۲) کھانا درمیان سے نہیں کھانا چاہیے
کیونکہ درمیان میں برکت کا نزول ہوتا ہے۔

[17]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ أَكْلِ الطَّعَامِ الْحَارِّ

گرم کھانا کھانے کی ممانعت

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا
كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعُطِيَتْ
حَتَّى يَذْهَبَ قُوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ
أَعْظَمُ لِلْبِرَّكَةِ. ❷

عروہ کہتے ہیں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب ثرید لایا
جاتا تو وہ حکم کرتیں کہ اسے ڈھانک دو تاکہ اس کی گرمی اور
نقصان زائل ہو جائے اور وہ کہتیں میں نے رسول
اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے: ”اس میں برکت زیادہ ہوتی
ہے۔“

فوائد: گرم کھانا جہاں برکت سے محرومی کا سبب بنتا ہے وہیں معدے اور منہ کے لیے زحمت
پیدا ہوتی ہے اسی لیے حکماء کا قول ہے کہ ٹھنڈا کھانا اور گرم پانی یہ صحت، چستی و نشاط کا باعث ہے۔

[18]..... بَابُ أَيُّ الْإِدَامِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

کون سا سالن نبی ﷺ کو محبوب تھا

2092- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُشَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو
سُقْيَانَ.....

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الأكل من اعلی الصفحة (3772) وابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب
النهی عن الأكل من ذروة الترید (3277)
❷ حسن: داری منفرد ہیں۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے مکان کی طرف لے گئے پھر آپ نے فرمایا: ”کیا صبح یا شام کا کھانا ہے؟“ طلحہ کوشک ہوا، جابر کہتے ہیں: پھر آپ کے پاس روٹی کے ٹکڑے لائے گئے۔ تو آپ نے فرمایا: کوئی سالن نہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے آؤ، تو بہت اچھا سالن ہے۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہمیشہ سرکہ کو پسند کرتا رہا۔“ ابوسفیانؓ کہتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات جابرؓ سے سنی ہمیشہ اسے پسند کرتا رہا۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ أَوْ مِنْ عَشَاءٍ شَلَّتْ طَلْحَةَ قَالَ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ حُبْزٍ فَقَالَ أَمَا مِنْ أَدَمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍ فَقَالَ هَاتُوهُ فَنَعِمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ .

فوائد: (۱) روٹی کے ساتھ سالن کا استعمال آپ ﷺ کی سنت ہے۔ بلاوجہ سالن چھوڑ دینا اور سوکھی روٹی کو اپنی خوراک بنا لینا آپ ﷺ کا طریقہ نہیں۔ (۲) ہر وہ چیز جس کے ساتھ روٹی کھائی جاسکے وہ سالن ہے (۳) سرکہ لذت اور فوائد کے اعتبار سے ایک بہترین چیز ہے اسے اپنانا چاہیے۔

2093- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعِمَّ الْإِدَامُ أَوْ نِعِمَّ الْأُدَمُ الْخَلُّ .

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔“

[19]..... بَابُ فِي الْقُرْعِ
کدو کے متعلق

2094- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اتَى بِمَرْقَةٍ فِيهَا دَبَاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَّبِعُ

انسؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا نبی ﷺ کے پاس شوربہ لایا گیا اس میں کدو اور خشک گوشت تھا آپ اس میں سے کدو

① صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به (5321) و ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب ماجاء في الخل (3821)

② صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به (3518) والترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء في الخل (1840)

تلاش کر کے کھاتے تھے۔

الدُّبَاءُ يَأْكُلُهُ. ❶

فوائد: (۱) ”قدید“ یہ عربوں کا طریقہ تھا کہ گوشت کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر انہیں سکھالیتے اور بطور سالن کے پکا کر کھاتے (بخاری) (۲) کدو ایک مفید سبزی ہے اس کو گوشت کے ساتھ پکا کر کھانا مسنون و مصلح ہے۔

2095- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْقُرْعُ قَالَ فَقَدِمَ إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ أَتَاوَلَهُ وَأَجْعَلُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کدو کو بہت پسند کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: آپ کے پاس کدو لایا گیا تو میں شروع ہوا سے (برتن میں کدو کے ٹکڑوں کو) پکڑ کر آپ کے سامنے رکھے گا۔

[20]..... بَابُ فِي فَضْلِ الزَّيْتِ

زیتون کے تیل کی فضیلت کا بیان

2096- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَطَاءٍ وَكَيْسَ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ.....

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيٌّ كَرِهَ اللَّهُ مِثْلَهُ أَيُّهُمُ الْمُرْتَدُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيٌّ كَرِهَ اللَّهُ مِثْلَهُ أَيُّهُمُ الْمُرْتَدُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيٌّ كَرِهَ اللَّهُ مِثْلَهُ أَيُّهُمُ الْمُرْتَدُّ

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیتون کا تیل کھاؤ“ کیونکہ وہ مبارک چیز ہے اس کا سالن بناؤ اور اسے تیل کی جگہ استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔“

فوائد: زیتون کو مبارک درخت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ”سورۃ النور“ کی آیت میں مذکور ہے۔

نیز سورۃ التین میں اللہ کا ان درختوں کی قسم کھانا ان کے عظیم الفائدہ ہونے پر دال ہے۔ لہذا اسکے تیل کو بطور گھی، یا تیل ماش وغیرہ کے لیے استعمال کرنا انتہائی مفید و کارگر ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب العیاط (2092) مسلم، کتاب الاطعمة، باب جواز أكل المرق واستحباب

أكل البقطين (5293)

❷ صحیح: سابق حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ حسن: الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی أكل الزیت (1852)

[21]..... بَاب فِي أَكْلِ الثُّومِ

لِهَسْنِ كِهَانَا

2097- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا: ”جو شخص لہسن کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔“

يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ. ❶

فوائد:..... (۱) لہسن اور پیاز (دیکھیے ابن ماجہ) کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے (۲) اگر کوئی بھولا بھٹکا

آجائے تو اسے مسجد سے نکالنا درست ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”لَقَدْ كُنْتُ ارَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُوْجِدُ رِيحَهُ مِنْهُ فَيُوْخِذُ بِبِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا لَا بُدَّ مَلِيْمَتُهُمَا طَبْعًا.“ (ابن ماجہ: صحیح) میں نے دور رسول ﷺ میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے منہ سے اس کی اگرو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی جانب نکال دیا جاتا لہذا جو کوئی انہیں ضروری استعمال کرنا چاہے تو پکا کر ان کی بو مارے۔ چنانچہ پکے ہوئے لہسن پیاز کھا کر مسجد آنا جائز ہے۔

2098- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ.....

أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ بِهِ كَرِهَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذَى صَاحِبِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ. ❷

ام ایوب کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے۔ ہم نے آپ کے لئے تکلف والا کھانا تیار کیا جس میں ان سبزیوں سے بھی کچھ تھا، جب ہم آپ کے پاس کھانا لے کر گئے تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کھاؤ“ کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”جب کسی کو تکلیف نہ ہو تو لہسن کھانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأذان، باب ماجاء فی الثوم النبی والبصل والکراث (853) ومسلم، کتاب المساجد،

باب نہی من أكل ثوماً أو بصداً (1248)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الأطعمه، باب ماجاء فی الرخصة فی الثوم مطبوعاً (1810)

فوائد: (۱) لہسن، پیاز کو پکا کر اس کا استعمال درست ہے اگر پھر بھی بو اچھی طرح ختم نہ ہوئی ہو تو پچنا بہتر ہے۔ (۲) اگر کوئی دعوت قبول کر لینے کے بعد کسی مجبوری پر کھانا نہ کھائے تو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

[22]..... بَاب فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ مرغی کھانے کے متعلق

2099- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ.....

عَنْ زَهْدِمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَدِمَ طَعَامُهُ فَقَدِمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمٌ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرٌ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى اذْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ. ❶

زہدم جرمی کہتے ہیں ہم ابو موسیٰ کے پاس تھے وہ کھانا لائے تو اس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں بنو تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا آدمی بھی تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو ابو موسیٰ نے اس سے کہا: ”قریب آ جاؤ“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔“

فوائد: (۱) مرغ کا کھانا آپ ﷺ سے ثابت ہے (۲) عرب میں مرغ اور اس کا گوشت اتنا عام نہ تھا۔

2100- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ أَبِي قَلَابَةَ.....

عَنْ زَهْدِمِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَاجَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. ❷

زہدم جرمی ابو موسیٰ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے مرغی کا ذکر کیا تو کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔“

[23]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطْعَمَ طَعَامَهُ إِلَّا الْأَتْقِيَاءَ

اس کے متعلق جو اپنا کھانا پرہیز گاروں کے علاوہ کسی اور کو کھلانا پسند کرتا ہے

2101- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ

❶ متفق عليه: البخاری کتاب الذبائح والصيد، باب لحم الدجاج (5518) ومسلم، کتاب الأیمان، باب نذب من حلف يمينا (4241)

❷ متفق عليه: سابقہ ہی کمر ہے۔

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَصْحَبُ إِلَّا مُؤْمِنًا
وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو
یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مومن کے ساتھی بنو اور تمہارا کھانا
پرہیزگاروں کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے۔“

فوائد:..... آدمی کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا مال کسی پرہیزگار پیٹ کا ایندھن بنے اس
کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی گنہگار نافرمان کو کھانا نہیں دینا کیونکہ اس کا ثبوت ہمیں نبی ﷺ کے فعل سے ملتا
ہے کہ جب انہوں نے ایک کافر کی مہمان نوازی کی۔ دیکھیے (2083) لہذا دعوت میں مومنین کو ترجیح دینی
چاہیے البتہ ضرورت کے مطابق فاسقین و کافرین اور گنہگار لوگوں کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے۔

[24]..... بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ

جو شخص دو چیزیں اکٹھی کھانے میں حرج نہیں سمجھتا

2102- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِنَاءَ بِالرُّطْبِ. ❷

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا وہ ککڑی، کھجور کے ساتھ کھا رہے تھے۔

فوائد:..... (۱) مذکورہ حدیث کے مطابق مختلف المزاج اشیاء کو اکٹھے کھانا درست ہے۔ کھجور گرم
جبکہ ککڑی سرد مزاج ہوتی ہے۔ لہذا دونوں ایک دوسرے کو معتدل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ فرحت بخش اور جسمانی
صحت کا باعث ہے اور کمزور جسم کو فروہ کرنے کے لیے مؤثر چیز ہے۔ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ انہیں رخصتی
سے قبل فروہ کرنے کے لیے انہیں یہ کھلاتی رہی ہیں۔ (ابن ماجہ) (۲) ”قنأ“ ککڑی (تر) اور کھیرے دونوں
کو کہتے ہیں۔

[25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ

(دو چھوڑے) ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

2103- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

❶ صحیح: ابو داؤد، کتاب الأدب، باب من یؤمر أن یجالس (4832) والترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی صحیة
المؤمن (2395)

❷ منقذ علیہ: البخاری، کتاب الاطعمة، باب القنأ بالرتب (5440) ومسلم، کتاب الاطعمة، باب أكل القنأ بالرتب
(5298)

جبلہ بن حکیم کہتے ہیں ہم مدینہ میں تھے۔ کہ ہم پر قطف پڑا پس ابن زبیرؓ ہمیں خرما دیتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے: ”دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دو خرما اکٹھے کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر یہ کہ وہ اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔“

حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُ التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَيَقُولُ لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. ❶

فوائد: (۱) شارع نے ہر کام میں انصاف کو مد نظر رکھنے کی تاکید کی ہے حتیٰ کہ اگر لوگ مل کر کھانا بھی کھا رہے ہیں تو ہر ایک کو برابر کھانے کا حکم نہ کہ کوئی تیزی دکھائے اور دوسروں کا حق بھی کھا جائے (۲) میوہ جات وغیرہ کھاتے ہوئے سبھی کو برابر برابر کھانے کی اجازت ہے البتہ زیادہ لینے کے لیے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے (۳) مشترکہ چیز کا معروف طریقے سے استعمال جائز ہے۔ البتہ خصوصی استعمال کے لیے شرکاء سے اجازت لینا ضروری ہے۔

[26]..... بَابُ فِي التَّمْرِ خشک کھجور کے متعلق

2104- أَحْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيِّنْتُ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جِاعٌ أَهْلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

زوجہ النبی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! جس گھر میں خشک کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں دو بار یا تین بار فرمایا۔“

فوائد: (۱) کھجور غذائیت سے بھرپور توانائی کا خزانہ ہے۔ حتیٰ کہ انسان کھانا نہ ملنے پر کئی دن تک چند کھجوروں پر گزارا کرتا ہے تو یہ اس کو ضعف سے محفوظ رکھتی ہیں۔ (۲) کھجور بھی غلے کے زمرے میں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاطعمة، باب القِران فی التمر (5446) ومسلم، کتاب الاطعمة، باب نہی الأکل مع جماعة (5301)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب فی ادخار التمر ونحوہ (3505)

آتی ہے لہذا جس گھر میں کھجور ہو اسے فاقہ زدہ یا بھوکا شمار نہیں کیا جائے گا (۳) غلے کو گھر میں جمع کیا جاسکتا ہے (۴) کھجور صرف ایک پھل ہی نہیں بلکہ بھوک سے کفایت کرنے والی خوراک بھی ہے۔

2105- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمْ التَّمْرُ ①
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں خشک کھجوریں ہوں وہ کبھی بھوکے نہیں ہوں گے۔“

2106- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَمْرًا فَأَخَذَ يَهْدِيهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ تَمْرًا مُفْعِيًا مِنَ الْجُوعِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَهْدِيهِ يَعْنِي يَهْدِي هَاهُنَا وَهَاهُنَا ②
انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خشک کھجوروں کا تحفہ دیا گیا۔ آپ اسے ہدیہ کرنے لگے اور انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ بھوک کی (سختی کی) وجہ سے خشک کھجوریں غیر متمکن طریقے سے بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: يَهْدِيهِ کا معنی ہے انہیں ادھر ادھر بھیجنے لگے۔

[27]..... باب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

2107- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمْرٍ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ③
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو، تو اس کو کوئی (موزی چیز) پہنچے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔“

① صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب فی ادخار التمر ونحو (5304) وابدواؤد، کتاب الاطعمة، باب فی التمر (3830)

② صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب تواضع الأكل وصفة قعوده (5299) وابدواؤد، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الأكل متكئا (3771)

③ صحیح: ابدواؤد، کتاب الاطعمة، باب فی غسل البدن عن الطعام (3852) و الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی کراهية البتوتة وفي يده ريح غمر (1860)

فوائد: (۱) ”عمر“ یہ گوشت کی چکنائی کو کہتے ہیں (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا مسنون ہے (۳) چکنائی کی بو سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے (۴) نقصان دہ چیز کے خطرے سے آگاہی کے بعد مالک کی بجائے نقصان اٹھانے والا خود ذمہ دار ہوگا۔

[28]..... بَاب فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے متعلق

2108- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَرَأَى عَلَيْهِ وَضْرًا مِنْ صُفْرَةٍ مَهْمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ أَوْلِمُّ وَتَوْبِشَاةٌ ۝

انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا: میں نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا: ”ولیمہ کرو اگر ولبشاة ہو۔“

فوائد: (۱) شادی کرنے والے کے لیے آپ ﷺ کا حکم ہے کہ ولیمہ کرے (۲) ”اولم ولبشاة“ سے بعض نے نکسیر مراد لی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک بکری کر دو۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس معنی کو تقویت ملتی ہے کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہ کیا جتنا زینبؓ پر کیا (اس میں) آپ ﷺ نے ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا تھا (متفق علیہ) لیکن صحیح بات یہی ہے قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ولیمہ میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں (نیل الاوطار) (۲) شادی میں سادگی کو اپنانا چاہیے زیادہ اکٹھ اور بھیڑ سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عبدالرحمنؓ کی سادگی ملاحظہ کیجیے کہ نبی رحمت ﷺ تک کو خبر نہ ہو پائی اور نہ ہی آپ ﷺ کو دعوت دی گئی۔

2109- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعْوَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفٌ أَيْ يُنْسَى عَلَيْهِ خَيْرٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ اسْمُهُ زُهَيْرٌ بَنَ عُثْمَانَ فَلَا أُدْرِي

عبداللہ بن عثمان ثقفی کہتے ہیں کہ ثقیف کے ایک کانے شخص نے کہا جسے لوگ معروف کہتے تھے یعنی اس کی تعریف کرتے تھے اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب کیف یعدی للمتزوج (5155) ومسلم، کتاب النکاح، باب الصداق

وجواز کونہ تعلیم (3475)

”پہلے دن ولیمہ حق ہے دوسرے دن مروج ہے اور تیسرے دن سنانے اور ریا کاری کے لئے ہے۔“ قتادة بن شبيب کہتے ہیں: مجھ سے ایک آدمی سعید بن مسیب سے بیان کیا وہ پہلے دن بلائے گئے تو قبول کیا دوسرے دن بلائے گئے تو قبول کیا تیسرے دن بلائے گئے تو پیغام دینے والے کو نککری ماری اور قبول نہ کیا اور کہا: ”یہ سنانے اور دکھانے کے لئے ہے۔“

مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلِيمَةُ
أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ وَالثَّلَاثُ
سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ دُعِيَ أَوَّلَ
يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِي
فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّلَاثِ فَحَصَبَ
الرَّسُولَ وَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ
وَرِيَاءٍ. ①

2110- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

اعرج کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہا: ”ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں امراء بلائے جائیں اور مسکین چھوڑ دیئے جائیں۔ جس نے دعوت کو چھوڑ دیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا
الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ
تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَرَسُولَهُ. ②

فوائد: (۱) اسلام نے ظاہری شان و شوکت کی بجائے انسان کی ذات اس کی نیکی و طہارت کو مقدم رکھا ہے اور اسے شرف و منزلت کی بنیاد قرار دیا ہے اور آدمیت کا احترام سکھایا ہے اسی لیے مال و حشمت کے پجاریوں کی ایسی دعوت جس میں فقط اغنیاء و امراء کو ہی مدعو کیا گیا ایسی دعوت کو بدترین قرار دیا گیا (۲) ولیمے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے ”عَصَى“ کا لفظ اس پر دال ہے۔ البتہ کھانے کی رخصت ہے کھائے یا نہ کھائے۔ حدیث میں ہے ”فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.“ (مسلم) چاہے تو (ولیمے کا کھانا) کھالے چاہے تو چھوڑ دے۔ تاہم ہم منکرات والی دعوتوں سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

2111- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....

① ضعیف: ابو داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی کم تستحب الولیمہ؟ (3745) نیز مسلا یہ صحیح ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة فقد عصی اللہ ورسولہ (5177) و مسلم، کتاب النکاح،

باب الأمر بالاجابة الداعی الی دعوة (3507)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ کو دعوت دی اور اس نے کہا: ”یا رسول اللہ! اس طرح آپ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اس طرح (تو اس نے کہا نہیں تو آپ نے) عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپ کی طرف دوبارہ اشارہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے تیسری بار آپ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”یہ بھی اس نے کہا: ہاں“ پھر رسول اللہ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ گئے اور اس کے کھانے سے کھایا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ صَنَعَ طَعَامًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فِدْعَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ قَالَ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا وَأَشَارَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ لَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فَاَنْطَلَقَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَائِشَةُ فَأَكَلَا مِنْ طَعَامِهِ. ①

2112- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی آیا جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک غلام قصاب تھا۔ اس نے کہا: میرے لیے کھانا تیار کرو، میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلاؤں گا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی تو ان کے پیچھے ایک اور آدمی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی اور یہ آدمی میرے پیچھے آیا ہے، اگر چاہو تو اسے اجازت دو، اگر چاہو

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فِدْعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنِي فَإِنْ شِئْتَ أَذْنَتْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ

① صحیح مسلم، کتاب الاطعمة، باب ما يفعل الضيف اذا تبعة غير (5280) والنسائي، کتاب الطلاق، باب الطلاق

بالاشارة المفهومة (3436)

قَالَ فَأَذِنَ لَهُ. ❶
تو اسے چھوڑ دو۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اس نے
اُسے اجازت دے دی۔“

فوائد: (۱) بزرگان دین کی خصوصی دعوتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (۲) دعوت میں تکلف برتا
جا سکتا ہے لیکن اس قدر کہ مشقت محسوس نہ ہو (۳) جس بندے کو دعوت نہ ہو اسے ساتھ لے جانا مناسب
نہیں، ہو سکتا ہے میزبان اجازت نہ دے اور غیر مدعو کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے اور مہمان کو بھی اس سے خفت
کا سامنا کرنا پڑے۔

[29]..... بَابُ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ ثرید کی فضیلت

2113- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي طَوَّالَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَعْمَرٍ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فِي بَيْتِكُمْ قَالَ نَعْبُدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ. ❶
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ
کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں
پر۔“

فوائد: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا ساری عورتوں کی سردار ہیں۔ حدیث میں ہے کہ عورتوں میں سے فقط
مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون ہی کامل عورتیں ہوئی ہیں۔ اس کے بعد مذکورہ حدیث والے الفاظ ہیں۔
(دیکھیے بخاری و مسلم) (۲) ”ثرید“ اس سادہ دور کا انتہائی پر تکلف کھانا سمجھا جاتا تھا اور آج کے اس پر تعیش دور
میں بھی اس کی غذائیت و عمرگی کا انکار ناممکن ہے یہ کھانے میں لذیذ ہضم میں اہل ترین ہے۔

[30]..... بَابُ فِي مَنُ اسْتَحَبَّ أَنْ يَنْهَسَ اللَّحْمَ وَلَا يَقْطَعَهُ

گوشت چھری کانٹے کی بجائے دانتوں سے کھانا مستحب ہے

2114- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب البیوع، باب ما قبل فی اللحم والجزار (2081) و مسلم، کتاب الاطعمة، باب ما يفعل
الضيف إذا تبعه (5277)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا (3770) و مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب
فضل عائشة رضی اللہ عنہا (6249)

دسر کش نہیں بنایا۔ لہذا ہر فعل حتی کہ کھانے میں بھی عاجزی کا اپنانا مستحب ہے۔

[32]..... بَاب فِي الْبَاكُورَةِ

نئے پھل کے متعلق

2116- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِالْبَاكُورَةِ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَرَتِنَا وَفِي مَدِينَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ لَمْ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوَالِدَانِ .¹

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب نیا پھل لایا جاتا تو آپ فرماتے: ”اے اللہ! ہمارے مدینے، ہمارے پھل، ہمارے مداور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت دے، پھر سب سے چھوٹے لڑکے وہ پھل کھلاتے تھے۔“

فوائد: (۱) باغ کا پہلا پھل کس بزرگ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے (۲) بزرگ کو چاہیے کہ پھل کچھ کر دعا کرے تاکہ اس کی دعا ان کے لیے باعث برکت ہو۔ (۳) بزرگوں پر لازم ہے کہ بچوں سے مشفقانہ سلوک کریں جیسا کہ اسوۂ رسول ﷺ سے ثابت ہے ورنہ ان کی بدتمیزی، بدالحاشی کے تصور وار ان سے زیادہ بزرگ خود ہوں گے۔

[33]..... بَاب فِي إِكْرَامِ الْخَادِمِ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے وقت خادم کی توقیر کرنا

2117- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ خَادِمٌ أَحَدِكُمْ بِالطَّعَامِ فَلْيَجْلِسْهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَأْوِلْهُ .²

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر آئے، تو اسے ساتھ بٹھائے، اگر وہ انکار کرے، تو اسے کچھ کھانا دے دے۔“

¹ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینہ (3322) وابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب اذا أتى بأول الثمرة (3329)

² صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب الأكل مع الخادم (5460) والترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الأكل مع المملوك والعیال (1853)

2118- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيَجْلِسْ مَعَهُ وَلْيَنَاقِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ دُخَانَهُ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا خادم کھانا لے کر آئے تو اسے اپنے ساتھ بٹھاؤ یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔“

فوائد: خادموں کو اپنے ساتھ کھانا ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہے۔ یہ مالکوں کا حق ہے۔ اسی طرح اہل صنعت حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کی خوشی کا سامان کرتے رہیں جو کہ ان کے وظیفے سے ہٹ کر ہو بلکہ غلاموں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ”جعل اللہ تحت ایدیکم“ او کما قال انہیں اللہ نے تمہارا ماتحت کر دیا۔ لہذا اپنے غلاموں، خادموں کو اچھا کھانا پلانا اور پہنانا یہ مالک کی ذمہ داری ہے۔

[34]..... بَابُ فِي الْحُلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

مٹھائی اور شہد کے متعلق

2119- حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلْوَاءَ وَأُورَشَدُ يَسْتَدْتَهَا. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو مٹھائی اور شہد پسند تھا۔“

فوائد: (۱) ”حلواء“ سے مراد صرف سوچی کا ہی حلوہ نہیں جیسا کہ جاہلوں میں مشہور ہے بلکہ یہ سبھی میٹھی اشیاء پر بولا جاتا ہے چاہے وہ پھل ہی کیوں نہ ہوں (۲) شہد یہ انتہائی مفید چیز ہے اور کئی بیماریوں کے لیے تریاق کا کام کرتا ہے۔ اسے خوراک کا حصہ بنانا بہترین صحت کا ضامن ہے۔

❶ صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاطعمة، باب الحلواء والعسل (5431) ومسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الكفارة

علی من حرم امرأته (3664)

[35]..... بَابُ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو کے کھانا پینا

2120- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَدِمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضُّأُ قَالَ فَقَالَ أَصَلِي فَأَتَوْضَأُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ .¹

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلے۔ آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ کہا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں تو وضو کرتا ہوں؟ ابو محمد کہتے ہیں: ”راوی سعید بن حویرث ہے ابو حویرث نہیں ہے۔“

فوائد:..... کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں، وضو فقط ایسی حالت میں مستحب ہوتا ہے جب بندہ جنبی ہو جنبی کے لیے ہے کہ وہ غسل سے پہلے اگر کھانا کھانا یا دوسرے کام سرانجام دینا چاہتا ہے تو وضو کرے جیسا کہ اگلی حدیث سے واضح ہے۔

2121- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .²

ایک اور سند میں دیگر راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

2122- قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادِهِ .³

مزید ایک سند میں راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

[36]..... بَابُ فِي الْجُنْبِ يَا كُلُّ

جنابت کی حالت میں کھانا

2123- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ

① صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه (825)

② صحیح: سابقہ ہی کمر ہے۔

③ صحیح: سابقہ دونوں حدیثوں کا تکرار ہے۔

الْأَسْوَدُ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاتَشَهُ نَبِيُّهَا بِيَانٍ كَرْتِي هُنَّ هِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَبَّ ضَبِي إِذَا أَجَبَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْكَلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ. ❶
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ضبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

[37]..... بَاب فِي إِكْتَارِ الْمَاءِ فِي الْقَدْرِ

ہنڈیا میں (شوربے کے لئے) پانی زیادہ ڈالنا

2124- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ.....
ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے وصیت کی، فرمایا: ”جب شوربا پکاؤ اس میں پانی زیادہ ڈال لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی (ضرورت مند) گھر والے دیکھو تو انہیں اس میں سے دو۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ
فَقَالَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَائَهَا ثُمَّ
انظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَعْرِفْ
لَهُمْ مِنْهَا. ❷
ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے وصیت کی، فرمایا: ”جب شوربا پکاؤ اس میں پانی زیادہ ڈال لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی (ضرورت مند) گھر والے دیکھو تو انہیں اس میں سے دو۔“

فوائد:..... (۱) شارع نے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا خیال رکھنے کی ترغیب دی ہے یہاں تک کہ کسی کو دینے کو کچھ نہیں تو کہا کہ کشادہ چہرے سے ہی کسی کو لے لو یہی صدقہ ہو جائے گا۔ چنانچہ ہنڈیا میں شوربے کو بڑھا کر یہی کسی بھوکے ہمسائے کو دے دینا بظاہر یہ حقیر و معمولی چیز ہے۔ لیکن اپنے اندر عنخواری و نمگساری کا ایک باب لیے ہوئے ہے (۲) ہمسائے کا خیال رکھنے کی اسلام میں انتہائی اہمیت ہے حتیٰ کہ پڑوسی کے ساتھ احسان کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”من كان يؤمن بالله وباليوم الآخر فليحسن الى جاره“ (بخاری) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہمسائے سے احسان کرے۔

[38]..... بَاب فِي خَلْعِ النَّعَالِ عِنْدَ الْأَكْلِ

کھانے کے وقت جوتی اتارنا

2125- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب جواز أكل الحنبل واستحباب (698) ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال يتوضأ الحنبل (224)

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب الوصية بالحجار والإحسان اليه (6631) والترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء في إكثار ماء المرقعة (1833)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا بَعَالِكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لَأَقْدَامِكُمْ. ①
 انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ہوگی۔“

[39]..... بَاب فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ

کھانا کھلانا

2126- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَانَ. ②
 عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمن کی عبادت کرو سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔“

فوائد:..... (۱) ”جنات“ یہ جنت کی جمع ہے جنت کلی طور پر تو ایک ہی ہے لیکن آدمی کو حاصل ہونے والی جنت میں چونکہ مختلف الاقسام باغات ہوں گے اس اعتبار سے اس پر جنات کا صیغہ بول دیا گیا (واللہ اعلم) (۲) عبادت و افشاء سلام کے بعد تیسرے نمبر پر دخول جنت کے لیے کھانا کھلانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت عیاں ہے جبکہ بہت سے لوگ کھانے کو ہی ترجیح دیتے ہیں جو کہ آخرت کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے (العیاذ باللہ)

[40]..... بَاب فِي الدَّعْوَةِ

دعوت قبول کرنا

2127- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَجِيبُوا الدَّاعِيَ إِذَا دُعِيتُمْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَفِي
 ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تمہیں کوئی دعوت دے تو اسے قبول کرو۔“ نافع کہتے ہیں۔ ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شادی اور غیر شادی کی (عام)

① ضعیف حدًا: أخرجه الطبريزاني في الاوسط (3226) والحاكم 119/4

② صحيح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

دعوت میں جاتے تھے اور روزہ رکھا ہوتا تو پھر بھی جاتے
غَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ ①
تھے۔

فوائد: (۱) مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا واجب ہے بلکہ اسے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق میں سے قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے ”حق المسلم على المسلم ست“ (مسلمان کے مسلمان کے ذمے چھ حق ہیں، آگے بیان ہے (واذا دعاك فاجبه) (مسلم) اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اسے قبول کرو (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے ثبوت ملتا ہے کھانا کھانے یا نہ کھانے کی رخصت ہے۔ جیسا کہ (2110) کے تحت بھی گزر چکا ہے۔

[41]..... بَابُ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ فَمَاتَتْ

چوہیا کے متعلق جو گھی میں گر کر مر جائے

2128- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ
عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَقَالَ الْقُوَهَا
وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوا ②
میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چوہیا
کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی ہو؟ آپ نے فرمایا:
”اسے اور آس پاس کے گھی کو (کھرچ) کر پھینک دو اور
(باقی) کھا لو۔“

فوائد: (۱) چوہیا ان پانچ فاسق جانوروں میں سے ہے جنہیں آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا ہے (بخاری) (۲) چوہیا چونکہ خبیث جانور ہے اس لیے اگر یہ گھی وغیرہ میں داخل ہو جائے تو اسے پھینک دینا چاہیے البتہ اگر وہ جما ہو تو اس کے ارد گرد کو نکال کر بقیہ گھی کو استعمال کرنا درست ہے جیسا کہ ”ما حولہا“ کا لفظ اس کے جامد ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ امام ابن العربی بھی اسی کے قائل ہیں (تحفہ) البتہ خراب گھی کو کھانے کے علاوہ دیگر استعمال کے بارے اختلاف ہے جبکہ راجح جواز ہی معلوم ہوتا ہے یہی قول ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب احیاء الداعی فی العرس وغیرہ (5179) و مسلم، کتاب النکاح باب الأمر باحیاء الداعی إلى دعوة (3502)

② صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء (235) و ابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب فی الفأرة تقع فی السمن (3841)

2129. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَيْنِيَةَ بِإِسْنَادِهِ. ❶
محمد بن یوسف ابن عینیہ سے اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

2130. حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ فَاَرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ. ❷
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر کر مر جائے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اسے اور ارد گرد کے گھی کو لے کر پھینک دو۔“

2131. رَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِذَا كَانَ ذَائِبًا أَهْرِيقَ. ❸
ابن عباس، میمونہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”جب گھی کچھلا ہوا ہو تو سارا گرا دیا جائے گا۔“

[42]..... بَابُ فِي التَّخْلِيلِ

خلال کرنا

2132. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْحَمِيرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْدٍ الْحَخِيرِيُّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَى فِي مَاءٍ كَمَا نَعَى فِي مَاءٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَى فِي مَاءٍ كَمَا نَعَى فِي مَاءٍ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کھانا کھائے وہ خلال کرے۔ (اور جو چیز خلال سے نکلے) اسے پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ نکلے، اسے نکلے۔“

فوائد: کھانے کے بعد اگر کھانے کے کچھ ذرات زبان یا دانتوں سے چٹ جائیں تو انہیں صاف کرنا لازم ہے۔ دانتوں میں پھنسے رہ جانے والے ذرات بعد میں منہ کے تقفن اور جسمانی امراض کا باعث بنتے ہیں اسی لیے انہیں پھینک دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)



❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❷ متفق علیہ: دیکھئے سابقہ (765)
❸ متفق علیہ: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❹ حسن: (689) میں مطولاً گزر چکی ہے۔

۹..... ومن كتاب الاشریة

پینے پلانے کا بیان

[1]..... باب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ

شراب کی مذمت کے متعلق

2133- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ.....
 أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَظَنَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جَبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتُ الْخَمْرَ غَوْتُ أُمَّتِكَ. ❶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس معراج کی رات بیت المقدس میں دو پیالے شراب اور دودھ کے لائے گئے۔ آپ نے انہیں دیکھا پھر دودھ لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو فطرت کی رہنمائی کی اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔“

فوائد: (۱) ”ایلیا“ بیت المقدس کے شہر کا نام ہے (۲) فطرۃ سے مراد امام ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دین حق پر استقامت ہے (الفتح) (۳) شراب نوشی غیر فطرتی عمل ہے اور انسان کی گمراہی کا سبب ہے۔ اس سے آدمی تمیز کرنے کی ساری صلاحیتیں کھودیتا ہے اسی لیے اس کو ام النجاست کہا جاتا ہے۔ (۴) دودھ بھوک و پیاس سے کفایت کرنے والا عظیم عطیہ خداوندی ہے اور اس کا فطرت کے قریب ہونا اس کے اسلام سے گہرے تعلق کی غمازی کرتا ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب جواز شرب اللبن (5208) والبخاری، کتاب الاشریة، باب قوله تعالیٰ (انما الخمر والمیسر.....) (5576)

[2]..... باب فی تحريم الخمر كيف كان

شراب کی حرمت کیسے ہوئی؟

2134- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ.....

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں قوم کا ساتی تھا، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے ایک منادی کو حکم دیا، تو اس نے اعلان کر دیا۔ ابو طلحہ نے کہا: جا کر دیکھو یہ کیا ہے؟ میں نکلا، پھر میں نے کہا: یہ ایک اعلان کرنے والا ہے وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا: جاؤ اور اسے بہادو، کہتے ہیں: مدینے کی گلیوں میں شراب بننے لگی۔ ان دنوں لوگ کھجور کی شراب بناتے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا: وہ لوگ تو ہلاک ہو گئے جن کے پیوں میں شراب تھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے جو انہوں نے کھا لیا بشرطیکہ ایمان کے بعد پرہیز گاری اختیار کریں۔“ (سورہ مائدہ: ۹۳)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرُجْ فَانظُرْ مَا هَذَا قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هَذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ فَأَهْرِقُهَا قَالَ فَجَرَّتْ فِي سِكِّكِ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا الْآيَةَ ۝

فوائد:..... (۱) ”الفضيخ“ سے کچی کھجور مراد ہے جسے ڈوکا کہا جاتا ہے (۲) خبر واحد حجت ہے اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا شاہد ہے۔ مگر بعض حدیث دشمن لوگوں نے خبر واحد کو جہاں ظنی کہا وہاں عقائد میں بھی حجت تسلیم نہ کیا ایسا رویہ انکار حدیث کا چور دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریز عمل یہ تھا کہ وہ قرآن وحدیث سے دلیل واضح ہوتے ہی فوری عمل کرتے تھے (۴) شراب وغیرہ کو گلی میں بہایا جاسکتا ہے۔ (۵) مسئلہ واضح نہ ہونے پر اگر کوئی شخص سنت سے ہٹ کر بھی عمل کرتا ہوا فوت ہو جائے تو اس کے اعمال اس کے لیے نافع ہوں گے اور مذکورہ فعل بھی اس کی شقاوت کا باعث نہیں بنے گا۔

① متفق علیہ: البحاری، کتاب البیوع، باب ما قبل فی الصواغ (2089) ومسلم، کتاب الاشریہ، باب تحريم الخمر

[3]..... بَاب فِي التَّشْدِيدِ عَلَى شَرَابِ الْخَمْرِ

شراب پینے پر سختی کرنا

2135- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَتُبْ
مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْفَهْهَا. •
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو
دنیا میں شراب پیئے گا پھر توبہ نہیں کرے گا تو آخرت میں
وہ اس سے محروم کر دیا جائے گا اسے نہیں پلائی جائے گی۔“

فوائد:..... (۱) کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر اس پر مصرّ ہو تو یہ اس کی شرمندگی کا باعث ہوگا۔ خصوصاً
شرابی بخشش کے باوجود جنتی شراب کی دستیابی سے محروم ہوگا۔ (۲) کبیرہ گناہ بھی معافی سے معاف ہو جاتا
ہیں۔ معتزلہ کبیرہ کے مرتکب کو محمد فی النار کہتے ہیں ان کا یہ موقف صریح قرآنی آیات اور صحیح احادیث مبارکہ
کے خلاف ہے۔

2136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فِي
حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ فَإِذَا
هُوَ مُخَاصِرٌ فَتَى مِنْ فُرَيْشٍ يُزْنُ
ذَلِكَ الْفَتَى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقُلْتُ
خِصَالٌ بَلَّغْتَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدِّثُ
بِهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ شَرِبَتْ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ
صَبَاحًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَهُ الْفَتَى يَذْكُرُ
الْخَمْرَ اخْتَلَجَ يَدُهُ مِنْ يَدِ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ
وَلَّى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي

عبداللہ بن دلیلی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے
پاس ان کے ایک باغ میں گیا، جو طائف میں تھا، جسے
وہط کہا جاتا تھا۔ تو وہ قریش کے ایک جوان کا ہاتھ کمر کے
پاس سے پکڑے ہوئے تھے، جس پر شراب پینے کی تہمت
لگائی گئی تھی۔ میں نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ
رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا: ”جو شخص ایک مرتبہ شراب پیئے گا، چالیس
روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“ جب اس نوجوان
نے شراب کا ذکر سنا، تو عبداللہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا
کر چلا گیا۔ عبداللہ نے کہا! اے اللہ میں اس چیز کو جائز
نہیں کرتا کہ وہ میرے ذمہ وہ بات لگائے، جو میں نے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الاشریة، باب قول اللہ تعالیٰ (انما الخمر والمیسر.....) (5575) و مسلم، کتاب الاشریة

باب عقوبة من شرب الخمر اذا (5191)

کہی: اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص ایک دفعہ شراب پئے گا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ کرے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ پھر میں نہیں جانتا تیسری یا چوتھی مرتبہ پینے سے ہی۔ اللہ کے ذمہ حق ہوگا، کہ قیامت کے دن اس کو جہنمیوں کا نیچوڑ پلائے۔“

لَا أَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ
وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرِبَتْهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ
صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ
اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَمْ فِي
الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَسْقِيَهُ
مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ❶

فوائد: (۱) ”الوھط“ ہموار جگہ کو کہتے ہیں اور ”مخاصرة“ یہ چلتے ہوئے دو آدمیوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ تھا مناسطہ اس طرح کہ ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر ہو اور ”ردغۃ الخبال“ سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے۔ واللہ اعلم (۲) شرابی کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ نماز چھوڑ دے بلکہ اسے چاہیے کہ شراب نوشی سے توبہ کرے اور نماز کی ادائیگی کرے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت کے دو اعتبار ہوتے ہیں (۱) ادائیگی کرنے والے سے قضا۔ (۳) تیسری یا چوتھی دفعہ شراب پینے سے اللہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جہنمی عذاب چکھائیں جو کہ پیپ پینے کی صورت میں ہوگا (العیاذ باللہ)

[4].... باب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقُعُودِ عَلَيَّ مَا نِدَّةٌ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

شراب والے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت

2137- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدُ
عَلَيَّ مَا نِدَّةٌ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ ❷
جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس دسترخوان پر مت بیٹھے جس پر شراب ہو۔“

فوائد: ایمان کا تقاضا ہے کہ آدی شراب کی محافل و دسترخوان سے پرہیز کرے کیونکہ جتنا بھی

❶ صحیح: النسائی، کتب الاشریة، باب ذکر الروایة المبینة عن (5680) وابن ماجہ، کتاب الاشریة، باب من شرب

الحمر لم تقبل له صلاة (3377)

❷ صحیح: الترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی دخول الحمام (2810)

پر ہیزگار ہو بری محفل سے متاثر ہونے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے بری صحبت کو (ناخ الکیر) بھٹی بھڑکانے کے پاس بیٹھنے سے تشبیہ دی ادھر سے آدمی اگرچہ کچھ حاصل نہ بھی کرے بہر حال اس کی چنگاریوں، بُو سے بچنا ناممکن ہوتا ہے۔ لہذا صحبت بد ضرور متاثر کر کے رہتی ہے چنانچہ اس سے بچنا ہی عقلمندی ہے۔

[5]..... بَاب فِي مُدْمِنِ الْخَمْرِ

ہمیشہ شراب پینے والے کے متعلق

2138- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابَانَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدٌ زَنِيَةٌ وَلَا مَنَانٌ میں ولد لڑنا اور احسان جتانے والا۔ والدین کا نافرمان اور وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ ۱ ہمیشہ شراب پینے والا داخل نہیں ہوگا۔“

فوائد:..... (۱) مذکورہ بالا اشخاص جنت میں نہیں جائیں گے۔ یہ بہت سخت وعید ہے البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ابدی جہنمی ہیں۔ جیسا کہ خوارج کا عقیدہ تھا کہ مرتکب کبیرہ ابدی جہنمی ہوتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ اول دفعہ میں ہی جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ اپنی سزا بھگت کر جنت میں جائیں گے (۲) یہ سبھی کبیرہ گناہ ہیں (۳) ولد زنا کا جہنمی ہونا اس کے حرام کے نطفے ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ قصور تو اس کے والدین کا تھا اور قرآن میں ہے ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ (اسراء: 15) کوئی (جان) کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ لہذا ولد زنا سے مراد ایسا لڑکا ہے جو کہ بڑا ہو کر اپنے باپ کے نقش قدم پر چل پڑا ہو (واللہ اعلم)

2139- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ عَنْ جَابَانَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا ”والدین کا نافرمان احسان جتانے والا۔ اور ہمیشہ شراب مُدْمِنٌ خَمْرٍ ۲ پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

① صحیح: النسائی، کتاب الاشریة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر (5688)

② اسنادہ حیث

[6]..... بَابُ لَيْسَ فِي الْخَمْرِ شِفَاءٌ

شراب میں شفا نہیں ہے

2140- أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ.....

عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّهَا ذَوَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ ذَوَاءٌ وَلَكِنَّهَا ذَاءٌ. ❶

وائِل سے منقول ہے کہ سوید بن طارق نے رسول اللہ ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے اس کے بنانے سے منع کیا۔ اس نے کہا یہ تو دوا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا ”وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔“

فوائد:..... شراب یا کسی بھی نشیلی چیز کو بطور دوا استعمال کرنا ممنوع ہے۔ شراب اگرچہ فوائد بھی ہیں بہر حال اس کے مفاسد فوائد سے بڑھ کر ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ﴿لَا تُنْفِكُوا كُفْرًا مِنْ نَفْعِهِمْ﴾ ان کا گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ ان کو گناہ قرار دینا ان کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور ظاہری بات ہے شریعت میں حرام کردہ چیزیں ان کے مفاسد کے باعث ہی ہیں۔ لہذا سامنے نظر آتے فائدے کی بجائے خفیہ نقصانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ حرام ہے۔

[7]..... بَابُ مِمَّا يَكُونُ الْخَمْرُ

شراب کے مخرج کا بیان

2141- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ.....

يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعَبَبَةِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے ”کھجور اور انگور۔“

فوائد:..... مذکورہ حدیث میں ان دو درختوں کا ذکر بطور حصر ذکر نہیں ہوا کہ فقط انہی کی شراب بنتی

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب تحریم، التداول بالخمير (5112) الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی کراهیة التداوی بالمسکر (2046)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب بیان أن جمیع ما یبئذ مما یتخذ..... (5114) و ابو داؤد، کتاب الاشریة، باب الحمير سماهی (3678)

ہے۔ باقی کی نہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق رقم طراز ہیں ”لیس المراد الحصر فیہما لانہ ثبت ان الخمر تتخذ من غیرہما فی حدیث عمرو وغیرہ۔“ (تحفۃ الاحوذی) اس حدیث میں فقط ان دو درختوں کی قید نہیں بلکہ یہ بات عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ شراب ان دو درختوں کے علاوہ سے بھی بنتی ہے۔ اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما والی حدیث اعلیٰ پر محمول ہے۔ یعنی اکثر شراب ان سے بنتی ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہما کا قول جس کے متعلق بیہقی نے اشارہ کیا اس کے مطابق تحریم الخمر کی آیت کے نزول کے وقت ان چیزوں سے شراب بنتی تھی۔ انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ (تحفہ)

لہذا مذکورہ دلائل کی بنا پر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے جسے امام راغب نے مفردات القرآن میں ذکر کیا ہے کہتے ہیں ”شراب کو خمر اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ ہرنشہ آور چیز پر بولی جاتی ہے۔ اور بعض کے نزدیک فقط انگور سے بنی اور بعض کے نزدیک کھجور و انگور دونوں سے بنی اور بعض کے نزدیک جو پکائی نہ گئی ہو اس پر خمر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جبکہ راجح یہی ہے۔ ہر چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ حقیقی طور پر ”خمر“ شراب ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے (تحفۃ الاحوذی)

[8]..... بَاب مَا قَبِلَ فِي الْمُسْكَرِ

نشہ آور چیزوں کا بیان

2142- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئِلَ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی
عَنِ الْبَيْتِ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أُسْكِرَ حَرَامٌ. ① شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر
پینے والی چیز جس میں نشہ ہے حرام ہے۔“

فوائد:..... (۱) ”البتع“ یہ شہد سے بنی شراب پر بولا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب باندھتے ہیں
(الخمر من العسل وهو البتع) شہد سے تیار کردہ شراب اور وہ بتع ہے۔ (۲) ہرنشہ آور چیز مشروب
حرام ہے چاہے یہ ٹیکے سے ہو کسی قسم کے سلوشن کے سونگھنے سے ہو غرض کوئی صورت ہو۔

2143- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب لایحوز الوضوء بالنبیذ ولا المسکر (242) ومسلم، کتاب الاشریة، باب بیان أن کل مسکر حمر وأن کل حمر حرام (5180)

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: ”(ہر چیز) پیو، مگر نشہ آور چیز نہ پیو۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. ❶

2144- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ.....

سعد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی روکتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے۔“

فوائد:..... کوئی شخص نشہ یا شراب جیسی کسی چیز کا عادی ہو جائے تو لازماً تھوڑی بہت مقدار سے وہ نشہ میں نہیں آئے گا لہذا وہ یہ نہ سمجھے سابقہ حدیث کے مطابق کہ مجھ پر شراب وغیرہ حرام نہیں یہ سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے لہذا جس چیز کی کثرت نشہ آور ہو قلیل مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ فقہ حنفی میں شراب نوشی کے کئی حیلے بہانے تراشے گئے ہیں۔ بلکہ بنیادی شرعی اصطلاحات کو تبدیل کر کے جدید نام متعارف کروائے گئے یہیں وہ سب کے سب باطل ہیں۔

2145- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْكَلَاعِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ كَفَى الْحُمْرِ فَقِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ فِيهَا مَا بَيَّنَّ قَالَ رَسُولُ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسیٰ ومعاذ الی الیمن قبل حجة الوداع۔ (4343)

و مسلم، کتاب الاشریہ، باب بیان أن كل مسكر حمر وأن كل حمر حرام (5182)

❷ حسن: أخرجه النسائي، کتاب الاشریة، باب تحريم كل شراب أسكر كثيره (5624)

اللّٰهُ ﷻ يُسْمُوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا
 نے فرمایا لوگ اس کا اور نام رکھ لیں گے اور اسے حلال سمجھ
 لیں گے۔“

فوائد: اخیر زمانے میں مسلمانوں میں ارتکاب کبائر کا عام رواج ہوگا وہ بجائے خفت محسوس کرنے کے وہ ان معاصی کا نام بدل کر دوسرے ناموں سے انہیں حرام کردہ اشیاء کو فروغ دیں گے۔ آج مغرب اس مجاذ کو بھی گرم کیے ہوئے ہے کہ وہ گندے، ناپاک و ناجائز افعال کو اہل اسلام میں رواج دینے کے لیے ان کے اصل نام کی بجائے دوسری اصطلاحیں متعارف کروا دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان ذہنی مرعوبیت کی بناء بلا سوچے سمجھے ان کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جیسے ذمیوں کے لیے اقلیت کا لفظ اور کافر کی بجائے غیر مسلم جیسے الفاظ اگرچہ معنی کے اعتبار سے یہ وہی مراد ہوتے ہیں۔ بہر حال لفظ کی تبدیلی سے ذہن میں موجود ثناء دور ہو جاتی ہے۔

2146- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو وَهَبٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي نَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ دِينِكُمْ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ أَعْفَرُ ثُمَّ مُلْكٌ وَجَبْرُوتٌ يُسْتَحَلُّ فِيهَا الْخَمْرُ وَالْحَرِيرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنِ الْأَعْفَرِ فَقَالَ يُسَبِّهُهُ بِالتُّرَابِ وَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ طَمَعٌ ۝

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے دین کا پہلا حصہ نبوت اور رحمت ہے پھر بادشاہت اور رحمت ہے۔ اور پھر خاک آلود بادشاہت ہے۔ پھر بادشاہت اور ظلم ہے۔ جس میں شراب اور ریشم حلال کیا جائے گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں ”عفر کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا وہ بادشاہت مٹی کی طرح ہو گی۔ اور اس میں بھلائی نہیں ہوگی۔“

[9]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا

شراب کی خرید و فروخت کی ممانعت

2147- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا طُعْمَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بِيَانَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

۱ حسن: الحاکم، 147/4، و سنن البیہقی، کتاب الشراب، باب الدلیل علی أن الطیخ لا یخرج 194/8

۲ منقطع: مکحول نے ابو نعبلہ کو نہیں پایا۔

مغیرہ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شراب بیچے اسے چاہئے کہ خنزیر کا گوشت بیچے۔“ ابو جہم کہتے ہیں وہ عمرو بن بیان ہیں۔

الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيَشْقِصِ الْخَنَازِيرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ بَيَانَ ①

فوائد: (۱) ”شقص“ کا معنی قطع کرنا، کاٹنا ہے لہذا قصاب کو مشقص کہا جاتا ہے۔ (۲) اس کا مطلب ہے کہ جو شخص شراب بیچے وہ خنازیر کا قصاب بن جائے یعنی جو شراب کی خرید و فروخت حلال سمجھتا ہے وہ خنزیر کی خرید و فروخت کو حلال سمجھے کیونکہ دونوں تحریم میں ہم مثل ہیں۔

2148- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ.....

عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب بیچنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا قبیلہ ثقیف یا دوس کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کا دوست تھا وہ فتح مکہ کے سال شراب کی ایک مشک لے آئے آپ سے ملا جو آپ کو ہدیہ کرنا چاہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے فلاں! کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔“ اس نے اپنے غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا اسے لے جاؤ اور بیچ دو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے فلاں تو نے اسے کیا حکم دیا ہے؟“ اس نے کہا میں نے اسے بیچنے کا حکم دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کا بیچنا حرام کیا ہے، اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے پس آپ نے حکم دیا تو وہ نالے میں بہا دی گئی۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعَلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمَّانٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدِيقٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ مِنْ دَوْسٍ فَلَقِيَهُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ بِرَأْوِيَةَ مِنْ خَمْرٍ يُهْدِيهَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا فَلَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلَى غَلَامِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَبِعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاذَا أَمَرْتَهُ يَا فَلَانُ قَالَ أَمَرْتَهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْأَذَى حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْحِمَتْ فِي الْبَطْحَاءِ ②

2150- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ سمرہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ سَمْرَةَ

① صحیح: ابوداؤد، کتاب الإجارة، باب فی ثمن الخمر والمیئة (3489)

② صحیح مسلم، کتاب المساءة، باب تحریم بیع الخمر (4020) والنسائی، کتاب البیوع، باب بیع الخمر (4678)

نے شراب پینی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ سمرہ کو ہلاک کرے۔ کیا وہ نہیں جانتا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ ڈالا۔ سفیان نے ”جملوہا“ کی جگہ ”اذا بوہا“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمْرَةَ أَمَا عَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعْنَةُ اللَّهِ الْيَهُودَ حُرِمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلَوْهَا فَبَاعُوهَا قَالَ سُفْيَانٌ جَمَلُوهَا أَذَابُوهَا ❶

فوائد: (۱) حرام چیز کی خرید و فروخت بھی حرام ہے (۲) حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے کے لیے کسی بھی قسم کا حیلہ ناجائز ہے اور ایسے حیلے لعنت اللہ کا باعث ہیں۔ احناف کو فقہ حنفی کے ایسے سینکڑوں مسائل سے براءت کرنا چاہیے (۳) سابقہ ام پر پاک اشیاء بطور امتحان بھی ناجائز تھیں۔ جبکہ امت محمدیہ پر اس کے برعکس صرف پلید و مضر اشیاء کو ہی حرام کیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[10]..... بَابُ الْعُقُوبَةِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

شراب پینے کی سزا

2151- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی نشہ کرے اسے کوڑے لگاؤ پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ اس کے بعد کرے تو اس کی گردن اڑا دو یعنی چوتھی دفعہ۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاصْرِبُوا عُنُقَهُ يَعْنِي فِي الرَّابِعَةِ ❷

فوائد: (۱) شرابی کی سزا اسی کوڑے ہیں زانی کی سزا سے بیس کم جس سے اس کی شہادت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں (۲) تین دفعہ تک تو اسے حد لگائی جائے گی البتہ چوتھی دفعہ امام کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسے قید کرے یا تعزیراً قتل کر دے تاکہ یہ دوسروں کے لیے فساد کا باعث نہ بنے۔ دیکھیے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب لا یذاب شحم المیتة ولا یباع دکہ (2223) ومسلم، کتاب المساقاة، باب

تحريم بيع الخمر والمیتة والخنزیر والأصنام (4026)

❷ صحیح: ابوداؤد، کتاب الحدود، باب اذا تابع فی شرب الخمر (4484) والنسائی، کتاب الاشریة، باب ذکر

الروایات المغلطات فی شرب الخمر (5678)

(مختصر الفقہ الاسلامی)

[11]..... بَاب فِي التَّغْلِيظِ لِمَنْ شَرِبَ الْحُمْرَ

شراب پینے والے کے لئے سختی

2152- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اور نہ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شرابی شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْحُمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. ❶

فوائد: معلوم ہوا ان کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے وقت ایمان بندے کے دل سے نکل جاتا ہے حتی کہ بندہ جب گناہ سے فارغ ہوتا ہے تو وہ پھر اس میں پلٹتا ہے لہذا ایسے ایمان شکن گناہ کو سرانجام دیتے ہوئے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ آخری گناہ ہی نہ ہو۔

[12]..... بَاب فِي مَا يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

اس برتن کے متعلق جس میں نبی ﷺ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی

2153- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي السِّقَاءِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سِقَاءً نُبَذَ لَهُ فِي نَوْرِ مِنْ بَرَامٍ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اگر مشک نہ ملتی تو ہنڈیا میں بنائی جاتی۔

فوائد: (۱) ”نبیذ“ کھجور وغیرہ کو ایک دن کے لیے پانی میں بھگو دیتے ہیں حاصل ہونے والے بیٹھے شربت کو نبیذ کہا جاتا ہے جو کہ انتہائی مفرح و مقوی ہوتا ہے اور عرب میں عام استعمال ہوتا تھا اور ”برام“ یہ برمتہ کی جمع ہے یہ مطلقاً ہنڈیا کو کہتے ہیں جبکہ یہاں اس سے مراد حجاز و یمن میں استعمال ہونے والی پتھر کی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المحابین، باب اثم الزناة (4886) و مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی و نفيہ عن المتلبس بالمعصية (205)

❷ صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب بیان النهی عن الانتیاز فی المرفت (5173) و ابوداؤد، کتاب الاشریة، باب فی الأوعية (3702)

مشہور ہندیا ہے (۲) مشیکرے اور ہند منہ برتن میں نبیذ بنانا جائز ہے۔

[13]..... بَابُ فِي النَّقِيعِ

نقِيعِ كَابِيَانِ

2154- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيِّبَانِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ أَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ خَرَجْنَا مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ وَنَزَلْنَا بَيْنَ ظَهْرَانِي مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ فَمَنْ وَلِينَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ كَرْمٍ وَخَمْرٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَا نَضَعُ بِالْكَرْمِ قَالَ اصْنَعُوهُ زَبِيًّا قَالُوا فَمَا نَضَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْقَعُوهُ فِي الشَّنَانِ انْقَعُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْقَعُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ فَإِنَّهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ الْعَصْرَانِ كَانَ خَلًا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ خَمْرًا ①

عبداللہ بن دلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یا لوگوں میں سے کسی آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ کہا: ”یا رسول اللہ! ہم جہاں سے نکلے آپ کو علم ہے اور جن لوگوں میں آئے ان کو بھی آپ جانتے ہیں تو کون ہمارا دوست ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کا رسول۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس انگور اور شراب تھی۔ اللہ نے شراب حرام کر دی۔ اب ہم انگوروں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی کشمش بنا لیں۔“ انہوں نے کہا: ہم کشمش کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”مٹھکوں میں اس کا شربت بنا لو صبح کو بنا کر شام کو پی لو اور شام کو بنا کر صبح کو پی لو کیونکہ جب اس پر صبح اور شام گزر جاتی ہے تو شراب بننے سے پہلے سرکہ بن جاتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) مٹھکے سے مراد روغنی مٹکا ہے جو کہ نبیذ کو جلد نشہ والی کر دیتا ہے لہذا اس سے روک

دیا گیا۔ لیکن یہ حکم شرع و اسلام میں تھا جبکہ شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی لیکن جب شراب کی حرمت ذہنوں میں راسخ ہو گئی اور لوگ نشے سے بچنے لگے تو مذکورہ برتن میں نبیذ کی اجازت مل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

① صحیح بالشاہد: ابوداؤد، کتاب الاشریة، باب صفة النبذ (3710) والنسائی، کتاب الاشریة، باب ذکر مايجوز

شربه من الأنبذة ومالاجوز (5752) واحمد 332/4

”نہی رسول اللہ ﷺ عن الظروف فنشكت اليه الانصار فقالوا اليس لناوعاء، قال فلا اذا.“ (ترمذی صحیح) آپ ﷺ نے برتنوں میں سے روکا تو انصار نے آپ سے شکایت کی کہ ہمارے پاس تو اور برتن ہی نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اجازت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی اسی معنی کی حدیث مذکور ہے جو کہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی حرمت کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کے نسخ کا قول ہی بہترین قول ہے۔ (تحفة الاحوذی)

[14]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ وَمَا يُنْبَذُ فِيهِ

مکے اور شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

2155- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ①

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام کر دیا ہے۔“ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی تو انہوں نے کہا: ”ابو عبد الرحمن نے سچ کہا ہے۔“

2156- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا فِي الدُّبَابِ وَالْمَزْفَتِ. ②

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کدو کے برتن اور روغنی برتن میں نبیذ مت بناؤ۔“

فوائد: (۱) ”الدُّبَابُ“ یہ پکے ہوئے کدو کو درمیان سے کاٹ کر تو کھوکھلا کر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانگت لوگوں کے پاس کسکول ہوتا ہے اور ”مزفت“ تارکول ملا ہو برتن ہوتا ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ کے مطابق ان میں منع کی علت یا تو ان کی عادت کی بنا پر ہے کہ وہ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے تو اس سے مشابہت کی بنا پر ان سے روک دیا گیا یا ان برتنوں کے کثیف ہونے کی بنا پر ان میں پڑے نبیذ میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے لہذا ان سے روک دیا گیا لیکن بعد میں نشے سے بچنے والی عادت کے پختہ ہو جانے کے بعد

① صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب النهی عن الانتیاز فی المزفت والدباء والحتم (5156) و ابوداؤد، کتاب الاشریة، باب فی الاوعیة (3691)

② صحیح البخاری، کتاب الاشریة، باب الخمر من العمل (5587) و مسلم، کتاب الاشریة، باب النهی عن الانتیاز فی المزفت (1992)

ان کی اجازت مل گئی (تحفتہ)

2157- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ.....

أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ سَمِعْتُهُ سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالذَّبَّاءِ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحْرِمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ مَنْ كَانَ مُحْرِمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحْرِمِ النَّبِيذَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالذَّبَّاءِ وَالْمُرْقَاتِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالنَّمْرِ. ①

ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا یا ان سے کسی اور نے سوال کیا میں نے سنا انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے کدو اور مکے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔“ پھر میں نے ابن زبیرؓ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ابن عباسؓ کی طرح کہا۔ یہ ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا: ”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام کرنا چاہتا ہے وہ جان لے کہ نبیذ حرام ہے اور یہ بھی کہا: ”مجھے میرے بھائی نے ابوسعیدؓ خدری سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو، روغنی، برتن اور کچی اور پختہ کھجور کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔“

2158- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنْ فَضِيلِ بْنِ زَيْدِ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا مِنَ الشَّرَابِ فَقَالَ الْخَمْرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مَا أَحَدُثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ بَدَأَ بِالْأَسْمِ أَوْ قَالَ بِالرِّسَالَةِ قَالَ نَهَى عَنِ الذَّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ. ②

فضیل بن زید رقاشی بیان کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن مغفل کے پاس گئے۔ اور کہا: مجھے حرام کردہ پینے کی چیزوں کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے کہا: ”شراب حرام ہے۔“ میں نے کہا: یہ قرآن میں ہے؟ انہوں نے کہا: ”میں نے تم سے وہ بات بیان کی ہے جو میں نے محمد ﷺ سے“ سنی یا انہوں نے ”رسول اللہ ﷺ سے“ کہا۔ پھر کہا: ”آپ نے کدو، سبز روغنی مکے اور کھجور کی جڑ کے کھدے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔“

① صحیح: احمد، 229/1، والطبرانی، فی الکبیر 12/152-153 (12738)

② صحیح: احمد 5/57، والطبرانی فی الاوسط (5276)

[15]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کی نبیذ بنانے کی ممانعت

2159- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَسَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا الرَّهْوَّ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِعُوا الزَّرْبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ ❶

ابوقادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچی اور تازہ کھجور کی اور کشمش اور کھجور کی اکٹھی نبیذ نہ بناؤ بلکہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔“

فوائد:..... ”خلیطین“ سے مراد یہ ہے کہ دو الگ چیزوں کو مثلاً ڈو کا اور تر کھجور یا کھجور منقہ کو ملا کر نبیذ بنائی کیونکہ مسلم میں زبیب، منقہ اور کھجور کو ملانے کی بھی وارد ہے۔ عبدالرحمن مبارکپوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کے قول کے مطابق ان میں کراہت کی وجہ ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کا ذائقہ بھی ابھی نہیں بدلا ہوتا پینے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ نشہ آور نہیں حالانکہ وہ نشہ آور ہوتا ہے۔ نیز جمہور علماء اس کے مکروہ تزہیبی کے قائل ہیں جب تک نشہ پیدا نہ ہو۔ (تحفہ)

[16]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُسَمَّى الْعَنْبُ الْكُرْمَ

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

2160- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَقُولُوا الْعَنْبَ أَوْ الْحَبْلَةَ ❷

علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگور کو کرم نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔“

فوائد:..... ”الحبلۃ“ یہ انگور کی جڑیا اس کے سرکنڈے جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

❶ متفق علیہ : البخاری، کتاب الاشریة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر اذا كان (5602) ومسلم، کتاب الاشریة، باب تحريم التداوي بالخمير (5215)

❷ صحيح مسلم، کتاب الألفاظ، باب كراهة تسمية العنب كرما (5833)

[17]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُجْعَلَ الْخَمْرُ خَلًا

شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

2161- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي حَجْرٍ أَبِي طَلْحَةَ يَتَامَى فَاشْتَرَى لَهُمْ خَمْرًا فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَجْعَلُهُ خَلًا قَالَ لَا فَاهْرَاقَهُ. ①

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ کی گود میں چند یتیم تھے۔ انہوں نے ان کے لئے شراب خریدی۔ تو جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کا ذکر کیا اور کہا میں اس کا سرکہ بنا لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ انہوں نے اسے بہا دیا۔

فوائد:..... (۱) اگر کوئی بچہ یتیم ہو تو اسے دوسروں کی نگرانی میں دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کے مال کی حفاظت کرنے والے ایماندار ہوں (۲) شراب کا سرکہ بنانا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس کے سرکہ بنالینے کے قائل ہیں۔ نیز یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اکثر مسائل میں حدیث رسول ﷺ کی مخالفت ہی کرتے ہیں اسی طرح فقہ حنفی کے سینکڑوں مسائل صحیح صریح احادیث کے خلاف ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ”الظفر المبین“ کا مطالعہ کریں۔ امام قرطبی رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں ”اگر سرکہ بنانا جائز تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یتیموں کا مال ضائع کر دیا۔ کیونکہ سرکہ کی اجازت نہ دینا ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ (العیاذ باللہ) (بدایۃ المجتہد)

[18]..... بَاب فِي سُنَّةِ الشَّرَابِ كَيْفَ هِيَ

پینے کے شرعی طریقہ کے متعلق

2162- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى

انس بن مالک کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ اور آپ کے بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔ آپ ﷺ نے اسے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب ما قبل فی الصواع (2089) ومسلم، کتاب النکاح، باب تحریم الخمر

فوائد: "اختناث" کہتے ہیں مشکیزے کے منہ کو الٹ کر اس کا اندرونی حصہ باہر نکال کر پانی پینے کو۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اختناث الاستقیہ کیا ہے تو فرمانے لگے مشکیزوں کے منہوں سے پینا (منحة المعبود) لہذا مذکورہ طریقے سے بھی سابقہ علت کی بنا پر پینا ممنوع ہے۔

[20]..... باب فِي الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ اَنْفَاسٍ

تین سانسوں میں پینا

2166- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ.....

عَنْ ثَمَامَةَ قَالَ كَانَ اُنْسٌ يَتَنَفَّسُ فِي ثَمَامَةَ بْنِ اَللَّهِ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ پانی پیتے وقت دو یا تین
الْاِنَاءِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَرَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ مَرَّتَيْنِ بھی دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔
اَوْ ثَلَاثًا .

فوائد: پیتے وقت تین سانس لے کر پینا سنت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی یہ حدیث مروی ہے جس سے اس کی صراحت ہوتی ہے۔ ابن ماجہ میں ہے "کان يتنفس في الاناء ثلاثاً" آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تین سانس لیتے تھے اس لیے تین سانس ہی زیادہ ولی ہیں۔

[21]..... باب مَنْ شَرِبَ بِنَفْسٍ وَاٰحِدٍ

اس کے متعلق جو ایک سانس میں پیئے

2167- أَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ اَبِي الْمُنْتَنِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ ابوالمنثري رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مروان کے پاس تھا کہ ابوسعید
فَمَجَاءَ اَبُو سَعِيْدٍ فَقَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا آئے اور کہا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں ایک
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اُرْوِي مِنْ نَفْسٍ وَاٰحِدٍ سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "برتن کو
قَالَ فَاَبِيْنَ الْاِنَاءِ عَنْ فَيْلِكَ ثُمَّ تَنَفَّسَ قَالَ اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے۔" اس نے کہا مجھے اس میں
اِنِّي اَرَى الْقَدَاةَ قَالَ اَهْرِقُهُ . * تزکا نظر آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے بہا دو۔"

① صحیح البخاری، کتاب الاشرية، باب الشرب بنفسين أو ثلاثة (5631) ومسلم، کتاب الاشرية، باب كراهية النفس في نفس الإناء (5254)

② صحیح : احمد 57/3، والترمذی، کتاب الاشرية، باب ماجاء في كراهية النفخ في الشراب (1887)

فوائد: (۱) دوران پینے کے سانس لیتے ہوئے برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے گا (۲) سانس لے کر پانی پینا زیادہ سیرابی کا باعث ہے (۳) اگر پانی میں تنکا وغیرہ نظر آجائے تو اسے گرا دینا چاہیے یہ اسراف میں داخل نہیں۔

2168- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي قَسَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا
يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي
بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ .^①

ابوقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا
کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”جب تم
میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے
نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ اور نہ

(پانی پیتے) وقت برتن میں سانس لے۔“

[22]..... بَابُ فِي الَّذِي يَكْرَعُ فِي النَّهْرِ

نہر سے پانی پینے والے کے متعلق

2169- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ
الْأَنْصَارِيِّ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُعْوِذُهُ
وَجَدُولٌ يَجْرِي فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ
مَاءٌ بَاتَ فِي الشَّنِّ وَالْأَكْرَعَانَا .^②

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ انصار کے ایک آدمی
کی عیادت کو گئے۔ اور ایک نالی بہ رہی تھی۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے
(تو لے آؤ)۔ ورنہ ہم نہر سے پانی پی لیں گے۔“

فوائد: ”الکراع“ سے مراد (۱) ”الشن“ پرانے مشکیزے کو کہتے ہیں یہ نئے کی نسبت پانی
زیادہ ٹھنڈا کرتا ہے (۲) ”الکراع“ یہ تھیلی و برتن کے بغیر منہ سے پانی لینے کو کہتے ہیں اور ایک قول کے مطابق
دونوں تھیلیوں سے اکٹھا چلو بھرنا اس معنی میں بھی یہ استعمال ہوتا ہے (۳) جاری پانی پاک ہوتا ہے اگر اس
میں بظاہر گندگی نظر نہ آ رہی ہو تو اس کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (153) ومسلم، کتاب الطهارة، باب النهی

عن الاستنجاء باليمين (612)

② صحيح البخاری، کتاب الاشریة، باب شرب اللبن بالماء (5613)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَكْلِ فَقَالَ ذَلِكَ أَحَبُّ ۝

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا۔ کہتے ہیں: اور میں نے آپ ﷺ سے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس سے بھی برا کام ہے۔“

فوائد: آپ ﷺ سے فقط کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں نبی وارد ہے جبکہ کھانے کے بارے ”اجبث“ کے لفظ کا استعمال یہ انس رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے جبکہ سابقہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقریری حدیث کے مقابلے میں یہ اجتہاد مرجوح ہے بہر حال بیٹھ کر کھانا پینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے اور یہی مستحب ہے۔ (واللہ اعلم)

2174- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي زِيَادِ الطَّحَّانِ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ رَأَى يَشْرَبُ قَائِمًا قِئْ قَالَ لِمَ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْهَرِّ قَالَ لَا قَالَ فَقَدْ شَرِبَ مَعَكَ شَرُّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. ۝

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کھڑا ہو کر پی رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قے کر دو۔“ اس نے کہا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو پسند کرتا ہے کہ بلی کے ساتھ پیے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی برے شخص نے تیرے ساتھ پیا ہے۔ یعنی شیطان نے۔

فوائد: اس سے ثابت ہوا بلاوجہ کھڑے ہو کر پینے سے شیطان ساتھ حصہ ڈالتا ہے سوان متعارض احادیث کے درمیان ابن حجر رحمہ اللہ نے یہی تطبیق دی ہے کہ اگر مجبوری ہو یا تو کھڑے ہو کر پینے کی اجازت ہے البتہ بلاعذرا یا کرنا بہتر ہے۔ (الفتح)

[25]..... بَابُ الشَّرْبِ فِي الْمَفْضِضِ

چاندی کے برتن میں پانی پینا

2175- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

① صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب کراہیة الشرب قائما (5243) والترمذی کتاب الاشریة، باب ماجاء فی النهی عن الشرب قائما (3424)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الاشریة، باب انیة الفضة (5634) مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحريم استعمال اواني الذهب (5353)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ مِنْ
 فَضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْرُ جُرْفٌ فِي بَطْنِهِ نَارَ
 جَهَنَّمَ. ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو
 چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی
 آگ بھرتا ہے۔“

فوائد: قیمتی دھاتوں سے بنے برتن یہ انسان کے اندر احساسِ تقاخر جگاتے ہیں اور کبر پیدا
 کرتے ہیں جو کہ انتہائی معیوب صفات ہیں اور آخرت کی تباہی کا باعث ہیں اسی لیے کافروں کے بارے میں
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہی لهم فی الدنیا وہی لکم فی الآخرة.“ (ابن ماجہ: صحیح) یہ ان
 کے لیے دنیا جبکہ تمہارے لیے آخرت میں ہیں (دیکھیے آئندہ حدیث)

2176- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ
 خَرَجْنَا مَعَ حُدَيْفَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ
 فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فَضَّةٍ
 فَرَمَى بِهِ وَجْهَهُ فَقُلْنَا اسْكُتُوا فَإِنَّا إِن
 سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ قَالَ
 أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُهُ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ
 نَهَيْتُهُ وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ
 الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ
 لُبْسِ الْحَرِيرِ وَاللِّدْيَاجِ وَقَالَ هُمَا لَهُمْ
 فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ. ❷

عبدالرحمن بن ابولیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حدیفہ کے ساتھ
 مدائن گئے۔ راستے میں انہوں نے پانی مانگا۔ تو ایک کسان
 چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ تو انہوں نے اس کے
 چہرے پر پھینک دیا۔ ہم نے کہا خاموش رہو۔ اگر ہم نے
 اب پوچھا تو وہ اب نہیں بتائیں گے۔ بعد میں انہوں نے
 خود ہی کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے اسے کیوں پھینکا؟ ہم
 نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے منع کیا تھا، اور
 انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سونے اور چاندی کے
 برتن میں پانی پینے اور باریک اور موٹے ریشم پہننے سے منع
 فرمایا۔ اور فرمایا کہ وہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور
 تمہارے لئے آخرت میں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأكل فی إناء مفضض (5426) ومسلم، کتاب اللباس، والزينة، باب
 تحريم، استعمال إناء الذهب (5361)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأكل فی إناء مفضض (5426) ومسلم، کتاب اللباس، والزينة، باب
 تحريم استعمال إناء الذهب والفضة (5361)

فوائد:..... (۱) پانی میں پھونک مارنے سے پرہیز کرنا چاہیے یہی حکم دوسری مادی اشیاء کا ہے مثلاً چاہے وغیرہ کہ ان کو ٹھنڈا کرنے کی غرض سے پھونک مارنے کی بجائے کسی دوسرے ذریعے سے ٹھنڈا کر لیا جائے یا تنکا وغیرہ ہٹانے کے لیے تھنج وغیرہ استعمال کر لیا جائے (۲) بعض علماء اس سبب پانی پر دم کرنے سے بھی منع کرتے ہیں جبکہ مخالفین اسے خاص حالت قرار دے کر اس کی اباحت کے قائل ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے۔ الدین الخالص)

2180- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. ①
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کیا۔

[28]..... بَابُ فِي سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو پانی پلانے والا خود آخر میں پیئے

2181- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابوقحادة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا. ② کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔“

فوائد:..... پانی پلانے والا سب سے آخر میں پانی پیئے گا یہی حکم ہر اس خدمتگار کے لیے ہے جو عوام الناس کی خدمت پر مامور ہے اسی اعتبار سے امر اور وسا کو چاہیے عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اپنی ضروریات پر توجہ دیں۔ یقیناً یہ سوچ اگر معاشروں، ملکوں کی سطح پر پھیل جائے تو یہ عافیت کے گہوارے بن جائیں اور رعایا جذبہ خدمت سے سرشار ہو جائے۔ (واللہ الموفق)



① صحیح : ابوداؤد، کتاب الاشرية، باب فی النفخ فی الشراب (3728) والترمذی، کتاب الاشرية، باب ماجاء فی

کراهية النفخ فی الشراب (1888)

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة، والفائتة واستحباب تعجيلها (681) وابن ماجه، کتاب الاشرية،

باب ساقی القوم آخِرهم شربا (3434)

۱۰..... ومن كتاب الرؤيا خوابوں کے بیان میں

”الرُّؤْيَا“ اس کی جمع رُؤْيَا تِي ہے اس کا معنی خواب ہے خواب کو سمجھنے سمجھانے کے لیے مختلف دانشور وں و عقلاء نے اپنے نظریات پیش کیے مگر اس کی حقیقت صحیح طور پر آشکار نہیں ہو سکی، علامہ ابن خلدون اس بارے لکھتے ہیں نفس ناطقہ اپنی روحانیت کی بدولت آنے والے واقعات کی بخوبی مطالعہ کر لیتا ہے اور اپنی قوت ادراک سے کام لیتا ہے کبھی یہ علم کمزور ہوتا ہے یعنی خیالی تمثیل و محاکات کے باعث زیادہ صاف نہیں ہوتا تب اس کی تعبیر کی ضرورت پیش آتی ہے اور کبھی یہ علم قوی ہوتا ہے محاکات کی بندشوں سے میرا ایسی صورت میں اس کی تعبیر کی حاجت نہیں ہوتی۔ بہر صورت ہماری تحقیق کے مطابق خوابوں کا الگ جہان ہے جس کو عالم رُؤْيَا کہتے ہیں اور خواب بھی انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔

[1]..... بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾

آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر

2182- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَبَادَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ كَقَبْتُمْ هُنَّ فِي كَمَا نَعَىٰ نَبِيَّ ﷺ! عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ قَوْلُ اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَىٰ لَهُ. ①

عبادہ بن عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے کہا: نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دنیا کی حیات میں بشارت دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے ایسی بات پوچھی ہے کہ تم سے پہلے کسی نے یا فرمایا کہ میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھی۔ پھر فرمایا: ”یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔“

① صحیح : احمد، 315/5، و الترمذی، کتاب الرؤیا، باب قوله (لهم البشری فی الحیاة الدنیا)

فوائد: مومنوں کو دنیا میں ملنے والی خوشخبری کا طریقہ کار نیک خواب ہیں کیونکہ وحی کا سلسلہ تو انبیاء کے ساتھ خاص ہے لہذا عام مومن بندے تک اللہ کے پیغام پہنچانے کا طریقہ یا تو الہام ہے کہ اچانک دل میں القاء کر دیا جائے یا اسے سونے میں حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔

[2]..... بَاب فِي رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْأًا مِنَ النَّبُوَّةِ

مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے

2183- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ ”مومن کا خواب علم نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے
وَأَرْبَعِينَ جُزْأًا مِنَ النَّبُوَّةِ. ① ایک حصہ ہوتا ہے۔“

فوائد: (۱) آپ کے تیس سالہ دور نبوت میں پہلے چھ ماہ آپ کو خوابوں کے ذریعے آگاہی ہوتی رہی ہے ہوتا یہ ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ کو خواب میں نظر آتا وہ دن کو روشنی کی طرح واضح ہو جاتا لہذا تیس سالوں کو چھ مہینے کی صورت میں تقسیم کیا جائے تو یہ چھیالیس حصے نبوت کے بنتے ہیں ان میں سے ایک پہلا حصہ فقط خوابوں پر مشتمل ہے اس اعتبار سے یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار پایا (۲) نبوت کا حصہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں نبوی وصف پیدا ہو گیا اس سے فقط تشبیہ مراد ہے کہ جس طرح اونچی آوا ز اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنے والا مؤذن نہیں ہوتا اگرچہ یہ اذان کا ہی کلمہ ہے اسی طرح خواب دیکھنے والے کو حامل جزء النبوة نہیں کہا جاسکتا (الفتح)

[3]..... بَاب ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت ختم ہو گئی ہے اور بشارتیں باقی ہیں

2184- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكُعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”نبوت ختم ہو گئی اور خوش خبریاں

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التفسیر، باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة (6988) ومسلم، کتاب الرؤیا باب کون الرؤیا من اللہ وأنها جزء من النبوة

وَبَقِيَ الْمُبَشِّرَاتُ ۝ باقی رہ گئی ہیں۔“

فوائد:..... (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ آخری پیغمبر تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں (۲) نبوت کے اختتام کی بناء پر اب رحمن کا اپنے بندوں کو آگاہی کا طریق کار انہیں خوشخبریاں عطا کرتا ہے جو کہ صالح خوابوں کے ذریعے ہوگی البتہ صالح خواب وہی ہوگا جو دین و شریعت کے تابع ہو ورنہ وہ شیطان کو دھوکہ تو ہو سکتا ہے رحمن کی رہنمائی ہرگز نہیں۔ نیز غیر نبی کا خواب دین میں دلیل نہیں ہے۔

[4]..... بَاب فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنا

2185- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ هِيَ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”جَسْمَانِ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ مِثْلِي ۝“

نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔“

فوائد:..... (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں تو یہ حدیث صریح الدلالة تھی جب کہ ہمیں کچھ تفصیلی آگاہی کی ضرورت ہے یعنی اگر تو آپ ﷺ کی شکل ایسی ہی نظر آتی ہے جو کہ قرآن سنت سے ملنے والی معلومات کے مطابق ہے اور خواب میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوتی جو کہ شریعت کے برعکس ہو تو پھر ممکن ہے آج آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا واقع آپ ﷺ ہی کی زیارت کر رہا ہو ورنہ شیطان تو جھوٹ بول ہی سکتا ہے کہ کسی اور کی صورت اپنا کر آ کر کہہ دے کہ میں رسول اللہ ہوں ”فافهم يهديك الله“ (۲) اگر آپ ﷺ اچھی صورت میں نظر آئیں تو یہ دیکھنے والے کے اچھے ہونے کی علامت ہے اگر کوئی کمی وغیرہ نظر آئے تو یہ اصل میں دیکھنے والے کے دین میں موجود ہے (الفتح) لہذا خواب دیکھنے والے کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

2186- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

① صحیح: ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحة براہا المسلم أو تری له (3496)

② صحیح: الترمذی، کتاب الرؤیا، باب ماجاء فی قول النبی من رأی فی المنام فقد رأی (2279) وابن ماجہ، کتاب

تعبیر الرؤیا، باب رؤیة النبی ﷺ (3900)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فِيهِ لَيْلًا فِي رَأْيِهِ: «جَسَ نِيَّ مَجْهِي خَوَابٍ فِي دَيْكِهِ اس نِي حَقِيقَتًا مَجْهِي هِي دَيْكِهِ»»

[5]..... بَابُ فِيمَنْ يَرَى رُؤْيَا يَكْرَهُهُ

بُرا خواب دیکھنے والے شخص کے متعلق

2187- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيُصِقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.»

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کوئی برا خواب دیکھے جس سے ڈرتا ہو تو اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگے اس سے اسے تکلیف نہیں پہنچے گی۔“

فوائد:..... (۱) ”الحلم“ خواب میں نظر آنے والے فاسد خیالات کا نام ہے (۲) برے خیالات و خواب شیاطین کے سبب ہوتے ہیں لہذا ایسی صورت میں انکی تحقیر و تذلیل کے لیے تین دفعہ تھوکا جائے گا (۳) بائیں طرف کو خاص کرنے کی وجہ ہے کہ دائیں کے برعکس یہ گندگی اور ناپسندیدہ چیزوں کا مقام ہے (۴) خوابوں کے نقصان دہ اثرات ہوتے ہیں خواب دیکھنے کے بعد درج بالا امور سرانجام دینے سے بندہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔

2188- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ.....

السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «مِنْ خَوَابٍ دَيْكَتْهَا أَوْ بِيَارٍ هُوَ جَاتَا تَحْتَ فِي هِي نِي اس كَا ذَكَرَ ابُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِي كِيَا تَوَانِهِي نِي كِيَا: «مِنْ بِيَارٍ خَوَابٍ دَيْكَتْهَا جَسَ سِي بِيَارٍ»»

① متفق عليه: البخاری، کتاب التعمیر، باب من رأى النبی فی المنام (6996) و مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی ﷺ (5880)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیة (5747) و مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ (5863)

ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے تم میں سے جو اپنی پسند کا خواب دیکھے تو اللہ کی تعریف کرے اور اچھے آدمی کے علاوہ اور کسی سے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھو کے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے اس طرح اسے ضرر نہیں پہنچے گا۔“

إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمَرِّضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. ❶

فوائد: ”لا يحدث به احدا“ سے معلوم ہوا کہ برا خواب کسی کو بیان کرنے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ بیان کرنے کا یہ نقصان ہے کہ اگر کوئی بری تعبیر منہ سے نکال دے تو وہ پوری ہو جاتی ہے حدیث میں ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ کے ساتھ بندھا ہوتا ہے تعبیر بیان کرنے پر وہ واقع ہو جاتا (ترمذی) لہذا جیسی کوئی منہ سے بات نکالے گا ویسا ہی ہو جائے گا اسی لیے اگر بیان کرنا بھی پڑے تو ایسے آدمی کا انتخاب کیا جائے جو سمجھدار ہو اور علم التعمیر سے آگاہ ہو اور حدیث میں ہے ”لا تحدث الا جیسا اولیبیسا۔“ (ترمذی) (خواب) فقط پیارے یا سمجھدار آدمی کو بیان کرو۔

[6]..... بَاب الرُّؤْيَا ثَلَاثًا

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں

2189- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُهُ فَلَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لئے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ ہے کہ انسان اس میں اپنے دل میں خیالات دوہرایا کرتا ہے لہذا

يُحَدِّثُ بِهِ وَيَقْتُمْ وَيُصَلِّ ① . جب کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہئے

کہ اٹھ جائے اور دعا کرے۔“

[7] بَابُ أَصْدَقِ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

لوگوں میں سے زیادہ سچا خواب زیادہ سچے انسان کا ہوتا ہے

2190- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَبْرَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُبْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا ② .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت قریب ہوگی تو ایسے بہت کم ہوگا کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو اور ان میں زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو ان سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا۔“

فوائد: (۱) اخیر دور میں زمانہ قریب آجائے گا وقت انتہائی تیزی سے گزرے گا (۲) ایسے دور

میں اہل ایمان کے خواب حقیقتوں پر مبنی ہوں گے اور سب سے سچا خواب سب سے سچے بندے کا ہوگا امام مہلب رضی اللہ عنہما لوگوں کو تین درجات میں تقسیم کرتے ہیں (۱) انبیاء: ان کے خواب فقط سچائی پر مبنی ہوتے ہیں بسا اوقات یہ تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ب) نیک لوگ: انکے اکثر خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ج) ان کے علاوہ بقیہ لوگوں کے خوابوں میں سچے، جھوٹے ملے جلے ہوتے ہیں (تنقیح الرواۃ)

[8]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ رُؤْيَا لَمْ يَرَهَا

ان دیکھا خواب بیان کرنے کی ممانعت

2191- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَرْبُوعٍ الْحَدِيثِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ كَيْفَ كَتَبَتْ رُؤْيَا لَمْ يَرَهَا ③ .

اپنے خواب میں جھوٹ ملائے گا قیامت کے دن اسے ایک جوگرہ لگانے کے لئے دیا جائے گا۔“

فوائد: (۱) جھوٹا خواب بیان کرنا انتہائی قبیح حرکت ہے (۲) ایسے شخص کو ناممکن کام کا مکلف

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التعمیر، باب القید فی المنام (7017) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من اللہ (5865)

② صحیح: سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

③ صحیح بالشواہد: تاریخ بغداد للحطیب 93/11 الترمذی، کتاب الرؤیا، باب فی الذی یکذب فی حلمہ (2281)

ٹھہرایا جائے گا نہ یہ کام وقوع پذیر ہو اور نہ ہی اس کی بخشش کی کوئی سبیل نکلے۔

[9]..... بَابُ أَصْدَقِ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ

سحری کے وقت خواب سچا ہوتا ہے

2192- أَخْبَرَنَا مَرَوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ

أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا

فرمایا: ”سحری کے وقت کا خواب بہت سچا ہوتا ہے۔“

بِالْأَسْحَارِ. ①

فوائد:..... مذکورہ حدیث کی سند گرچہ ضعیف ہے بہر حال حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک جب کہ ابن حبان

رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس کی صحت کی جانب اشارہ کیا ہے

(تنقیح الرواة) کے اوقات میں سچے خواب آنے کی وجہ یہی ہے کیونکہ اس وقت خیالات منتشر نہیں ہوتے

ذہن یکسو ہوتا ہے اور معدہ خالی ہونے کی وجہ سے بخارات بھی ذہن کی طرف نہیں چڑھتے کہ جس سے ذہن

میں فاسد خیالات پیدا ہوں اور کیونکہ فرشتوں کے نزول کا وقت ہوتا ہے واللہ اعلم (فتح الباری)

[10]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَعْبَرَ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ

عالم یا ناصح کے علاوہ کسی اور سے خواب بیان کرنے کی کراہت

2193- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ

سَيْرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: خواب

يَقُولُ لَا تَقْضُوا الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ

کو عالم یا خیر خواہ کے علاوہ کسی اور سے بیان نہ کرو۔“

نَاصِحٍ. ②

فوائد:..... ابوداؤد کے الفاظ ہیں ”لا تقصّها الا على واذا و ذی رای .“ خواب صرف

چاہنے والے اور صاحب رائے شخص کو بیان کرو ترمذی میں ہے ”لا تحدّث الا حبیبا او لیبیا .“ صرف

① ضعیف: الترمذی، کتاب الرؤیا، باب (بهم البشرى فى الحياة الدنيا)

② صحیح: الترمذی، کتاب الرؤیا، باب فی تاویل ما یستحب منها وما یکره (2280)

پیارے و تعلقہ کے سامنے (خواب) بیان کرو۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب ایسے بندے کے سامنے بیان کیا جائے جو سنتے ہی الٹی سیدھی منہ سے نکالنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اچھی بات ہی منہ سے نکالے کیونکہ تعبیر کرنے والے کے مطابق ہی خواب واقع ہو کر رہتا ہے (دیکھئے آئندہ اثر)

[11]..... بَابُ الرُّؤْيَا لَا تَقَعُ مَا لَمْ تُعَبَّرْ

خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے اس کا اثر واقع نہیں ہوتا

2194- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكَيْعَ بْنَ عَدُسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ.....

ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”خواب جب تک طائرِ ما لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حُدِّثَ بِهَا دیا جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔“

فوائد:..... گویا کہ خواب کو پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے جیسے کہ ایک مربع المحرک پرندہ ہو اس کی ٹانگ کے ساتھ معلق شے ہلکی سی جنبش سے گر پڑتی ہے اسی طرح گویا تقدیر کے وقوع کے لیے ممبر کے ہونٹوں کی حرکت ہی کافی ہوتی ہے جیسا کہ الطیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

[12]..... بَابُ فِي رُؤْيَا الرَّبِّ تَعَالَى فِي النَّوْمِ

خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھنا

2195- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ وَسَأَلَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يُحَدِّثَهُ قَالَ.....

عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ”میں نے اپنے رب کو بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: ”تمہیں علم ہے کہ فرشتے کس کے متعلق بات کر رہے ہیں؟“ میں نے

① صحیح : ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرؤیاء (5020) والترمذی، کتاب الرؤیا باب اذا رأى فی المنام ما یکره (2278)

أَعْلَمُ يَا رَبِّ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ
كَيْفَيْ فَوَجَدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ تَدْيِيٍّ
فَعَلِمَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَتَلَا وَكَذَلِكَ نُرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَيْكُونَ مِنَ
الْمُوقِنِينَ ۝

کہا: ”تو ہی بہتر جانتا ہے اے میرے پروردگار، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی، پس میں نے آسمان و زمین کی ہر چیز کو جان لیا، اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ”اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو زمین و آسمان کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ یقین کرنے والوں سے ہو جائے“ (سورۃ انعام: ۵۷)

فوائد: (۱) احمد کے ہاں معاذ رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے (قلت لا ادري يا رب) سوال اس کا یہ جواب (أنت يا اعلم يا رب) 2 دفعہ تکرار کے ساتھ ہوا جب کہ ترمذی کے مطابق آپ ﷺ نے 3 مرتبہ (لا ادري) کہا تھا (۲) ان صفات والی احادیث پر ایمان لانا لازم ہے بغیر کسی تاویل تمثیلی و تشبیہیہ و تعطیل کے امام جوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان ظواہر کے بارے علماء کے مختلف مسالک ہیں کچھ ان کی تاویل کے قائل ہیں وہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث میں اس کا احترام کرتے ہیں جب کہ ائمہ سلف تاویل سے رک جانے کے قائل ہیں ان کے نزدیک ان ظاہری دلائل کو اسی طرح مانا جائے گا اور ان کی تشریح و معنی رب تعالیٰ کے سپرد ہونگے (۳) لہذا سلف و خلف کا یہی عقیدہ ہے جیسا کہ استواء کے متعلق سوال جواب میں سلف سے منقول ہے ”الاستواء معلوم و کیفیتہ مجهول و الايمان به واجب - والسؤال عنه بدعة.“ اللہ عرش پر مستوی ہونے کا ہمیں علم ہے جب کہ کیفیت سے ہم ناواقف ہیں اس پر ایمان لانا فرض جب کہ اس بارے سوال بدعت ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان صفات کو جیسے سنا ویسے ہی مان لیا کسی نے کیفیت بارے دریافت نہیں کیا (واللہ اعلم) (۴) بعض لوگ اس حدیث کی بناء پر محمد ﷺ کو بشریت سے نکال دیتے ہیں اور کہتے ہیں آپ ﷺ سبھی کچھ جان گئے تھے جو ہوا اور جو ہونے والا تھا آپ ﷺ کو لوح و قلم سبھی کا علم تھا۔ حالانکہ یہ لوگ قرآن کو پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں (۱) ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدَعَا مَنِ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ - إِنْ اتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾ (الاحقاف: 9) کہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں مجھے یہ نہیں پتہ میرے ساتھ (آخرت میں) کیا ہونا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اپنی طرف ہونے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں اور میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں۔

(ب) ﴿قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ط وَكُوْنَتْ اَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سَتَكُنْتُمْ مِنَ الْغَيْبِ وَمَا مَسْنَى السُّوءِ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف: 188)

”کہہ دو میں اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب دان ہوتا تو میں بہت سی خیر کو اکٹھا کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ڈرانے والا خوشخبری دینے والا ہوں۔“ چنانچہ یہ اور اس جیسے بہت سے دلائل ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ بشر ہی تھے اور آپ کو انسانوں کی طرح ہی فقر و غنی، صحت و مرض لاحق ہوتی تھی لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور مبلغِ امین تھے اور ان صفات کی بناء پر ساری کائنات کے امام تھے جب کہ مذکورہ دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا سوال فرشتوں کے جھگڑنے کے بارے تھا جو کہ آپ ﷺ کو معلوم کروایا گیا اور آپ ﷺ فقط انہیں امور سے آگاہی حاصل کر سکے۔ (واللہ اعلم)

2196- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قُطَيْبَةَ.....

عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَنْ رَأَى رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ۱

یوسف کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ”جس نے خواب میں اپنے رب کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

[13]..... بَابُ فِي الْقُمُصِ وَالْبُشْرِ وَاللَّبَنِ وَالْعَسَلِ وَالسَّمَنِ وَالْتَمْرِ

وَعَبْرٌ ذَلِكَ فِي النَّوْمِ

قمیض، کنواں، دودھ، شہد، گھی اور کھجور وغیرہ کا خواب میں دیکھنا

2197- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا إِذَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يَعْرُضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ فَقَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے پاس پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے قمیض پہنی ہوتی تھیں جن میں سے کچھ قمیضیں سینے تک پہنچی تھیں اور کچھ اس سے نیچے تھیں۔ میرے سامنے عمر بن خطاب بھی پیش کئے گئے۔ انہوں نے ایسا

مَنْ حَوَّلَهُ فَمَاذَا تَأَوَّلَتْ ذَلِكْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ . ❶

کرتہ پہنا ہوا تھا جو زمین پر لگ رہا تھا۔ “آپ ﷺ کے
آس پاس کے لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ اس کی
کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دین۔“

فوائد: (۱) معبر کے لیے قرآن و سنت کا عالم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ قرآن و سنت میں غور کر
کے اس کی تعبیر کر سکے (۲) خواب میں قمیض کا نظر آنا یہ بندے کی دینداری کی علامت (۳) فضیلت عمر رضی اللہ
سے آگاہی ہوتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دین کے معاملے میں سب سے آگے تھے۔

2198- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ نَافِعٍ

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ فِي عَهْدِ
النَّبِيِّ ﷺ وَمَا لِي مَبِيتٌ إِلَّا فِي مَسْجِدِ
النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ
يَأْتُونَهُ فَيَقْضُونَ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا قَالَ فَقُلْتُ
مَا لِي لَا أَرَى شَيْئًا فَرَأَيْتُ كَأَنَّ النَّاسَ
يُحْسِرُونَ فَيَرْمِي بِهِمْ عَلَى أَرْجُلِهِمْ
فِي رِكْبِي فَأُخِذْتُ فَلَمَّا دَنَا إِلَى الْبَيْرِ
قَالَ رَجُلٌ خُذُوا بِهِ ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظْتُ هَمَّتْنِي رُؤْيَايَ وَأَشْفَقْتُ
مِنْهَا فَسَأَلْتُ حَفْصَةَ عَنْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ
مَا رَأَيْتَ فَقُلْتُ لَهَا سَلَى النَّبِيُّ ﷺ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ
كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے زمانہ میں مسجد
نبوی میں سویا کرتا تھا۔ اور صبح کے وقت لوگ نبی ﷺ
سے اپنے خواب بیان کرتے۔ میں نے کہا: مجھے کیا ہے؟
میں خواب نہیں دیکھتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ جمع
ہوئے ہیں اور ایک کنویں میں پاؤں کے بل ڈالے جا
رہے ہیں۔ اور میں بھی پکڑ لیا گیا۔ جب میں کنویں کے
قریب گیا تو ایک آدمی نے کہا اس کو دائیں سے پکڑو جب
میں جاگا تو اپنے خواب کی وجہ سے غمگین تھا۔ میں اس سے
ڈر گیا۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا:
تو نے بہت اچھا دیکھا ہے۔ میں نے درخواست کی کہ
نبی ﷺ سے اس سے متعلق سوال کیجئے۔ انہوں نے
آپ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
”عبداللہ بہت اچھا آدمی اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔“

فوائد: (۱) بالغ آدمی مسجد میں سو سکتا ہے (۲) مجبوری کی حالت میں حالت جنابت میں مسجد

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإیمان والشراعه، باب تفاضل أهل الإیمان فی الأعمال (23) و مسلم، کتاب فضائل
الصحابہ، باب مناقب عمر بن خطاب ابی حفص القرشی العدوی (3691) h

❷ متفق علیہ: البخاری، التہجد، باب فضل قیام اللیل (1131) و مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ (6320)

محمد بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ کے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ دودھ کا دیکھنا اسلام ہے۔ اور کشتی کا دیکھنا نجات ہے۔ اور اونٹ غم، اور سبزہ جنت اور عورت کا دیکھنا بھلائی ہے۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّبْنُ الْفِطْرَةُ وَالسَّفِينَةُ نَجَاةٌ وَالْجَمَلُ حُزْنٌ وَالْخُضْرَةُ الْجَنَّةُ وَالْمَرَأَةُ خَيْرٌ. ❶

2202- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ.....

عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوں سے فرماتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ مجھے بتائے میں اس کی تعبیر بتاؤں گا۔“ کہتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سا تباں دیکھا جس سے شہد اور گھی نکل رہا ہے۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا اس میں سے ہتھیلی بھر بھر کر لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لیتا ہے اور کوئی تھوڑا۔ تو آپ ﷺ رسی پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اوپر چڑھایا۔ پھر آپ کے بعد والا شخص اُسے پکڑ کر اوپر چڑھایا۔ تو اس کو بھی اللہ نے اوپر چڑھادیا۔ پھر اس کے بعد والا شخص اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا۔ اسے بھی اللہ نے اوپر چڑھادیا۔ پھر اس کے والے شخص نے اس کو پکڑا تو وہ کاٹ دی گئی۔ پھر اسے جوڑ دیا گیا۔ پس وہ جڑ گئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر بیان کرو۔“

عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصِّهَا عَلَيَّ فَأَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ لَفَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظِلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطَفُ عَسَلًا وَسَمْنَا وَرَأَيْتُ أَنْاسًا يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَمُسْتَكْبِرٌ وَمُسْتَقِيلٌ وَرَأَيْتُ سَبَّابًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الَّذِي بَعْدَكَ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ فَاتَّصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرْهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا وَكَانَ أَعْبَرَ النَّاسَ لِلرُّؤْيَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَا الظِّلَّةُ فَإِلَاسْلَامٌ وَأَمَا الْعَسَلُ

اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکرؓ اچھی تعبیر کرتے تھے، انہوں نے کہا: کہ وہ سائبان اسلام ہے۔ اور شہد کی منھاس اور گھی کی چکنائی سے مراد قرآن ہے۔ اور وہ لوگ جو ہتھیلیاں بھر بھر کر لے رہے تھے کوئی زیادہ لیتا تھا اور کوئی کم تو وہ لوگ قرآن حاصل کرنے والے ہیں۔ اور سی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کو پکڑا پس اللہ نے آپ کو اس کے ذریعے بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد اسے کوئی آدمی پکڑے گا۔ تو وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہوگا پھر وہ آدمی اسے پکڑے گا اور وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہوگا۔ پھر اسے ایک اور آدمی پکڑے گا تو وہ کاٹ دی جائے گی۔ پھر اسے ملا دیا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا، میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیں میں نے صحیح کہا یا غلط؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے صحیح بھی کہا ہے اور غلط بھی“۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے صحیح کیا کہا اور غلط کیا کہا؟ آپ ﷺ نے انہیں یہ بتانے سے انکار کر دیا۔

فوائد: (۱) عَبْرَ (نَصَرَ) اس کا معنی ہے تاویل و تفسیر کرنا۔ عابر کہتے ہیں کسی خاص شے میں نظر ڈالنے والے کو اور اسی طرح ”مجر“ ایک شے سے دوسری شے پر استدلال کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نطقت (نَصَرَ) کا معنی قطرہ قطرہ کر کے تھوڑا تھوڑا ٹپکانا۔ (۲) کسی مسئلے کا حل درپیش ہو تو استاذ اپنے کسی لائق شاگرد کو وضاحت کی اجازت دے سکتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ پیدا ہوگی بہر حال بعد میں معاملہ سلجھ جائے گا۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التعبیر، باب من لم يراء الرؤيا لأول عابر اذا لم يصب (7046) ومسلم، کتاب الرؤیا،

باب فی تاویل الرؤیا (5887)

2203- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا مَسْكِينُ الْحَرَّانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ.....

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ شَمْسًا أَوْ قَمَرًا شَكَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي الْأَرْضِ تَرَفُّعَ إِلَى السَّمَاءِ بِأَشْطَانٍ شَدَادٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِسَيِّبِ بْنِ كَثِيرٍ فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ أُخَيْلِكَ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْسَهُ. ❶

عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا سورج یا چاند زمین پر ہیں۔ اور یہ تخت رسیوں کے ذریعے آسمان پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس بات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمہارا بھتیجا ہے یعنی خود رسول اللہ ﷺ۔“

فوائد: (۱) اس سے معلوم ہوا سورج یا چاند کے اٹھائے جانے سے مراد کسی عظیم ہستی کے اٹھائے جانے کا اشارہ ہوتا ہے (۲) خواب ضروری نہیں کہ اپنے متعلق ہی دیکھا جائے بلکہ اپنے متعلقین کے متعلق بھی خواب نظر آسکتا ہے۔

2204- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ إِنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ كَأَحْسَنِ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الصَّادِقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ. ❷

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا سر ٹوٹ گیا۔ یہ وہ مصیبت تھی جو احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔ میں نے دوسری دفعہ اسے حرکت دی تو وہ پہلے جیسی اچھی ہو گئی۔ تو یہ فتح مکہ اور مسلمانوں کی جمعیت تھی۔ جو اللہ نے دی۔ میں نے اس میں ایک گائے بھی دیکھی اور اللہ بہتر ہے۔ وہ گائے احد کے دن مسلمانوں کی جماعت تھی (جو شہید ہوئی اور بھلائی) وہ اس بھلائی اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں یوم بدر کے بعد دیا۔“

❶ اسنادہ صحیح: كشف الأستار للبخاری 397/1 (844) مزید دیکھئے مجمع الزوائد 23/9-24

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام (36222) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب رؤیا النبی ﷺ (5893)

فوائد:..... خواب میں تلوار کے ٹوٹنے کو دیکھنا یہ نقصان پہنچنے کی جانب اشارہ ہے اور تلوار صحیح

سلامت لہرانا یہ فتح و کامرانی کی نشانی ہے۔

2205- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں مضبوط زرہ پہنچے ہوئے ہوں۔ اور ایک بیل (البقرہ کا اطلاق گائے اور بیل ہر دو پر ہوتا ہے) دیکھا جو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں نے تعبیر کی کہ زرہ تو مدینہ ہے اور وہ بیل کچھ لوگوں کی جماعت ہے اور اللہ ہی بہتر ہے اگر ہم مدینہ میں ہی رہتے، اگر وہ ہم پر داخل ہوتے تو ہم ان سے لڑتے۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لوگ کفر میں (دور جاہلیت میں) تو ہم پر داخل نہیں ہوئے، کیا اب حالت اسلام میں ہم ان کو اپنے اوپر داخل کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تم جو چاہو کرو۔“ انصار نے آپس میں کہا: ہم نے نبی ﷺ کی رائے نہیں مانی، پھر وہ آئے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو اختیار ہے آپ نے فرمایا: ”اب؟“ نبی جب اپنی زرہ پہن لیتا ہے تو اسے لائق نہیں کہ وہ لڑائی کے بغیر اسے اتارے۔“

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ وَرَأَيْتُ بَقْرًا يُنْحَرُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةَ وَأَنَّ الْبَقْرَ نَفْرٌ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَلَوْ أَقْمْنَا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا دَخَلُوا عَلَيْنَا قَاتَلْنَاهُمْ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا دَخَلَتْ عَلَيْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَلْتَدْخُلُ عَلَيْنَا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَشَأْنُكُمْ إِذَا وَقَّالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُ رَدَدْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَأَيْتُ فَجَاءُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنُكَ فَقَالَ الْآنَ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيِّ إِذَا لَيْسَ لِأُمَّتِهِ أَنْ يَضَعَهُ حَتَّى يُقَاتِلَ ①

فوائد:..... (۱) مدینہ مسلمانوں کے لیے محفوظ قلعہ ہے یہاں اسلام دشمن تو تیس یورش نہیں کر سکتیں

(۲) جنگ احد میں آپ ﷺ کا ارادہ مدینہ میں ٹھہر کر ہی لڑنے کا تھا (۳) ساتھیوں کا مشورہ اگرچہ حکم نہیں ہوتا۔ بہر حال اگر زیادہ لوگ مصر ہوں تو ان کی مان لینا اسوۂ رسول ہے (۵) نبی کے ہتھیار پہن لینے پر بغیر جنگ یا کافروں کو ذلیل کیے بغیر انہیں اتارنا جائز نہیں۔

2206- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ.....

① صحیح علی شرط مسلم : احمد 351/3، والطبقات لابن سعد 32-31/1/2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَكْرَهُ الْعُلَّ وَأَحْبَبُ الْقَيْدِ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ .^①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ”میں خواب میں طوق دیکھنے کو برا جانتا ہوں اور قید (پیرایوں) کو پسند کرتا ہوں قید دین کی مضبوطی ہے۔“

فوائد:..... خواب میں پیرایوں کا نظر آنا کہ بندہ ان میں جھکنا ہوا ہو یہ دین ثابت قدمی کی علامت ہے۔

2207- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ.....

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَائِرَةَ الشَّعْرِ تَفَلَّةٌ أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَسْكَنْتْ مَهْبِيعَةً فَأَوْلَتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةَ بِنَقْلِهَا اللَّهُ إِلَى مَهْبِيعَةٍ .^②

عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”میں نے خواب میں ایک کالی اور پریشان بالوں والی میلی کچیلی عورت دیکھی۔ جو مدینہ سے نکال کر ’مہبیعہ‘ میں ٹھہرائی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کہ وہ مدینہ کے وبا ہے جسے اللہ نے مہبیعہ میں بھیج دیا۔“

فوائد:..... (۱) تفلہ گندی بدبودار کو کہتے ہیں (۲) جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو یہاں وبا پھیلی تھی جس کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے اور بلالؓ مکہ کو یاد کر کے شعروں کی صورت میں پریشانی کا اظہار کرتے۔ آپ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جب یہ پریشانی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں مکہ کی طرح مدینہ محبوب کر دے اور اس کی بیماری کو مجھ منتقل کر دے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور بطور علامت آپ ﷺ کو خواب میں ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا۔

2208- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عبيدةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَجُلًا أَتَانِي بِكُتْلَةٍ مِنْ تَمْرٍ فَأَكَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاطَةَ فَأَذَنْبِي حِينَ مَضَعْتُهَا ثُمَّ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کھجور سے بھرا ہوا پیانا دیا۔ میں نے اسے کھایا۔ اس میں ایک گٹھلی تھی جب میں نے اسے چبایا تو اس نے مجھے تکلیف دی۔ پھر

① متفق علیہ: البخاری، کتاب التعبير، باب القید فی المنام (7017) و مسلم، فی الرؤیا (2263)

② صحیح البخاری، کتاب التعبير الرؤیا، باب اذا رأى انه أخرج الشيء من كوة..... (7038) واحمد (137/2)

اس نے مجھے دوسرا پیمانہ دیا تو میں نے کہا: ”جو پیمانہ تم نے مجھے پہلے دیا تھا۔ اس میں ایک گھنٹی تھی جس سے مجھے تکلیف ہوئی پھر میں نے اسے کھالیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ آپ کو سکون کی نیند نصیب ہو! یہ وہی لشکر ہے جو آپ نے بھیجا ان کو و دفعہ مال غنیمت ملا۔ دونوں دفعہ انہوں نے ایک آدمی پایا جو آپ کا ذمہ یاد دلاتا تھا۔“ میں نے مجاہد سے کہا: آپ کا ذمہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: لا الہ الا اللہ کہتا تھا۔

أَعْطَانِي كُنْتَلَةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ الَّذِي
أَعْطَيْتَنِي وَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً أَذْتِنِي
فَأَكَلْتُهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَامَتْ عَيْنُكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ السَّرِيَّةُ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا
عَنْمُوا مَرَّتَيْنِ كِلْتَاهُمَا وَجَدُوا رَجُلًا
يَنْشُدُ ذِمَّتَكَ فَقُلْتُ لِمَجَالِدٍ مَا يَنْشُدُ
ذِمَّتَكَ قَالَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . ❶

فوائد: (۱) ”کُنْتَلَةً“ یہ منفقہ رائے رکھنے والی جماعت کو کہتے ہیں اور اسی طرح کسی بھی چیز کے اکٹھے ٹکڑے کو بھی (۲) سریہ کو حاصل ہونے والا سبھی بہترین وعدہ تھا کیونکہ وہ کفار سے حاصل کیا گیا تھا البتہ کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہو وہ ناپاک و ناپسندیدہ اور تکلیف کا باعث ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

2209- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ هُوَ ابْنُ بَكَيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ
عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

زوجہ نبی ﷺ کہتی ہیں۔ اہل مدینہ میں ایک عورت تھی۔ جس کا شوہر تاجر تھا۔ (سفر پہ) آتا جاتا رہتا تھا۔ جب اس کا شوہر باہر ہوتا تھا تو وہ خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور وہ اسے حاملہ چھوڑ کر باہر جاتا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہتی میرا خاوند تجارت کے لئے باہر گیا تھا اور مجھے حاملہ چھوڑ گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ایک ستون ٹوٹ گیا ہے۔ اور میں نے ایک کانابچہ جنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب ہے تمہارا شوہر تمہارے پاس انشاء اللہ خیریت سے لوٹے گا۔ اور

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ
كَانَتْ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهَا زَوْجٌ
تَاجِرٌ يَخْتَلِفُ فَكَانَتْ تَرَى رُؤْيَا كَلَّمَا
غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَلَّمَا يَغِيبُ إِلَّا
تَرَكَهَا حَامِلًا فَتَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَتَقُولُ إِنَّ زَوْجِي عَرَجٌ تَاجِرٌ أَفْتَرَ كُنِي
حَامِلًا فَرَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّ
سَارِيَةَ بَيْتِي انْكَسَرَتْ وَأَنِّي وَلَدْتُ
غُلَامًا أَعْوَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ

تمہارے ہاں نیک بچہ پیدا ہوگا۔ یہی خواب وہ دو یا تین مرتبہ دیکھتی۔ ہر مرتبہ وہ رسول ﷺ کے پاس آتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اسی طرح کہتے۔ اس کا شوہر لوٹا اور اس کے بچہ پیدا ہوتا۔ ایک دن وہ اس طرح آئی جیسے پہلے آیا کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے۔ اس نے وہی خواب دیکھا تھا میں نے اس سے کہا۔ اے اللہ کی بندی تو رسول اللہ ﷺ سے کیا پوچھنا چاہتی ہے؟ اس نے کہا میں خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس کے متعلق پوچھا کرتی تھی آپ ﷺ فرماتے ”بہتر ہے۔“ تو اسی طرح ہو جاتا جس طرح وہ فرماتے۔ میں نے کہا: مجھ سے اپنا خواب بیان کرو۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ آئیں تو میں انہی کو بتاؤں۔ جس طرح میں پہلے بتاتی تھی۔ اللہ کی قسم! جب تک اس نے مجھے نہ بتایا میں نے اسے نہ چھوڑا۔ میں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! اگر تیرا خواب سچا ہے تو تیرا شوہر مر جائے گا۔ اور تیرے ہاں برا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بیٹھ کر رونے لگی۔ اور اس نے کہا مجھے اس وقت کیا ہو گیا تھا جب میں نے اپنا خواب تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور وہ رورہی تھی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عائشہ! اسے کیا ہوا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو آ کے خواب اور تعبیر کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! چھوڑو جب مسلمان کے خواب کی تعبیر کرو تو اچھی تعبیر کرو۔ کیونکہ خواب اسی طرح واقع ہو جاتا جس طرح اس کی تعبیر کیجاتی ہے۔“ چنانچہ اللہ کی قسم اس کا شوہر

يَرْجِعُ زَوْجُكِ عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى صَالِحًا وَتَلِيدِينَ غُلَامًا بَرًّا فَكَانَتْ تَرَاهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ تَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُ ذَلِكَ لَهَا فَيَرْجِعُ زَوْجُهَا وَتَلِدُ غُلَامًا فَجَاءَتْ يَوْمًا كَمَا كَانَتْ تَأْتِيهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَائِبٌ وَقَدْ رَأَتْ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَقُلْتُ لَهَا عَمَّ تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّةَ اللَّهِ فَقَالَتْ رُؤْيَا كُنْتُ أُرَاهَا فَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْأَلُهُ عَنْهَا فَيَقُولُ خَيْرًا فَيَكُونُ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ فَأَخْبِرْنِي مَا هِيَ قَالَتْ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْرِضْهَا عَلَيْهِ كَمَا كُنْتُ أَعْرِضُ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهَا حَتَّى أَخْبَرْتَنِي فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ لَيَمُوتَنَّ زَوْجُكِ وَتَلِيدِينَ غُلَامًا فَاجْرَأْ فَفَعَدَّتْ تَبْكِي وَقَالَتْ مَا لِي جِئِنِ عَرَضْتُ عَلَيْكَ رُؤْيَايَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا مَا لَهَا يَا عَائِشَةُ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَمَا تَأَوَّلْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ إِذَا عَبَرْتُمْ لِلْمُسْلِمِ الرُّؤْيَا فَاغْبُرُوهَا عَلَى الْخَيْرِ فَإِنَّ الرُّؤْيَا تَكُونُ عَلَى مَا يَعْبُرُهَا

صَاحِبُهَا فَمَاتَ وَاللَّهُ زَوْجُهَا وَلَا أَرَاهَا
 إِلَّا وَلَدْتُ غُلَامًا فَاجِرًا ۝

فوائد:..... (۱) مذکورہ حدیث میں اگرچہ محمد ابن اسحاق رضی اللہ عنہ مدلس عن سے بیان کرتے ہیں لیکن ابن حجر رضی اللہ عنہ نے داری کے حوالے سے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (واللہ اعلم) (۲) خواب کی تعبیر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط پیش نظر رہنی چاہیے (۳) معبر کو چاہیے کہ وہ کوشش کر کے اچھا استدلال کر کے اچھی تعبیر کرے اور یہ ذہن میں رکھے یہ میرے بیان کردہ طریقہ پر واقع ہو جائے گا (۴) اگر باوجود کوشش کے کوئی اچھی تعبیر نہ بن سکے تو بری تعبیر سے بھی آگاہ کیا جاسکتا ہے جیسا کہ یوسف رضی اللہ عنہ نے اپنے دوستوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی۔ (واللہ اعلم)



① رجالہ ثقات: لیکن ابن اسحاق مدلس عن سے بیان کرتے ہیں، اس کے باوجود حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے الفتح (432/12)

۱۱..... ومن كتاب النكاح

نکاح کے بیان میں

نکاح..... یہ باب نکح (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شادی کرنا، جماع کرنا دونوں ہی مستعمل ہیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح لغت میں ”ملانا اور ایک دوسرے میں داخل ہونا“ کے معنی میں ہے اور شرعی طور پر اس کا حقیقی معنی شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے (فتح الباری) امام الراجزی جزاً بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں کے لیے مشترک ہے۔ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی ترجیح دی ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّزْوِيجِ

نکاح کی ترغیب دینا

2210- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ أَبِي الْمُغَلِّسِ.....

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَدَّرَ عَلَيَّ أَنْ يَنْكَحَ فَلَمْ يَنْكَحْ فَلَيْسَ مِنَّا. •
ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس اللہ ﷻ سے قدر علیٰ انہیں نکاح کرنے کی طاقت ہو پھر وہ نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

فوائد:..... (۱) شادی پر قدرت ہونے کے بعد بلاوجہ تاخیر یہ دین و دنیا کے خسارے کا باعث ہے۔ خصوصاً موجودہ ماحول میں اس سے سستی عظیم کوتاہی ہے۔ لہذا انسان جب بالغ ہو جائے اور نکاح کے اخراجات کے قابل ہو تو فوری نکاح ہی باعث خیر ہے (۲) (فلیس منا) کا معنی ہے۔ لیس علی طریقتنا یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں نہ کہ وہ ملت سے ہی خارج ہے البتہ اگر وہ اس سنت سے اعراض

① مرسل ضعیف: اس کی مکمل تخریج ”مجمع الزوائد“ میں 7396 کے تحت مذکور ہے۔ نیز مراسیل لابی داؤد: 202

کرے یا اس کے برعکس کوراج سمجھے تو ایسی صورت میں وہ ملت سے خارج مقصود ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(دیکھیے۔ ہماری کتاب ”فلیس منا“)

[2]..... بَابُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَوْلٌ فَلْيَتَزَوَّجْ

جس کے پاس نکاح کی طاقت ہو کہ وہ نکاح کرے

2211- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ.....

عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان رسول ﷺ کے پاس تھے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دینے والا ہے۔“

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَبَابًا لَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ ❶

فوائد:..... (۱) ”الباءة“ سے مراد نکاح و شادی ہے۔ باءة یہ المباءة سے ہے اور المباءة یہ منزل کو

کہتے ہیں چونکہ شادی کرنے والا اپنی بیوی کو جگہ فراہم کرتا ہے اس لیے شادی پر باءة کا لفظ بولا جاتا ہے۔ (دیکھیے تحفہ) (۲) باءة سے مراد شادی کے اخراجات ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ کے مطابق یہی بات قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ اگر بعض اہل علم کے مطابق اس سے مراد شہوت سے عاجزی ہو تو ایسے بندے کو شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا (۳) روزے نوجوان غیر شادی شدہ حضرات کے لیے انتہائی تقویٰ و طہارت کا باعث ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر فضائل ان کی اہمیت کو دوچند کر دیتے ہیں۔ (وفقنا اللہ)

2212- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَهُ عُثْمَانُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا

❶ أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم (الحديث 5066) وأخرجه مسلم، کتاب النکاح،

باب استحباب النکاح لمن تاقت اليه نفسه ووجد مونه (الحديث 3386)

نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کیا آپ کو ایسی لڑکی کی خواہش ہے جو آپ کو ماضی یاد دلائے؟ تو عبد اللہ نے کہا: آپ نے یہ بات کہی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَلْ لَكَ فِي جَارِيَةٍ بَكْرٍ
تَذَكَّرُكَ فَقَالَ لَيْنُ قُلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ مِنْكُمْ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ
وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ
فَلْيُصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ ❶

فوائد: (۱) ”التَّبَتُّلُ“ کہتے ہیں نکاح نہ کرنے عورتوں سے الگ رہنے کو اسی سے بتول ہے جو کہ ایسی عورت کے لیے بولا جاتا ہے جو کہ مردوں سے الگ تھلک رہے اس میں حاجت نہ رہے۔ (۲) اسلام میں رہبانیت اختیار کرنا نکاح چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سنت سے ایک سے زیادہ نکاحوں کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔

[3].... باب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

عورتوں سے علیحدہ ہونے کی ممانعت

2213- أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ سَمِعَ.....

سَعِيدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ
وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلُ لَأَخْتَصَمْنَا ❷
سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے علیحدگی کی اجازت نہیں دی۔ اگر آپ ﷺ علیحدہ ہونے کی اجازت دے دیتے تو ہم خصمی ہو جاتے۔

2214- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ

❶ أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ من استطاع منكم البائة فليتزوج (الحديث 5065 - وأخرجه مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه اليه ووجد مؤنه (الحديث 3384)
❷ أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء (الحديث 5073) وأخرجه مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن تاقت اليه نفسه ووجد مؤنه واشتغال من عجز عن المون بالصوم (الحديث 3390)

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَةَ عَائِشَةَ وَنِسَاءَهُمَا كَهْتِي هِيَ كَمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَوْرَتِي
عَنِ التَّبْتُلِ ①

2215- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونِ الَّذِي كَانَ
مِنْ تَرْكِ النِّسَاءِ بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ
بِالرَّهْبَانِيَّةِ أَرَعَيْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ
أُصَلِّيَ وَأَنَامَ وَأَصُومَ وَأُطْعِمَ وَأَنْكِحَ
وَأُطْلِقَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ
بِمَنِّي يَا عُثْمَانُ إِنَّ لَأَهْلِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ سَعْدٌ
فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ أَجْمَعَ رِجَالٌ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
هُوَ أَقْرَبُ عُثْمَانَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ أَنْ
نُخْتَصِيَ فَنَبِّئَلِ ②

سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عثمان بن
مطعون اس حالت میں تھے کہ وہ عورتوں کو ترک کرتے
تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں
بولایا۔ اور فرمایا ”اے عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا
گیا۔ کیا تم میری سنت سے منہ پھرتے ہو؟ انہوں نے کہا
یا رسول اللہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت یہ
ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ
بھی رکھتا ہوں اور کھاتا بھی ہوں۔ اور نکاح کرتا ہوں اور
طلاق بھی دیتا ہوں جس نے میری سنت سے روگردانی کی
وہ مجھ سے نہیں۔ اے عثمان! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے
اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔“ سعد کہتے ہیں اللہ کی
قسم! مسلمانوں میں سے کچھ مرد اس بات پر آمادہ تھے کہ
اگر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ان کی حالت پر قائم رکھا
تو ہم خصی ہو کر عورتوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

فوائد: (۱) اسلام میں رہبانیت ممنوع اور سنت سے بے رغبتی ہے (۲) راتوں کو مسلسل قیام
بلا آرام کیے اور دن مسلسل روزے بلا چھوڑے، یہ ولایت کی نہیں بلکہ سنت سے انحراف کی علامت ہے جو کہ

① اسنادہ صحیح: حسن کا تابعی سے ”عن“ کے صنف سے روایت کرنا نقصان دہ نہیں ہے۔ اخرجہ ترمذی، کتاب النکاح، باب
ما جاء في النهي عن التبتل (الحديث 1082) والنسائي، في كتاب النكاح، باب النهي عن التبتل (الحديث 3216) وابن
ماجه في كتاب النكاح، باب النهي عن التبتل (الحديث 1849)

② اسنادہ صحیح: یہ حدیث متفق علیہ ہے اس کی تخریج (حدیث 2213) کے تحت گزر چکی ہے۔

بجائے کسی خوبی کے دینی پیمانہ کی نشانی ہے اور طریقہ اسلام سے راہ انحراف ہے۔

[4]..... بَابُ تَنْكَحِ الْمَرْأَةَ عَلَى أَرْبَعٍ

عورت سے چار چیزوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے

2216- أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِلدِّينِ وَالْجَمَالِ
وَالْمَالِ وَالْحَسَبِ فَعَلَيْكَ بِذَاتِ
الدِّينِ تَرَبُّتٌ يَدَاكَ ①
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں
سے چار باتوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: دین، خوبصورتی،
مال، حسب و نسب، تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو دینداری کو
اختیار کر۔“

نوٹ:..... (۱) ”الحسب“ یہ آباؤ اجداد اور اعزاء کے شرف کا نام ہے یہ لفظ حساب سے ماخوذ ہے کیونکہ عرب کی یہ عادت تھی کہ جب ایک دوسرے پر فخر کرتے تو اپنے آباء کے کارناموں کو شمار کرتے جس کے کارنامے زیادہ ہوتے اسے سب میں فوقیت حاصل ہو جاتی (دیکھیے فتح الباری) (۲) اصل میں آپ ﷺ ان چار خصلتوں کی خبر دے رہے ہیں کہ لوگ ان خصائل کی بنا پر شادی رچاتے ہیں جبکہ مسلمان کو تنبیہ ہے کہ دین والی کو ترجیح دے اس میں سعادت دارین ہے کیونکہ مال و دولت اور حسن مل جائے اور سکون نہ ملے تو یہ سبھی چیز بیکار و فضول معلوم ہوتی ہیں لہذا ایک مسلم کی یہی ترجیح ہونی چاہیے۔ قرطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ چار خصلتیں شادی کی ترغیب کا سبب بنتی ہیں یہ اس کے وجود کی خبر ہے نہ کہ امر واقعی بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر قصد کی بناء پر شادی جائز ہے لیکن دین کا مقصد اولیٰ ہے۔

2217- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا
الْحَدِيثِ ②
جابر رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

① اعرجہ البخاری، کتاب النکاح، باب الأکفاء فی الدین (الحديث 5090) ومسلم فی کتاب الرضاع، باب استحباب

النکاح ذات الدین (الحديث 3620)

② اسنادہ صحیح: اس کی تخریج بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

[5]..... بَابُ الرَّحْصَةِ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

مگنی کے وقت عورت کو دیکھنے کی اجازت

2218- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْنَبِيِّ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً
مَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ كَقَبْتِهِ هِيَ كَمَا أَنَّهُمْ فِي النَّصَارِ كِي إِكْ عَمْرْت
مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سَ مَغْنِي كِي - تَوْرَسُو اللّٰهُ ﷺ نَ ان سَ فَرْمَايَا جَاؤْ
أَذْهَبَ فَاَنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤَدِمَ
”اور اسے ایک نظر دیکھ لو، کیونکہ اس سے تمہارے درمیان
بَيْنَكُمَا ۝“
محبت پیدا ہوگی۔“

فوائد:..... شارع ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ جن دونوں کی شادی ہو انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت دی جائے نہ کہ اسے غیرت کا مسئلہ بنایا جائے کیونکہ اس کا حکم دینے والی ہستی کائنات کی سب سے بڑی غیرت والی تھی۔ نکاح سے قبل عدم موافقت کی بنا پر راستے الگ کر لینا آسان ہے بجائے اس کے بعد میں کوئی تفریق کا سبب بنے۔ مگر جاہل لوگوں کو یہ حقیقت سمجھ نہیں آتی۔

[6]..... بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ مَا يُقَالُ لَهُ

جب آدمی نکاح کرے تو اسے کیا کہا جائے

2219- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ قَالَ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَدِمَ
عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَصْرَةَ فَتَزَوَّجَ
امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقَالُوا لَهُ بِالرِّفَاءِ
وَالْبَيْنِ فَقَالَ لَا تَقُولُوا ذَلِكَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ
وَأَمَرَنَا أَنْ نَقُولَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
وَبَارَكَ عَلَيْكَ ۝
حسن و اللّٰہ سے کہتے ہیں کہ عقیل بن ابوطالب بصرہ آئے
اور بنو جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لوگوں نے ان
سے کہا: ”بالرہاء والبنین“۔ تو انہوں نے کہا: ”اس طرح
نہ کہو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور ہمیں یہ
کہنے کا حکم دیا: ”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ
عَلَيْكَ“۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے مبارک کرے، اور تجھ پر
برکت فرمائے۔

① اسناد صحیح اس کی مکمل ترجیح مجمع الزوائد (حدیث 7418) کے تحت مذکور ہے۔ اخرجہ الترمذی، کتاب النکاح، باب
ساحاء فی النظر الی المخطوبة (الحدیث 1087) والنسائی، فی الکتاب النکاح، باب إباحة النظر قبل
التزویج (الحدیث 3235) صحیح : أخرجہ النسائی، کتاب النکاح، باب کیف یدرو للرجل اذا
تزوج (الحدیث 3371) وابن ماجہ فی کتاب النکاح، باب تهنة النکاح (الحدیث 1906)

فوائد: (۱) ”الرِّفَاءُ“ یہ رفو سے جو کہ اردو میں کپڑے پھٹاؤ وغیرہ کو دھاگے سے پر کرنے کے لیے ہوتا ہے اسی طرح اس کا معنی ملاپ و اتفاق ہے (۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے احسن کے سماع کے بارے میں بے یقینی کا اظہار کیا ہے۔ دیکھیے الفتح 222/9 جبکہ (سیر اعلام النبلاء) میں ابن علیہ کا قول ہے کہ عقیل کی وفات کی وقت حسن بصری رحمہ اللہ چالیس سال کے ارد گرد تھے۔ عقیل کی بصرہ آمد پر ان سے سماع بعید نہیں۔ واللہ اعلم (۳) لہذا مذکورہ حدیث کی صحت کے راجح ہونے پر معلوم ہوا کہ مسنون ادعیہ کا اہتمام اولیٰ بنسبت دوسرے دعاؤں کے۔

2220- حَدَّثَنَا نَعِيمٌ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا رَفَأَ لِبِإِنْسَانٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي
خَيْرٍ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو نکاح کرنے پر دُعَا دیتے تو یوں فرماتے تھے: ”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى“

تیرے لئے اور تجھ پر برکت فرمائے اور دونوں میں بھلائی پیدا فرمائے۔“

فوائد: (۱) کسی مسلم کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھیجنا ممنوع ہے کیونکہ یہ دلوں میں بغض و حسد کا باعث بنتا ہے اور مسلمانوں کے آپس میں معاملات کے بگاڑ کا سبب ہے (۲) اسی طرح کسی ایک طے ہوتے سودے پر جا کر سودا کرنا ممنوع ہے البتہ بولی والی بیع اس سے مستثنیٰ ہے

[7]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ

اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

2221- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ
أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ. ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا۔

❶ حسن نعیم بن حماد کے سبب جبکہ ثقہ راویوں سے اس کی متابعت بھی موجود ہے۔ اخرجہ ابو داؤد، کتاب النکاح، باب میقال للمتزوج (الحديث 3130) والترمذی فی کتاب النکاح، باب ماجاء ما یقال للمتزوج (الحديث 1091) وصحیح ابن حبان (الحديث 4052)

❷ متفق علیہ: أخرجہ البخاری، کتاب البیوع، باب لا یبیع علی بیع اخیه ولا یسوم علی سوم اخیه حتی یأذن له أو یترک (الحديث 2140) ومسلم، فی کتاب النکاح، باب تحريم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یأذن له أو یترک (الحديث 3444)

2222- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أُخِيهِ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أُخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ ①

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کی مٹکئی پر مٹکئی نہ کرے اور نہ اس کی بیع پر بیع کرے حتیٰ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔“

2223- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ وَكَتَبَهُ مِنْهَا كِتَابًا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَهَا الْبَيْتَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهَا تَبْتِغِي مِنْهُمْ النَّفَقَةَ فَقَالُوا لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ وَعَلَيْكَ الْعِدَّةُ وَانْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تَفْوَيْتِنَا بِنَفْسِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ بَدَخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَانُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَلَكِنْ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى إِنْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ لَمْ يَرِ شَيْئًا وَلَا تَفْوَيْتِنَا بِنَفْسِكَ فَاِنْطَلَقَتْ إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَلَمَّا حَلَّتْ ذَكَرَتْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَآبَاءَ جَهْمٍ خَطَبَاهَا فَقَالَ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے ان سے بیان کیا اور انہوں نے ابوسلمہ کو فاطمہ کی طرف سے خط لکھا۔ کہ وہ قریش کے قبیلہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ اس نے انہیں تین طلاقیں دیں۔ انہوں نے اس کے خاندان کے پاس خرچ لینے کے لیے آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا: ”(ہمارے ذمہ) تمہارا خرچ نہیں ہے۔“ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے لیے خرچ نہیں ہے اور تم پر عدت ہے تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ پھر ہم سے ملنا۔“ پھر فرمایا: ”ام شریک کے پاس اس کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر رہو کیونکہ وہ اندھے آدمی ہیں اگر اگر تو نے کپڑے اتار بھی دیے تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اس کے بعد ہم سے ملنا۔ وہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی گئیں۔ جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو بتایا کہ معاویہ اور ابو جہم نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ غریب آدمی تھے، اور ابو جہم اپنی لاشی اپنے

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخطب علی خطبة اخیه حتی ینکح او یدع (الحديث 5142) ومسلم، فی کتاب النکاح باب تحريم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یاذن أو یتراک (الحديث 3441)

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ فَأَيُّنَ أَنْتَ مِنْ أَسَامَةَ فَكَأَنَّ أَهْلَهَا كَرِهُوا ذَلِكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَنْكِحُ إِلَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَكَحَتْ أَسَامَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَا فَاطِمَةُ اتَّقِي اللَّهَ فَقَدْ عَلِمْتَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يُخْرِجَنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَالْفَاحِشَةُ أَنْ تَبْدُوَ عَلَى أَهْلِهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوَهَا. ①

کندھے سے نہیں اتارتا، پس تم اسامہ سے کہاں ہو؟ پس گویا کہ اس کے خاندان والوں نے اسے ناپسند کیا، تو اس نے کہا: میں تو اسی سے نکاح کروں گی جس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، چنانچہ اسامہ سے نکاح کر لیا۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے کہا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس مسئلہ کے بارے میں تھا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فرمان باری ہے: اے نبی ﷺ! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہی طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو اور ”تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو نکال دو۔“ (سورۃ الطلاق: ۱) فاحشہ یہ ہے کہ عورت اپنے کنبے والوں سے بدزبانی کرے اور جب وہ ایسا کرے تو ان کے لئے جائز ہے کہ اسے نکال دیں۔“

فوائد: (۱) طلاق بتہ یعنی تین طلاقوں کے بعد عورت کا رہائش و خرچہ دینا مرد کی ذمہ داری نہیں (۲) ”ان وضعت ثيابك لم ير شيئاً“ کے بارے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے بعض اہل علم نے عورت کے لیے غیر مرد کو دیکھنا جائز ٹھہرایا ہے یہ ضعیف ہے جبکہ صحیح بات جمہور کی ہے کہ مرد کی طرح عورت پر بھی اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے قرآن میں ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُؤْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ ”مومنہ عورتوں سے کہو کہ اپنی نظر نیچی رکھیں۔“ (شرح نووی) مذکورہ حدیث میں ہے کہ معاویہ والی بوہم رضی اللہ عنہا نے اکٹھے پیغام بھیج دیا اس کے متعلق مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تب ہے جب وہ عورت پہلے پیغام والے پر راضی ہو (فرضیت بہ) تو ایسے وقت میں کسی دوسرے کے لیے پیغام بھیجنا جائز نہیں۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں (فرضیت

① صحیح اخرجہ مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقہ ثلاثا لا نفقة لها (الحديث 3681) وابدو داؤد، فی کتاب

الطلاق، باب فی نفقة المبتوتة (الحديث 2284)

بہ، و رکنت الیہ) وہ عورت راضی ہو جائے اور مائل ہو جائے جو ایسی حالت میں کسی دوسرے کے لیے ممکنہ کا پیغام بھیجنا ممنوع و ناجائز ہے۔ (تحفۃ الاحوذی) (۴) اگر کوئی مشورہ مانگے تو اسے پوری دیانتداری سے مشورہ دینا لازم ہے۔ حدیث میں المستشار امین ”جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے“ ایسی حالت میں کسی کو ضرر سے بچانے کے لیے دوسرے کی برائی بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ چغلی میں شمار نہیں ہوگا۔

[8]..... بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْطُبَ فِيهَا

کس حال میں آدمی کو ممکنہ کرنا جائز ہے

2224- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ.....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أُخِيهَا أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوْ الْخَالَءُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ عورت سے اس کی پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔ اور پھوپھی سے اس کی بہتیجی کے ہوتے ہوئے۔ اور عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے اور خالہ سے اس کی بھانجی کے ہوتے ہوئے۔ نہ بڑی کے ہوتے ہوئے چھوٹی سے نکاح کیا جائے اور نہ چھوٹی کے ہوتے ہوئے بڑی سے نکاح کیا جائے۔

فوائد:..... (۱) مذکورہ رشتوں یعنی پھوپھی بہتیجی اور خالہ بھانجی کو کوئی بندہ ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں نہیں لے سکتا (۲) قرآن میں حرام رشتوں کا ذکر ہے جس سے نکاح کرنا جائز نہیں ان رشتوں میں یہ رشتے مذکور نہیں اگر صرف قرآن کو حجت مانا جائے تو ان رشتوں کو حلال سمجھا جائے گا اور یہ حرام میں مبتلا ہونے کا باعث ہوگا۔ لہذا سمجھ آئی کہ قرآن کی طرح حدیث بھی حجت و پختہ دلیل ہے ورنہ ہمیں حرام کے ارتکاب سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ العیاذ باللہ (۳) مذکورہ حدیث قرآن کریم کے عموم کو خاص کرتی ہے جس سے ثابت ہوا کہ سنت قرآن کی تخصیص کر سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2225- حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

① متفق علیہ: اخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب لتکح المرأة علی عمتها (الحديث 5109) و (الحديث 5110) و مسلم، فی کتاب النکاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها وخالتها فی النکاح (الحديث 3429)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ
وَحَالَيَتِهَا. ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجی اور
پھوپھی، خالہ اور بھانجی نکاح میں جمع کرنے سے منع
فرمایا۔

[9]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ

شغار کی ممانعت

2226- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنِ الشِّغَارِ. قَالَ مَالِكٌ وَالشِّغَارُ أَنْ
يُزَوَّجَ الرَّجُلُ الْآخَرَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ
يُزَوَّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ قِيلَ
لَأَبِي مُحَمَّدٍ تَرَى بَيْنَهُمَا لِنَا حَا قَالَ لَا
يُعْجِبُنِي. ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع
فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”شغار یہ ہے کہ
آدمی بغیر مہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کسی سے اس طرح پر
کرے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کر دے۔“ ابو محمد
سے کہا گیا: ”اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔“
انہوں نے فرمایا: ”مجھے پسند نہیں ہے۔“

فوائد:..... ”الشغار“ کہا جاتا ہے ”شغر القلب“ جب کتا پیشاب کے لیے اپنا پاؤں اٹھاتا ہے
جبکہ یہاں اس سے عورت کا دوسری عورت کے بدلے نکاح ہے۔ اس شرط پر کہ دونوں کے درمیان حق مہر نہ
ہو۔ البتہ مہر ہو بھی تب بھی یہ ناپسندیدہ ہے جیسا کہ ابو محمد کا قول ہے۔ اور اس کے ناجائز ہونے کی حکمت یہ بھی
معلوم ہوتی ہے کہ اختلافات کے وقت ایک گھر کا معاملہ بگڑتا ہے مگر عناد دوسرے کرتے ہوئے دوسرے
کے گھر کو بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرہ میں بالآخر بہ ایسے رشتوں میں خیر کم نظر آتی ہے۔

[10]..... بَاب فِي نِكَاحِ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ

نیک مردوں اور عورتوں کے نکاح کے متعلق

2227- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي مُعِيْبٍ
حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ.....

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأة علی عمتها (الحديث 5109) ومسلم، فی کتاب
النکاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها فی النکاح (الحديث 3422)

② متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب النکاح، باب الشغار (الحديث 5113) ومسلم، فی کتاب النکاح، باب تحريم
النکاح الشغار وبطلانه (الحديث 3450)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنْكِحُوا الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنَ الْحَدِيثِ فَمَا تَبِعَهُمْ بَعْدَ فَحَسَنٌ ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نیک مردوں اور عورتوں سے نکاح کرو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اس حدیث کا یہ حصہ مجھ سے ساقط ہو گیا ہے تو جو کچھ بعد میں لوگوں کو ملا وہ اچھا ہے۔“

فوائد: نیک بچے یا بچی کے لیے اس کے ہم پلہ کوئی نیک رشتہ ہی تلاش کرنا چاہیے یہ شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بہترین اور نکاح کے دوام کے لیے اچھا ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النور: 3) زانی مرد سے صرف زانیہ عورت یا مشرکہ ہی شادی کرتی ہے۔ اسی طرح زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی شادی کرتا ہے اور مومنوں پر یہ حرام ہیں۔ معلوم ہوا دینداروں کے لیے دیندار رشتے ہی شریعت کے مطلوب و مقصود ہیں۔ ہمارے ہاں عموماً والدین رشتہ کرتے وقت فریق ثانی کے عقائد و نظریات کا خیال نہیں رکھتے، اور بڑے بڑے سلفی فکر لوگ اہل شرک و بدعت سے تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعد میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ (واللہ الموفق)

[11]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

بغیر ولی کے نکاح کی ممانعت

2228- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ ❶

ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ولی کے بغیر نکاح نہیں۔“

فوائد: اس روایت کو 30 کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے جن میں سے کچھ سندیں صحیح اور کچھ ضعیف ہیں۔ جمہور کے نزدیک شادی کے لیے ولی اور دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ ولی یا باپ یا باپ کی عدم موجودگی میں دادا یا بھائی وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ فقہ حنفی میں ولایت صحت نکاح کے لیے شرط نہیں، جبکہ یہ موقف سراسر کتاب و سنت کے اور عقل و دانش کے خلاف ہے اور عملاً آپ اس کی خرابیاں

❶ اسنادہ حسن: اس کی سند میں عمر بن کیسان راوی ہے جس کو امام بخاری نے ”تاریخ کبیر“ 189/6 اور ابن ابی حاتم نے ”الجرح والتعديل“ 24/9 میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر جرح تا تعذیل نہیں کی جب کہ ابن حبان الثقات 182/7 میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح: اخرجه ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الوالی (الحديث 5085) والترمذی فی کتاب النکاح، باب ما جاء لانکاح الابولی (الحديث 1101)

نکاح ہو گیا ہو تو دخول ہونے کی صورت میں عورت کو حق مہر دے کر علیحدہ کر دیا جائے گا اور ان کا نکاح حتم کر دیا جائے گا۔

[12]..... بَاب فِي الْيَتِيمَةِ تَزْوِجُ

یتیم لڑکی جو خود نکاح کرے

2231- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجْتُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ وَإِنْ أَبَتْ لَمْ تُكْرَهُ. ①

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی اگر وہ خاموش رہی تو اجازت ہوگی۔ اگر انکار کرے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔“

فوائد:..... معلوم ہوا کہ یتیم بچی سے پوچھ کر اس کی شادی کی جائے گی اگر وہ موجودہ رشتے پر رضامند نہ ہو تو اسے مجبور کرنا خلاف شریعت ہے۔ عموماً معاشرہ میں یتیم بچیوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے جو سراسر ظلم کے زمرہ میں آتا ہے۔

[13]..... بَاب اسْتِثْمَارِ الْبُكَرِ وَالْقَيْبِ

کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا

2232- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُعَيْبِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْكِحُ الْقَيْبَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكِحُ الْبُكَرَ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ. ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور نہ کنواری عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا جائے ان کی اجازت یہ ہے کہ وہ خاموش رہیں۔“

فوائد:..... (۱) شوہر و بیوہ اور کنواری کی اجازت میں تھوڑا فرق ہے شوہر دیدہ کے لیے اپنی رائے کا اظہار لازم اور جبکہ کنواری کی خاموشی کو اس کی رضامندی پر محمول کیا جائے گا۔ مطلقہ، بیوی یا خلع عورت

① اسنادہ صحیح: ابن حبان (الحدیث 4085) موارد الظمان (الحدیث 1298)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الأدب، وغیر البکر والقیب إلا برضاہما (الحدیث 5136) ومسلم، کتاب النکاح، باب استئذان القیب فی النکاح بالنطق والبقر بالسکوت (الحدیث 3458)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "كِنُوَارِي عَوْرَتٍ سَعَى نِكَاحِ كَيْ مَتَعَلِقِ اجَاذَتِ لِي جَايَ اس كِي اجَاذَتِ يِه هِي كِه خَا مَوْشِ رَهِي۔"

2236۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ

اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "اَلْاَيُّمُ اَمْلَكُ بِاَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالبِكْرُ تَسْتَأْمِرُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا." ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت کو اپنے معاملہ میں اپنے ولی سے زیادہ اختیار ہے اور کنواری عورت کے متعلق اس اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت یہ ہے کہ وہ اقرار کر لے۔“

[14]..... بَابُ الشَّيْبِ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

وہ بیوہ جس کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا ہو اور اسے ناپسند ہو

2237۔ اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ

سَمِعَ.....

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ وَمُجَمِّعُ بْنُ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ يُدْعَى خِدْمًا أَنْكَحَ بِنْتًا لَهُ فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ عَنْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا فَكَرِهَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. ③

عبدالرحمن بن یزید اور مجمع یزید انصاری بیان کرتے ہیں انصار کے کے ایک آدمی جنہیں خدام کہا جاتا تھا نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔ اور وہ اپنے والد کے کئے ہوئے نکاح کو پسند نہیں کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو اور آپ کے لیے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے نکاح منسوخ کر دیا پھر اس نے ابولبابہ بن عبدالمذہر سے نکاح کیا۔ یحییٰ نے ذکر کیا انہیں خبر ملی کہ وہ بیوہ تھی۔

① اسنادہ صحیح: (2231) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

② حسن: عبداللہ بن عبدالرحمن بن مویب کے سبب (2231) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

③ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة من نكاحه مردود (الحديث 5138) وابدوؤد، کتاب النکاح، باب فی الشیب (الحديث 2101) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب من زوج ابنته وهي كارهة (الحديث 1873)

فوائد: شوہر دیدہ عورت کا نکاح اگر اس کی مرضی کے برخلاف کر دیا جائے تو یہ نکاح نہ قابل قبول ہوگا اور قاضی اس نکاح کے فسخ کر دے گا۔

2238۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ ابْنِي يَزِيدَ
ابْنِ جَارِيَةَ أَنَّ خَنَسَاءَ بِنْتَ خِدَامٍ
زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ تَيْبٌ فَكْرِهَتْ
ذَلِكَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ
نِكَاحَهَا. ❶

سیدنا یزید بن جاریدہ کے بیٹے عبدالرحمن اور مجمع سے منقول ہے کہ خنساء بنت خدام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا۔ اور وہ بیوہ تھی تو اس نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔

[15]..... بَابُ الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا الْوَالِيَانِ

وہ عورت جس کا دو ولی نکاح کریں

2239۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَوْ سُمُورَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
زَوَّجَهَا وَوَالِيَانِ لَهَا فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا
وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ
لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا. ❷

سیدنا عقبہ بن عامر یا سمرہ بن جندب سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت کا نکاح دو ولی کریں تو وہ پہلے کے لئے ہوگی اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو مال دونوں میں سے پہلے کے لئے ہوگا۔“

فوائد: مذکورہ حدیث ضعیف ہے لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے (ترمذی۔

باب ما جاء في الوليين يزوجان) اور کہتے ہیں کہ اہل علم کا اسی پر عمل ہے (لا تعلم بينهم في ذلك اختلافًا) ہمیں کسی کے اختلاف کرنے کا علم نہیں۔ لیکن اگر دو ولی اکٹھے نکاح کر دیں تو سبھی کا فسخ شمار ہوگا یہ ثوری، احمد، اسحاق رحمہم کا قول ہے (ترمذی)

2240۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

- ❶ اسنادہ قوی: البخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة (الحديث 5138) ومالك، کتاب النکاح، باب جامع مالا يجوز في النکاح (الحديث 25)
- ❷ اسنادہ ضعیف: حسن کاسمرہ سے سماع ثابت نہیں۔ ابو داؤد، کتاب النکاح، باب إذا أنکح الوليان (الحديث 2280) الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء في الوليين يزوجان (الحديث 1110)

عَنْ سُمْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِهِ. • سیدنا سمرہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے متعہ کی ممانعت

2241- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.....

سیدنا ربیع سمرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ نے فرمایا: ”تم ان سے متعہ کر لو اور متعہ کرنا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نکاح کیا جائے۔ پس ہم نے یہ بات عورتوں سے کہی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی مدت مقرر کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا ہی کرو۔“ چنانچہ میں اور میرا چچا زاد باہر نکلے اس کے پاس ایک چادر تھی اور میرے پاس بھی ایک چادر تھی۔ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا ہم ایک عورت کے پاس گئے اسے میری جوانی پسند آئی اور اس کی چادر اچھی لگی۔ پھر کہا: چادر چادر کی طرح ہے میرے اور اس کے درمیان دس روز کی مدت مقرر ہوئی تھی۔ وہ رات میں اس کے پاس رہا، پھر میں نے صبح کی تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رکن اور باب کے درمیان کھڑے یہ فرما رہے ہیں: ”لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی لیکن خبردار! اب اللہ نے قیامت تک کے لئے اسے حرام کر دیا۔ جس کے پاس ان میں سے کوئی عورت ہو۔ تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سُبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَقَالَ اسْتَمْتَعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ وَالْإِسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا التَّزْوِيجُ فَعَرَضْنَا ذَلِكَ عَلَى النِّسَاءِ فَأَبَيْنَ أَنْ لَا نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْعَلُوا فَحَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي مَعَهُ بُرْدٌ وَمَعِيَ بُرْدٌ وَبُرْدَةٌ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشْبُ مِنْهُ فَأَتَيْنَا عَلَى امْرَأَةٍ فَأَعَجَبَهَا شَبَابِي وَأَعَجَبَهَا بُرْدُهُ فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبُرْدِي وَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا فَبُتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ غَدَوْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أُذْنُتُ لَكُمْ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُحْلِلْ سَبِيلَهَا وَلَا

① منقطع ضعيف: ابوداؤد، كتاب النكاح (الحديث 2088) الطبرانی الكبير 203/7 (الحديث 6839) البيهقي، كتاب

النكاح، باب الوكالة في النكاح 139/7

[17]..... بَابُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرَمِ

محرم کا نکاح کا بیان

2244- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ.....

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرَمُ سَيِّدُنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِي هِي كِه نَبِي ﷺ نِي فرمایا: لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ. ❶

”محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی کا کروائے۔“

فوائد:..... حج میں فقط مناسک کی ادائیگی اور مکمل توجہ اللہ کی جانب مرکوز کرنا مطلوب و مقصود ہوتا ہے جہی تو اس کی ادائیگی کے بعد انسان کی جمیع خطائیں مٹادی جاتیں ہیں۔ حتی کہ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے ابھی بطن مادر سے خارج ہوا ہو۔ لہذا اسی بناء پر ایسے سبھی امور جو کہ عام حالات میں جائز ہوتے ممنوع ہو جاتے ہیں۔ حتی کہ بیوی سے تعلقات تو رہے ایک طرف اس سے ایسے موضوع پر گفتگو بھی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ نکاح بھی فقط چونکہ اسی قبیل سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اس سے بھی منع فرما دیا گیا۔

[18]..... بَابُ كَمَا كَانَتْ مُهُورُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتِهِ

نبی ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا حق مہر کتنا تھا؟

2245- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمَا سَيِّدُنَا ابُو سَلَمَةَ كَيْبَتِي هِي فِي مِي نِي سَيِّدُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سِي پوچھا كَانَ صَدَاقُ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِي بيويوں كا كيا مھر تھا؟ انہوں نے کہا: قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ آپ کی بيويوں كا مھر بارہ اوقیے اور ایک نش تھا اور کہنے أَوْقِيَّةٌ وَنَشًّا وَقَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ لگیں جانتے ہونش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں قُلْتُ لَا قَالَتْ بِنِصْفِ أَوْقِيَّةٍ فَهَذَا صَدَاقُ نے کہا: ”نصف اوقیہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بيويوں كا مھر رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ. ❷ تھا۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح المحرم (الحديث 3433) و ابو داؤد، کتاب المناسک، باب المحرم یزروج (الحديث 1841) و ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب المحرم یزروج (الحديث 1966)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق و جواز کو نہ تعلیم قرآن (الحديث 3474) ابو داؤد، کتاب النکاح، باب الصداق (الحديث 2105) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب صداق النساء (الحديث 1886)

فوائد: (۱) ”صداق“ کہتے ہیں حق مہر کو عربی میں اس کے لیے نو (۹) الفاظ آتے ہیں (۱) صداق (۲) صدقہ (۳) مہر (۴) نخلہ (۵) فریضہ (۶) اجر (۷) علائق (۸) عقر (۹) حباء (المغنی لابن قدامہ) (۲) آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ حق مہر ہوتا تھا۔ جو کہ تقریباً پندرہ سو تیس گرام چاندی ہوتی ہے۔

2246- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السَّلْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّيَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَعَالَوُا فِي صُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْرَى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصْدَقَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَصْدَقَتْ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ فَوْقَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً إِلَّا وَإِنْ أَحَدُكُمْ لِيَعَالِي بِصَدَاقِ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَتَّقِيَ نَفْسَهُ نَفْسِهِ عِدَاوَةً حَتَّى يَقُولَ كَلِفْتُ لَكَ عِلْقَ الْقُرْبَةِ أَوْ عَرَقَ

سیدنا ابو عجماء سلمی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: خبردار! تم لوگ عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو، اگر یہ کام دنیا میں بزرگی اور اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا ہوتا۔ تو اس کے مستحق تم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ تھے، حالانکہ بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تو آپ نے اپنی بیویوں کا مہر مقرر کیا۔ اور نہ ہی بیٹیوں میں سے کسی کا کیا گیا۔ ”خبردار! بعض لوگ اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتے ہیں۔ اس کے دل میں عورت کی طرف سے عداوت باقی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ کہتا ہے: ”میں نے تیری وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔“

الْقُرْبَةِ. ①

فوائد: (۱) ”علق القربة“ یہ مشکیزے سے متعلق سی کو کہتے ہیں۔ اور ”عرق القربة“ مشکیزے کے پسینے سے مراد اس سے بچنے والا پانی ہے۔ (۲) حق مہر کی اگرچہ کوئی حد مقرر نہیں قرآن کریم میں اگر تم نے ان کو خزانہ بھی دیا ہو تو اس سے کچھ نہ لو (النساء: 20) اسی طرح ایک شادی کے خواہشمند کو آپ ﷺ نے فرمایا ”التمس ولو خاتماً من حديد“ تلاش کرو چاہے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو وہ بھی نہ ملی قرآن کی چند سورتوں کے عوض نکاح کر دیا (بخاری) لہذا کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی جتنا حق

① صحیح: ابو داؤد، کتاب النکاح، باب الصداق (الحديث 2106) ترمذی، کتاب النکاح، باب منه (الحديث 1114)

وابن ماجہ، کتاب النکاح، باب صداق النساء (الحديث 1887)

مہر دینا چاہے وہ دے سکتا ہے البتہ حق مہر دیتے ہوئے شوہر کو اپنی وسعت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں پریشانی نہ بنے۔ (نیز عوام میں مشہور ہے کہ شرعی حق مہر سوا تیس روپے ہیں یہ بناوٹی بات ہے دین میں کہیں سوا تیس روپے کا ذکر نہیں ہے۔

[19]..... بَاب مَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَهْرًا

وہ چیزیں جن کا مہر دینا جائز ہے

2247- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِنَفْسِهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوَّجْنِيهَا فَقَالَ أُعْطِيهَا ثَوْبًا فَقَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أُعْطِيهَا وَثَوْبًا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَلَّتْ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَلَّتْ مِنَ الْقُرْآنِ ①

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: اس نے اپنا آپ اللہ اور اس کے رسول کو ہبہ کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے عورتوں کی ضرورت نہیں۔“ ایک آدمی نے کہا: آپ اس سے میرا نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے ایک کپڑا دے دو۔“ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے کچھ دو اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔“ اس نے معذوری کا اظہار کیا آپ نے فرمایا: ”تمہیں قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ انہوں نے کہا: ”فلاں اور فلاں۔“ آپ نے فرمایا: ”قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو تمہیں یاد ہیں تمہارا نکاح اس سے کر دیا ہے۔“

فوائد:..... (۱) شریعت نے جہاں بدکاری کو ناقابل معافی جرم ٹھہرایا اور اس کی انتہائی سنگین سزا مقرر کی وہیں نکاح کو انتہائی آسان کر دیا تاکہ معاشرے سے بدکاری و زنا کاری کی جڑ ہی کٹ جائے جب کہ اس کے برعکس نظام جہاں بھی بروئے کار ہوگا وہیں بدکاری کی تخم ریزی شروع ہو جائے گی۔ جس کا ہم اپنے ارد گرد جائزہ لے سکتے ہیں (۲) معلوم ہوا شریعت میں کم از کم حق مہر کی کوئی قید نہیں۔

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب ترویج المعسر (الحديث 5087) ومسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قران وحاتم حديد..... (الحديث 3472)

[20]..... باب فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ نکاح کے خطبہ کے متعلق

2248- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حاجت اس طرح سکھایا: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس سے بخشش مانگتے ہیں اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر تین آیات پڑھتے: ”اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔ تمہیں اسلام ہی کی حالت میں موت آئے۔“ (آل عمران: ۱۰۲) ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اس سے جوڑے بنائے۔“ (نساء: ۱) ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی پالی۔“ (احزاب: ۷۰) پھر آپ اپنی حاجت کا ذکر کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَفْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ. ❶

❶ اسنادہ منقطع: لیکن حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی خطبۃ النکاح (الحدیث 2118) والنسائی، کتاب الجمعة، باب کیفیۃ الخطبۃ (الحدیث 1403)

فوائد:..... مذکورہ خطبہ کو خطبہ الحاجہ کہا جاتا ہے آپ ﷺ کو کسی قسم کی حاجت ہوتی تو خطبے کے لیے آپ ﷺ انہی الفاظ کا چناؤ کرتے جو کہ انتہائی جامع و مانع اور خشیت الہی کا مرقع ہیں۔ لہذا نکاح خطبہ لازم تو نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔ جو کہ نکاح میں برکت کا باعث ہے۔ نیز خطبہ سے قبل لڑکی لڑکے کو کلمہ پڑھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ یہ بدعتی مولویوں کی شریعت سازیاں ہیں کہ نکاح سے پہلے کلمہ سننا شروع کر دیتے ہیں۔

[21]..... بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں شرط لگانا

2249- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
 إِنَّ أَحَقَّ الشَّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهَا مَا
 اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ مِنَ الْفُرُوجِ ①
 سیدنا عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پورا
 کیے جانے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کی وجہ سے
 تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی۔“

فوائد:..... نکاح کے موقع پر طے ہونے والی شرائط کا خیال رکھنا انہیں پورا کرنا زوجین کی ذمہ داری ہے۔ البتہ ایسی شرائط جو شریعت سے ہٹ کر ہوں ایسی شرائط لگانا یا انہیں پورا کرنا درست نہیں۔

[22]..... بَابُ فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے متعلق

2250- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ صُفْرَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ
 الصُّفْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرْنِ
 نَوَاطِءٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ
 أَوْلَمٌ وَلَوْ بِشَاةٍ ①
 سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن
 عوف رضی اللہ عنہ پر زردی دیکھی تو آپ نے فرمایا: ”یہ زردی
 (رنگ) کیسا ہے؟ اس نے کہا میں نے ایک عورت سے سونے
 کے پانچ درہم حق مہر کے عوض نکاح کیا ہے۔“ آپ نے فرمایا:
 ”اللہ تعالیٰ برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المہر عند عقدہ النکاح (الحدیث 2721) و مسلم، کتاب النکاح، باب الوفاء بالشروط فی النکاح (الحدیث 3457)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب کیف یدعی للمتزوج (الحدیث 5155) و مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق و جواز کونہ تعلیم قرآن و حاتم الحدید (الحدیث 3475)

فوائد:..... (۱) ”النواة“ لفظی معنی گٹھلی ہے۔ البتہ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں النواة یہ ان میں ایک معروف مقدار کا نام ہے۔ جو کہ سونے کے پانچ درھموں کے برابر ہوتی ہے جیسا کہ وہ اس کی تفسیر کرتے ہیں: ”الولیمہ“ یہ شادی پر تیار ہونے والے کھانے کو کہتے ہیں یہ لفظ الولم یعنی جمع سے مشتق ہے۔ چونکہ اس موقع پر زوجین میں اکٹھے ہوا ہوتا ہے لہذا ولیمہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ (۲) سادگی سے شادی کرنا مسنون و مندوب ہے شادی کی بجائے ویسے میں اعزاز کو بلانا انہیں اطلاع کرنا مستحب ہے۔ (۳) ولیمہ کرنا سنت ہے۔ ویسے میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب ضرورت و وسعت کا ویسے کا کھانا پکایا جاسکتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اسی طرح ولیمہ میں جانور ذبح کرنا یا گوشت پکانا یہ بھی ضروری نہیں۔ ولیمہ میں خشک میوہ جات، پھل فروٹ یا مٹھائی وغیرہ پر اکتفا کرنا بھی بالکل درست ہے قرضے اٹھا کر تکلفات نہیں کرنے چاہئیں۔

[23]..... بَاب مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا

2251- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
”جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، ابو محمد کہتے ہیں: ”قبول کرنا بہتر ہے اور کھانا ضروری نہیں۔“

فوائد:..... معلوم ہوا ویسے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے۔ کیونکہ ایسی خوشی کے موقع پر نہ آنا کئی شکوک و شبہات کو جنم دیتا ہے البتہ مسلم میں الفاظ ہیں ”ان شاء طعم وان شاء ترك“ دعوت میں جانے کے بعد اگر چاہے تو کھالے یا چھوڑ دے۔ لہذا کھانا کھانا ضروری نہیں۔ لیکن ایسی محافل جن میں منکرات کا دور دورا ہو ایسی محافل سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔

[24]..... بَاب فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

عورتوں کے درمیان عدل کرنا

2252- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرٍ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب حق اجابة الوليمة والدعوة (الحديث 5173) ومسلم، کتاب النکاح، باب الأمر باجابة الداعي إلى دعوة (الحديث 2495) ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في اجابة الدعوة (الحديث 3736)

تین دن ہیں۔“

ثَلَاثٌ ۝

فوائد: (۱) شادی کرنے والے کی اگر پہلے بھی بیویاں ہوں تو نئی بیوی اگر تو کنواری ہے تو اس کے پاس 7 راتیں اور اگر شوہر ویدہ ہے تو اس کے پاس تین راتیں قیام کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر شوہر ویدہ بھی اپنے خاوند کو سات راتوں تک روکنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جیسا کہ آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔ (۲) جتنی راتیں اس نئی بیوی کے پاس قیام کیا جائے اسی بقدر پھر باقی بیویوں کو وقت دیا جائے گا (دیکھیے آئندہ اثر)

2256- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.....

سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن قیام کیا اور فرمایا: ”تمہاری وجہ سے تمہارے اہل پر کوئی ذلت نہیں ہے اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن رہوں۔ اگر تمہارے پاس سات دن رہو گا تو اپنی باقی عورتوں کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔“

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِلَيْتٍ عَلَى أَهْلِكَ هُوَ أَنْ إِنْ سَبَعْتَ لَكَ وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ لِنِسَائِهِ ۝

[28]..... بَابُ بِنَاءِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ فِي شَوَّالٍ

شوال کے مہینہ میں بیوی سے پہلی ملاقات کرنا

2257- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ.....

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال میں ہی میں آپ کے پاس داخل کی گئی۔ مجھ سے بڑھ کر آپ کے ہاں کون سی بیوہ مجھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَأَدْخَلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ

① متفق علیہ: أخرجه البخاري كتاب النكاح، باب اذا تزوج البكر على الثيب (الحديث 5213) ومسلم، كتاب الرضاء، باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف (الحديث 1461)

② صحيح مسلم، كتاب الرضاء، باب قدر ما تستحقه البكر والثيب..... (الحديث 3606) وابن ماجه، كتاب النكاح، باب الإقامة على البكر والثيب (الحديث 1917)

مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ عَلَى النِّسَاءِ فِي شَوَالٍ ① .
سے زیادہ خوش نصیب تھی عروہؓ کہتے ہیں: ”وہ اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ مرد عورت کے پاس شوال میں جائے۔“

فوائد: شوال، اس میں نحوست کے معنی پائے جاتے ہیں لہذا اہل عرب شوال میں شادی وغیرہ سے اجتناب کرتے تو آپ ﷺ نے اس بدشگونی کو توڑنے کے لیے جان بوجھ کر ایسا کیا۔ چنانچہ اسلام میں بدفالی، برا شگون لینا جائز نہیں۔ اہل جاہلیت کا طریقہ ہے ہمارے ایک قاری صاحب تھے وہ اپنے اس عمل کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے دس محرم کو شادی کی تاکہ اس دن شادی کرنے کی جاہلی رسم کو توڑا جاسکے۔ کیونکہ اسلام میں اگر اکابر کی موت و حیات کا خیال رکھا جائے تو پھر تو بہت تھوڑے بن بچتے ہیں جن میں کسی کی موت یا حیات نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ اللہ نے انہیں پہلا ہی بیٹا دیا اور وہ خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی شادی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ماہ شوال میں ہوئی اور آپ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی تعلق امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

[29]..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

صحبت کے وقت دعا

2258- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ مَنصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ حِينَ يُجَامِعُ أَهْلَهُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ ② .
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو اس بات سے کیا چیز روکتی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے تو یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے نام سے اے اللہ! ہم شیطان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں دے۔“ اگر اللہ نے اولاد لکھی ہوگی تو اسے شیطان ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فوائد: اسلام میں ہر ذی شان کام سے پہلے اللہ کے ذکر کو انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ جماع جیسے نازموقع پر اللہ کو یاد کرنا انتہائی خیر و برکت کا باعث ہے۔ مذکورہ دعا کی برکت سے

① صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج والتزويج في شوال (الحديث 3468) والنسائي، كتاب النكاح، باب التزويج في شوال (الحديث 3236)

② متفق عليه: البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ابليس و جنوده (الحديث 3271) ومسلم، كتاب النكاح، باب ما يستحب أيقوله عند الجماع (الحديث 3591)

اللہ بچے کو شیطان کے شر سے محفوظ کر دیتے ہیں اور بندے کی یہ حاجت براری بھی عبادت کے زمرے میں آجاتی ہے۔ نیز وظیفہ زوجیت سے قبل دعا پابندی سے اہتمام کرنے سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطانی اثرات و سوسات سے پاک ہوگی۔ ان شاء اللہ

[30]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اِتِّيانِ النِّسَاءِ فِي اَعْجَازِهِنَّ

عورتوں کے دبر میں صحبت کرنے کی ممانعت

2259- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسِ الْخَطَمِيِّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ.....

سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ. ❶

سیدنا خزیرہ ابن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ حق (کہنے سے نہیں شرماتا‘ تم اپنی بیویوں کی دبر سے صحبت نہ کرو۔“

فوائد:..... (۱) اسلام کے احکام سمجھنے میں کسی قسم کی شرم کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ جیسا کہ مقولہ ”شرع میں شرم نہیں“ (۲) جماع کے لیے عورت کی دبر کا استعمال حرام اور باعث لعنت ہے حدیث میں ہے: ”ملعونون من اتى امرأة دبرها.“ (ابوداؤد؛ حسن) ”ایسا شخص لعنتی ہے جو عورت کی دبر میں جماع کرے۔“

2260- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى نِسَاءُؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ. ❷

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا: ”جو شخص اپنی بیوی سے پشت کی جانب سے صحبت کرے گا تو اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔“ (بقرہ: ۲۲۳)

❶ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (الحدیث 4198-4200) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب النهی عن اتیان النساء فی ادبارہن (الحدیث 1934)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التفسیر، باب (نساء و کم حرث لکم.....) (الحدیث 4528) ومسلم، کتاب النکاح، باب جواز جماعہ امراتہ فی قبلہ (الحدیث 3421)

فوائد: (۱) یہود کا نظریہ کہ پشت کی جانب سے عورت سے جماع کیا جائے تو بچہ بھیگا ہوتا ہے غلط تھا۔ (۲) ایسے نظریات جو کہ نہ تو کوئی شرعی دلیل رکھتے ہوں اور نہ ہی سائنسی طور پر ان کا کوئی ثبوت ہو ایسے نظریات عموماً توہمات اور اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ غلط ہوتے ہیں (۳) مذکورہ آیت کے مطابق عورت سے کسی بھی جانب سے جماع کیا جاسکتا ہے لیکن ہو وہ قبل یعنی عورت کی اگلی شرمگاہ میں ہی۔

[31]..... بَابُ الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ
اس آدمی کے متعلق جو عورت کو دیکھے اور اپنے نفس کے متعلق خوف محسوس کرے
2261- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَلَامٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طَبِيخًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْتُهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا . ❶

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا وہ آپ کو اچھی لگی آپ سودة رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خوشبو بنا رہی تھی۔ اس کے پاس چند عورتیں تھیں وہ ان سے علیحدہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ”جو کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ دونوں کے پاس ایک ہی طرح کی چیز ہے۔“

فوائد: (۱) رسول اللہ ﷺ کی بشری صفات عام انسانوں کی طرح ہی تھے۔ اگرچہ پیغمبری صفات کے اعتبار سے وہ عام انسانیت سے انتہائی اعلیٰ اور کائنات میں اللہ بزرگ و برتر کے بعد سب سے عظیم ہستی تھے۔ (۲) عورتوں کا ایک دوسرے سے ملنے جلنے چلے جانا اکٹھے بیٹھنا معیوب نہیں۔ (۳) جیسے ہی آدمی کے دل میں کسی عورت کے دیکھنے سے شہوت ابھر آئے تو اپنی بیوی سے حاجت پوری کر لینی چاہیے یہ اس شیطانی وسوسے کو بھگانے کا باعث ہے یہ تبھی ممکن ہے جب بیوی کی تربیت اسلامی طرز پر ہوئی ہو اور وہ شوہر کے مقام سے شناسا ہو اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والی ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ وقت کے تقاضے کو سمجھنے کی بجائے ناک بھوں چڑھائے اور لیکچر شروع کر دے۔

❶ اسنادہ حسن: عبد اللہ بن حلام کو بخاری نے ”تاریخ کبیر“ 5/69 میں اور ابن ابی حاتم نے ”الجرح والتعديل“ 5/40 میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن کوئی جرح یا تعديل ذکر نہیں کی جبکہ ابن حبان نے اسے الفتا 5/27 میں ذکر کیا ہے۔

[32]..... بَاب فِي تَزْوِجِ الْأَبْكَارِ

کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

2262- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں نے جلدی کی مجھے ایک سوار ملا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے جابر! تو نے جلدی کیوں کی؟ میں نے کہا: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ جابر کہتے ہیں: میں نے کہا: ”بیوہ سے۔“ آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تم سے اور تم اس سے کھیلتے؟“ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ”جب واپس جاؤ تو ہوشیاری سے جانا۔“ اکیس کا معنی جماع اور عقل دونوں ہے، یہاں اس سے مراد جابر رضی اللہ عنہما کو طلب ولد پر ترغیب دینا ہے، مطلب یہ کہ جماع سے مقصود صرف حصول لذت نہ ہو بلکہ اولاد کی بھی تلاش ہو۔ جب ہم پہنچے ہم گھروں میں جانے لگے تو آپ نے فرمایا: ”رات ہونے تک ٹھہر جاؤ تاکہ بکھرے بالوں والی کنگھی کر لے اور شوہر کو غائب پانے والی لوہا استعمال کرے (صفائی کر لے)۔“

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كُنَاعٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ فَلِحَقْبِي رَاكِبٌ قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي مَا أَعْجَلَكَ يَا جَابِرُ قَالَ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ. قَالَ أَفَبِكُرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ نَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا. قَالَ فَهَلَّا بِكُرًا تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ. قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا نَدْخُلُ قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغْبِيَةَ. ①

فوائد:..... (۱) ”باکرة“ کنواری عورت سے شادی زیادہ چاہنے اور تلمذ کا باعث ہوتی ہے اس لیے باکرة کو تلاش کرنا چاہیے (۲) سفر سے لوٹنے والا اپنے اہل کو اطلاع دے کر گھر آئے تاکہ وہ اس کے آنے پر بن سنور کر تیار ہو جو کہ دونوں کی محبت کے دوام کا باعث بنے (۳) عورت بھی استرا یا سیفی وغیرہ

① صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب النکاح ذات الدین (الحديث 3621) والبخاری، کتاب المغاز، باب (إذا همت طائفتان منکم إن تقشلا.....) (الحديث 4052)

بالوں کی صفائی کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

[33]..... بَاب فِي الْغِيلَةِ

غیلہ کے متعلق

2263- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۖ.....

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهَبِ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْغِيلَةُ أَنْ يُجَامِعَهَا وَهِيَ تُرَضِعُ. ①

سیدنا جد امہ بنت وہب اسدیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ فارس و روم والے غیلہ کرتے ہیں ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے دودھ پلانے کی حالت میں صحبت کرے۔“

[34]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

عورتوں کو مارنے کی ممانعت

2264- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أُنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی کسی خادم مارا اور نہ کبھی کسی اور چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے۔“

فوائد:..... ایک کامل اور سمجھدار معلم کی یہ علامت ہے کہ وہ مارے سزا دیئے بغیر اپنے معتقدین،

خادمین و طلاب کی راہنمائی کرے اور وہ ان کی ایسی تربیت کرے کہ وہ اس کی سزا کی بجائے اشارہ ابرو پر ہر عمل سرانجام دینے کے لیے تیار رہتے ہوں۔ بہر حال سزا کا تصور اسلام میں موجود ہے جیسے ماننے والوں کے

① صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب جواز الغيلة وهي وطء المروض وكراهة العزل (الحديث 3549) ومالك في

الرضاع، باب ماجاء في الرضاعة (16)

② صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مباحثته ﷺ للأئام واختياره من المباح أسهله (الحديث 6004)

لیے جنت اور نافرمانوں کے لیے جہنم کی سزا اسی طرح بچے کی نماز پر تربیت کرتے ہوئے اسے مارنے کی اجازت کا ہونا وغیرہ

2265۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

سیدنا ایاس بن عبد اللہ بن ابوزباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی بندویں کو مت مارو۔“ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: ”عورتیں اپنے شوہروں پر نافرمان ہو گئیں ہیں۔“ تو آپ نے لوگوں کو انہیں مارنے کی اجازت دے دی پھر بہت سی عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس بہت سی عورتوں نے آ کر اپنے شوہروں کی شکایت کی ہے تمہارے یہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔“

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ ذُورُنَ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأُطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَرْوَاجِهِنَّ لَيْسَ أَوْلَيْكَ بِخِيَارِكُمْ. ❶

فوائد: (۱) اعتدال و میاں نہ روی یہ اسلام کا شعار ہے کسی بھی معاملے میں افراط و تفریط اس کے بگاڑ کا باعث ہے (۲) بیویوں کو مارنے کی اجازت ہے بشرطیکہ مار زخمی کرنے والی نہ ہو (مسلم) اور نہ ہی بہت زیادہ ہو (دیکھیے آئندہ) (۳) مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے یہی فطرت اور قانون قدرت ہے۔

2266۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو انہیں عورتوں کے متعلق نصیحت کی اور فرمایا: ”اس آدمی کا کیا حال ہے جو اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے۔ شاید کہ رات کو اس کے ساتھ سوئے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَمَعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا وَعَظَّهُمْ فِي النِّسَاءِ فَقَالَ مَا بَالُ الرَّجُلِ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَاعْلَهُ يَضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ. ❷

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء (الحديث 2146) صحیح ابن حبان (4189)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التفسیر، باب (والشمس وضحاها) (الحديث 4942) ومسلم، کتاب الحنة وصفة نعیمها،

باب النار یدخلها الجبارون والحنة یدخلها الضعفاء (الحديث 7120)

[35]..... بَابُ مُدَارَاةِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ

بیوی کی خدمت کرنے کا بیان

2267- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَائِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ قَعْنَبٍ.....

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ لہذا اس سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ اس میں تکلیف و مشقت ہے تو کفایت بھی ہے۔“

فوائد:..... (۱) عورت بحیثیت مجموعی یہ نقص و کمی سے عبارت ہے ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت کسی مرد کے مقابلے میں زیادہ باصلاحیت و کامل ہو لیکن جنس عورت کو جنس مرد کے مقابلے میں ایسے قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (۲) عورت کی پیدائش مرد کی پسلی سے ہوئی ہے یعنی اماں کو آدمی کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا اس لیے اصل مرد ہی ہوا۔ (۳) عورت کو پھسلا کر اپنا کام نکالنا چاہیے وہ جتنا کام کر دے اسی پر قناعت کرتے ہوئے اس کی دل سے قدر کرنی چاہیے نہ کہ بندہ اسے تیر کی طرح سیدھی کرنے پر لگ جائے نتیجے میں وہ اس سے ہاتھ ہی دھو بیٹھے۔

2268- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گے تو ایسے ہی فائدہ اٹھاؤ گے کہ اس میں کچی ہوگی۔“

فوائد:..... (۱) ”عزل“ یہ ہے کہ بندہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال کے وقت اپنے عضو کو

① اسنادہ صحیح: أخرجه احمد 5/151 والنسائي في عشرة النساء (270)

② متفق عليه: البخاري، كتاب النكاح، باب الوصاة بالنساء (الحديث 5185) ومسلم، كتاب الرضاع، باب الوصية

بالنساء (الحديث 3631)

عورت کی شرم گاہ سے نکال لے اور مادہ باہر خارج کرے (۲) عزل کرنا جائز ہے لیکن اس پر قیاس کرتے ہوئے ایسے طریقے استعمال کرنا جن سے حمل کا اندیشہ بالکل جاتا رہے مثلاً کنڈوم وغیرہ استعمال کرنا یہ ممنوع ہیں۔ کیونکہ عزل میں بہر حال حمل کا احتمال ہوتا ہے جبکہ مذکورہ طریقوں سے وہ معدوم ہو جاتا ہے جو کہ مطلوب شریعت سے برعکس ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ“ زیادہ بچے جننے والی اور چاہنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ لہذا کثرت اولاد شریعت میں مطلوب ہے۔ (واللہ اعلم)

[36]..... بَابُ فِي الْعَزْلِ

عزل کرنے کا بیان

2269- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَوْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةِ قَضَى اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَكُونَ إِلَّا كَأَنَّكَ ۝

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: ”تم عزل کرتے ہو؟ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ نے جو اولاد لکھ دی ہے وہ ہو کر رہے گی۔“

2270- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ يَرُدُّ الْحَدِيثَ إِلَى.....

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْفُرُ أَنْ تَحْمِلَ أَفِيْعَزِلُ عَنْهَا وَتَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ تَرْضَعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْفُرُ أَنْ تَحْمِلَ فَيَعَزِلُ عَنْهَا قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کوئی آدمی اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ اور کوئی اپنی دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر نہ کرو تو کوئی

① متفق علیہ : البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ (هو الله الخالق البارئ المصور) (الحديث 7409)

ومسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (الحديث 3538)

الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
 لِلْحَسَنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرًا
 وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرًا. ❶

حرج نہیں کیونکہ یہ تقدیری بات ہے۔“ ابن عون کہتے
 ہیں میں نے حسن سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے
 کہا: ”اللہ کی قسم! یہ بات ڈانٹ کے لئے تھی۔ اللہ کی قسم یہ
 بات ڈانٹ کے لئے تھی۔“

[37]..... بَاب فِي الْغَيْرَةِ

غیرت کے متعلق

2271- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ لِذَلِكَ حَرَّمَ
 الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ
 الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ. ❷

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس لیے اس نے
 برائیوں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند
 نہیں۔“

فوائد:..... (۱) ”الغیرة“ کہتے ہیں بندے کا اپنی بیوی یا بیوی کا اپنے خاوند پر دل متغیر ہو جائے
 بیوی کا کسی دوسرے مرد اپنی زینت ظاہر کرنے پر بندے کا بڑھک اٹھنا اسی طرح بیوی کا بڑھک اٹھنا۔ (۲)
 اسلام کے سبھی احکام ہر ایک سے بڑھ کر غیرت والے اللہ کی طرف سے منزل ہیں جو کہ انتہائی غیرت کے حامل
 ہیں لہذا ایسے غیرت والے احکام پر اپنی اضافی غیرت کا اظہارنا پسندیدہ ہے۔

2272- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 إِبْرَاهِيمَ.....

حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيْلَةَ حَدَّثَنِي
 أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ
 مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ
 فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ الْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ

سیدنا ابن جابر بن عتیک کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے
 بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض غیرت کو اللہ
 تعالیٰ پسند کرتا ہے اور بعض کو ناپسند کرتا ہے۔ جو غیرت اللہ
 کو پسند ہے وہ غیرت ہے جو تہمت کے موقع پر ہوتی ہے“

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (الحديث 3535) النسائي، کتاب النکاح، باب العزل (الحديث 3327)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب النکاح، باب الغيرة (الحديث 5220) ومسلم، کتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم

الفواحش (الحديث 6926)

وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُغِيضُ اللَّهُ الْغَيْرَةَ فِي
غَيْرِ رِيْبَةٍ. ❶
اور جو غیرت ناپسند ہے وہ جو تہمت کے علاوہ کسی اور موقع
پر ہوتی ہے۔“

2273. حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادِ مَوْلَى
الْمُغِيرَةَ.....

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ
خبر ملی کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی کو
اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر
دوں اور درگزر نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا
تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں سعد سے زیادہ
غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ اسی
لئے اس نے ظاہری و باطنی بے حیائی کو حرام کر دیا ہے۔
کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اور اس سے
زیادہ کسی کو عذر پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس نے نبیوں کو
خوشخبری دینے کے لئے اور ڈرانے کے لئے بھیجا۔ اور کسی
شخص کو اللہ سے بڑھ کر مدح پسند نہیں ہے۔ اسی لئے اس
نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔“

عَنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ لَوْ وَجَدْتُ
مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهَا بِالسَّيْفِ غَيْرَ
مُصْفَحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَعْجَبُونَ
مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ أَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللَّهِ
أَغْيَرُ مِنِّي وَلِلذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ
اللَّهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْمَعَادِرِ وَلِلذَلِكَ
بَعَثَ النَّبِيِّنَ مَبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَلَا
شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ
وَلِلذَلِكَ وَعَدَّ الْجَنَّةَ. ❷

[38]..... بَابُ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

بیوی پر خاوند کے حقوق کا بیان

2274. حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى
الْعَامِرِيِّ.....

❶ جید صحیح: ابن حبان (الحديث 295) و ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الخیلاء فی الحرب (الحديث 2659)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب التوحید، باب قوله النبی ﷺ لا شخص اغیر من الله (الحديث 7416) و مسلم فی اللعان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا
بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً لِفِرَاشِ زَوْجِهَا
لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ ①
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جب عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گزارے تو
فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔“

فوائد: نکاح کا مقصد نسل انسانی کے دوام کے ساتھ ساتھ معاشرے کی طہارت بھی ہے جو کہ
نکاح سے ہی ممکن ہے نکاح انسان کے حیوانی جذبے کو تسکین پہنچانے کا جائز ذریعہ ہے اگر کسی کو یہ جائز ذریعہ
میسر نہ ہو تو وہ مذکورہ جذبے کی تسکین کے لیے غلط راہ اختیار کرتا جو کہ اس کی آخرت کے ساتھ معاشرے کی
تباہی کا بھی سبب بنتی ہے اسی لیے آپ ﷺ نے صاحب استطاعت کو شادی کرنے کا حکم دیا جیسا کہ شروع
میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ چنانچہ شادی کے بعد بھی اگر آدمی کے لیے حلال طریقے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو
وہ خطرات دوبارہ سراٹھانے لگتے ہیں اور ان خطرات کا باعث بننے والی عورت یقیناً لعنت کی مستحق ہے۔

[39]..... بَابُ فِي اللَّعَانِ

لعان کا بیان

2275- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُبَيْرًا
الْعَجَلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أُبْقِلُهُ
فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي
صَاحِبِيكَ فَأَذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ
فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَعَا مِنْ تَلَاعِهِمَا قَالَ
كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمْسَكْتُهَا
فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْتِرَهُ رَسُولُ

سیدنا سہل بن سعد کہتے ہیں کہ عویر عجلانی نے کہا:
”اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کوئی آدمی اپنی
بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟
تو لوگ اسے بھی قتل کر دیں۔ یا پھر وہ کیا کرے؟“ تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری
بیوی کے متعلق حکم نازل کیا ہے جاؤ اسے لے آؤ۔“ سہل
کہتے ہیں: ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے
ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ جب دونوں لعان
سے فارغ ہوئے تو عویر نے کہا: ”یا رسول اللہ! اگر میں
نے اسے اپنے پاس رکھا تو میں نے اس پر تہمت لگائی تھی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب اذا باتت المرأة مجاهرة فراش زوجها (الحدیث 4194) ومسلم، کتاب
النکاح، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها (الحدیث 3524)

اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدَ سَنَةِ الْمُتَلَاعِنِينَ ① اور رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں: ”لعان کرنے والوں کے لئے بعد میں یہی طریقہ سنت بن گیا۔“

فوائد: (۱) ”لعان“ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے اور بیوی انکار کر دیتی ہے لہذا اب یہ صورت ہے کہ مرد حاکم و قاضی کے سامنے چار قسمیں اٹھائے گا کہ اللہ کی قسم میں سچا ہوں پانچویں مرتبہ کہے گا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسی طرح بیوی چار قسمیں اٹھانے کے بعد پانچویں مرتبہ کہے گی مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں جھوٹی ہوں۔ لعان کے بعد ان میں جدائی واقع ہو جائے گی طلاق دینے کی ضرورت نہیں اور یہ جدائی عمر بنی اللہ کے قول کے مطابق ہمیشہ کے لیے ہوگی (بیہتی: صحیح) (۲) عومیر بنی اللہ کا لعان کے بعد طلاق دینے کو ان کے عدم علم پر محمول کیا جائے گا۔

2276- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَوْنِمِرًا أُمَّ عَاصِمَ بْنِ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيْدِ بَنِي عَجَلَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ طَلْقَهَا ثَلَاثًا ②

سیدنا سہل بنی اللہ بن سعد کہتے ہیں کہ عومیر، عاصم بن عدی کے پاس گئے بنو عجلان کے سردار تھے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا مگر تین طلاقوں کا ذکر نہیں کیا۔

2277- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّ أَبَا نَاصِبًا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ.....

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَأَلْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ قَالَ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَنْزِلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ لَا تَسْتَطِيعُ

سیدنا سعید بنی اللہ بن جبیر کہتے ہیں مجھ سے مصعب بن زبیر کی خلافت میں مجھ سے لعان کے متعلق پوچھا گیا کیا دونوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں، میں کھڑا ہوا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا میں نے بچے (یا غلام) سے کہا: میرے لئے ان سے اجازت لو۔ اس نے کہا: وہ سو رہے ہیں آپ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأحكام، باب من قضی فی المسجد (الحديث 7165) ومسلم، کتاب اللعان، فی فاتحته

(الحديث 3723) و ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی اللعان (الحديث 2245)

② صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَمِعَ ابْنُ عُمَرَ صَوْتِي فَقَالَ ابْنُ جَبْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ فَمَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتَهُ وَهُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدُوعَةَ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدٌ مِرْفَقَةً أَوْ قَالَ نُمْرُقَةً شَلَّتْ عَبْدُ اللَّهِ حَشْوُهَا لَيْفٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ قَلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ فَمِمَّنْ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ قَدْ ابْتَلَيْتُ بِهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَلَاءِ آيَاتِ النَّبِيِّ فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَمْسَةَ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَذَرُهَا الْعَذَابُ أَنْ

ان کے پاس نہیں جاسکتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آوازیں لی۔ انہوں نے کہا: ابن جبیر ہے؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ انہوں نے کہا: آؤ اس وقت تم کسی ضرورت سے ہی آئے ہو گے۔ ابن جبیر کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ پالان کا کمبل بچھائے ہوئے تھے۔ اور مرفقہ یا کہا نامرفقہ عبد اللہ کو شک ہوا ہے۔ یعنی نیکی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ انہوں نے کہا: ”سبحان اللہ جی ہاں پہلے پہل اس کے متعلق فلاں آدمی نے پوچھا تھا اس نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ بتائیں اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بدکاری کرتا ہوا پائے تو کیا کرے؟ اگر خاموش رہے تو بڑی بات پر خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اگر بیان کرتا ہے تو بڑی بات بیان کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اپنی ضرورت کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد اس نے پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: ”یا رسول اللہ! جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی میں خود اس میں مبتلا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق سورہ نور میں آیات نازل کی وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور ان کو کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ چچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو، اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً وہ (اس کا خاوند) جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے، اور پانچویں دفعہ کہے کہ ”اگر اس کا خاوند بچوں میں سے ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو (سورہ نور: ۶) حتیٰ کہ تمام آیات کی تلاوت کی پھر آدمی کو بلا کر یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور اسے اللہ کی یاد دلائی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اس نے کہا: ”میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔“ پھر عورت کو بلایا اسے وعظ و نصیحت کی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ اس نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً یہ جھوٹا ہے۔“ پھر آپ نے آدمی کو بلایا۔ اس نے چار دفعہ اسی طرح گواہیاں دیں ”کہ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے۔“ اور پانچویں بار یہ کہا: ”اگر وہ سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب ہو۔“ پھر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا۔

تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَنَالَهُنَّ عَلَيْهِ وَذَكَرَهُ بِاللَّهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ . فَقَالَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا . ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ . فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ . فَدَعَا الرَّجُلَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ . ثُمَّ أَتَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا . ❶

فوائد: (۱) علمی بات اگر معلوم نہ ہو تو اسے پوچھ لینا چاہیے اگرچہ عالم آپ کا ہم عصر و منصب ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) قیلوے کے وقت کسی کو تنگ کرنا جائز نہیں الا یہ اشد ضرورت ہو (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور یہی ان کی ترجیح ہوتی تھی (۴) لعان کرنے والوں کو جدا کر دیا جائے گا اتنے بڑے واقع کے بعد ان کے اکٹھے رہنے کی کوئی صورت نہیں بنتی۔

2278- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سَيِّدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَوْلِهِمْ هِيَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

❶ صحیح : اخرجه مسلم، کتاب اللعان، کے شروع میں (الحديث 3726) والترمذی، کتاب الطلاق باب ماجاء فی اللعان (الحديث 1202)

[41]..... بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ

اس بات کا بیان کہ بچہ بستر والے کے لئے ہے

2281- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْوَلَدُ سَيِّدَا ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعٌ بَيَانٌ كَرْتِي هُنَّ: بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

فوائد: لوٹڈی یا آزاد عورت کے لطن سے پیدا ہونے والا بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کی وہ اس وقت لوٹڈی یا بیوی ہو اگرچہ وہ حرام کا نطفہ ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر خاوند بیوی کے درمیان لعان جیسی صورتحال پیش آجائے تو ایسی صورت میں صاحب فراموش سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا اور وہ فقط اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگا۔

2282- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ①

2283- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ عْتَبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَليدَةَ زُمَعَةَ فَقَالَ عْتَبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَليدَةَ زُمَعَةَ فإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسَ بِعْتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ

زوجہ نبی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ بستر والے کیلئے ہے۔“

زوجہ نبی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (نبی ﷺ کے زمانہ میں عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابو وقاص کو نصیحت کی تھی کہ وہ زمعد کی لوٹڈی کے بیٹے پر قبضہ کرے۔ عتبہ نے کہا: وہ میرا بیٹا ہے، جب نبی ﷺ فتح مکہ کے زمانہ میں تشریف لائے تو سعد بن ابو وقاص نے زمعد کی لوٹڈی کے بیٹے کو لے لیا۔ اور وہ عتبہ بن ابو وقاص کے ساتھ بہت مشابہ تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد بن زمعد! یہ لڑکا تمہیں ملنا چاہئے۔ اس لئے کہ

① صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الولد للفراش (الحديث 3600)

② صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك من الحربی وھبته وعتقہ (الحديث 2218) والنسائی، کتاب

الطلاق، باب الحاق الولد بالفراش اذا لم ینفہ (الحديث 3484)

وہ اس کے باپ کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے سوڈ بنت زمعد! اس سے پردہ کیا کرو۔ اس لئے کہ آپ نے اس کو عقبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا تھا۔ اور سوڈ بنت زمعد کی بیٹی تھیں۔“

زَمْعَةُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ
وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِخْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ
بِنْتُ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بَعْتَبَةَ بْنِ
أَبِي وَقَاصٍ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ . ❶

فوائد: (۱) اسلام میں جاہلی جرائم کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام قبول کرتے ہی وہ سبھی معاف ہو جائیں گے (۲) ظاہر کچھ بھی ہو فیصلہ قانون و شریعت کے مطابق ہی ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[42]..... بَابُ مَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَعْرِفُهُ

اس شخص کا بیان جو اپنی اولاد کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتا ہے

2284- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، جس وقت لعان کی آیت نازل ہوئی: ”جو عورت کسی قوم میں ایسی نسل کو داخل کرے جو اس قوم سے نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو آدمی اپنی اولاد کو دیکھنے کے بعد اس کا انکار کرے۔ اللہ اس سے پردے میں رہے گا۔ اسے پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ”یہ حدیث ہمیں رسول اللہ ﷺ سے پہنچی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ جِئْنَا بِآيَةِ الْمَلَائِكَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ نَسَبًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ اِخْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ وَسَعِيدُ يُحَدِّثُهُ بِهِ: هَذَا وَقَدْ بَلَغَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ❷

❶ صحیح: (1179) حدیث ہی مطول دوبارہ وارد ہوئی ہے۔

❷ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (الحدیث 4108) والنسائی، کتاب الطلاق، باب التغلیظ فی الانتفاء من الولد (الحدیث 3481)

فوائد: (۱) اسلام اصلاح کے کسی پہلو کو تشہ نہیں چھوڑتا بلکہ ہر ایک حقوق تقرر کر کے بعد ان میں اصلاح کا ایسا طریقہ کار اختیار کرتا ہے کہ افراط و تفریط سے پاک اعتدال کا نمونہ بن جاتا ہے (۲) پیچھے بچے کو صاحب فراش کی طرف منسوب کیا تو یہاں عورت کو بھی تنبیہ کردی کہ اگر اس نے حرام کاری کے ذریعے بچے کو اپنے خاوند کے خاندان میں داخل کیا تو یہ اس کے لیے جنت سے محرومی کا سبب ہوگا۔ اور ساتھ ہی خاوند کو بھی تنبیہ کردی کہ اس کا بلاوجہ کا انکار اس کی رسوائی کا باعث بنے جس طرح وہ ایک پاک دامن کی رسوائی کا سبب بنا ہے (۳) آخرت کو سزا جرم کی جنس سے ہوگی اور کہیں زیادہ شدید ہوگی۔

[43]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً أَبِيهِ

اس شخص کا بیان جو آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

2285- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَلْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيْتُ عَمِّي وَمَعَهُ زَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخَذَ مَالَهُ. ●

سیدنا زید بن براء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ میں اپنے چچا سے ملا، اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے لوں۔“

فوائد: (۱) جھنڈا ان کے ایچی ہونے کی علامت تھی کسی ادارے کے لیے اپنے نمائندے کو بھیجتے ہوئے کوئی نہ کوئی علامت فراہم کرنا ہی مسنون ہے اور پریشانی سے بچنے کا ذریعہ ہے (۲) سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے (۳) اس کی سزا گردن زنی ہے اور مال کی ترقی۔

[44]..... بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ﴾

اللہ کے فرمان ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ﴾ کی تفسیر

2286- حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

① حسن: اس کی سند شرط پر ہے۔ صحیح: ابن حبان (الحديث 4112) والنسائي، كتاب النكاح، باب نكاح مانكح الآباء (الحديث 3332)

مُوسَى

انصار کا زیاد نامی آدمی کہتا ہے میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے بتائیے اگر نبی ﷺ کی بیویاں انتقال کر جائیں تو آپؐ کو نکاح کرنا جائز ہوتا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے خاص قسم کی عورتیں حلال کیں اور ان کی صفت بیان کی اور فرمایا: ”ان عورتوں کے علاوہ کوئی عورت آپؐ کے لئے حلال نہیں ہے۔“

عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَمَّى زَيْدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ مُتْنَنَ كَانِ يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَنْزَوَّجَ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ ضَرْبًا مِنَ النِّسَاءِ وَوَصَفَ لَهُ صِفَةً فَقَالَ لَا يَجِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ مِنْ بَعْدِ هَذِهِ الصِّفَةِ. ❶

فوائد: (1) یہ رسول اللہ کا خاصہ تھا کہ آپ ﷺ جتنی چاہیں عورتوں سے شادی کریں جبکہ مومنین کو فقط چار تک کی اجازت ہے (۲) مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو مزید شادی سے منع کے بعد دوبارہ اجازت مل گئی تھی البتہ آپ ﷺ نے کوئی نکاح نہیں کیا۔ (ابن کثیر: احزاب: 52)

2287- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوَفَّقِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَنْزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں فرمایا حتیٰ کہ اللہ نے آپ کے لئے یہ بات حلال کر دی کہ آپ جس قدر چاہیں نکاح کریں۔“

[45]..... بَابُ فِي الْأَمَةِ يُجْعَلُ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا

اس لونڈی کے متعلق جس کی آزادی کو اس کا حق مہر مقرر کیا جائے

2288- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

❶ ضعیف: عبد اللہ بن احمد نے اسے مسند کی زوائد میں 5/133 اور بخاری نے تاریخ الکبیر میں 3/359-360 میں اسے روایت کیا ہے۔

❷ صحیح: ابن جریر سے صراحت سماع بھی طبری کے ہاں موجود ہے۔ ابن حبان (6366) و موارد الظمان (2126)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامة صداقها (الحديث 5086) و مسلم، کتاب النکاح، باب فضیلة اعتاقه أمة ثم يتزوجها (الحديث 2054) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الرجل يعتق امته ثم يتزوجها (الحديث 1957)

فوائد:..... (۱) آزادی چونکہ انتہائی قیمتی شے ہے لہذا اس کی قیمت کو ہی مہر مقرر کیا جاسکتا ہے (۲)

مہر کا حسی ہونا ضروری نہیں کوئی معنوی چیز بھی مہر قرار پاسکتی ہے۔

2289- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ سَيِّدَنَا أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْتُلُونَ فِيهِ كُفْرًا صَفِيَّةً وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرًا لَهَا. ۱

[46]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو کسی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے

2290- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ الْهُمْدَانِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قَبَلْنَا مِنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ ثُمَّ أُدْرِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ. وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أُمَّةٌ فَغَدَّاهَا فَأَحْسَنَ غَدَائِهَا وَأَدْبَاهَا

سیدنا صالح بن صالح بن حی ہمدانی کہتے ہیں کہ میں شعبی کے پاس تھا، ان کے پاس خراسان کے ایک آدمی نے آ کر کہا: اے ابو عمرو! ہمارے علاقے میں خراسان کے لوگ اس شخص کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے اس طرح کہتے ہیں: کہ ”اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ قربانی کے اونٹ پر سوار ہو۔“ شعبی کہتے ہیں: مجھ سے ابو برداء بن ابوموسیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ہیں جنہیں دوہرا اجر ملے گا ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر (آخری) نبی ﷺ کو پایا اس پر پر ایمان لایا۔ اور اس کی پیروی کی دوسرا وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو۔ اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا رہا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی تھی۔ اس کی پرورش کی اور اچھی پرورش کی اسے ادب

۱ صحیح: تخریج ابھی گزر چکی ہے۔

صورت میں عورت کو اس کے خاندان کی کسی عورت جتنا مہر ملے گا۔ اور اس پر عدت بھی ہوگی۔ اسے میراث ملے گی۔“ معقل اشجعی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارے میں جو نورؤاس کی عورت تھی ایسا ہی فیصلہ کیا جیسا آپ نے فرمایا۔ عبد اللہ یہ سن کر خوش ہوئے۔ محمد اور سفیان کہتے ہیں: ”ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں۔“

لَهَا صَدَاقٌ نَسَائِهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ قَالَ مَعْقِلُ الْأَشْجَعِيُّ قَطِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي رُوَاسٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ . قَالَ فَفَرِحَ بِذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسُفْيَانُ نَأْخِذُ بِهِذَا . ❶

فوائد: (۱) نکاح کے موقع پر حق مہر مقرر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ یہ عورت کا حق ہے چاہے بعد میں ہی ہوا سے دینا لازم ہے الایہ کہ وہ معاف کر دے (۲) اسلامی احکام بالمقابل عقل کی کوئی حیثیت نہیں۔ (۳) جس عورت کا مہر مقرر نہ ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اسے مہر مثل ملے گا یعنی جتنا ان کے (مرد) خاندان کی دوسری عورتوں کو ملتا ہے نیز وہ میراث کی بھی مستحق ہوگی۔

[48]..... بَاب مَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ

کن کن رضاعی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے

2293- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ.....

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں انہوں نے کسی آدمی کی آواز سنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے گھر میں کسی آدمی کی آواز سنی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا خیال ہے فلاں آدمی ہو گا یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رضاعی چچا کے بارے میں کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے پاس آ سکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں، جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتَ إِنْسَانٍ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْهِ فَلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ كَانَ فَلَانًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ

❶ صحیح: ابن حبان (1498-4099) والنسائی، کتاب النکاح، باب اباحتہ التزووج بغير صداق (الحديث 3354)

مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ① ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔“

فوائد: (۱) اگر کوئی بچہ شریعت کے مقرر کردہ ضابطہ کے مطابق کسی عورت کا دودھ پی لے تو یہ عورت اس کی رضاعی ماں کہلائے گی اور اس کے حقیقی بچے کے لیے حرام رشتے اس دودھ پینے والے کے لیے بھی حرام ہوں گے جو کہ سورۃ النسا: 23 میں مذکور ہیں (۲) پردے کے احکام بھی رضاعی و حقیقی اولاد کے لیے برابر ہوں گے۔

2294- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَّ أَبَانًا هِشَامُ بْنُ.....

سیدنا عروۃ بنی النخعی کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے چچا ابو القعیسؓ کے بھائی پردہ مقرر ہونے کے بعد آئے اور اجازت چاہی انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ آئیں تو ان سے اجازت لوں گی؛ جب نبی ﷺ آئے تو انہوں نے آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا اور کہا: ”میرے چچا ابو القعیسؓ کے بھائی آئے تھے۔ میں نے انہیں واپس کر دیا ہے تاکہ آپؐ سے اجازت لے لوں۔“ آپؐ نے فرمایا: ”کیا وہ تیرا چچا نہیں ہے؟“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”مجھے دودھ تو عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔“ آپؐ نے فرمایا: ”وہ تمہارے چچا ہیں اس لئے تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔“ عروۃؓ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: ”جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہی رضاعی رشتے بھی حرمت والے ہوتے ہیں۔“

فوائد: متفق علیہ روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کا نام فلاح آیا ہے یہ آپ ﷺ یا

- ① متفق علیہ: البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض والموت القديم (الحديث 2646) ومسلم، کتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة (الحديث 3553)
- ② متفق علیہ: البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض (الحديث 2346) ومسلم، کتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل (الحديث 3560)

ایک قول کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اصل میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے دور رضاعی بچا تھے ایک نبی ﷺ کی زندگی میں خالق حقیقی سے جا ملا جبکہ دوسرا آپ کی مرضعہ کا دیور یا جیٹھ تھا۔

2295۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ①
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے ان رضاعی رشتوں سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے۔“

2296۔ قَالَ مَالِكٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ②
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[49]..... بَابُ كَمْ رَضْعَةً تُحْرِمُ

کتنی دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ③
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک دودھ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔“

فوائد:..... (۱) ”المصّة“ کہتے ہیں چوسنے کو یہ ”مصّ“ سے مصدر ہے (۲) اگر بچے نے دودھ

پینا شروع کیا پھر چھاتی کو چھوڑ دیا تو یہ ایک دفعہ ہے دوبارہ پیے گا تو یہ دوسری دفعہ شمار ہوگا۔ (۳) رضاعت کے حکم میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پینے سے یہ ثابت ہو جاتی ہے داؤد ظاہری، اسحاق، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم کے مطابق مذکورہ حدیث کی بنا پر تین دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ امام شافعی پانچ

① صحیح: مؤطا امام مالک، کتاب الرضاع، باب جامع ماجاء فی الرضاعة (15) ومسلم، کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة (الحديث 3554)

② صحیح: (2293) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

③ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے۔ اخرجہ مسلم فی کتاب الرضاع، باب فی المصّة والمصتان (الحديث: 3575) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا تحیم المصّة والمصتان (الحديث 1941)

دفعہ دودھ پینے کو لازم ٹھہراتے ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔ جمہور کی دلیل سے ﴿وَأُمَّهَاتُكُمْ
اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ (النساء: 23) تمہاری مائیں وہ ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ احادیث کو نظر
انداز کر کے مطلق اسی آیت کو لے لینا غلطی کا سبب ہے احادیث سے واضح ہے کہ مائیں وہ شمار ہوں گی
جو مذکورہ اوصاف پر دودھ پلائیں گی یعنی دو دفعہ سے زیادہ اور دو سال سے قبل۔ اسی داؤد ظاہری رضی اللہ عنہ
موقف ہے حدیث میں ایک، دو دفعہ کا ذکر ہے لہذا تین دفعہ سے رضاعت ثابت ہو جائے گی یہ بھی ضعیف
ہے کیونکہ عرف میں ایک، دو دفعہ سے ثابت نہیں ہوتا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہاں کثرت مطلوب ہے۔ لہذا
دلائل پر غور کرنے سے امام شافعی رضی اللہ عنہ کا موقف ہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ رضاعت پانچ دفعہ دودھ پینے سے
ثابت ہوتی ہے مختلف احادیث پر غور کرنے سے سمجھ آتی ہے کہ رضاعت تب ثابت ہوتی ہے جب یہ بچے کی
انتزایاں پھاڑنے، ہڈیاں اگانے یعنی خوراک بننے کا باعث بنے چنانچہ یہ مقاصد ایک، دو دفعہ دودھ پینے سے
حاصل نہیں ہوتے۔ چنانچہ حاصل کلام یہ ہے کہ بچے کی رضاعت تب ثابت ہوگی جب وہ بچپن میں دودھ پیے
اور کم از کم پانچ دفعہ پیے۔ (واللہ اعلم)

2298- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

سیدنا ام فضلؓ کہتی ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
ایک دوسری عورت بھی ہے۔ پہلی کہتی ہے کہ اس نے
دوسری کو دودھ پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دو دفعہ
دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔“

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ
امْرَأَةً وَعِنْدِي أُخْرَى فَرَعَمْتُ الْأُولَى
أَنَّهَا أَرْضَعَتْ الْحَدِيثِي فَقَالَ لَا تُحْرِمُ
الْإِمْلَاجَةَ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ .^①

2299- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پہلے قرآن میں یہ حکم نازل ہوا
تھا کہ دس بار دودھ پینے سے حرمت نازل ہوتی ہے۔ پھر
اسے منسوخ کر کے پانچ بار دودھ پینے کا حکم ملا۔ پھر رسول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ
رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرِمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ
بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولٌ

① صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب فی المصّة والمصتان (الحدیث 2576)، والنسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی
یحرم من الرضاعة (الحدیث 3308)

اللَّهُ ﷻ وَهَنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ ❶ اللہ ﷻ نے وفات پائی تو قرآن سے وہ پڑھا جاتا تھا۔
فوائد: مطلب یہ کہ پانچ دفعہ پینے سے حرمت ثابت ہو جانے والے حکم کی تلاوت کی جاتی تھی، اس آیت کا حکم تو قیامت موجود اور برقرار ہے لیکن اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، جو لوگ رسول اللہ ﷻ کی وفات کے بعد بھی اسے تلاوت کرتے تھے ان کو ابھی اس کا نسخ معلوم نہیں ہوا تھا۔ امام نووی رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ پانچ کی تعداد کا نسخ اتنی تاخیر سے ہوا کہ نبی ﷻ کی وفات کا واقعہ پیش آ گیا اور بعض لوگ آپ ﷻ کے بعد ہی بطور قرآن ان کی تلاوت کرتے رہے کیونکہ ان کا نسخ آپ ﷻ کی وفات سے متصل ہی ہوا تھا۔ اس لیے لوگوں کو خبر نہ ہو سکی آپ ﷻ کی وفات کے بعد جب لوگوں کو علم ہوا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا اور سبھی متفق ہو گئے۔ لہذا یہ آیات تو منسوخ ہو چکیں بہر حال ان کا حکم باقی رہا ہے جیسا کہ یہ نسخ کی ایک صورت ہے کہ آیت کے الفاظ منسوخ ہو جائیں جبکہ اس کا حکم باقی رہے۔

[50]..... بَاب مَا يُذْهَبُ مَذْمَمَةَ الرِّضَاعِ

کس چیز سے رضاعت کا حق ادا ہوتا ہے؟

2300- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَيِّدِنَا حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهَبُ عَنِّي مَذْمَمَةُ الرِّضَاعِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوْ الْأَمَّةُ ❶

سیدنا حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری طرف سے رضاعت کا حق کس چیز سے ادا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "غلام یا لونڈی سے۔"

فوائد: (۱) رضاعت ایک بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس کے بدلے کی فقط یہ صورت ہے کہ رضاعی ماں یا باپ غلامی کی حالت میں ملیں تو بندہ انہیں خرید کر آزاد کر دے (۲) اس سے آزادی کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ یہ کس قدر بڑی نعمت ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات (الحديث 3582) والترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصاة والمصتان (الحديث 1150) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب رضاع الكبير (الحديث 1944)
 ❷ صحیح: ابن حبان (4230-4231) و ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرضح عند الفصال (الحديث 2064) والنسائی، کتاب النکاح، باب حق الرضاع و حرمتہ (الحديث 3329)

[51]..... بَابُ شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَّاحِدَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

رضاعت پر ایک عورت کی گواہی

2301- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يُحَدِّثْنِيهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ أَبِي إِيَّابٍ فَجَاءَتْ أُمَّهُ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي أَرْضَعُكُمَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ فِي الثَّالِفَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَنَهَاةُ عَنْهَا. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بِنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَلَمْ يَقُلْ نَهَاةُ عَنْهَا. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَذَا عِنْدَنَا. ❶

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھ سے سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے کہا: بیان نہیں کیا میں نے ان سے سنا وہ لوگوں سے بیان کر رہے تھے، کہا ”کہ میں نے ابو وہاب کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک سیاہ لونڈی نے آ کر کہا: ”میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔“ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور اس کا ذکر کیا آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ ابو عاصم کہتے ہیں: عقبہ نے کہا: تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: ”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس نے ایسا کہہ دیا ہے۔ اور آپ نے ان کو عورت کے ساتھ رہنے سے منع کیا۔ ابو عاصم کہتے ہیں: ”عمر و بن سعید بن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے صرف اتنا ہی نقل کیا ہے: ”یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ اس کے متعلق ایسا کہہ دیا گیا۔ یہ نہیں کہا کہ آپ نے اسے اس عورت کے تعلق سے منع کیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہمارے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔“

فوائد:..... (۱) رضاعت کے مسئلہ میں ایک عورت کی گواہی قابل قبول ہوگی یہی قول امام احمد رضی اللہ عنہ

کا ہے جب کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ چار عورتوں اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ دو مردوں یا ایک مرد، دو عورتوں کی گواہی کو حجت سمجھتے ہیں ان کے دلائل ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ (البقرہ: 282) مردوں میں سے دو گواہ بنا لو۔ مذکورہ آیت ہے یہ حکم عام جبکہ رضاعت کا مسئلہ اس سے خاص ہے اور مذکورہ حدیث اس کی خصوصیت پر دال

❶ صحیح: لیکن یہ سند ضعیف ہے، ابن جریر کے عمود کی وجہ سے۔ البخاری، کتاب العلم، باب الرحلة فی المسألة النازلة وتعلیم اہله (الحديث 88) و ابوداؤد، کتاب الأفضیة، باب الشهادة علی الرضاع (الحديث 3603) والنسائی، کتاب النکاح، باب الشهادة فی الرضاع (الحديث 3330)

ہے لہذا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا موقف ہی اقرب الی الصواب ہے۔ (۲) حصول علم کے لیے سفر کرنا مسنون ہے (۳) اگر طالب علم کا سوال بے سرو پا ہو تو استاذ اس سے اعراض کر سکتا ہے۔

[52]..... بَابُ فِي رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

بڑے آدمی کی رضاعت کے لئے

2302- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَكَانَتْ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَحْيَى مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ انظُرْنِ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور وہاں ایک آدمی تھا۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ گویا کہ آپ نے اس بات کو برا سمجھا میں نے کہا: ”میرا رضاعی بھائی ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”دیکھا کرو کہ کون لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ کیونکہ رضاعت بھوک مٹنے سے ثابت ہوتی ہے۔“

فوائد:..... رضاعت صرف چند گھنٹہ دودھ چوسنے سے نہیں بلکہ سیر ہو کر پینے سے ثابت ہوگی جو کہ جسم کی نشوونما کا سبب بنے اور یہ تبھی ممکن ہے جب بچے نے بچنے میں سیر ہو کر پیا ہو کیونکہ بڑے کا اس سے سیر ہونا ممکن نہیں اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب باندھا ہے ”لارضاع بعد حولین“ دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

2303- أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَتْ تَحْتُ أَبِي حُدَيْفَةَ بْنِ عْتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَأَنَا فَضْلٌ وَإِنَّمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو جو ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی اہلیہ تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: ”سالم جو ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام ہے ہمارے پاس آتا ہے اور میں پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتی ہوں ہم اسے بیٹا ہی سمجھتے ہیں۔ ابو حذیفہ نے اسے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب من قال لارضاع بعد حولین (الحديث 5103) ومسلم، کتاب الرضاع، باب انما الرضاعة من المجاعة (الحديث 3591)

ہوا حلالہ کرنے والا اور کرانے والا دونوں لعنتی ہیں۔ صاحب سبل السلام کہتے ہیں: ”الحديث دليل على تحريم التحليل لانه لا يكون اللعن الا على فاعل المحرم.“ حدیث حلالہ کے حرام ہونے پر دلیل ہے۔ کیونکہ لعنت حرام کے مرتکب پر ہی ہو سکتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس اگر محلل اور محلل نہ ہو کولایا جائے تو میں ان دونوں کو رجم کر دوں (ان ابی شیبہ) امام مالک، احمد، وکیع، سفیان رحمہم اللہ سبھی کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہوگا اگر محلل کی نیت بدل جائے اور وہ عورت کو رکھنے کا ارادہ کر لے تو اسے دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا جبکہ اصحاب رائے احناف کے نزدیک نکاح ہو جائے گا اگرچہ وہ مکروہ ہوگا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے بہر حال مذکورہ حدیث اور ائمہ و محدثین کے موقف کو مد نظر رکھ کر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا اور ایسا کرنے والے ملعون ہوں گے اور یہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم۔ کتب فقہ حنفی ماضی قریب کے حنفی عالم اور لاہور جامعہ قاسمیہ حنفیہ کے رئیس علامہ عبدالحلیم قاسمی رضی اللہ عنہ اور بریلویت کے پیشوا و امام پیر کرم شاہ ازہری رضی اللہ عنہ کو بے غیرتی قرار دیتے ہیں اور ایک مجلس کی تین طلاقیں صرف ایک ہی واقع ہونے کے قائل ہیں۔

[54]..... بَابُ فِي وُجُوبِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

آدمی پر اپنے اہل کا نفقہ فرض ہے

2305- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مَعَاوِيَةَ أَمْرَأَةً
أَبِي سَفْيَانَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ
رَجُلٌ شَجِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا
يَكْفِينِي وَبَنِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا
يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ جُنَاحٌ فَقَالَ
خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں معاویہ کی ماں ابو سفیان کی بیوی ہند رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: ”یا رسول اللہ! ابو سفیان کجس آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو البتہ میں لاعلمی میں اس کی جیب سے نکال لیتی ہوں کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ”دستور کے مطابق اتنا لو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔“

بِالْمَعْرُوفِ . ❶

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النفقات، باب اذا لم ينفق الرجل للمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف (الحديث 5334) مسلم، کتاب الأفضیة، باب قضية الهند (4452)

فوائد: گھر کا خرچہ یہ خاوند کے ذمے ہے کہ وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کے کھانے پینے کا ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اگر وہ اپنے اس فریضے میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو بیوی کو اجازت ہے کہ وہ بقدر ضرورت اس کے مال سے چپکے سے لے سکتی ہے مگر صرف بقدر ضرورت۔

[55]..... بَابُ فِی حُسْنِ مَعَاشِرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے اچھا سلوک کرنا

2306- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتِي هِيَ كَمَا رَسَلَهُ اللَّهُ ﷺ نِيَّامًا: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (یعنی اس کی برائی نہ کرو)۔"

فوائد: (۱) عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھنے والے نہ صرف غلطی پر ہیں بلکہ انتہائی خسارے میں ہیں کہ وہ خیریت جیسے بہترین وصف سے محروم ہیں بیوی سے بہترین سلوک جہاں گھر کی خوشیاں لوٹا سکتا ہے وہیں آخرت کی خوشبوؤں کے حصول کا بھی آسان ذریعہ ہے (۲) فوت ہو جانے والے کے عیب ٹٹولنے سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ بطور عبرت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[56]..... بَابُ فِی تَزْوِیجِ الصِّغَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ آبَاؤُهُنَّ

صغیرنی میں والدین کا لڑکیوں کا نکاح کر دینا

2307- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوَعُكْتُ فْتَمَرَّقَ رَأْسِي فَأَوْفَى جُمَيْمَةَ فَأَتَيْتِي أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبَاتٌ لِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اور میری عمر چھ برس تھی۔ اور ہم مدینہ میں آئے ہم بنو حارث بن خزرج میں اترے۔ مجھے بخار ہو گیا اور میرے سر کے بال اتر گئے۔ پھر کندھوں تک پہنچ گئے۔ ام رومان میرے پاس آئیں میں جھولے میں تھی میری سہیلیاں میرے پاس تھیں۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں

① صحیح : ابن حبان (4188) والترمذی، کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ (الحديث 3895)

ان کے پاس گئی میں نہیں جانتی تھی ان کا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ پھر میری طبیعت کچھ سنبھلی تو انہوں نے پانی سے میرا چہرہ اور میرا سر صاف کیا۔ پھر مجھے گھر لے گئیں میں نے دیکھا کہ ایک گھر میں انصار کی چند عورتیں ہیں انہوں نے کہا: ”بھلائی“ عزت اور برکت نصیب ہو۔“ ام رومان نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا۔ میں چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ سے گھبرا گئی، ام رومان نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔ اور میں اس دن نو برس کی تھی۔“

فَصَرَخَتْ بِي فَاتَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفْتَنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنْ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلْتَنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُحِّي فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ . ❶

فوائد: عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ سے چھ سال کی عمر میں نکاح ہوا تھا اور رخصتی نوے سال کو ہوئی (بخاری) مذکورہ حدیث اور قرآن میں ﴿وَالَّتِي لَمْ يَحْضَنْ﴾ (الطلاق: 4) اور وہ جنہیں حیض نہیں آیا۔ مراد بالغ نہیں ہوئیں ان کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ آیت میں مذکور ہے ان ادلہ سے واضح ہوتا ہے کہ والد اپنی نابالغ اولاد کا نکاح کر سکتا ہے۔ مہلب رضی اللہ عنہ اس پر اجماع بیان کرتے ہیں۔ (فتح الباری)



❶ مشفق علیہ: البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا وقدومها المدينة (الحدیث 3896) ومسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب الیکر الصغیرة (الحدیث 3464)

۱۲..... ومن كتاب الطلاق

طلاق کے بیان میں

”طلاق“ یہ اطلاق سے مشتق ہے جس کا مطلب چھوڑ دینا ہے۔ اصطلاحی طور پر طلاق نکاح کی گره کھول دینے کو کہتے ہیں امام الحرمین کے مطابق جاہلیت میں بھی اس کے لیے لفظ طلاق مستعمل تھا جسے شریعت نے باقی رکھا۔ (الفتح)

شریعت میں طلاق وہی معتبر ہے جو ہوش و حواس کے قیام کے ساتھ برضادی جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”طلاق السكران والمستکرہ لیس بجائز۔“ (بخاری) نشہ والے اور مجبور کی طلاق جائز نہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اسی کے قائل ہیں۔

[1]..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق کا شرعی طریقہ

2308- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

سیدنا نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے حکم دو وہ اس سے رجوع کرے۔ اور اسے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو۔ اس کے بعد اگر چاہے تو روک لے اگر چاہے تو صحبت سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔“

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِنَبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَرَّةً أَنْ يُرَاجِعَهَا وَيُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أُمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النَّسَاءُ.

فوائد: (۱) حالت حیض میں طلاق ممنوع ہے اور اسے طلاق بدعی کہا جاتا ہے (۲) ایسی حالت میں دی گئی طلاق سے رجوع کرنا لازم ہے (۳) طلاق بدعی واقع ہو جائے گی جیسا کہ ”مُرَّةٌ اِنْ يُرَاجِعَهَا“ کے الفاظ سے واضح ہے کیونکہ مراجعت، رجوع طلاق کے وقوع کے بعد ہی ہوتا ہے۔ جمہور اور ائمہ اربعہ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”حسبت علی بتطليقة.“ (بخاری) یہ میری ایک طلاق شماری کی گئی ہے (۴) حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع کے بعد آئندہ کی بجائے اس سے اگلے طہر میں طلاق دی جائے گی۔

2309- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ.....

سیدنا سالم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سے کہو: ”اس سے رجوع کرے پھر اسے طلاق دے جب کہ وہ پاک ہو۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابن مبارک اور کعب نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا ہے: ”یا حاملہ ہو۔“

فوائد: (۱) اس روایت میں ایک طہر چھوڑ کر اگلے طہر کی قید نہیں بلکہ عموم ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے ”ثم يطلقها طاهرا او حاملا“ پھر اسے طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے دے۔ اس سے بعض علماء لیتے ہیں کہ حیض سے اگلے طہر میں ہی طلاق وی جاسکتی ہے بہر حال اول الذکرات کہ ایک طہر چھوڑ کر اگلے میں طلاق دی جائے یہ صحیحین کی روایت میں زیادہ ہے اور (زیادہ ثقہ مقبولہ) کے تحت اسے قبول کیا جائے گا اور اسے ہی ترجیح حاصل ہوگی نیز اگر ثانی الذکر پر بھی عمل کیا جائے تو درست ہے۔ (واللہ اعلم) (۲) ”حامل“ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ حالت حمل میں دی گئی طلاق، طلاق سنی ہے لہذا یہ جائز و درست ہے۔

[2]..... بَابُ فِي الرَّجْعَةِ رَجُوعُ كَرْنَا

2310- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ

① متفق عليه : البخاری، کتاب الطلاق، باب قول الله تعالى (ياايها النبي إذ طلقتم.....) (الحديث 5251) ومسلم، کتاب الطلاق، باب تحريم الطلاق الحائض بغير رضاها (الحديث 3637)

وَلَا طَّلَاقَ قَبْلَ إِمْلَاقٍ وَلَا عَتَاقَ حَتَّى
يَيْسَعَ . سَأَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ سَلِيمَانَ
قَالَ : أَحْسَبُهُ كَاتِبًا مِنْ كُتَّابِ عُمَرَ بْنِ
عَبْدِ الْعَزِيزِ . ❶

طلاق نہیں اور خریداری سے پہلے آزاد کرنا نہیں ہے۔ ابو محمد
سے سلیمان کے بارے میں سوال گیا تو انہوں نے کہا:
”میرا خیال ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی کتاب سے لکھنے والا
ہے۔“

فوائد: یہ حدیث اگرچہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی بہر حال صحیح حدیث یہ بات ثابت شدہ ہے کہ
شادی سے پہلے طلاق معتبر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انما الطلاق لمن أَخَذَ بِالسَّاقِ .“ حسن
ارواء الغلیل (طلاق صرف ایسے بندے کا حق ہے جس نے پندلی کو پکڑ رکھا ہے۔ مراد نکاح کیا ہوا ہو۔

[4]..... بَاب مَا يُحِلُّ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فَبَتَّ طَلَّاقَهَا

تین طلاقیں دینے والے شوہر کے لئے بیوی کیسے حلال ہوتی ہے؟

2313- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ
الزُّبَيْرِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ
الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ
أَبُو بَكْرٍ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ
عَلَى الْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ
طَلَّاقِي . قَالَ أَتْرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى
رِفَاعَةَ لَا ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ
وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَنَادَى خَالِدُ بْنُ
سَعِيدِ أَبِي بَكْرٍ أَلَا تَرَى مَا تَجْهَرُ بِهِ
هَذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہا کی بیوی
رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ
تھے۔ اور خالد بن سعید بن عاص کے دروازے پر انتظار کر
رہے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کی
اجازت دی جائے۔ اس عورت نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں
رفاعہ کے پاس تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ آپ
نے فرمایا: ”کیا تو رفاعہ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ یہ نہیں
ہو سکتا حتیٰ کہ وہ تجھ سے صحبت کرے اور تو اس سے صحبت
کرے۔ تو خالد بن سعید نے ابو بکر کو آواز دی کہ آپ
دیکھتے نہیں کہ یہ عورت رسول اللہ کے پاس کیسی باتیں کر
رہی ہے؟

❶ ضعیف : صحیح ابن حبان (6559) و موارد الظمان (793)

❷ متفق علیہ : البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة المختبی (الحدیث 2639) و مسلم، کتاب النکاح، باب لا تحل
المطلقة ثلاثا لمطلقها حتی تنکح زوجا (الحدیث 3512)

فوائد:..... تین طلاقوں، یعنی طلاق بتہ کے بعد رجوع کا حق ختم ہو گیا اب اس خاوند سے دوبارہ ملاپ کے لیے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کرے یہ نکاح صحیح شرعی اصولوں کے مطابق ہو پھر ان کی آپس کی ناچاقی یا کسی وجہ سے طلاق ہو جائے یا یہ دوسرا شوہر فوت ہو جائے اب اس عورت کو جائز ہے کہ پہلے خاوند کی طرف لوٹ جائے بشرطیکہ دوسرے خاوند سے اس کے تعلقات قائم ہوں جیسے کہ حدیث میں ”لا حتی یدوق عَسَيْلتك“ حتی کہ وہ تیرا شہد چکھ لے۔ نیز بعض حنفی و بریلوی حضرات نے اپنے اداروں میں حلالہ سنٹر بنا رکھے ہیں۔ جو بے غیرتی کا نادر نمونہ ہیں۔

2314- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بِنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رِفَاعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَمْرَأَةً فَتَرَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَدَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبِي هَذِهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عَسَيْلتك أَوْ قَالَ تَذُوقِي عَسَيْلتك. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رفاعہ نے جو بنو قریظہ کا آدمی ہے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس سے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! وہ تو میرے اس کپڑے کی جھالی کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”شاید تو رفاعہ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ مگر ایسا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ تو اس سے صحبت کرے۔“

[5]..... بَابُ فِي الْخِيَارِ

عورت کو اختیار دینے کا بیان

2315- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرَةِ فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَكَانَ طَلَاقًا. ❷

سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا۔ کیا وہ طلاق کا اختیار تھا؟

❶ متفق علیہ: سابقہ تخریج ہی ہے۔

❷ متفق علیہ: البحاری، کتاب الطلاق، باب من خیرا زواجا (الحديث 5263) ومسلم، کتاب الطلاق، باب بیان آنحضرت

امرئہ لا یكون طلاقا الا بالنبی (الحديث 3629)

فوائد: اگر شوہر بیوی کو ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا اختیار دے دے تو اس کو طلاق نہیں سمجھا جائے گا الا یہ کہ اس کی نیت ہو۔ جیسا کہ مسلم اس کے لیے باب باندھتے ہیں ”بیان ان تخییر امراتہ لا یکون طلاقاً الا بالنیة“ اس چیز کا بیان کہ اپنی بیوی کو اختیار دینا طلاق نہیں ہوتی الا کہ مرد نیت کرے۔

[6] بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا

عورت کا اپنے شوہر سے طلاق مانگنے کی ممانعت

2316- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيْمَا سَيِّدِنَا ثَوْبَانَ وَابْنُ ثَوْبَانَ كَيْتَابُ اللَّهِ ﷺ كَيْتَابُ اللَّهِ ﷺ فِي مَا نَزَلَ بِهِ مِنْ رِسَالَةٍ أُنزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ ۝

پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

فوائد: (۱) خاندان اسلام کی ایک بنیادی اکائی ہے اس کی تخریب اسلام کی عمارت پر ایک کاری ضرب ہے اسی لیے خاندانی نظام کو تباہی سے بچانے کے لیے اسلام نے انتہائی سخت قوانین وضع کیے ہیں جو کہ اس کی اہمیت پر دال ہیں (۲) بلاوجہ عورت کا اپنے خاوند سے طلاق مانگنا حرام ہے کیوں کہ جہنم کی وعید کسی صغیرہ گناہ پر نہیں دی جاتی (۳) اگر کوئی سبب ہو اور گزران مشکل ہو جائے تو عورت کے لیے طلاق کا مطالبہ جائز و درست ہے۔

[7] بَابُ فِي الْخُلْعِ

خلع کا بیان

2317- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ.....

أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ سَهْلِ سَيِّدِنَا عَمْرَةَ بِنْتُ سَهْلِ كَهْتِي هِيَ كِتَابُ اللَّهِ ﷺ كَيْتَابُ اللَّهِ ﷺ فِي مَا نَزَلَ بِهِ مِنْ رِسَالَةٍ أُنزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ ۝

آپ کی ہمسائی تھی۔ ایک بار ثابت نے اسے مارا وہ صبح

① صحیح ابن حبان (4184) و ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب الخلع (الحدیث 2226) و ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب کراهية الخلع للمرأة (الحدیث 2055)

کے وقت اندھیرے ہی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور ایک آدمی کو دیکھا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں، آپ نے فرمایا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: نہ میں ثابت کے پاس رہ سکتی ہوں اور نہ وہ میرے پاس رہ سکتے ہیں۔ ثابت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اس سے کچھ لے لو اور اسے چھوڑ دو۔“ حبیبہ نے کہا: یا رسول اللہ! جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا وہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے ثابت نے اس سے لے لیا اور وہ اپنے گھر چلی گئی۔

ضَرَبَهَا فَأَصْبَحَتْ عَلَىٰ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْغَلَسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَىٰ إِنْسَانًا فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ. فَأَتَىٰ ثَابِتٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ مِنْهَا وَخَلِّ سَبِيلَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي كُلُّ شَيْءٍ أُعْطَيْتَنِيهِ فَأَخَذَ مِنْهَا وَقَعَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا. ❶

فوائد: (۱) اسلام ایک معتدل نظام حیات ہے جو ہر ایک کے لیے اعتدال پر مبنی حقوق مقرر کرتا ہے جہاں باہم نا اتفاقی کی صورت میں مرد کو یہ حق ہے کہ وہ عورت کو طلاق دے کر اپنی جان چھڑوا سکتا ہے وہیں عورت کو بھی خلع کا اختیار دیا گیا ہے (۲) خلع لینے کے لیے عورت کو شوہر سے حاصل کردہ مال لوٹانا ہوگا (۳) خلع حاصل کرنے کے لیے عورت حاکم، قاضی کے پاس جاسکتی ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ عمر بنی اللہ نے خلع کے لیے سلطان یا قاضی کو غیر ضروری قرار دیا ہے (بخاری) جبکہ ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (المغنی۔ ابن قدامہ)

[8]..... بَابُ فِي طَلَاقِ الْبُتَّةِ

تین طلاقوں کا بیان

2318- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ.....

سیدنا سعید بن زیدؓ جو بنو عبدالمطلب کے آدمی ہیں نے کہا: مجھے ایک حدیث عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ سے پہنچی وہ اپنے ایک گاؤں میں تھے میں نے ان کے پاس جا کر ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میرے والد نے میرے

سَعِيدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ بَلَغَنِي حَدِيثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدِ بْنِ رُكَانَةَ وَهُوَ فِي قَرْيَةٍ لَهُ فَاتَيْتُهُ فَمَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي. عَنْ جَدِّي

اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ فَقَالَ وَاحِدَةً قَالَ اَللّٰهُ قَالَ اَللّٰهُ قَالَ هُوَ مَا نَوَيْتَ . ۱

دادا سے نقل کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر نبی ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: تیرا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: ایک طلاق کا آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم؟ اس نے کہا: ”اللہ کی قسم“ آپ نے فرمایا: ”وہی ہے جو تم نے نیت کی۔“

فوائد: (۱) مذکورہ روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہر حال ابورکانہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث صحیح صحتی حلاق نے حسن قرار دیا ہے۔ (بلوغ المرام (1009) کی شرح سبل السلام پر تعلیق ملاحظہ کیجیے) (۲) ثابت ہوا ایک مجلس میں اکٹھی دی گئیں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوگیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کان الطلاق علی عهد رسول اللہ ﷺ وابی ابکرو سنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة.“ (مسلم) رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں ابتدائی دو سال تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی رہیں ہیں۔ یہ صریح ادلہ اس بارے واضح ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ ایک ہی مقصود ہوگی۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ کا تین طلاقوں کو تین ہی قرار دینا وہ وقتی مصلحت کی بنا پر لوگوں کی زجر و توبیح کے لیے تھا۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین گردان کر میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے جدائی کروا دینا بہ عقل و نقل اور دین کے سراسر خلاف ہے۔ حلالہ کی لعنت کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ (علینا البلاغ وعلیکم الحساب)

[9]..... باب فی الظَّهَارِ

ظہار کے متعلق

2319- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيْضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ حِفْتُ أَنْ أُصِيبَ فِي لَيْلِي

سیدنا سلمہ بن صخر بن بیاضی کہتے ہیں میں عوتوں سے اس قدر صحبت کرتا تھا میرے علاوہ کوئی اور نہ کرتا تھا۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے خوف ہوا کہ میں رات کو کچھ کرنے لوں جس کی وجہ سے صبح تک برائی میں پڑا رہوں۔ میں

۱ ضعیف : صحیح ابن حبان (4274) و ابوداؤد، کتاب الطلاق باب فی النقة (الحدیث 2206) و نیل الأوطار 7/11-20

نے پورے ماہ کے لئے طہار کر لیا۔ ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی۔ تو مجھے اس کے بدن کا کچھ حصہ نظر آیا۔ میں نے بے قرار ہو کر اس سے صحبت کر لی۔ جب صبح ہوئی میں اپنی قوم کے پاس گیا انہیں بتایا اور کہا: میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو لوگوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! ہم تیرے ساتھ نہیں چلیں گے۔ ہمیں خوف ہے کہ تمہارے بارے میں قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل ہو جائے یا تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات فرمائیں جس کا عیب ہمیں لازم ہو جائے، اور ہم تمہیں تمہارے گناہ سمیت رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور ان سے اپنا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے سلمہ! تو نے اس طرح کیا ہے؟“ میں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمہ! تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے ہی کیا ہے آپ نے پھر فرمایا: اے سلمہ! تو نے یہ کام کیا؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے یہ کام کیا ہے اور میں حاضر ہوں میرا نفس ثابت قدم ہے اللہ کی طرف سے آپ میرے متعلق جو فیصلہ کریں صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کر۔“ میں نے ہاتھ اپنی گردن پر مار کر کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میری ملکیت میں اس وقت اس گردن کے علاوہ اور کوئی گردن نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ میں نے کہا: یہ مصیبت مجھے روزے کی وجہ سے ہی پہنچی؟ آپ نے فرمایا: ”کھجور کا ایک وسق ساٹھ

شَيْئًا فَيَتَّبَعِ بِي ذَلِكْ إِلَى أَنْ أَصْبَحَ قَالَ فَظَاهَرْتُ إِلَى أَنْ يَنْسَلِخَ فَبَيْنَا هِيَ لَيْلَةٌ تَخْدُمُنِي إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَمَا لَبِثْتُ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِي فَأُخْبِرْتُهُمْ وَقُلْتُ امْشُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَمْشِي مَعَكَ مَا نَأْمَنُ أَنْ يَنْزَلَ فِيكَ الْقُرْآنُ أَوْ أَنْ يَكُونَ فِيكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقَالَةٌ يَلْزِمُنَا عَارِهَا وَنَسْلَمَنَّكَ بِجَرِيرَتِكَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ خَبْرِي فَقَالَ يَا سَلْمَةُ أَنْتَ بِذَلِكَ قُلْتَ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ يَا سَلْمَةُ أَنْتَ بِذَلِكَ قُلْتَ أَنَا بِذَلِكَ قَالَ يَا سَلْمَةُ أَنْتَ بِذَلِكَ قُلْتَ أَنَا بِذَلِكَ وَهَذَا أَنَا صَابِرٌ نَفْسِي فَاحْكُمْ فِي مَا أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَأَعْيَنِي رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي فَقُلْتُ وَاللَّيْ بَعْنِكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا قَالَ فَصَمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَأَطِعْمْ وَسَقَا مِنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقُلْتُ وَاللَّيْ بَعْنِكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَتْنَا لَيْلَتَنَا وَحَشَى مَا لَنَا

مسکینوں کو کھلاؤ۔“ میں نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”بنوزریق کے صدقہ کرنے والے کے پاس جاؤ، وہ تمہیں دے گا۔ اور کھجور کا ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور باقی تم اور تمہارے اہل و عیال کھا لو۔“ کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا: مجھے تمہارے پاس سے تنگی اور بری رائے ملی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فراخی اور اچھی رائے ملی ہے تمہیں صدقہ کرنے کا مجھے حکم ملا۔

طَعَامٌ قَالَ فَاَنْطَلِقُ اِلَى صَاحِبِ صَدَقَةٍ
بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيُدْفَعْهَا اِلَيْكَ وَاَطْعِمُ
سِتِّينَ مَسْكِينًا وَسَقًّا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ بِقِيَّتِهِ
اَنْتَ وَعِيَالُكَ قَالَ فَاتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ
وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الصِّيْقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ
وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ السَّعَةَ
وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ اَمَرْتَنِي بِصَدَقَتِكُمْ. ❶

نوائد: (۱) ”ظہار“ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح حرام) ہے اس قول کی چاہے اس سے مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو۔ اب اس مرد پر بیوی کو چھونے سے پہلے کفارہ لازم ہے۔ جیسے کہ قرآن میں اللہ نے اس کو جھوٹی اور ناگوار بات کہہ کر اس کے کفارے کا ذکر کیا ہے۔ (سورۃ مجادلہ آیت ۱، ۴) اور مذکورہ حدیث بھی اس کی وضاحت ہے پہلے نمبر پر ایک غلام آزاد کرنا اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے ہیں بغیر کوئی چھوڑے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو تیسرے نمبر پر ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے ایک وسق جو کہ تقریباً ایک سو پچیس کلوگرام ہوتا ہے۔ (۲) اگر کفارے سے پہلے کوئی ہم بستری کرے تو ایسے شخص کے لیے بھی ایک ہی کفارہ ہے (۳) صدقہ کے مال آگے صدقہ کیا جاسکتا ہے (۴) صدقے سے اگر کچھ بچ جائے تو اسے گھر والوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔

[10].... بَاب فِي الْمَطْلَقَةِ ثَلَاثًا اَلْهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ اَمَّ لَا

تین طلاق والی عورت کے لئے مکان و نفقہ ہے یا نہیں؟

2320- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

❶ منقطع، ضعيف: ابوداؤد، کتاب الطلاق باب فی الظہار (الحدیث 2213) وابن ماجہ، کتاب الطلاق باب الضہار (الحدیث 2062) لیکن اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جو کہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ میں صحیح سند سے مروی اس کی شاہد ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا
 طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ
 نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى قَالَ سَلَمَةُ فَذَكَرْتُ
 ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
 الْخَطَّابِ لَا نَدْعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ
 بِقَوْلِ امْرَأَةٍ فَجَعَلَ لَهَا السُّكْنَى
 وَالنَّفَقَةَ. ①

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دیں
 تو نبی ﷺ نے اس کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہ کیا۔
 سلمہ کہتے ہیں: میں نے اس کا ابراہیم سے ذکر کیا انہوں
 نے کہا عمر بن خطاب نے کہا: ہم ایک عورت کے کہنے سے
 اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔
 اور انہوں نے ایسی عورت کے لئے مکان اور خرچ مقرر
 کیا۔

فوائد: عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ﴿وَلِلْمُطَلَّقاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرہ: 241) طلاق یافتہ
 عورتوں کو معروف طریقے سے فائدہ پہنچانا ہے۔ جیسی آیت کے عموم سے ہے کہ سبھی طلاق شدہ عورتوں کو رہائش
 و خرچہ شوہر کی طرف سے ملے گا۔ جبکہ یہ آیت طلاق رجعی والی عورت کے لیے خاص ہے حدیث میں ہے کہ
 ”انما النفقة والسكنى للمرأة اذا كان لزوجها عليها الرجعة.“ (احمد۔ الصحيحہ للالبانی)
 عورت کا خرچہ و رہائش فقط ایسی عورت کے لیے جس پر خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہو۔ نیز آپ ﷺ نے
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دریافت پر فرمایا ”لا نفقة لك الا ان تكونى حاملا.“ (مسلم) تجھے صرف حمل کی
 علامت میں خرچہ مل سکتا ہے اور قرآن میں بھی (الطلاق: 6) سے واضح ہے کہ حاملہ عورت ہی خرچے کی مستحق
 ہے اگرچہ اسے طلاق بائنہ ہوئی ہو یا اس کا خاوند فوت ہو۔ لہذا فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی بات قابل ترجیح
 عمر رضی اللہ عنہ فتویٰ پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

2321- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ.....

حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا
 طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَ
 عِنْدَ ابْنِ عَمِّهَا ابْنَ أُمِّ مَكْنُومٍ. ②

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے شوہر نے
 اسے تین طلاقیں دیں۔ تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ
 اپنے چچا زاد ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارے۔

2322- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ

① صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها (الحديث 3689) والنسائي، كتاب الطلاق، باب الرخصة

في ذلك (الحديث 2403) وابن ماجه، كتاب الطلاق، باب من طلق ثلاثا في مجلس واحد (2024)

② صحیح: یہ سابقہ حدیث کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا نَدْعُ
كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ
الْمُطَلَّغَةِ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ. ❶

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی عورت کے کہنے سے اپنے رب کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لئے رہائش اور خرچ ہے۔“

2323- أَخْبَرَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَامٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❷

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے قول کی طرح روایت کرتے ہیں۔

2324- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَجِيزُ
قَوْلَ امْرَأَةٍ فِي دِينِ اللَّهِ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا
لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا
أَرَى السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ لِلْمُطَلَّغَةِ. ❸

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ہم اللہ کے دین میں ایک عورت کے قول کو جاری نہیں کریں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے مکان و نفقہ ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میرے خیال میں مطلقہ کے لئے رہائش اور خرچ نہیں ہے۔“

[11]..... بَابُ فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَقِّفِي عَنْهَا زَوْجَهَا وَالْمُطَلَّغَةِ

حاملہ عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور مطلقہ کی عدت

2325- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ.....

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ
فَذَكَرُوا الرَّجُلَ يَتَوَقَّفِي عَنِ الْمَرْأَةِ فَيَلِدُ
بَعْدَهُ بِلَيْالٍ قَلِيلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیدنا ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابن عباس ابو ہریرہ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے اس آدمی کا ذکر کیا جو بیوی کو چھوڑ کر فوت ہو گیا تھا اور کچھ دنوں بعد بچہ پیدا ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بعد میں پوری

❶ صحیح: لیکن یہ حدیث سداً ضعیف ہے۔ اسے مسلم نے باب المطلقہ ثلاثاً لانفقہ لہا (1480) کے تحت نکالا ہے۔

❷ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

ہونے والی عدت وہ پوری کرے گی۔ ابوسلمہ نے کہا: جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کی عدت پوری ہو گئی۔ دونوں نے اس کے متعلق آپس میں بات چیت کی۔ تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔“ انہوں نے ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب کو ام سلمہ کے پاس بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو ام سلمہ نے ذکر کیا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کا شوہر فوت ہو گیا۔ تو اس کے کچھ دن بعد اسے نفاس ہوا بنو عبدالدار کے ایک آدمی جس کی کنیت ابوسناہل ہے نے اس سے منگنی کا پیغام دیا اور بتایا کہ اس کی عدت پوری ہو گئی۔ سبیعہ نے اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کا ارادہ کیا تو ابو سنابل نے اس سے کہا: تیری عدت پوری نہیں ہوئی۔ سبیعہ نے اس کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ نکاح کرے۔“

حِلُّهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا وَضَعْتَ فَقَدْ حَلَّتْ فَتَرَاجَعَا فِي ذَلِكَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أُحْيَى يُعْنَى أبا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوُفِّسَتْ بَعْدَهُ بَلِيَالٍ وَأَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكْنَى أبا السَّنَابِلِ حَطَبَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ فَإِنَّكَ لَمْ تَحِلِّينَ فَذَكَرَتْ سُبَيْعَةَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. ①

فوائد: (۱) اہل علم کے اختلاف کے وقت اپنے سے اہل علم کی طرف رجوع کرنا سلف کا طریقہ رہا ہے (۲) عالم کو مکے کے بارے وضاحت کرتے ہوئے قرآن و سنت کی ادلہ کا التزام کرنا چاہیے (۳) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ وہ طلاق یا خاوند کی وفات کے ایک دن بعد ہی ہو جائے۔ قرآن میں ہے ”وأولات الاحمالِ اجلهن ان يضعن حملهن“ حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

2326۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تَوَفَّى زَوْجُ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

① متفق عليه: البخاری، کتاب التفسیر، باب (وأولات الاحمالِ اجلهن ان يضعن حملهن) (4909) و مسلم، کتاب الطلاق باب التقضاء عد المتوفى عنها..... (3707)

زَوْجَهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَنْزُوجَ ①
 بچہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کا حکم دیا۔

2327- أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعْتُ سُبُعَةَ
 بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا
 بِبِضْعِ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلْتُ مِنْ
 نَفْسِهَا تَشَوَّفْتُ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا
 فَذَكَرْتُ أَمْرَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
 إِنْ تَفْعَلُ فَقَدْ انْقَضَى أَجْلُهَا ②
 ابوسناہل کہتے ہیں کہ سبوعہ بنت حارث نے اپنے شوہر کی
 وفات کے تقریباً بیس دن بعد بچے کو جنم دیا۔ جب وہ
 نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگھار کیا۔ یہ اس
 کے لئے برا سمجھا گیا۔ تو اس (سبوعہ) نے یہ بات رسول
 اللہ ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”اگر وہ ایسے کرتی
 ہے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ اس کی عدت پوری ہوگئی ہے۔“

2328- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ سُبُعَةَ وَضَعَتْ بَعْدَ
 وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَتَشَوَّفَتْ فَعَابَ أَبُو
 السَّنَابِلِ فَسَأَلَتْ أَوْ ذَكَرْتُ أَمْرَهَا
 لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْزُوجَ ③
 سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سبوعہ نے اپنے شوہر کی وفات
 کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا اس نے بناؤ سنگھار کیا۔ ابو
 سناہل نے اسے برا سمجھا اس نے اپنا معاملہ رسول
 اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم
 دیا۔

[12]..... بَابُ فِي إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

عورت کا شوہر کے لئے سوگ منانا

2329- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ
 لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ .
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی
 عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے

① صحیح: سابقہ حدیث کا اختصار ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب (10) (الحديث 3991) ومسلم، کتاب الطلاق باب انقضاء عدة المتوفى
 عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل (3706)

③ صحیح: سابقہ حدیث کمر آئی ہے۔

أَوْ تُوْمِنُ بِاللَّهِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى أَحَدٍ فَوْقَ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا. ❶

یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی وفات پر
تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

فوائد:..... (۱) ایمان کا تقاضا ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے اور یہ اجازت بھی فقط
عورت کو ہے کیونکہ کمزور دل واقع ہوئی ہے جبکہ مرد کو سوگ کی بھی بالکل اجازت نہیں (۲) عورت شوہر کی
وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائیگی اس عدت کے دوران عورت نہ تو سرمہ لگا سکتی ہے نہ عمدہ کپڑے۔
مسلم نے اسے واجب قرار دیتے ہیں جیسا کہ وہ باب باندھتے ہیں (باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة) وفاة
کی عدت میں سوگ کا واجب ہونے کا بیان۔

2330- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ
بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أَخَاهَا مَاتَ أَوْ
حَمِيمًا لَهَا. فَعَمَدَتْ إِلَى صُفْرَةٍ
فَجَعَلَتْ تَمْسُحُ بِيَدَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَعْلَلُّ
هَذَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ
تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ فَوْقَ
ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا فَإِنَّهَا تَحِدُّ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

سیدنا حمید بن نافع رضی اللہ عنہ بن نافع کہتے ہیں میں نے زینب بنت
ابوسلمہ سے سنا وہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت
کرتی ہیں کہ: ان کے بھائی یا کسی اور رشتہ دار نے وفات
پائی اس نے زردی لی اور اپنے ہاتھوں پر ملنے لگی۔ اور کہا:
میں یہ اس لئے کرتی ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو
عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے
جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے تین
دن سے زیادہ سوگ منائے اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس
دن زینت ترک کرے۔“

فوائد:..... صحابہ رضی اللہ عنہم ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اپنے پاس بسنے والی صحابیات کی ایسی زبردست
اسلامی تربیت کی تھی کہ وہ اگر کسی کام کی ضرورت نہ بھی ہوتی تو سنت کے شائق سبھی اس کو سرانجام دینے کی
کوشش کرتے۔

2331- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ.....

- ❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة، وتحريمه..... (الحديث 3791) وابن ماجه، کتاب
الطلاق، باب هل تحد المرأة على غير زوجها (الحديث 2085)
- ❷ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة، وتحريمه..... (الحديث 3791) وابن ماجه، کتاب
الطلاق، باب هل تحد المرأة على غير زوجها (الحديث 2085)

زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثَتْ عَنْ أُمِّهَا سَيِّدَةَ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنِي وَالِدِهِ يَا نَبِيَّ ﷺ كَيْ كَيْ
أَوْ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❶ (دوسری) زوجہ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔

[13]..... بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ عَنِ الزَّيْنَةِ فِي الْعِدَّةِ

عورت کا ایامِ عدت میں آراستہ ہونے کی ممانعت

2332- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ

سَيِّرِينَ.....

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَدِّثُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحَدِّثُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا تَوْبًا عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طَيْبًا إِلَّا فِي أُذُنِي طَهَّرَهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ مَحِيضِهَا نَبَذَةً مِنْ كُسْبٍ وَأَظْفَارٍ. ❷

سَيِّدَةُ ام عَطِيَّة زَيْنَبُ كَهْتِي هِيں كِه رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِي فرمایا:
”عورت تین دن سے زیادہ کسی پر سوگ نہ منائے مگر اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس دن زینت ترک کرے۔ عصب کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے۔ نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے۔ البتہ جب غسل کرے تو طہارت کی ابتداء میں قسط ہند اور اظفار مل لے۔“

فوائد:..... (۱) ”عصب“ یہ یعنی چادریں ہوتی تھیں جن کا سوت کات کر رنگا جاتا پھر انہیں بنا جاتا تھا۔ ”نبلة“ یہ ٹکڑے یا چھوٹی سی چیز کو کہتے ہیں (۲) شوہر کی وفات پر عدت گزارنے والی عورت کسی قسم کی زیب و زینت اختیار نہیں کر سکتی رنگین کپڑوں میں سے فقط وہ پہن سکتی ہے جو رنگین دھاگے کا بنا کپڑا ہو نہ کہ بن کر رنگا گیا ہو (۳) معدہ خوشبو کا استعمال بھی نہیں کر سکتی البتہ حیض کے غسل کے بعد اس کی کریمہ بو کو زائل کرنے کے لیے تھوڑی بہت استعمال کر سکتی ہے۔

[14]..... بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عورت کا باہر نکلتا

2333- أَخْبَرَنَا عَيْبُدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ.....

❶ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحيض، باب الطب للمرأة عند غسلها من المحيض (313) ومسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة..... (3722)

سیدہ فریہ رضی اللہ عنہا بنت مالک بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے اہل کے پاس چلی جائے۔ (اور انہوں نے کہا): میرا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈنے گیا تھا۔ اس نے انہیں پایا حتیٰ کہ جب وہ قدم (جلہ) کی طرف میں پہنچا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے۔“ میں نے کہا: ”اس نے مجھے اس گھر میں چھوڑا ہے جس کی میں مالک نہیں ہوں اور نہ ہی خرچ ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”ٹھہری رہو حتیٰ کہ مقررہ عدت پوری ہو جائے۔“ اس نے ادھر ہی چار ماہ دس دن عدت گزارے۔ وہ کہتی ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو میری طرف آدمی بھیج کر اس کے متعلق پوچھا میں نے اسے بتایا انہوں نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنْ زَوْجِي قَدْ خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبِيدٍ لَهُ أَبْقُوا فَأَذَرَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُومِ قَتَلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: امْكُئِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَدْعُنِي فِي بَيْتِ أُمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةَ فَقَالَ امْكُئِي حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَاعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَ ذَلِكَ وَقَضَى بِهِ. ①

فوائد: جس عورت کا خاندان فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت گزارے گی جس میں وہ مقیم ہے

یا سے خبر پہنچتی ہے۔

2334- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری خالہ کو طلاق دی گئی۔ اس نے چاہا کہ وہ درخت سے کھجوریں توڑ کر لائے۔ اسے ایک آدمی نے کہا: تمہارے لئے باہر نکلنا جائز نہیں، وہ کہتی ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس گئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”باہر جاؤ اور کھجوریں توڑ کر لاؤ۔“

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَّقَتْ خَالَئِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجْعُدَ نَحْلًا لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَخْرُجِي قَالَتْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَخْرَجِي فَجَدَيْ نَحْلِكَ فَلَمَلِك

① صحیح: ابن حبان (4292-4293) و آخرجہ ابن حرم فی المحلی 10/301-302 و ابو داؤد، کتاب الطلاق باب فی

المتوفی عنہا تنتقل (2300) و ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب أين تعد المتوفی عنہا زوجہا (2031)

أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَصْنَعِي مَعْرُوفًا. ❶ کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کروگی یا اچھا کام کروگی۔“
فوائد: (۱) معتدہ کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکل سکتی ہے (۲) عورت بھی مردوں کی طرح مالک بھی بن سکتی ہے اور کام بھی کر سکتی ہے بشرطیکہ اختلاط و فتن سے بچاؤ ہو۔

[15]..... بَاب فِي تَخْيِيرِ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتِ الْعَبْدِ فَتَعْتَقُ

اس لوٹڈی کے اختیار دینے کا بیان جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے

2335- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ
 بَرِيرَةَ فَأَرَادَ مَوْلَاهَا أَنْ يَشْتَرِيهَا وَلَا تَهَا
 فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
 اشْتَرِيهَا فَبِئْسَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ
 فَأَشْتَرْتَهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَخَيْرَهَا مِنْ زَوْجِهَا
 وَكَانَ حُرًّا وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمِ
 فَقَالَ مَنْ أَيْنَ هَذَا قِيلَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى
 بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. ❷
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو
 خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے وارثوں نے اس کی ولاء کی
 شرط لگانا چاہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے
 ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے
 لئے ہے جو آزاد کرے انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر
 دیا۔ اور آپ نے اسے شوہر کی طرف سے اختیار دے دیا
 وہ آزاد تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا۔
 آپ نے فرمایا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ جواب ملا: ”بریرہ کو
 صدقہ ملا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”اس کے لئے صدقہ ہے
 اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔“

فوائد: (۱) ”الولاء“ یہ آزاد ہونے والے غلام کا آزاد کرنے والے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے

جو کہ رشتوں ناطوں کی طرح نہ تو بدلا جاسکتا ہے نہ اس کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ ہبہ ہو سکتا ہے۔
 (۲) اسود رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا۔ جبکہ آئندہ احادیث اس بات کی شاہد
 ہیں کہ وہ غلام تھا۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے فرماتے ہیں قول الاسود منقطع جبکہ ابن
 عباس رضی اللہ عنہما کا صحیح ترین ہے۔ لہذا بریرہ کا خاوند غلام ہی تھا یہی راجح ہے۔ (۳) لوٹڈی جب آزاد ہوگی تو اسے

❶ صحیح: احمد کے ہاں ابن جریر کے سامع کی صراحت موجود ہے۔ مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعتدہ البائن.....

(3705) و ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المبتوتة تخرج بالنہار (1197)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوۃ، باب اذا اشترط شروطا فی البیع (2168) و مسلم، کتاب الزکاة، باب اباحۃ الہدیۃ

للنبی ﷺ (2468) و صحیح ابن حبان (4269-4271-4272)

اپنا سابقہ نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے میں اختیار ہے۔ بشرطیکہ اس کا شوہر غلام ہو (۴) صدقہ لینے والا اس چیز کو ہدیہ کر سکتا ہے اور جو صدقے کا مستحق نہ ہو اس کے لیے اس کا استعمال یا کھانا پینا جائز ہوگا۔

2336- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ طَعَامًا لَيْسَ فِيهِ لَحْمٌ فَقَالَ أَلَمْ أَرْكُمْ قَدْرًا مَنْصُوبَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيَّ بَرِيرَةَ فَأَمَدَّتْ لَنَا قَالَ ((هُوَ عَلَيَّهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ فَلَمَّا عَتِفْتُ خَيْرْتُ ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے۔ میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا جس میں گوشت نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے (گوشت کی) ہنڈیا پکتی ہوئی نہیں دیکھی؟“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ ملا ہے اور اس نے ہمیں تحفہ دیا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔“ وہ شادی شدہ تھی۔

جب آزاد ہو گئی تو اسے اختیار دے دیا گیا۔

2337- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الصَّحَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ حِينَ أَعْتَقْتُهَا عَائِشَةُ كَانَتْ زَوْجَهَا عَبْدًا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْضُهَا عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ لِي أَنْ أَفَارِقَهُ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَقَدْ فَارَقْتَهُ ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب انہوں نے بریرہ کو آزاد کیا تو اس کا شوہر غلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ اسے اپنے شوہر کے پاس رہنے کی ترغیب دینے لگے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگی: ”کیا میرے لئے جائز نہیں کہ میں اس سے الگ رہوں؟“ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: ”میں اس کو علیحدہ کر دیا ہے۔“

فوائد: (۱) جس کام کو بندہ جائز خیال کرے اس کی سفارش کرنا مسنون ہے (۲) سفارش

یا مشورہ کو ماننا ضروری نہیں بلکہ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ مشورے کو مشورہ ہی سمجھے اسے حکم کا درجہ نہ دے

① صحیح: سابقہ حدیث کی ہی ایک جانب ہے۔

② صحیح: پہلے گزرنے والی حدیث کی ایک طرف ہے۔

(۳) آپ ﷺ جو بات بحیثیت بشریت کریں اس کا قبول لازم نہیں۔
 2338- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَعْنَى الْحَدَّاءِ عَنْ
 عِكْرِمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ
 عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ
 يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ
 عَلَى لَحْيَتِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ
 ((يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ
 مُغِيثِ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ
 مُغِيثًا؟)) فَقَالَ لَهَا لَوْ رَأَيْتَنِي فَإِنَّهُ أَبُو
 وَلَدِكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي
 قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي
 فِيهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔
 اسے ”مغیث“ کہا جاتا تھا گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں
 وہ بریرہ کے پیچھے چکر لگا رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی
 داڑھی پر بہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے عباس سے
 فرمایا: ”اے عباس! کیا تم مغیث کی بریرہ کے ساتھ شدید
 محبت اور بریرہ کے اسے ناپسندیدہ سمجھنے سے تعجب نہیں
 کرتے۔ پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا اگر تو اس کے پاس
 واپس چلی جائے تو کیا ہی اچھا ہو کیونکہ وہ تیری اولاد کا
 والد ہے۔“ اس نے کہا: ”یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم
 دے رہے ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”نہیں میں تو سفارش کر
 رہا ہوں۔“ اس نے کہا: ”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“

[16]..... بَابُ فِي تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ أَبِيهِ

بچے کو والدین کے درمیان اختیار دینا کا بیان

2339- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ
 أُسَامَةَ.....

عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ
 الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ
 فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ
 أَنْ يَذْهَبَ بِوَلَدِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابو ميمونہ سلیمان اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں
 میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک عورت
 نے آ کر کہا: میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے ابو
 ہریرہ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی جب کسی

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الطلاق، باب شفاعۃ النبی ﷺ فی زوج بریرہ (2583) صحیح ابن حبان (4270) وابن
 ماجہ، کتاب الطلاق، باب حیار الأمة إذا أعتقت (2075)

أَبُو عَاصِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ مُظَاهِرٍ ❶ کہتے ہیں: میں نے اسے مظاہر سے سنا۔

فوائد: لونڈی پر جس طرح سزا نصف ہوتی ہے اسی اعتبار سے نکاح و طلاق کے باب میں اس پر نصف طلاقیں وعدت ہوگی۔ مذکورہ اثر تو اگرچہ ضعیف ہے بہر حال عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور عورت کو دو طلاقیں دے سکتا ہے۔ (صحیح؛ ارواء الغلیل) لہذا حدیث کے معنی کو اثر عمر رضی اللہ عنہ سے تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

[18]..... بَابُ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

لونڈی کی استبراء کے متعلق

2341- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّائِكِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا سَيِّدِنَا ابُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَوْلِهِمْ كَيْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا كَتَبْتُمْ لَهُنَّ سَيِّدِنَا ابُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَوْلِهِمْ كَيْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا كَتَبْتُمْ لَهُنَّ
أَوْطَاسٍ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعُ حَمْلَهَا وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً ❷

’اوطاس‘ کی لونڈیوں کے متعلق فرمایا: ”حاملہ لونڈی سے صحبت نہ کی جائے گی حتیٰ کہ وہ جنم دے دے غیر حاملہ سے بھی صحبت نہ کی جائے گی حتیٰ کہ اسے ایک حیض آجائے۔“

فوائد: (۱) وضع حمل یہ آزاد و غلام عورت سبھی کے لیے برابر عدت ہے (۲) نئی حاصل ہونے والی لونڈی جو کہ خرید کر یا نثیمت سے حاصل ہوئی ہو اس کے پیٹ کی صفائی یعنی استبراء رحم کے لیے ایک حیض انتظار کرنا کافی ہے۔



❶ ضعیف: الترمذی، کتاب الطلاق باب ما جاء أن طلاق الأمة تطليقتان (1182) والبيهقي في معرفة السنن والآثار (14884) والحاكم 205/2 ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بطور شاہد آتی ہے لیکن مرفوعاً اس کی سند بھی ضعیف ہے جبکہ مرفوعاً صحیح ہے۔ دیکھئے تلخیص الحیبر 212/3-213 ونیل الأوطار 26/7-27
❷ سندہ حسن: لیکن یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے کتاب الرضاع، باب جواز وطء السبايا (1456) والحاكم 195/3

۱۲..... ومن كتاب الحدود

حدود اللہ کے بیان میں

”الحدود“ یہ حد کی جمع ہے اس کا معنی رکاوٹ ہوتا ہے۔ شرعی طور پر یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی بناء پر کسی معصیت و نافرمانی میں مقرر کردہ سزا کو کہتے ہیں۔
اسلام میں چھ حدیں مقرر ہیں:

- 1- حد الزنا
- 2- بہتان کی حد
- 3- شراب پینے کی حد
- 4- چوری کی حد
- 5- ڈاکے کی حد
- 6- باغی کی حد

[1]..... بَابُ رُفْعِ الْقَلَمِ عَنْ ثَلَاثَةِ

تین چیزوں سے قلم اٹھادی گئی ہے

2342- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ. ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین شخصوں سے محاسبہ نہیں ہوگا۔ سونے والے سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور دیوانے سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے۔“ حماد نے المجنون کی جگہ ’المعتوه‘ کا لفظ بولا ہے۔

فوائد:..... معلوم ہوا یہ تین اشخاص (ا) سونے والا (ب) نابالغ بچہ (ج) پاگل یہ شرعی احکام کے

① صحیح : ابن حبان (142) وأخرجه ابن أبي شيبة (268/5) ابوداؤد، كتاب الحدود، باب في المجنون يسرق أو يصيب حداً (الحديث 4398)

مکلف نہیں ہیں۔ لہذا ان سے سرزد ہونے والا جرم قابل حد یا تعزیر نہیں ہوگا۔

[2]..... بَاب مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ مُسْلِمٍ

کس جرم کی بنا پر مسلمان کا قتل جائز ہے

2343- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرَأٍ مُسْلِمَةٍ إِلَّا بِأِحْدَى ثَلَاثٍ بِكُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ أَوْ بِزِنَا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيُقْتَلُ . ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مسلمان آدمی کا قتل جائز ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے شادی شدہ ہوتے ہوئے زنا کرے، کسی کو ناحق قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔“

فوائد:..... (۱) اسلام نے قتل انسانی کو ایک عظیم جرم گردانا ہے لہذا کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنا کسی بھی طور پر درست نہیں۔ ہاں فقط یہ تین جرم ایسے ہیں کہ ان کے مرتکب کو حاکم وقت قتل کی سزا دے گا۔ ایک مرتد دوسرا شادی شدہ زانی تیسرا قاتل۔ (۲) اس سے ان افعال کی شناخت بھی معلوم ہوئی کہ یہ انسانیت کے لیے کس قدر تباہ کن ہیں۔

2344- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَحَدًا ثَلَاثَةً نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّيْبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)) . ②

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کا خون جائز نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں؛ مگر تین میں سے کسی ایک کا: جان کے بدلے جان، شادی شدہ، زانی اور دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہونے والا۔“

① صحیح: ابو داؤد، کتاب الديات، باب الامام يأمر بالعفو في الدم (4502) والنسائي، كتاب التحريم، باب ما يحل به دم

المسلم (4031) والبيهقي، كتاب المرتد، باب قتل من ارتد عن الاسلام 194/8

② متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى (ان النفس بالنفس والعين بالعين) (6878) ومسلم، كتاب

القسامة والمحاربين، باب ما يباح به دم المسلم (4351)

[3]..... بَابُ السَّارِقِ يُؤْهَبُ مِنْهُ السَّرِقَةُ بَعْدَ مَا سَرَقَ

اس چور کے متعلق چوری کے بعد جسے مال بخش دیا جائے

2345- أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ اور ان کی اسی حالت میں کسی آدمی نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ انہیں اس کا پتہ چل گیا اور انہوں نے دوڑ کر اسے پکڑ لیا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور کہا: ”یا رسول اللہ! میں مسجد میں سویا ہوا تھا، میرے پاس یہ آیا اور اس نے میرے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ میں نے دوڑ کر اسے پکڑا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: ”یا رسول اللہ! میری چادر اتنی قیمت کی نہیں ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ چھوڑا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِدَائَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَنَبِهَهُ بِهِ فَلَحِقَهُ فَأَخَذَهُ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاتَانِي هَذَا فَاسْتَلَّ رِدَائِي مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِدَائِي لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يُقَطَعَ فِيهِ هَذَا قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. ❶

فوائد:..... (۱) صفوان کا ارادہ چور کو فقط تنبیہ کروانا تھا۔ لیکن جب انہوں نے اس کا ہاتھ کٹنے دیکھا تو رحم کھا کر کہا میں اسے یہ چادر ہیہ کرتا ہوں (صحیح ابوداؤد) لہذا قاضی کے سامنے فیصلہ پیش ہو جانے سے پہلے اگر تصفیہ ہو جائے تو ٹھیک ورنہ سزا لازم ہوگی (۲) مجرم کی حالت یا مجبوری کی بنا پر قاضی اس پر ترس نہیں کھائے گا بلکہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

[4]..... بَابُ مَا تُقَطَّعُ فِيهِ الْيَدُ

کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے

2346- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ

بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

❶ اسنادہ ضعیف لیکن صحیح سند سے اس کی متابعت ملتی ہے مثلاً طبرانی کبیر (7326) والحاکم 380/4 والبخاری فی الکبیر 304/4 واخرجه ابوداؤد، کتاب الحدود، باب من سرق من حرز (4394)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ”چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔“

فوائد: چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے کا نصاب ربع الدینار یعنی دینار کا چوتھا حصہ ہے۔ اگر اتنی مقدار میں کوئی سونایا س کی قیمت کے برابر چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2347- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعَبِيدَ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيْدَنَا ابْنَ عَمْرِو بْنِ النَّهْجِ كَهْتِي هِيَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجَنِّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ . ①

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹ ڈالا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فوائد: دینار چونکہ بارہ درہم کا تھا اور تین درہم اس کا چوتھا حصہ بنتا ہے لہذا نصاب کو پہنچنے کی بنا پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا حدیث میں ”کان ربع دینار یومئذ ثلاثة دراهم والدينار اثني عشر درهما .“ (احمد) چوتھائی دینار ان دنوں تین درہموں کا تھا اور دینار بارہ درہم کا۔

[5]..... بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ

حد کے متعلق بادشاہ کے سامنے سفارش کرنا

2348- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَمَنْ يَجْزِرُهُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مخزومیہ عورت کی چوری نے قریش کو بہت غمگین کیا۔ انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ لوگوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارا ہے۔ اس کے علاوہ آپ سے بات کرنے کی کون جرأت کر سکتا

① متفق عليه: البخاری، کتاب الحدود، قول الله تعالى (السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفي كم يقطع (6789) ومسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها (4374)

② متفق عليه: البخاری، کتاب الحدود، باب قوله الله تعالى (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفي كم يقطع (6795) ومسلم، كتاب الحدود، باب وحد الرقة ونصابها (4382)

ہے؟ اسامہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتا ہے؟“ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں جب ان میں کوئی شریف آدمی چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے۔ جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پہ حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ ثُمَّ قَامَ فَأَخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ①

فوائد: (۱) حدود کے معاملے میں سفارش کرنا یا اسے قبول کرنا حرام ہے (۲) اسامہ بن زید آپ ﷺ کے انتہائی چہیتے تھے۔ (۳) مصلح کے کردار و عمل کی دعوت انتہائی موثر ہوتی ہے۔

[6]..... بَابُ الْمُعْتَرِفِ بِالسَّرِقَةِ چوری کا اقرار کرنے والے کے متعلق

2349- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ
عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ اعْتَرَفَ أَفَّا لَمْ يُوجَدَ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ مَا إِخَالْتُكَ سَرَقْتُ قَالَ بَلَى قَالَ مَا إِخَالْتُكَ سَرَقْتُ قَالَ بَلَى قَالَ فَادْهَبُوا فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ فَقَطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتُبَّ إِلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ

ابو امیہ مخزومی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کر لیا تھا اور اس کے پاس مال نہیں تھا آپ نے فرمایا: ”میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اسے میرے پاس لانا“ لوگوں نے اس کا ہاتھ کاٹا اور اسے آپ کے پاس لائے آپ نے فرمایا: ”اللہ سے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب احادیث الأنبياء، باب 54 (الحدیث 3475) و مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہا (4386)

تُبَّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ تُبَّ عَلَيْهِ .^① بخشش مانگ اور توبہ کر۔“ اس نے کہا: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر۔

فوائد: امام البانی رحمۃ اللہ علیہ اسی روایت کو ابو داؤد میں ضعیف قرار دیا ہے۔ اس لیے یہ حدیث حجت بننے کے قابل نہیں۔ چور سے کہیں دوسری، تیسری دفعہ اقرار کا ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ مالک، شافعی، ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک دفعہ اقرار ہی کافی ہے۔ (الروضة الندیة)

[7].... بَاب مَا لَا يُقْطَعُ فِيهِ مِنَ الثِّمَارِ

پھلوں کی چوری سے ہاتھ نہ کاٹا جائے

2350- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ.....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَنَا رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رضي الله عنه كَيْتَبْتُمْ هِيَ فِي مِثْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ .^② میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ پھل اور کھجور کے گوند میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

فوائد: جو شخص پھل وغیرہ چپکے سے مالک کی اجازت کے بغیر لے اس کے ذمے قطع ید نہیں۔ حدیث میں ہے ”من اتخذ بضمه فليس عليه شيء ومن احتمل فعليه ثمنه مرتين وضرب نكال وما اخذ من اجرانه ففيه القطع اذا بلغ ما يؤخذ من ذلك ثمن المجن .“ (حسن ابو داؤد) جس نے اپنے منہ کے ساتھ لیا (یعنی ادھر ہی بقدر ضرورت کھالیا) اس پر کچھ بھی واجب نہیں اور جو اٹھالے گیا اس پر ڈبل قیمت اور بطور عبرت مارا جائے گا اور جو ڈھیروں سے اٹھائی جائے اس میں (ہاتھ) کٹنا بھی ہے جب لی جانے والی شے ڈھال کی قیمت کو پہنچتی ہو۔ لہذا جب تک پھل ذخیرہ نہ کیا گیا ہو اس سے

① صحیح : اس سند میں ابو منذر راوی کو کسی نے نقد قرار نہیں دیا۔ بہر حال حاکم 4/381، الدرر القطنی 3/102، البیہقی 8/271 میں ابو ہریرہ رضي الله عنه کی حدیث بطور شاہد صحیح ثابت ہے امام حاکم نے اس کے رجال کو شیخین کے رجال قرار دیا ہے۔ اور ابن قحطان نے ان کی موافقت کی ہے۔

② صحیح : طبرانی کبیر 4/260، ابو داؤد، کتاب الحدود، باب مالا قطع فيه (4388) والنسائی، کتاب السارق، باب مالا قطع فيه (4976)

بقدر ضرورت لینے والے پر کوئی جرمانہ یا سزا نہیں البتہ سنور سے چوری کرنے والا اگر اس کا سامان جو اس نے چرایا ہے چوتھائی دینار کو پہنچتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2351- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ ①
سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”شمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2352- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ②
سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”شمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2353- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَقْلُ كَرْتِي هِيَ مِنْ قَبْلِ حَدِيثِ كِي طَرِحَ نَحْوَهُ ③
سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2354- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَالثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ قَالَ وَهُوَ شَحْمُ النَّحْلِ وَالْكَثْرُ الْجُمَارُ ④
سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”شمر اور کثر میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ راوی کہتا ہے: ”شمر پھل کو اور کثر کھجور کے گودے کو کہا جاتا ہے جسے عربی میں جمار کہتے ہیں۔“

① اسنادہ ضعیف: اس میں ابواسامہ مجہول راوی ہے جبکہ حدیث سابقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے صحیح ہے۔

② اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ہے۔

③ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ہے۔

④ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ملاحظہ ہو۔

2355- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ.....

عَنْ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي كَثْرٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ. ❶

سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بھجور کے درخت کے گودے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”صحیح سند وہ ہے جو ابواسامہ نے نقل کی۔“

[8]..... بَابُ مَا لَا يُقَطَعُ مِنَ الشَّرَاقِ

وہ چور جن کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

2356- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ.....

قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهَبِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈاکہ ڈال کر سامان لوٹنے والے دھوکے سے یا چھٹا مار کر لوٹنے والے اور بددیانت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

نوٹ:..... ”خائن“ وہ ہے جو غیر خواہ کے روپ میں مال بنورنے والا اور ”منتہب“ جو مال چھپٹ کر چھین لے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق ان پر قطع ید نہیں بلکہ ان کے جرم کے موافق ان سے سلوک کیا جائے گا۔ امام شافعی و ابوحنیفہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (تحفۃ الاحوذی)

[9]..... بَابُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کے متعلق

2357- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنِّي بَرَجَلٌ قَدْ شَرِبْتُ خَمْرًا فَضْرَبَنِي بِجَرِيدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کوئی آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے اسے دو چھڑیوں سے مارا۔ پھر ابو بکر نے بھی اسی طرح کیا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

❶ اسنادہ ضعیف : اس میں ابویمویون مجہول ہے جبکہ سابقہ حدیث کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحیح: ابن حبان (4456-4457) و ابوداؤد، کتاب الحدود، باب القطع فی الخلسة و الخيانة (4391) و ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الخائن، المنتهب، المختلس (2591)

عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَخْفُ الْخُدُودِ ثَمَانِينَ قَالَ فَفَعَلَ. ①

خلیفہ ہوئے، انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا، عبدالرحمن بن عوف نے کہا: سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔

فوائد: انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت میں یہ لفظ بھی ہیں ”فجلده بجریدتین نحو اربعین“ آپ ﷺ نے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب ضربیں لگائیں۔ جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مشورے پر اسی کوڑے لگائے۔ بہر حال چالیس کوڑے لگانا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

2358- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدَّانَاجُ.....

حَضَيْنَ بِنِ مَنْزِرِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ شَهَدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ وَاتَى بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أُرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أُرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ. ②

حضین بن منذر رقاشی کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوا اور ولید بن عقبہ لایا گیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔ اور ہر ایک سنت ہے۔“

فوائد: ”وكل سنة“ کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں ”وهذا احب الي“ اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے (مسلم) لہذا مستحب یہی ہے کہ اگر گن کر کوڑے لگائے جائیں تو وہ چالیس ہونے چاہئیں ورنہ عبرت کے لیے بلا شمار کیے بھی مارا جاسکتا ہے۔ سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عہد رسالت ﷺ، امارت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی ابتدا میں ہمارے پاس شرابی کو لایا جاتا تو ہم اسے جوتوں چھڑیوں اور چادروں سے مارتے (بخاری۔ احمد)

[10]..... بَابُ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ

چوتھی بار شراب پینے والے کے متعلق

2359- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْتَةَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ.....

① متفق علیہ: کتاب الحدود، باب الضرب بالحرید و النعال (6776) و مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر (4429)
 ② صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر (4432) و ابوداؤد، کتاب الحدود، باب الحد فی الخمر (4480) و ابن ماجہ کتاب الحدود، باب حد السكران (2571)

سیدنا عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شراب پیئے تو اسے مارو اگر دوبارہ پیئے تو اسے مارو اگر پھر پیئے تو اسے مارو اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دو۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ ①

فوائد: مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس معنی کی روایت صحیح طریق سے وارد ہے۔ جس سے اس کی شہادت ملتی ہے۔ لیکن یہ حکم منسوخ ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارا لیکن قتل نہ کیا۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ بھی اس کی منسوخیت کے قائل ہیں اور وہ ”مسلمان کا خون کسی دوسرے کے لیے حلال نہیں مگر ان تین وجہوں سے“ والی حدیث کو بطور دلیل لیتے ہیں۔ (ترمذی 1444) لہذا اب چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ کسی مصلحت کا تقاضا ہو۔

[11].....بَابُ التَّعْزِيرِ فِي الذُّنُوبِ

عام گناہوں کی سزا کا بیان

2360- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ جَابِرٍ.....
عَنْ أَبِي بُرَكَّةَ بْنِ نِسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَضْرِبَ أَحَدًا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ②

سیدنا ابو بردہ بن نثار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے: ”کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی حدود کے علاوہ کسی کو دس کڑے سے زیادہ لگائے۔“

[12].....بَابُ الإِعْتِرَافِ بِالزِّنَا

2361- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

① ضعیف: لیکن شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ابن حبان (4447) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسند موسلی (7363) میں ہے۔

② منفق علیہ: البخاری، کتاب الحدود و باب کم التعزیر و الأدب (9848) و مسلم، کتاب الحدود و باب قدر أسواط التعزیر (1708)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے آپ پر زنا کی چار دفعہ گواہی دی۔ آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، وہ شادی شدہ تھا۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ زَنَى أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَكَانَ قَدْ أَحْصَيْنَ . ❶

فوائد: (۱) یہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آ کر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تھا۔ (۲) زنا کا اقرار زانی کتنی دفعہ کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اس کے بارے میں اختلاف ہے احمد رحمہ اللہ والوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چار دفعہ اقرار شرط ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ اقرار کافی ہے اور جن احادیث میں ماعز سے چار دفعہ اقرار کر دانے کا ذکر ہے وہ فقط معاملے کی تحقیق پر مبنی تھا۔ وہ سوال شرط کے ثبوت کے لیے نہ تھا ورنہ غامد یہ عورت کو ایک دفعہ اقرار پر رجم نہ کیا جاتا (نیل الاوطار) مالک و شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں اور یہی بات راجح واقرب الی الصواب ہے۔ ان شاء اللہ (۳) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا۔

2362- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کہتے ہیں ماعز بن مالک نبی ﷺ کے پاس لائے گئے، وہ چھوٹے قد کے آدمی تھے۔ تہبند باندھے ہوئے تھے۔ چادر نہیں اوڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ وہ آپ کے بائیں طرف تھا۔ آپ نے اس سے بات کی۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اسے کیا کہا، کیونکہ میں آپ سے دور تھا میرے اور آپ کے درمیان اور لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اسے واپس لاؤ“ پھر اس سے بات کی میں سن رہا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان کچھ لوگ تھے۔ پھر آپ نے

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ قَصِيرٍ فِي إِزَارٍ مَا عَلَيْهِ رِذَاءٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلْتُ عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَمَا أُدْرِي مَا يَكَلِّمُهُ بِهِ وَأَنَا بَعِيدٌ مِنْهُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ ثُمَّ قَالَ رُدُّوهُ فَكَلَّمْتُهُ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ غَيْرَ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَطَبَ

❶ صحیح: اخرجہ البخاری، فی النکاح، باب الطلاق، فی الإغلاق (5270) ومسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه الزانی (1691)

فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔“ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور میں اُسے سن رہا تھا، پھر آپ نے فرمایا: ”جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جاتے ہیں تو کچھ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جن کے لیے ایسی آواز ہوتی ہے جیسا کہ بکرے کی آواز مادہ سے جفتی کرتے وقت ہوتی ہے، وہ ان میں سے کسی کو تھوڑا سا بھی دودھ دیتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں ان میں سے جس پر قابو پاؤں انہیں قابلِ عبرت سزا دوں گا۔“

وَأَنَا أَسْمَعُهُ ثُمَّ قَالَ ((كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ مِنَ اللَّيْنِ وَاللَّهُ لَا أَقْدَرُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَلْتُ بِهِ)). ①

فوائد: (۱) ”نَيْب“ یہ ”نَب“ باب ضَرْب سے مصدر ہے اس کے معنی مینڈھے کا جوش کے وقت آواز نکالنا ہے نیز ”الْكُثْبَةُ“ یہ دودھ یا کسی بھی شے کی حقیر سی مقدار پر بولا جاتا ہے (۲) مجاہدین فی سبیل اللہ کے گھروں میں خیانت کا مرتکب ہونا انتہائی فبیح حرکت ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو نشانِ عبرت بنا دے۔

2363- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن خالد اور شبل بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ اس سے جھگڑنے والے نے کہا جو اس سے زیادہ عقلمند تھا، اس نے سچ کہا آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ یا رسول اللہ اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہو“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر میں خادم تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلِ قَالُوا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ صَدَقَ أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى أَهْلِ هَذَا فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَقْتَدَبْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ

① صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1693) صحیح ابن حبان (4436)

اس کی طرف سے سو بکریاں اور غلام فدیہ میں دیا۔ میں نے چند علماء سے پوچھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اس کی بیوی کی سزا رجم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تجھے واپس مل جائیں گے تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ اور اے انیس اس کی بیوی کے پاس جا کر پوچھو اگر وہ اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو اس نے اقرار کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

رَجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي جَلَدَ مِائَةً وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلِيَّ امْرَأَةَ هَذَا الرَّجْمِ فَقَالَ وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيْنَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلَدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَإِنِّي أَنِيسُ اعْدُ عَلَيَّ امْرَأَةَ هَذَا فَسَلَهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. ①

فوائد: (۱) فتویٰ طلب کرنے والے یا فیصلے کے متقاضی کو چاہیے کہ وہ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب طلب کرے (۲) نوجوان لڑکوں کو گھروں میں ملازم رکھنے سے احتراز کرنا چاہیے چونکہ یہ مختلف مفسد کا سبب ہے۔ (۳) عوام کو سنی سنائی باتوں کی بجائے اہل علم سے مسئلے دریافت کرنے چاہئیں (۴) کنوارے زانی پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے الا جماع لا بن منذر میں ہے کہ جلاوطنی پر اجماع ہے۔ (۵) آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا جبکہ قرآن میں فقط سو کوڑوں کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بھی قرآن کا حصہ ہے اس کے کلمات میں سے حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن و محال ہے۔ چنانچہ حدیث کو قرآن سے الگ قرار دینا ان کو ناقابل عمل ٹھہرانا باعث گمراہی و ضلالت ہے۔ (العیاذ باللہ) (۶) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا کیونکہ ایک جائز ذریعہ ہونے کے باوجود وہ اس نتیجے فعل کا مرتکب ہوا ہے جو کسی صورت ناقابل قبول ہے۔ (۷) یہاں آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کو اس سے چار مرتبہ اقرار کروانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ایک دفعہ اقرار پر ہی رجم کو لازم قرار دیا لہذا یہی سنت ہے۔

① متفق علیہ: البحاری، کتاب الوکالة، باب الوکالة فی الحدود (2314) ومسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا (4410) وابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد الزنا (2549)

[13]..... بَابُ الْمُعْتَرِفِ يَرْجِعُ عَنِ اعْتِرَافِهِ

وہ شخص جو اقرار کر کے پھر جائے

2364- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ.....

ابو الہیثم بن نصر بن دہر اسلمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں ان لوگوں سے تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا تھا۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی معز بن مالک کو جب انہیں پتھر لگے تو وہ سخت گھبرا گئے۔ ہم نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑا کیوں نہیں۔“

عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ ذَهْرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَن رَجَمَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا قَالَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ. ❶

نوائد:..... جو شخص زنا کے اقرار کے بعد اس سے رجوع کر لے تو اس کے رجوع کو قبول کیا جائے گا اور بقیہ حد اس سے ساقط کر دی جائے گی۔ اس روایت کے ایک لفظ یہ ہیں ”ہلا ترکتموہ لعلہ ان يتوب فيتوب الله عليه“ (ابوداؤد: صحیح) تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔ امام بغوی رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور چور اور شرابی کا بھی یہی حکم ہوگا (شرح السنة 467/5) اور احمد، شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ (نبیل الاوطار 500/4)

[14]..... بَابُ الْحَفْرِ لِمَنْ يَرَادُ رَجْمُهُ

رحم ہونے والے کے لئے گڑھا کھودنے کا بیان

2365- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

❶ حسن: اس کی سند میں ایک راوی ابو الہیثم بن نصر ہے جس کا امام بخاری وابن ابی حاتم نے تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح و تعدیل نہیں کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے ”مقبول“ کہا ہے بقیہ حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ أخرجه احمد 431/4 والنسائی فی الكبرى (7207)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ما عزن مالک کو لے جاؤ اسے رجم کرو، ہم انہیں ”تقیع غرقہ“ میں لے گئے۔“ اللہ کی قسم! نہ ہم نے انہیں باندھا نہ ان کے لئے گھڑا کھودا بلکہ وہ خود کھڑے ہوئے ہم نے انہیں ہڈیاں، کنکر اور پتھر مارے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِمَا عَزَبَ بِن مَالِكٍ فَارْجُمُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغُرَقَةِ فَوَاللَّهِ مَا أَوْتَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنْ قَامَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْخَزَفِ وَالْجَنْدَلِ. ①

فوائد: معلوم ہوا کہ رجم کے لیے گڑھا کھودنا ضروری نہیں۔ پتھر یا ایسی کوئی چیز جو زخمی کرنے یا مارنے کی اہلیت رکھتی ہو اس کے ذریعے مارنا ہی مقصود ہے حتیٰ کہ وہ مجرم قتل ہو جائے۔

2366- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ.....

سیدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا جسے ماعز بن مالک کہتے ہیں اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا آپ نے اسے تین بار واپس لوٹا دیا چوتھی بار اس نے اقرار کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کے لئے گھڑا کھودا جائے۔ اس میں انہیں سینے تک گاڑ دیا گیا، لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں رجم کرو (انہوں نے اسے مار ڈالا)۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّانَا فَرَدَّدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَحُفِرَ لَهُ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ. ②

فوائد: (۱) معلوم ہوا کہ گڑھا کھود کر مجرم کو سینے تک اس میں دفن کر کے رجم کرنا سنت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ غامدیہ عورت کے بارے آتا ہے ”ثم امرها فحفر لها الى صدرها.“ (مسلم) پھر حکم کے مطابق اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ (۲) مذکورہ اور سابقہ احادیث میں جو بظاہر اختلاف ہے اس کی تطبیق یوں ہے کہ پہلے ان کے لیے گڑھا نہ کھودا گیا ہو پھر ان کے بھاگنے پر دوبارہ پکڑ کر گڑھا کھود کر ان کو رجم کیا گیا ہو۔ (واللہ اعلم) جس طرح مسلم میں ہے کہ وہ پتھروں کی تکلیف کی وجہ سے بھاگ نکلے تھے۔

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1694) و صحیح ابن حبان (4438)

② حسن: أخرجه احمد 5/347-348 و مسلم في الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1695)

[15]..... بَابُ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا تَحَاكَمُوا إِلَى حُكْمِ الْمُسْلِمِينَ
اہل کتاب کے درمیان فیصلہ کرنا جب وہ مسلمان حاکموں کے پاس فیصلہ لائیں
2367۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا فَقَالَ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمُ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلَوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِالتَّوْرَةِ فَوَضَعَ مِدْرَاسَهَا الِذِي يَدْرُسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تَوَضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يُخْبِعُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا ایک مرد و عورت لائے۔ جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو زنا کرتا ہے اسے کیا سزا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے متعلق کچھ نہیں پاتے۔ عبداللہ بن سلام نے ان سے کہا: تم نے جھوٹ بولا تو رات میں رجم کرنے کا حکم موجود ہے اگر تم سچے ہو تو تورات لا کر پڑھو۔ وہ تورات لائے۔ اس کو پڑھنے والے نے جو پڑھ کر سنا تھا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگا یہ رجم کی آیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا۔ وہ اس جگہ کے قریب رجم کئے گئے جہاں مسجد کے پاس جنازے رکھے جاتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اس عورت کے ساتھی کو دیکھا اسے پتھروں سے بچانے کے لئے اس کے آگے آتا تھا۔

فوائد: (۱) ”المدراس“ یہ یہودی کتب کو پڑھنے والے کو کہتے ہیں (۲) جب اہل کتاب اپنے معاملات، جگڑے مسلمان قاضی کے پاس لے کر آئیں تو وہ کتاب و سنت کے مطابق ہی فیصلہ کرے گا۔ امام ترمذی اس حدیث کے ذکر کے بعد کہتے ہیں ”وہو قول احمد واسحاق وقال بعضهم لا یقام علیہم الحد فی الزنا والقول الاول اصح“ (ترمذی بعد الحدیث: 1461) یہی قول احمد واسحاق کا ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر حد قائم نہیں کی جائے گی جبکہ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحدود، باب أحكام اهل الذمة..... (6841) ومسلم، کتاب الحدود، باب رجم اليهود
أهل الذمة فی الزنا (4412-4413-4414)

(۳) رجم کی سزا ان زانی مردوں کے لیے ہوگی جو شادی شدہ ہوں۔

[16]..... بَاب فِي حَدِّ الْمُحْصَنِينَ بِالزَّانَا

شادی شدہ زانی کی حد

2368- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ پر کتاب نازل کی اور جو اتارا اُس میں رجم کی آیات بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا یاد کیا اور سمجھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا۔ اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد لوگوں کو کوئی یہ نہ کہے۔ ہم کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے۔ حالانکہ کتاب اللہ میں وہ شخص رجم کئے جانے کا مستحق ہے جس نے زنا کیا ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت البتہ شادی شدہ ہو۔ جبکہ اس پر گواہی ہو جائے حمل ہو یا وہ اقرار کر لے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُ لَا نَجِدُ حَدَّ آيَةِ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا أَحْصَنَ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ. ❶

فوائد:..... ایسے حالات جو خواہش کی آگ کو ٹھنڈا کر دیں یہ حالات چاہے شادی ہو جانے کی صورت میں پیدا ہوئے ہوں یا شباب کے گزر جانے کی بنا پر ان کے باوجود اگر کوئی حرام کاری کا مرتکب ہو تو یہ اس کی قباحت و شاعت کو دوچند کر دینے کا باعث ہے لہذا ایسے شخص کو انتہائی سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے کہ ایسے کو زمین میں دبا کر پتھروں کے ذریعے ہلاک کر دیا جائے۔ (العیاذ باللہ)

۲۳۶۸- سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا (6829) ومسلم، کتاب الحدود، باب رجم الثیب فی الزنا (4394) وابوداؤد، کتاب الحدود، باب فی الرجم (4418)

کہ بوڑھا (شادی شدہ) مرد و عورت جب زنا کریں، تو انہیں ضرور رجم کرو۔

2369- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ.....

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، تو آپ ﷺ کے پاس بنو غامد کی ایک عورت نے آکر کہا: ”اے اللہ کے نبی! ﷺ میں نے زنا کیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”واپس چلی جاؤ۔“ اگلے دن پھر وہ آپ کے پاس آئی، اُس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا اور کہا: ”اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیں شاید آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں۔“ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”واپس چلی جاؤ! کہ جنم دے۔“ جب اس نے جنم دیا تو بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور کہا: ”اللہ کے نبی! میں نے اسے جنم دیا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے دودھ پلاؤ پھر اس کا دودھ چھڑانا، دودھ چھڑا کر وہ پھر بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑایا ہے۔“ نبی ﷺ نے حکم دیا اور بچہ کسی مسلمان کو دے دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اس کے لئے ایک گھڑا کھودا گیا اور سینے تک اس کو اس کے اندر گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کو اس کے رجم کا حکم دیا۔ خالد بن ولید ایک پتھر لے کر گئے اس کے سر پر پھینکا تو ان کے رخسار پر اس کے خون کا چھینٹا

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدَّةِ أَتَتْهُ أَيضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ طَهِّرَنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لِحُبْلَى فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَوَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ هَذَا قَدْ وَوَلَدْتُ قَالَ ((فَأَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ثُمَّ افْطِمِيهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ جَاءَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةً خَبِزَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ قَدْ فَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَدَفِعَ إِلَيَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحَفَرَ لَهَا حُفْرَةً فَجَعَلَتْ فِيهَا إِلَيَّ صَدْرَهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَلَطَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّهُ

يَا هَا فَقَالَ مَهْ يَا خَالِدٌ لَا تَسْبِهَهَا
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ
تَابَهَا صَاحِبُ مَكْحَسٍ لَعَفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا
فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذَفَنْتُ ①

پڑ گیا۔ خالد بن ولید نے اسے گالی دی۔ نبی ﷺ نے
اس کی گالی کو سن لیا۔ اور فرمایا: ”اے خالد! ٹھہرو اسے گالی
نہ دو مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان
یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ٹیکس وصول کرنے والا
ایسی توبہ کرتا تو وہ بھی بخش دیا جاتا۔“ پھر آپ کے حکم سے
اس کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور اسے دفن کیا گیا۔“

فوائد: (۱) زنا کے اعتراف کے لیے چار دفعہ اقرار ضروری نہیں (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم اس قدر پختہ
ایمان کے حامل تھے کہ جان کی قیمت پر بخشش طلب کر لیا کرتے تھے (۳) کسی عذر کی بنا پر حد کو مؤخر کیا جاسکتا
ہے (۴) رجم کے لیے گڑھا کھود کر مجرم کو اس میں دفن کرنا جائز ہے۔ (۵) حد گناہ کے کفارے، بندے کو
پاک کر دینے کا سبب ہوتی ہے۔ (۶) جگ ٹیکس یہ انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔

[17]..... بَابُ الْحَامِلِ إِذَا اعْتَرَفَتْ بِالزَّوْنَا

حاملہ عورت جب زنا کا اعتراف کرے اس کا بیان

2370- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ
جُهَيْنَةَ اتَّتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ
الزَّوْنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ
حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَلَيْتَهَا فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا
وَضَعْتَ حَمْلَهَا فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ
بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَكَّتْ عَلَيْهَا
يَا بِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرَجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى
عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصَلِّي
عَلَيْهَا وَقَدْ زَنْتُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبینہ سے ایک عورت
نبی ﷺ کے پاس آئی۔ وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس
نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے۔ آپ مجھ
پر حد نافذ کریں! رسول اللہ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا
اور فرمایا: ”(اسے لے جاؤ اور اس کے ساتھ اچھا سلوک
رکھو جب وہ جنم دے تو اسے میرے پاس لے کر
آنا۔“ اس نے ایسے ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے
(رجم) کا حکم دیا تو اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے اور وہ
رجم کی گئی۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیدنا عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی نماز

① متفق علیہ: اس کی ایک طرف حدیث (2366) میں ذکر ہوئی وہیں اس کی تخریج مذکور ہے۔

تَوَقَّسَتْ بَيْنَ سَعِينٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

جنازہ پڑھی ہے حالانکہ وہ زانی ہے۔“ تو آپ نے فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے سزا دیوں پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لئے کافی ہوگی۔ کیا اس سے افضل کوئی اور بات ہے کہ اس کے اللہ عزوجل کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔“

فوائد: (۱) اسلام غیور مالک کا غیرت والا دین ہے اس کے مقابلے میں اپنی بے جا غیرت کا اظہار انتہائی ناپسندیدہ ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے اس معترضہ کو اس کے ولی کے حوالے کر دیا اس یقین کے ساتھ کہ یہ اس سے اچھا سلوک کرے گا اور ساتھ اس کی نصیحت بھی کر دی (۲) عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ان کو انصاف مہیا کرے ان کے جذبات کا خیال رکھے تاکہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

[18]..... بَابُ فِي الْمَمَالِكِ إِذَا زَنَوْا يُقِيمُ سَادَاتَهُمْ عَلَيْهِمُ الْحَدَّ دُونَ السُّلْطَانِ زَانِي غُلاموں پر بادشاہوں کے علاوہ ان کے مالکوں کے حد جاری کرنے کا بیان

2371- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزَوَّى وَلَمْ تُحْصَنَ لِقَالَ إِنْ زَنْتَ فَاجْلِدْهَا ثُمَّ إِنْ زَنْتَ فَاجْلِدْهَا. قَالَ فَمَا أَدْرِي فِي النَّائِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِعُوهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ. ❷

سیدنا زید بن خالد جہنی اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس زانی لوٹڈی کے متعلق پوچھا گیا جو کنواری تھی۔ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: ”پھر اسے بیچ دو اگر چہ (بالوں کی) رسی کے عوض ہی بیچو۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا اگر لوٹڈی بھی زنا کی مرتکب ہوگی تو اسے بھی مستوجب سزا ٹھہرایا جائے گا

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (4408) و ابوداؤد، کتاب الحدود، باب المرأة التي أمر النبي صلعم يرجمها سن جہینہ (4440) والترمذی، کتاب الحدود، باب تربص الرحم بالحلی حتی تضع (1435)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العتق، باب کراهية الطاول علی الرقیق (2555-2556) و مسلم، کتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة فی الزنا (4423)

اور اس آزاد کے مقابلے میں نصف حد لگائی جائے گی۔ قرآن میں ہے ﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء: 25) ان (لوٹداریوں) پر آزاد کے مقابلے میں نصف عذاب (سزا) ہے۔ (۲) اگر لوٹدی مسلسل زنا کی مرتکب ہوتی ہے تو اسے بیچ کر اس سے جان چھڑائی چاہیے۔

[19]..... بَابُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾

آیت ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾ کی تفسیر

2372- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

سیدنا عبادۃ بن اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے سیکھو مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ مقرر کیا ہے۔ کنوارا، کنواری سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال جلا وطن کئے جائیں گے۔ شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا جائے گا۔“

عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبُكْرُ بِالْبُكْرِ وَالتَّيِّبُ بِالتَّيِّبِ الْبُكْرُ جُلْدٌ مِائَةٌ وَنَفْيٌ سَنَةٌ وَالتَّيِّبُ جُلْدٌ مِائَةٌ وَالرَّجْمُ. ❶

فوائد: (۱) قرآن میں اللہ تعالیٰ نے زنا کار عورت کو قید رکھنے کا حکم دیا تھا تا آنکہ کوئی اور حکم

نازل ہو بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا کہ کنورہ، کنواری سے زنا کرے تو سو، سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ البتہ عورت کی جلا وطنی کے بارے میں اختلاف ہے لیکن حدیث کا عموم عورت کے لیے بھی جلا وطنی کا متقاضی ہے اور یہی راجح ہے (ان شاء اللہ) (۲) شادی شدہ مرد یا عورت کو پھر سو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا جبکہ فقط رجم پر اکتفا کرنا بھی درست ہے جس طرح کہ آپ ﷺ نے ماعز اور غامد یہ رضی اللہ عنہما کو صرف رجم کا حکم دیا اور جمہور اسی کے قائل ہیں۔

2373- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنا (4390) والترمذی، کتاب الحدود، باب الرجم علی الشیب (1434) وابن ماجہ، کتاب الحدود، باب حد الزنا (2550)

[21]..... بَابُ الْحَدِّ كَفَّارَةٌ لِمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ

حد جس پر نافذ کی جائے وہ اس کے لئے کفارہ ہے

2376- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

ابْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنِ ابْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ غُفِرَ لَهُ ذَلِكَ الذَّنْبُ. ❶

ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس پر حد قائم کی گئی تو اس کا وہ گناہ بخش دیا گیا۔“

فوائد:..... حد سے اس کی وجہ بننے والا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور یہ معافی جو جان کو دکھ دے کر یا ہلاکت میں ڈال کر حاصل کی گئی ہوتی ہے یہ ستر بندے یا ٹیکس خور کی معافی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے جیسا کہ پیچھے (2370,2369) میں گزر چکا ہے۔



❶ حسن : أخرجه طبرانی في الكبير 88/4 (حدیث 3731) والدارقطنی 214/3 جب کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مشفق علیہ حدیث بطور شاہد موجود ہے۔

۱۴..... ومن النذور والایمان

نذروں کا بیان

[1]..... بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

نذر پوری کرنے کا بیان

2377- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أُخُوها إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ كُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک عورت نے حج کی نذر مانی اور وہ مر گئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہو تو اسے تو ادا کرتا؟ اس نے کہا: جی ہاں“ آپ نے فرمایا: ”نذر پوری کرو یہ پوری کئے جانے کی زیادہ مستحق ہے۔“

2378- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ قَالَ فِي بِنْدَرِكَ. ②

سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی پھر اسلام قبول کر لیا آپ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

① صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذر، باب من مات علیہ نذر (6699)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا نذر أو حلف أن لا یكلم انسانا فی الجاهلیة (6697) و مسلم،

کتاب الایمان، باب نذر الکافر، وما یفعل فیہ اذا اسلم (4268-4269)

[2]....بَاب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

نذركا کفارہ دینے کا بیان

2379- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرَّعِينِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرْتُ أُخْتِي أَنْ تَحُجَّ لِلَّهِ مَا شِئْتُ غَيْرَ مُحْتَمِرَةً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مُرِّي أُخْتِكَ فَلْتَحْتَمِرْ وَلْتَرَكِبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) ❶

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں: میری بہن نے اللہ کے لئے پیدل اور ننگے سرچ کی نذر مانی، میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی بہن سے کہو وہ چادر اوڑھے اور سواری کرے اور تین دن روزہ رکھے۔“

2380- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنِي قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتِ عُقْبَةَ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَغَيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ لِيَتْرَكِبْ وَلْيَتَّهَدِ هَذِيًّا ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: عقبہ کی بہن نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی نذر کی کوئی ضرورت نہیں وہ سواری کرے اور (کفازہ کے طور پر) قربانی کرے۔“

فوائد: اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا کوئی نیکی نہیں، دین سے دور لوگ اپنی تمام تقصیروں کا کفارہ با مشقت نذر سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے پیدل یا سائیکل وغیرہ پر کسی سرکار یا پیر صاحب کے دربار کی حاضری دے دی تو ہم بخشے جائیں گے یہ عمل عبث ہونے کے ساتھ ساتھ شرک کے زمرہ میں بھی آتا ہے۔ دین میں جائز نذر کی بھی ترغیب نہیں چہ جائے کہ شریکہ امور پر مشتمل نذر مانی جائے۔ احادیث میں واضح راہنمائی موجود ہے۔

2381- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنِ الْأَعْرَجِ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب من نذر المشي الى الكعبة (1866) (ومسلم، کتاب النذور، باب من نذر

أن يمشي الى الكعبة) (4226-4227)

❷ صحيح: ابوداؤد، کتاب الأيمان والنذور، باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية (3296-3297-3295)

والبيهقي، کتاب النذور، باب الهدى فيها ركب 79/10 وخرجه احمد 1/239

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا الشَّيْخِ فَقَالَ ابْنَاهُ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. فَقَالَ ارْكَبْ فَإِنَّ اللَّهَ غَنَى غُنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا: اس نے چلنے کی نذر مانی تھی آپ نے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تمہاری نذر سے تجھ سے بے پرواہ ہے۔“

[3]..... بَابُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ

اللہ کی نافرمانی میں نذر نہ ہونے کا بیان

2382- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وِفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی نافرمانی کی نذر پوری نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ ہی وہ نذر جس کا ابن آدم (اس کے اختیار میں نہ ہو)۔“

2383- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطِيعَ اللَّهَ فَلْيَطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی اس کی اطاعت کرنے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب النذور، باب من نذر أن قلشى الى الكعبة (4224) وابن ماجه، كتاب الكفارات، باب من نذر أن يحج ماشيا (2135)

❷ صحیح مسلم، کتاب النذور، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيها لا يملك العبد (4221) وابن ماجه، كتاب الكفارات، باب النذر في المعصية (2124)

❸ صحیح البخاری، کتاب الايمان والنذور، باب النذور، باب ماجاء في النذر في معصية (3289) والنسائي كتاب الايمان والنذور، باب النذر في المعصية (3812)

فوائد:..... نذر پورا کرنا واجب ہے بصورت دیگر آدمی گنہگار ہوگا اگر کسی وجہ سے نیک نذر پوری نہ ہو سکے تو قسم کی طرح کفارہ ادا کرنے سے نذر کا وجوب ختم ہو جاتا ہے نافرمانی کی نذر ماننے والے اور کفارہ دے کر معافی مانگنی چاہیے۔

[4]..... بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَيْ جَزَيْتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِمَكَّةَ

جس شخص نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو

اسے مکہ میں نماز پڑھنا کافی ہونے کا بیان؟

2384- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي بَقِيَّةَ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلَّى هَذَا هُنَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَشَأْنُكَ إِذْنٌ ①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ نے آپ کو فتح دی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا: ”یہیں نماز پڑھ لو۔“ اس نے تین دفعہ اسے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اختیار ہے۔“

[5]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ نَذْرُكَ مِمَّا نَعَتْ

2385- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةَ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ ②

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نذر سے کچھ بدلتا نہیں ہے اس سے صرف بخیل آدمی کا مال نکالا جاتا ہے۔“

[6]..... بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَحْلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کی ممانعت

2386- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ.....

① صحیح : اخرجه الحاكم 4/304-305 والبيهقي في النذور، باب من لم يرو جوب بالنذر 10/82

② متفق عليه : البخاري، كتاب القدر، باب إلقاء العبد النذر الى القدر (6608) ومسلم، كتاب النذر، باب النهي عند النذر وأنه لا يرد شيئا (4212) وابن ماجه ، كتاب الكفارات با النهي عن النذر (2122)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ
فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ
تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيُصْمِتْ ①

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک قافلہ میں چل رہے تھے
اور وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے
منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا
خاموش رہے۔“

[7]..... باب فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

2387- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
فَقَدْ اسْتُنِيَ ②

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس
نے کسی معاملہ پر قسم کھائی اور انشاء اللہ کہا وہ مختار ہو گیا۔“

2388- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ فَعَلَّ وَإِنْ شَاءَ
لَمْ يَفْعَلْ ③

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس نے قسم کھائی پھر انشاء اللہ کہا وہ مختار ہو اگر چاہے تو
کرے چاہے تو نہ کرے۔“

[8]..... باب الْقَسَمِ يَمِينٍ

لفظ 'قسم' بھی قسم ہی ہے

2389- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

① متفق عليه : البخاری، کتاب الأدب، باب من لم یبرأ کفار من قال ذلك متا ولا او جاهلا (6108) ومسلم، کتاب
الایمان، باب النهی عن الحلف بغير الله تعالى (4233)

② صحيح : ابن حبان (4339) اخرجه ابوداؤد، کتاب الایمان، باب الاستثناء فی اليمين (1531) والنسائي، فی الكتاب
الایمان ، باب من حلف فاستثنى (3702)

③ صحيح : ترمذی، گزر چکل ہے۔

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي
بُكَرٍ لَا تُقْسِمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَدِيثُ
فِيهِ طَوْلٌ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے ابو بکر سے
فرمایا: ”قسم نہ کھاؤ ابو بکر کہتے ہیں: یہ لمبی حدیث ہے۔“

[9]..... بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

جو شخص قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اس سے زیادہ بھلائی دیکھے

2390- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو هُوَ ابْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا
يَقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرٍو زَمَنَ الْجَمَاحِمِ يُحَدِّثُ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَحَلَفَ أَنْ
لَا يُعْطِيَهُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى
يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ. ❷

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ جو مرثدہ کے بیٹے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں
نے جماحم کے زمانہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ
بیان کرتے تھے۔ ایک شخص نے عدی بن حاتم سے سوال
کیا (کچھ مانگا)، انہوں نے قسم کھائی کہ وہ اسے کچھ نہ دیں
گے پھر کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا
کہ وہ فرماتے تھے: ”جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر کسی
اور کام میں اسے بھلائی نظر آئے تو بھلائی والا کام کرے۔“
اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔“ (تو میں تمہیں نہ دیتا)

2391- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ
أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ

سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ! تم امارت مت
مانگو اگر تمہیں مانگے سے دی جائے گی تو تم پر چھوڑ دی
جائے گی اور اگر میں مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث متفق علیہ ہے یہ حدیث (2202) نمبر حدیث کے تحت کھل گزر چکی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من حلف یعینافرأی غیرہا خیراً منها..... (1651) والنسائی، کتاب

الایمان، باب الکفارة بعد الحنث (3794)

اُعْطِيَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتُ عَلَيْهَا
فَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتِ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. ❶

گی اور جب تم قسم کھاؤ پھر کسی اور بات میں بھلائی نظر
آئے تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور بہتر کام کرو۔“

2392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا نَحْوَ
الْحَدِيثِ. ❷

سیدنا عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[10]..... بَابُ إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ

اس شخص کے متعلق جس کے ذمہ غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہو

2393۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ.....

عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَقُلْتُ إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةً وَإِنِّ عِنْدِي
جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوبِيَّةٌ أَفْتَجِرُ عَنْهَا قَالَ
ادْعُ بِهَا فَقَالَ أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَعْتَقَهَا فَإِنَّهَا
مُؤْمِنَةٌ. ❸

شرید کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور کہا:
میری والدہ کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے
میرے پاس سیاہ رنگ کی حبشی لونڈی ہے کیا وہ کفایت کر
جائے گی؟ فرمایا: اسے بلاؤ پھر فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتی
ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں“ اس نے کہا: ”جی
ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔“

[11]..... بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ وَهُوَ يُوْرِكُ عَلَى يَمِينِهِ

ظاہری بات کے خلاف قسم کھانے والے آدمی کا بیان

2394۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب کفارات الایمان، باب الکفارة بعد الحنث وبعده (6722) ومسلم، کتاب الایمان، باب

ندب من حلف يمينا (4257-4258)

❷ متفق علیہ: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❸ اسنادہ حسن: محمد بن عمرو کی وجہ سے، صحیح ابن حبان (189)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا صَدَقْتَ بِهِ صَاحِبُكَ ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اس قسم کا یقین ہوگا جس کی تمہارے ساتھی نے تصدیق کی۔“

فوائد: قسم کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو قسم دلانے والا سمجھتا ہوگا، چکر بازی سے ذومعنی جملہ کہہ کر قسم دلانے والے کو دھوکہ دینا ہرگز درست نہیں ہے صحیح مسلم۔ الایمان: 1653 میں آپ ﷺ کے واضح الفاظ ”إِنَّمَا الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ.“ قسم صرف قسم دلانے والے کی نیت پر ہوگی۔

[12]..... بَابُ بَأَى أَسْمَاءِ اللَّهِ حَلَفَتْ لِرَمَكِ

اللہ کے جس نام کی قسم کھائے اسے لازمی پورا کرنے کا بیان

2395- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ②

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قسم کھاتے تھے: ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“ (واللہ اعلم بالصواب)



① صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب یمین الحالف علی نية المستحلف (4259-4260) والترمذی، کتاب الأحکام، باب ماجاء أن الیمین علی ما یصدقہ صاحبہ (1354) وابن ماجہ، کتاب الکفرات، باب من وری فی یمینہ (6120)

② صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلعم (6628) ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب ماجاء فی یمین النبی صلعم ما کانت؟ (3263)

۱۵..... ومن کتاب الدیات

دیت کے بیان میں

”الدیات“ یہ الدیۃ کی جمع ہے جو کہ باب یدی سے مصدر ہے اس کے معنی خون بہا دینا ہے یعنی کسی بھی زخمی ہونے والے یا مقتول کے ورثہ کو مال دینا۔ اصطلاحی طور پر ہر دیت ایسے مال کو کہتے ہیں جو کہ کسی انسانی جان یا عضو کے ہلاک ہو جانے پر مذکورہ شخص یا اس کے ورثہ کے حوالے لے کیا جاتا ہے۔

[1]..... بَابُ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ

عمد قتل کرنے کی دیت کا بیان

2396- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ.....

ابوشریح خزاعی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس کو خون یا زخم سے صدمہ پہنچے اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر چوتھی بات کو تلاش کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت لے پھر اگر ان میں سے کسی کو اختیار کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ وَالْخَبَلُ الْمَجْرُوحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا مَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا . ❶

❶ ضعیف ، منکر : ابو داؤد ، کتاب الدیات ، باب الإمام یأمر بالعفو فی الدم (4496) وابن ماجہ ، کتاب الدیات ، باب من

قتل له فتیل فهو بالخیار بین احدى ثلاث (2623)

فوائد: (۱) ”الحبل“ یہ اعضاء کی خرابی پر لفظ بولا جاتا ہے نیز ”العقل“ اس سے مراد دیت ہے اس کا لفظی معنی باندھنا ہے چونکہ قاتل وہ دیت کے طور پر مقتول کے گھراؤنٹ باندھ آتا ہے تو اس سے اس کا نام ”عقل“ پڑھ گیا۔ (۲) یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے بہر حال بات درست ہے کہ مقتول کے ورثہ یا مظلوم کو ان تین چیزوں میں ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ قرآن و سنت سے اس کا ثبوت ملتا ہے ان کے علاوہ چوتھا راستہ اختیار کرنا حرام ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿فَمَنْ اَعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَاِنَّهُ عَذَابٌ اَلِيمٌ﴾ (البقرہ: ۱۷۸) جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

2397- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا: ”جس نے کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالا جس پر دلیل قائم ہو تو اس نے اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا۔ مگر یہ کہ مقتول کے رشتہ دار راضی ہو جائیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”اعتبط کا معنی ہے: اس نے ناحق مار ڈالا۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَىٰ أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنْ مَنْ اَعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوْدٌ بِيَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَىٰ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اَعْتَبَطَ قَتَلَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ . ۵

فوائد: (۱) ”اعتبط“ کہتے ہیں کسی کو بلا جرم مار دینے کو۔ (۲) اسلام میں تین جرم ہیں جن کی بنا پر کسی مومن کو قتل کیا جاسکتا ہے۔ (۱) شادی شدہ زانی (ب) مرتد (ج) کسی کے بدلے میں۔ ان کے علاوہ بلا جرم کسی کو مارنا شریعت میں ناقابل قبول ہے (۳) مقتول کے اولیا کو ان میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے تو قصاص لے لیں یا پھر دیت یا معاف کر دیں۔ اور وہ اس پر رضامند ہوں۔

[2]..... بَاب فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

2398- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ.....

① اسنادہ ضعیف: لیکن بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایک شاہد موجود ہے۔ کتاب العلم، باب کتابة العلم

سیدنا اسماعیل رضی اللہ عنہ بن ابو حمزہ کہتے ہیں عبد اللہ بن سہل بن ابو حمزہ جو بنو حارثہ قبیلہ سے تھے وہ اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ خیبر کو غلہ لینے کے لئے گئے۔ عبد اللہ پر ظلم کیا گیا وہ قتل کر دیئے گئے۔ ان کی گردن اس طرح موڑ دی گئی کہ وہ ٹوٹ گئی۔ اور خیبر کے ایک گھاٹ میں انہیں ڈال دیا گیا۔ ان کے ساتھی انہیں دیکھ کر چلائے۔ اور انہیں نکال کر چھپا دیا۔ پھر وہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ان کے بھائی عبدالرحمن بن سہل آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلے کے ان کا ایک خاص مقام تھا آئے ہوئے تھے۔ ان کے دونوں بچے زاد بھائی حویصہ بن مسعود اور حمیصہ ان کے ساتھ تھے۔ عبدالرحمن گفتگو کرنے لگے۔ وہ سب سے کسن تھے۔ وہی خون کے مدعی تھے۔ اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ فضل و شرف والا تھا تھے وہ بات کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کو موقع دو۔“ وہ پیچھے ہٹ گئے تو حمیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے قاتل کا نام لے کر پھر اس پر پچاس قسمیں کھاؤ، پھر ہم اسے تمہارے سپرد کر دیں گے۔“ انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! ہم نا معلوم بات پر کس طرح قسم کھائیں ہم نہیں جانتے کہ اسے کس نے قتل کیا البتہ یہود ہمارے دشمن ہیں۔ انہی کے درمیان وہ قتل کئے گئے۔“ آپ نے فرمایا: ”پھر وہ تمہارے مقابلہ میں قسمیں کھائیں گے کہ وہ تمہارے ساتھی کے خون سے بری ہیں پھر اس سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: ”ہم یہود کی قسموں کا کیسے یقین

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ خَرَجَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ إِلَى خَيْبَرَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ يُرِيدُونَ الْمِيرَةَ بِخَيْبَرَ قَالَ فَعُدِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فُقُتِلَ فُتِلْتُ عَنْقُهُ حَتَّى نَجَعْتُ طَرِحَ فِي مَنَهْلِ مِنْ مَنَاهِلِ خَيْبَرَ فَاسْتَصْرَخَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَعَبَّوهُ ثُمَّ قَدُمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَتَقَدَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبْنَا عَمِّهِ مَعَهُ حَوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَيصَةُ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَحَدَثَهُمْ سِنًا وَهُوَ صَاحِبُ الدَّمِ وَذَا قَدَمٍ فِي الْقَوْمِ فَلَمَّا تَكَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الْكُبْرُ الْكُبْرُ) قَالَ فَاسْتَأْخَرَ فَتَكَلَّمَ حَوَيْصَةُ وَمُحَيصَةُ ثُمَّ هُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تُسْمُونَ قَاتِلَكُمْ ثُمَّ تَحْلِفُونَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ يَمِينًا ثُمَّ نُسَلِمُهُ إِلَيْكُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ عَلَى مَا لَا نَعْلَمُ مَا نَذَرِي مَنْ قَتَلَهُ إِلَّا أَنْ يَهُودَ عَدَدُونَا وَبَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُتِلَ قَالَ: ((فِيحْلِفُونَ لَكُمْ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ كِبْرَاءٌ مِنْ دَمِ صَاحِبِكُمْ ثُمَّ يَسْرَتُونَ مِنْهُ)) قَالُوا مَا كُنَّا لِنَقْبَلُ

کریں گے جھوٹی قسمیں اٹھانا ان میں کوئی بڑی بات
 "نہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے سو
 اونٹنیاں دیت دے دیں۔ ❶

فوائد:..... (۱) "المیرہ" غلہ وغیرہ کو کہتے ہیں کہ جسے خرید و فروخت کے لیے حاصل کیا گیا ہو۔
 "نَحَّحٌ" کہتے ہیں بری طرح مارنے کو۔ (۲) اہل کتاب سے خرید و فروخت جائز ہے (۳) مجلس میں بڑے
 آدمی کو ترجیح دینی چاہیے کہ وہ بات کرے (۴) اگر کسی کا کوئی عزیز کسی بستی کے باہر یا آس پاس مقتول ملے تو
 بستی والوں میں سے کسی شخص یا جماعت کو نامزد کر کے اس سے میت کے اولیا پچاس قسمیں اٹھالیں کہ نہ ہم نے
 مارا نہ ہی ہم قاتل کے بارے علم رکھتے ہیں ایسی صورت میں ملزم بری ہو جائیں گے اسے قسامہ کہا جاتا ہے
 (۵) اگر معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔

[3]..... بَابُ الْقَوْدِ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

2399- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي
 الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ
 فِي كِتَابِهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ ❶
 ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا
 سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو خط
 لکھا اس میں یہ تحریر بھی تھی: "عورت کے بدلہ میں مرد قتل
 کیا جائے گا۔"

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا قصاص میں مرد و عورت برابر ہیں مرد کے بدلے عورت اور عورت کے
 بدلے مرد قتل کر دیا جائے گا۔ (۲) اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بخاری و مسلم میں اس کا
 شاہد موجود ہے جس سے اس معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحزبة، باب الموادة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره..... (3173) و مسلم،

کتاب الفسامة، باب القسامة (4334)

❷ ضعیف: لیکن اعلیٰ متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

[4]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي الْقَوْدِ قِصَاصِ كَيْفِ طَرِيقِهِ كَابِيَانِ

2400- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةَ رَضَتْ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفْلَانُ أَفْلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَاتٌ بِرَأْسِهَا فَبِعَتْ إِلَيْهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا: فلاں نے یا فلاں نے حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: ہاں! آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اسے لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا۔ تو نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

فوائد:..... قِصَاصِ فِيهِ اِسِي طَرَزُ كُو اِنَا يَا جَا عَ جُو مَحْرَمِ نِي اِنَا يَا تَهَا۔

[5]..... بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کرنے کا بیان

2401- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِإِلْيَاسَ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عَلِمْتَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهَمَا يُعْطِيهِ اللَّهُ الرَّجُلَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاتُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِمُشْرِكٍ. ❷

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اے امیر المؤمنین! کیا آپ کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور وحی کو بھی جانتے ہیں؟“ کہا: ”نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو اگایا اور نفس کو پیدا کیا مجھے اور کچھ معلوم نہیں مگر سمجھ جو اللہ تعالیٰ آدمی کو قرآن کے متعلق دیتا ہے اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: صحیفہ میں کیا ہے؟ کہا: ”دیت دینا اور قیدی کو چھڑانا“ اور یہ کہ مسلمان کو مشرک کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الخصومات، ما یذری فی الأشخاص، الخصومة بین المسلم والیهود (2413) و مسلم، کتاب القسامة، باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیره (4341)

❷ صحیح البخاری، کتاب الدیات، باب لا یقتل المسلم بالکافر (6915) و الترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء لا یقتل مسلم بکافر (1413) و ابن ماجه، کتاب الدیات، باب لا یقتل مسلم بکافر (2658)

فوائد: (۱) دُور صحابہ رضی اللہ عنہم میں احادیث لکھیں ہوں نہیں موجود تھیں اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ سنت چونکہ عہد رسول میں مدون نہیں تھی اس لیے حجت نہیں ان کی یہ بات قطعی غلط ہے (۲) استاذ کے بتائے ہوئے سبق میں سے مشکل سبق کو لکھ لینا مسنون اور طالب علم کی سمجھداری کی علامت ہے۔ (۳) کسی کافر کے بدلے مسلم کو قصاص میں قتل نہیں کیا جاسکتا جبکہ ذمی جو کہ معاہدہ کر کے مسلمانوں کے ہاں مقیم ہو اس کے بارے اختلاف ہے بہر حال حدیث میں کافر کے لفظ کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی کے بدلے بھی مسلم کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں دیت دینا ہوگی۔ (نیز قرآن میں سے ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَرِيدَةٌ مَسْلُومَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةً﴾ (النساء: 92) اور اگر مقتول ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے تو ان کو دیت دینی ہے اور ایک گردن آزاد کرنی ہے۔

[6]..... بَابُ فِي الْقَوْدِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ

بیٹے اور باپ کے درمیان قصاص کا بیان

2402- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَالِدِ الْوَالِدُ. ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسجد میں حد نہیں لگائی جائے گی اور نہ بیٹے کے بدلہ میں باپ سے قصاص لیا جائے گا۔“

فوائد: (۱) مساجد میں حدود کا قیام ممنوع ہے (۲) باپ اگر بیٹے کو مزادیتے ہوئے اسے زخمی کر دے یا کوئی بھی نقصان کر دے بدلے میں والد سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

[7]..... بَابُ فِي الْقَوْدِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ

مالک اور غلام کے درمیان قصاص کا بیان

2403- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ سَمُورَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ)). قَالَ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ هَذَا الْحَدِيثَ وَكَانَ يَقُولُ لَا

سیدنا سمرة بن جندب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اسے زخمی کرے گا ہم اسے زخمی کریں گے۔“ الحدیث کا معنی ہے ناک وغیرہ کا ٹٹا۔“ قتادة رضی اللہ عنہ

① ضعیف: لیکن حدیث طرق اور شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔ دیکھئے: نصب الرایة 4/340-341 والتلخیص الحبیہ 77/4

یَقْتُلُ حُرْبَعْبِدٍ ① کہتے ہیں: پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہتے تھے:

غلام کے بدلہ میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔“

فوائد:..... غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث مروی نہیں اور نہ ہی منع کے بارے لہذا علماء اس بارے مختلف ہیں جن سے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[8]..... بَابِ لِمَنْ يَعْفُو عَنْ قَاتِلِهِ

اپنے (عزیز کے) قتل کو معاف کرنے والے شخص کا بیان

2404- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَمْرَةَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ الْحَضْرَمِيِّ.....

عَنْ أَبِيهِ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أُتِيَ بِالرَّجُلِ الْقَاتِلِ يُقَادُ فِي نَسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلِي الْمُقْتُولِ ((اعْفُو)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَقْتُلُهُ؟)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِنَّمِ صَاحِبِكَ)). قَالَ فَتَرَكَهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجْرُ نَسْعَتَهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ ②

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت نبی ﷺ کے پاس موجود تھا جب ایک قاتل آدمی لایا گیا جو رسی میں بندھا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے رشتہ دار سے فرمایا: ”کیا تم معاف کرتے ہو؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”دیت لیتے ہو؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ نے فرمایا: اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اسے معاف کر دے تو تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ اس پر ہوگا۔“ اس نے اسے چھوڑ دیا۔ وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا: وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا حالانکہ اسے معاف کر دیا تھا۔

فوائد:..... (1) ”نَسْعَةٌ“ یہ بٹا ہوا تمہ ہوتا ہے جو کہ اونٹ کے لیے بطور لگام استعمال ہوتا ہے (۲)

حاکم، قاضی مقتول کے ورثہ کو معافی کی ترغیب دے سکتے ہیں لیکن خود معاف نہیں کر سکتے۔ اسلامی نقطہ نظر سے

① منقطع، ضعیف: حسن کا ثمرہ سے سماع ثابت نہیں۔ واحرجہ ابو داؤد، کتاب الدیات، باب من قتل عبده (4515) والنسائی، کتاب القسامۃ، باب القدر من السید للمولی (4750) وابن ابی شیبہ 14/187 والحاکم 4/367
② صحیح مسلم، کتاب القسامۃ، باب صحة الإقرار بالقتل..... (4363-4364) والبیہقی فی الجنایات، باب ماجاء فی الترغیب فی العفو عن القصاص 8/55 و ابو داؤد، کتاب الدیات، باب الإمام یأمر بالعفو فی الدم (4499)

یہ حق فقط مقتول کے اولیاء کو ہی ہے (۳) ورثہ کو معافی، دیت یا قصاص ان تینوں میں سے ایک کا اختیار ہے (۴) معاف کر دینا مقتول اور اس کے ولی کے گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔

[9]..... بَابُ التَّشْدِيدِ فِي قَتْلِ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ

مسلمان کے قتل میں سختی کا بیان

2405- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ شُعْبَةُ الشَّاكِّ أَوْ الْيَمِينِ الْغَمُوسُ)).¹

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا یا جھوٹی قسم اٹھانا۔“ شعبہ کو شک ہے۔

فوائد: ”کبائر“ سے مراد ایسے گناہ ہیں جو کہ نیکیوں کے سبب خود بخود معاف ہونے کی بجائے ان کے لیے خصوصی مغفرت کی ضرورت ہوتی ہے اگر تو بہ نہ کی جائے تو یہ دخول جہنم کا سبب بن جاتے ہیں۔

[10]..... بَابُ التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

خودکشی کی وعید کا بیان

2406- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بَشِيءٌ فِي الدُّنْيَا عَذَابٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).²

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی پر لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی چیز سے خودکشی کرے قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔“

فوائد: (۱) بلاوجہ کسی مومن پر لعن طعن کرنا کبیرہ گناہ کی مانند ہے (۲) خودکشی کرنا حرام ہے (۳) جرم کی مثل ہی آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے گا۔

1 صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب اليمين الغموس (6675) والترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة النساء (3021) والنسائی، کتاب التحريم الدم، باب الكبائر (4022)

2 متفق عليه: البخاری، کتاب الادب، باب ما ينهى عن السباب واللعن (6047) ومسلم، کتاب الإیمان، باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه (298-299-300)

2407- حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)).¹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے آپ کو کسی تیز چیز سے ہلاک کرے گا تو وہ اسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔ اور جو زہر سے خودکشی کرے گا وہ اپنے ہاتھ میں زہر لئے ہوئے اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ جہنم میں پہاڑ سے گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔“

[11]..... بَابُ كَيْفِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرَقِ وَالذَّهَبِ

چاندی سے دیت دینے کی مقدار کا بیان

2408- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَهُوَ قَوْلُهُ: ﴿يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ أُوْبَاءُ بِمَا لَمْ يَأْلُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ بِأُحْدِهِمُ الدِّيَةَ.²

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے آدمی کو مار ڈالا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر کی اور اس آیت سے یہی مراد ہے: ”یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے اور وہ ان سے صرف اس وجہ سے ناراض ہیں کہ انہیں اللہ

¹ متفق علیہ: البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم، والدواء بہ وما یخاف منه (5778) ومسلم، کتاب الإیمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه (296)

² مرسل: أخرجه ابو داؤد، کتاب الديات، باب الدية کم ہی (4546) والترمذی، کتاب الديات، باب الدية کم ہی من الدراهم (1388-1389) والنسائی، کتاب القسامة باب ذکر الدية من الورق (4817-4818)

اور ان کے رسول ﷺ نے اپنے فضل یعنی دیت سے
مالدار کر دیا ہے۔“ (سورۃ التوبہ: ۷۴)

فوائد: دیت اونٹ اور نقدی دونوں صورتوں میں ادا کی جاسکتی ہے آپ ﷺ نے دینار ایک
ہزار مقرر کیے تب دینا رچونکہ 12 درہم کا ہوتا تھا اس لیے دینار ایک جبکہ درہم بارہ ہزار ادا کرنا ہوں
گے۔ حدیث میں ہے: ”علی اهل الذهب الف دينار.“ (موطأ) سونے والوں پر ہزار دینار ہیں
نیز جیسا کہ آئندہ آ رہا ہے۔

2409- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي
الزُّهْرِيُّ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَعَلَى
أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ . ❶

سیدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ
اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل
یمن کو لکھا تھا: ”جس کے پاس سونا ہو اس کے ذمہ
(دیت) ہزار دینار ہے۔“

[12]..... بَابُ كَيْفِ الدِّيَةِ مِنَ الْإِبِلِ

اونٹوں سے دیت کی گنتی کا بیان

2410- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي
الزُّهْرِيُّ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ((بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ ﷺ إِلَى شُرْحَيْلِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ
وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنَعِيمِ بْنِ
عَبْدِ كَلَالٍ قَيْلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمَعَاظِرَ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن
کو یوں لکھا کر بھیجا: ”محمد نبی ﷺ کی طرف سے ذی
رعیٰن، معافر اور ہمدان کے بادشاہوں شرحیل بن عبد کلال،
حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف اور اس
تحریر میں یہ بھی تھا: ”کسی کے قتل میں سواونٹ دیت ہے۔“

وَهَمَدَانٌ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ وَإِنَّ فِي

النَّفْسِ الدِّيَّةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ ۝^①

فوائد: قتل کی دیت اونٹوں کی صورت میں سواونٹ ہوں گے یہ سند اگرچہ ضعیف ہے بہر حال

ابوداؤد میں اس کا شاہد موجود ہے جس کو امام البانی رحمہ اللہ نے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

2411۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي

الزُّهْرِيُّ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف خط لکھا جس میں یہ تحریر بھی تھی: ”ناک جب جڑ سے کاٹی جائے تو اس کی ایک دیت ہے، اور زبان میں بھی ایک دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی ایک دیت ہے اور دونوں خسیوں میں پوری دیت ہے اور ذکر کی ایک دیت پوری ہے پیٹھ کی دیت ہے، دونوں آنکھوں کی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں کی نصف دیت ہے سر کے گہرے زخم میں تہائی دیت ہے۔ جائفہ (دماغ یا پیٹ کا زخم) میں تہائی دیت ہے اور منقلہ (بڈی کو توڑنے والی ضرب وچوٹ) میں پندرہ اونٹ ہیں۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَّةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَّةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي النَّبِيضَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الذِّكْرِ الدِّيَّةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَّةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَنْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ ۝^②

فوائد: (۱) ”المأمومة“ ایسے زخم کو کہتے ہیں جو کہ سر کو پھاڑتا ہو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔

”الجائفہ“ ایسا زخم جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے۔ ”المنقلۃ“ یہ ایسی چوٹ ہے جس سے بڈی نکل آئے یا منتقل ہو جائے مراد ٹوٹ جائے۔ (۳) پوری ناک، زبان، دونوں ہونٹ، نھستین، ذکر، پشت، دونوں آنکھیں اور دونوں ٹانگیں۔ ان میں پوری دیت ہوگی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ اسی کو اختیار فرماتے ہیں (الدُّرَرُ) ابن قدامہ

① اسنادہ ضعیف: لیکن ابوداؤد، کتاب الدیات، باب الدیۃ کم ہی؟ (4541) والنسائی فی القسامۃ، باب کم دیۃ شبہ

العمد میں اس روایت کا شاہد موجود ہے۔

② اسنادہ ضعیف: سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

کے مطابق اس کا کوئی مخالف نہیں۔ (واللہ اعلم)

[13]..... بَابُ كَيْفِ الْعَمَلِ فِي اخْتِاخِ دِيَةِ الْخَطَاِ

غلطی سے مارے گئے شخص کی دیت کا بیان

2412- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ فِي الْخَطَاِ أَحْمَاسًا ①
سیدنا عبداللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطا سے مارے گئے شخص کی دیت میں پانچ اقسام کے اونٹ مقرر کئے۔

فوائد:..... امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور ساتھ احماس کی تفصیل بھی دی ہے بہر حال یہ حدیث ضعیف ہے۔ جبکہ صحیحاً یہی مروی ہے کہ ”الا ان دية الخطأ شبه العمد.“ (ابوداؤد: حسن) خبردار! یقیناً خطا کی دیت عمد کی طرح ہی ہوتی ہے جو کہ سوا اونٹنیاں جبکہ چالیس حاملہ ہوں۔ لہذا غلطی سے بھی اگر کوئی تمل ہو جائے تو سوا اونٹ ہی ادا کرنا پڑیں گے۔

[14]..... بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الْعَبِيدِ

غلاموں کے درمیان قصاص کا بیان

2413- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ عَبْدًا لِأَنَاسٍ فُقِرَاءَ قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ لِأَنَاسٍ أَعْنِيَاءَ فَآتَى أَهْلَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لِأَنَاسٍ فُقِرَاءَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا ②
سیدنا عمران بن حصین سے منقول ہے غریبوں کے ایک غلام نے امیروں کے غلام کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے مالکوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! یہ غریبوں کا غلام ہے؟ تو نبی ﷺ نے اس کے ذمہ کچھ مقرر نہیں کیا۔

① ضعیف: اس میں ججاج ضعیف ہے۔ احرجه احمد 1/384 والبیہقی فی الدیات، باب من قال ہی أحماس 75/8

② حسن: ابوداؤد، کتاب الدیات، باب جنابة العيد يكون للفقراء (4590) والنسائی، کتاب القسامة، باب سقوط القود

بین الممالیک فیما دون النفس (4765)

فوائد: غلاموں کے معاملے میں بھی اگرچہ دیت و قصاص کا اہتمام کیا جائے گا بہر حال یہ آزاد لوگوں کی طرح ضروری نہیں بلکہ اس میں تخفیف کی گنجائش ہے۔

[15]..... بَاب فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کا بیان

2414- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ
«الانگلیاں برابر ہیں۔» میں نے کہا: دس دس اونٹ؟ آپ
نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ ❶

فوائد: ہر انگلی کی دس اونٹ دیت ہے یا اس کے بقدر نقدی جیسا کہ پیچھے ابھی بیان ہوا ہے
انگلیوں میں پاؤں ہاتھ کی سبھی انگلیاں برابر ہیں چاہے انگوٹھا یا چھنگلی۔ دیکھیے آئندہ احادیث۔

2415- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«هَذَا وَهَذَا سَوَاءٌ وَقَالَ بِحُضْرِهِ
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ
اور یہ برابر ہیں“ اور اپنی چھنگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ
کیا۔“ ❷

2416- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ فِي
كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ
عَشْرَ قَمِينَ الْإِبِلِ. ❸

سیدنا ابو بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل
یمن کو لکھا کہ: ”ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس دس
اونٹ (دیت) ہیں۔“

❶ جید، صحیح: ابو داؤد، کتاب الديات، باب ديات الأعضاء (4557) والنسائی، کتاب القسامة، باب عقل الأصابع

(4860) وابن ماجه، کتاب الديات، باب دية الأصابع (2654)

❷ صحیح البخاری، کتاب الديات، باب دية الأصابع (6895) کتاب الديات، باب ماجاء في دية الأصابع (1392) وابن

ماجه کتاب الديات، باب دية الأصابع (2652)

❸ ضعيف: صحيح ابن حبان (6559)

[16]..... بَاب فِي الْمَوْضِحَةِ

موضحہ (ہڈی کوننگا کرنے والے زخم) کی دیت کا بیان

2417- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطْرِ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
الْمَوَاضِحِ خُمْسًا خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ . ①
سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مواضع کے متعلق
پانچ پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

فوائد:..... (1) ”المَوَاضِحُ“ المَوْضِحَةُ کی جمع ہے یہ ایسے زخم پر بولا جاتا ہے جو ہڈی تنگی
کردے۔ (2) ایسے زخم میں پانچ اونٹ دیت ہوگی۔

2418- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي
الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي
كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ
عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْضِحَةِ
خُمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ . ②
سیدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ
اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل
یمن کو لکھا کہ: ”ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس دس
اونٹ اور موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں۔“

[17]..... بَاب فِي دِيَةِ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

2419- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطْرِ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَبِيهِ وَالِدِ مِنْ دِيَةِ الْأَسْنَانِ
كُلِّ دَائِلَةٍ مِنْ دَائِلَاتِ الْأَسْنَانِ نِصْفَ دَيْنَارٍ
كَرْتِي هِيَ الْبُرْدَةُ وَتُحْمَلُ فِي الْبُرْدَةِ
كُلُّ دَائِلَةٍ مِنْ دَائِلَاتِ الْأَسْنَانِ نِصْفَ دَيْنَارٍ
كَرْتِي هِيَ الْبُرْدَةُ وَتُحْمَلُ فِي الْبُرْدَةِ

- ① اسنادہ حسن: ابو داؤد، کتاب الديات، باب ديات الاعضاء (4566) والترمذی، کتاب الديات، باب ماجاء فی
الموضحة (1390) والنسائی، کتاب القسامة، باب المواضع (4867)
- ② اسنادہ ضعیف: لیکن اس حدیث کے شواہد موجود ہیں دیکھیے حدیث نمبر (2399-2409-2410-2416) ان میں اس حدیث کے
اطراف گزر چکے ہیں۔

الْأَسْنَانَ حَمْسًا حَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ ① . پانچ پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

2420- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي الْمَنِّ حَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ ② .

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔

[18]..... بَابُ فِي مَنِّ عَصٍّ يَدِ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ

اس شخص کے متعلق جس نے کسی کا ہاتھ کاٹا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

2421- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَصَّ يَدَ رَجُلٍ قَالَ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ نَيْبَتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ)) ③ .

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو کانٹے والے کے دو اگلے دانت گر گئے لوگ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے تیرے لئے کوئی دیت نہیں ہے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا اگر دفاع، بچاؤ کرتے ہوئے مخالف کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ رائیگاں جائے گا۔

[19]..... بَابُ الْعُجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

جانور کے زخم کا تاوان نہ ہونے کا بیان

2422- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

① اسنادہ حسن؛ أخرجه ابوداؤد، كتاب الدیات، باب دیات الأعضاء (4563) والنسائی، كتاب القسامة، باب عقل الأسنان (4856) وابن ماجه، كتاب الدیات، باب دية الأسنان (2651) ② اسنادہ ضعیف؛ لیکن سابقہ بدیث اس کی شاہد ہے۔ ③ متفق علیہ؛ البخاری، كتاب الدیات، باب اذا عض رجلاً فوقع ثنایاه (6892) ومسلم، كتاب القسامة، باب القود من العضة (4773)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ وَالْبِئْرُ جَبَارٌ وَالْمَعْدُنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے، کنویں اور کان کے نقصان کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔“

فوائد: (۱) جانور سے پہنچنے والا نقصان، کنویں کی کھدائی کے دوران یا کان میں ہونے والے کسی بھی قسم کے نقصان کا مالک یا کام لینے والا ذمہ دار نہ ہوگا۔ تو گویا ایسے خطرے والے کام جن میں مالک بے اختیار ہو تو ایسے کاموں میں وہ بری ذمہ ہوگا۔ (۲) پوشیدہ خزانہ ملے تو اس میں پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروانا ہوگا۔ پھر بقیہ مال اس شخص کے لیے پاک ہوگا۔

2423- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلْمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جَبَارٌ وَالْبِئْرُ جَبَارٌ وَالْمَعْدُنُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)) ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے۔ کنواں اور کان کا ہر جانہ باطل ہے اور رکاز (ذہن شدہ دھاتوں) میں پانچواں حصہ ہے۔“

2424- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جَبَارٌ وَالْبِئْرُ جَبَارٌ وَالْمَعْدُنُ جَبَارٌ وَالسَّائِمَةُ جَبَارٌ وَالْبِئْرُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)) ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کان باطل ہے، چرنے والے جانور ضائع ہیں، کنواں رائیگاں اور دینے (زمین میں قدرتی گڑی ہوئی معدنیات) میں پانچواں حصہ ہے۔“

[20]..... بَابُ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

2425- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُسَيْلَةَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الديات، باب المعدن جبار والبر جبار (6912) ومسلم، کتاب الحدود، باب جرح

العجماء والمعدن والبير (440)

❷ اسنادہ حسن: لیکن حدیث متفق علیہ ہے (1710) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: سابقہ حدیث کو آئی ہے۔

سیدنا منیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان دونوں آپس میں غیرت کھانے لگیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کے خیمے کی چوب سے مارا اور اسے اور پیٹ کے بچے دونوں کو قتل کر دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے۔ تو آپ نے پیٹ کے بچے کے بدلہ میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اور اس کو عورت کے عصب (باپ کی جانب سے رشتہ دار) کے ذمہ مقرر کیا۔

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّرَاتَيْنِ كَانَتَا تَحْتِ رَجُلٍ فَتَغَايَرَتَا فَضْرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى فِيهِ عُرَّةً وَجَعَلَهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ ①

2426- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کے متعلق لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پوچھا تو حمل بن مالک بن نابعہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: ”دو عورتوں میں جھگڑا ہوا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے متعلق ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا اور فرمایا عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَيْنِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضْرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِيهَا بِعُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا ②

[21]..... بَابُ دِيَةِ الْخَطَا عَلَى مَنْ هِيَ

خطا سے مارے گئے شخص کی دیت کے ذمہ دار کا بیان

2427- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الدیات، باب جنین المرأة (6905) ومسلم، کتاب القسامة، باب دية الحنين ووجوب

الدية..... (4369) و(4370)

② اسنادہ صحیح: ابوداؤد میں ابن جریر تصحیث کے سینہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ أخرجه ابوداؤد، کتاب الدیات، باب دية

الحنين (4572) والنسائي، کتاب القسامة، باب قتل المرأة بالمرأة (4753) وابن ماجه، کتاب الدیات، باب دية الحنين

(2641)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ
اِفْتَتَلَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى
بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا
فَاخْتَصَمُوا فِي الدِّيَةِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا عَرَّةٌ
عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضَى بِدِيَّتِهَا عَلَى
عَاقِلَتِهَا وَوَرِثَتِهَا وَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ
مَعَهَا فَقَالَ حَمَلُ بِنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ
كَيْفَ أَعْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا
نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمَلُّ ذَلِكَ يُطَلُّ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هُوَ مِنْ
إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ
الَّذِي سَجَعَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو
عورتیں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ
اور اس کا پیٹ کا بچہ مر گئے۔ لوگوں نے دیت کے متعلق
نبی ﷺ کے پاس جھگڑا کیا تو آپ نے پیٹ کے بچے
کے بدلہ میں ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا۔ اور اس کی
دیت عورت کے عصبہ کے ذمہ مقرر کی اس کی اولاد اور اس
کے ساتھ والے لوگوں کو اس کا وارث بنایا۔ تو حمل بن نابغہ
ہذیل نے کہا: ”میں اس کا تاوان کیسے دوں؟“ جس نے نہ
کھایا نہ پیانہ بولا اور نہ چیخا اس طرح کا تاوان تو ساقط ہوتا
ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کاہنوں کا بھائی ہے“
(یہ آپ نے) اس لئے (فرمایا کہ اُس) نے ان کی طرح
قافیہ بندی سے کام لیا۔“

فوائد: (۱) پتھر یا اس جیسی کوئی چیز مثلاً لٹھی، کوڑا وغیرہ چونکہ یہ قتل کی بجائے فقط زخمی کرنے
یا چوٹ لگانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں لہذا ان سے اگر کسی کو خطرناک چوٹ لگنے کے باعث وہ ہلاک
ہو جاتا ہے تو اسے قتل خطاً یا شبہ العمد کہیں گے۔ جس میں فقط دیت لی جاسکتی ہے قصاصاً قتل نہیں کیا جاسکتا
اور اس میں دیت مغلطہ ہی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَا شِبْهَ الْعَمْدِ.“ (ابوداؤد؛
حسن) خبردار یقیناً قتل خطاً کی دیت عمد کی طرح ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے ”عقل شبه العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه.“ (حسن؛ ابوداؤد) شبہ عمد کی دیت عمد کی طرح مغلطہ ہوگی
(سواوٹنیاں جن میں چالیس حاملہ ہوں) اور قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا (۲) ناطق وحی کے مقابلے میں کسی کی
بات پر کاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی چاہے وہ جتنا بھی عقل کل، پڑھا لکھا کیوں نہ ہو۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الدیات، باب جنین المرأة، وأن العفل علی الوالد..... (6909) ومسلم، کتاب القسامة باب
الدية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطاء..... (4367)

[22]..... بَاب الدِّيَةِ فِي شِبْهِ الْعُمْدِ

جس کے عدا مارے جانے کا شبہ ہو اس کی دیت کا بیان

2428- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِبَّةٌ قَتِيلُ الْخَطَا شِبْهُ الْعُمْدِ مَا كَانَ بِالسُّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أُرْيَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادَهَا . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلطی سے مارا گیا ہو مگر اس پر قصداً مارے جانے کا شبہ ہو جیسے کوڑے اور کلڑی سے مارا گیا۔ تو اس کی دیت چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔“

فوائد:..... (۱) شبہ العمد سے مراد ایسا قتل ہے جو کسی ایسی چیز کے ذریعے ہوا ہو جس سے عموماً بندہ قتل تو نہ ہوتا ہو بہر حال احتمال ہو جیسے لاشی، پتھر وغیرہ اسے قتل خطاً بھی کہا جاتا ہے یعنی غلطی سے ہونے والا (۲) ایسے قاتل کو قتل نہیں کیا جاسکتا البتہ دیت لی جائے گی حوالہ پچھلے فوائد میں ملاحظہ کیجیے۔ (۳) دیت مغالظ یہ ہے کہ سوا اونٹیوں میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔

[23]..... بَاب مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ

کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنے والے شخص کا بیان

2429- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يُخَلِّلُ بِهَا رَأْسَهُ فَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظْرِ)). ❷

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ایک مکان میں جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لوہے کی ایک کنگھی تھی جس سے آپ سر کے بال سیدھے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ”اگر میں جان لیتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اسی کو تیری آنکھ میں مارتا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھنے کے خوف سے ہی تو اجازت مقرر کی گئی ہے۔“

❶ صحیح: ابن حبان (6011) وأخرجہ ابو داؤد، کتاب الديات، باب فی الخطاء شبہ العمد (4547) والسنائی فی القسامۃ، باب ذکر الدیۃ من الورق (4817)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الديات، باب من اطلع من بیت قوم ففقأ عينه فلا دیۃ له (6901) ومسلم، کتاب الآداب باب تحریم النظر فی بیت غیرہ (5603)

فوائد: (۱) ”مدری“ یہ لوہے کی کنگھی کی سی شکل ہوتی ہے (۲) گھر میں جھانکنے پر اگر مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے یا کوئی اور نقصان کر دے تو ایسا نقصان رازِ گاہاں ہوگا۔ (۳) اجازت کی حکمت یہی ہے کہ کسی ایسی چیز پر نظر نہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہو۔ لہذا ضروری ہے کہ کسی کے گھر اجازت لے کر داخل ہو جائے۔ بلکہ اپنا گھر بھی ہو تو کھٹکھٹائے بغیر داخل نہ ہو جائے۔ ہو سکتا آپ کی ماں، بہن پردہ اتارے بیٹھی ہو اور آپ کا اچانک دخول ان کے لیے پریشانی کا باعث بنے۔

2430- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُجْرَةٍ وَمَعَهُ مِدْرَى يَحُلْتُ بِهِ رَأْسَهُ أَطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَقُمْتُ حَتَّى أَطْعَنَ بِهِ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظْرِ)). ❶

سیدنا سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تھے۔ اور آپ کے پاس ایک لوہے کی کنگھی تھی جس سے آپ اپنا سر کھجا رہے تھے۔ آپ کو اس وقت ایک شخص نے جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اٹھ کر تیری آنکھ میں اسی سے مارتا۔ کیونکہ دیکھنے ہی کے خوف سے تو اجازت

مقرر کی گئی ہے۔“

[24]..... بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيُّ صَبْرًا

قریشی کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان

2431- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ

عَنْ مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيُّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا مطیع بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فتح مکہ کے دن انہوں نے فرمایا: ”اس دن کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر نہ مارا جائے۔“

فوائد: یہاں پر محلِ شاہد یہ ہے کہ قصاص میں قتل کرنا جائز و روا ہے۔

2432- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ

❶ متفق علیہ: سابقہ حدیث مکرر ذکر ہوئی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب لا یقتل قرشی صبرا بعد الفتح (4203)

سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر سابق حدیث کی طرح ذکر کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”اس کی تفسیر یوں ہے کہ کوئی قریشی شخص کفر پر نہیں مارا جائے گا یعنی یہ بات نہیں ہوگی آج کے بعد کوئی قریشی شخص کافر ہو۔ لیکن قصاص میں قتل کیا جائے گا۔“

سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَتَسْرُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُقْتَلَ قُرَيْشِيٌّ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي لَا يَكُونُ هَذَا أَنْ يَكْفُرَ قُرَيْشِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَّا فِي الْقَوَدِ فَيُقْتَلُ. ❶

نوٹ: ”کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا“ اس کی تفسیر و مطلب یہ ہے کہ قریش چونکہ مکہ کے رہائشی تھے اور فتح مکہ پر ہی مسلمان ہو گئے تھے تو یہ گویا ان کے اسلام کی جانب اشارہ تھا کہ انہیں کفر یا ارتداد کی بنا پر قتل نہیں کیا جاسکتا ہے البتہ قصاص میں یہ ممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

[25]..... بَاب لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَنَائِهِ غَيْرِهِ

کسی شخص کو کسی غیر کے جرم میں نہ پکڑنے کا بیان

2433- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمِيرٍ حَدَّثَنِي إِبَادُ بْنُ لَقِيظٍ.....

سیدنا ابو رمثہ کہتے ہیں میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا۔ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا میں آپ کے پاس گیا رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو وضو و صف سے ہی پہچان لیا۔ میں آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا: ”یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟“ میں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میرا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے بیٹے کا قصور تمہارے ذمہ اور تمہارا قصور تمہارے بیٹے کے ذمہ نہیں ہوگا۔“

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَمَعِيَ ابْنُ لِي وَلَمْ نَكُنْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ عَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟)) قُلْتُ ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: ((ابْنُكَ)) فَقُلْتُ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: ((فَإِنَّ ابْنَكَ هَذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). ❶

فوائد: معلوم ہوا مجرم ہی اصل سزا کا مستحق ہوگا اس کے جرم کی سزا اس کے کسی عزیز کو نہیں دی جاسکتی۔ یہ جو رواج ہے کہ اگر کوئی مجرم نہ ملے تو اس کے گھر والوں کو گرفتار کر کے تھانے لاکر بند کر دیا جائے یہ بالکل غیر اسلامی ہے۔

2434۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ.....

سیدنا ابو رمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے میرے والد سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں رب کعبہ کی قسم! آپ نے فرمایا: سچ سچ؟ اس نے کہا! سچ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ میرے والد کے ساتھ میری مشابہت اور میرے بارے میں میرے والد کے قسم کھانے پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ اور فرمایا: ”تمہارے بیٹے کا قصور نہ تمہارے ذمہ ہوگا اور نہ تمہارا قصور اس کے ذمہ ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ (الانعام: ۱۶۳)

عَنْ أَبِي رِمَّةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِأَبِي: ((ابْنُكَ هَذَا؟)) فَقَالَ إِيَّيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: ((حَقًّا؟)) قَالَ: ((حَقًّا أَشْهَدُ بِهِ)) قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ نَبْتِ شَبْهِهُ فِي أَبِي وَمِنْ حَلِيفِ أَبِي عَلِيٍّ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنُكَ هَذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). قَالَ: وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ﴾ [سورة النعام: ۱۶۴] ❶



❶ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

۱۶..... ومن کتاب الجہاد

جہاد کے بیان میں

لغوی طور پر جہاد باب ”جَاهَدُ-يَجَاهِدُ“ (مفاعلہ) سے مصدر ہے اس کے معنی مشقت اٹھانا، کوشش کرنا ہے۔ جب کہ شرعی طور پر اپنی توانائیوں کو کفار سے لڑائی میں صرف کرنے کا نام ہے اور اسی طرح یہ نفس، شیطان اور فساق کے خلاف مجاہدے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فتح الباری (5/6) شیخ وسمہ زحیمی کہتے ہیں کہ کفار کے خلاف لڑائی یا اپنے دفاع میں جان، مال اور زبان کے ساتھ پوری طاقت صرف کرنا جہاد ہے۔ (الفقہ لاسلامی وادلثہ)

لہذا ائمہ و محدثین کی آراء اور قرآن میں عام استعمال کے اعتبار سے جہاد کو کفار سے لڑائی کے لیے اصلاً استعمال کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ دوسری اقسام کو بھی محیط ہے۔ جس طرح ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد قلب و زبان، دعوت و بیان اور سیف و شان بھی کے ساتھ تھا۔ (زاد المعاد)

[1]..... بَابُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل عمل ہے

2435- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَقْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَعَمَلُنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿سَبَّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ﴾

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم چند صحابی بیٹھے تھے آپس میں تذکر کیا کہ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم اسے اپناتے تو۔ اللہ نے سورۃ القف نازل کی عبداللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پوری سورت پڑھ کر سنائی ابو سلمہ کہتے ہیں:

ہمیں ابن سلام نے سنائی یحییٰ کہتے ہیں: کہ ہمیں ابو سلمہ، یحییٰ اوزاعی اور محمد نے سنائی۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا
تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا ﴿۱﴾ حَتَّىٰ خَتَمَهَا قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حَتَّىٰ خَتَمَهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا
عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَىٰ فَقَرَأَهَا
عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا يَحْيَىٰ
وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا
مُحَمَّدٌ ۝

فوائد: (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس ہمارے برعکس ذکر و فکر اور خواہشیں نیک اعمال پر مشتمل ہوتی تھیں ”جعل اللہ ہمو منا کذا“ (۲) اسلامی سوچ و جو اعمال میں رغبت والی ہونہ کہ مال و متاع کی حریص (۳) سورۃ الصف آیت 4 میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں: ﴿الَّذِينَ يُعَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُورٌ﴾ وہ لوگ جو راہِ الہی میں صف باندھے چونگ عمارت کی مانند لڑتے ہیں۔ تو گویا یہ عمل اللہ کے ہاں پسندیدہ اور بہترین ہے (ووفقنا الله ذلك) (۴) ائمہ و محدثین سنت رسول کے کس قدر والہ شیدا تھے اللہ ہمیں بھی ایسے شوق سے بہرہ مند فرمائے۔

[2]..... بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت

2436- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ﴿ تَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ مِنْ
بَيْتِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص صرف اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کے کلمے
کی تصدیق کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس

① اسنادہ ضعیف: محمد بن کثیر راوی کی بناء پر لیکن ولید ابن مسلم کی متابعت کی بناء پر یہ ضعف دور ہو جاتا ہے۔ اخرجہ الترمذی،

کتاب التفسیر، باب ومن سورة الصف (3309)

وَتَصَدِيقُ كَلِمَاتِهِ أَنْ يَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ
يَرُدَّهُ إِلَىٰ مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ
مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ﴿١﴾
کے لئے اس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ اسے جنت میں
داخل کرے یا ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ اسے اس کے
گھر کی طرف لوٹائے جہاں سے وہ نکلا تھا۔“

فوائد: جو شخص قرآن و حدیث کی تصدیق کرتے ہوئے اسے دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے
گھر سے جہاد کی نیت کر کے نکل پڑتا ہے تو گویا اس کا یہ عمل اس کے جنتی ہونے کی علامت ہے کیونکہ اللہ اس
کا ضامن بن جاتا ہے۔ بہر حال اگر اس کی شہادت نہ بھی ہو تو اجر و غنیمت اس کے لیے لازم ہے یعنی مجاہد کی
موت و حیات دونوں ہی خیر و برکت کا باعث ہیں۔

[3]..... بَابُ أَيِّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ

افضل جہاد کا بیان

2437- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُمَيَانَ.....
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ﴿مَنْ عَقَرَ
جَوَادُهُ وَأَهْرَبِقَ دَمَهُ﴾
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا گیا: یا رسول اللہ! کونسا جہاد
افضل ہے؟ فرمایا: ”اس شخص کا جس کا گھوڑا مارا جائے اور
وہ خود بھی مارا جائے۔“

فوائد: (۱) ایسا مجاہد جو اپنے مال اور جان دونوں کو راہِ اللہ میں قربان کر دے وہ بہترین مجاہد ہے
(۲) جہاد کا مطلق استعمال قتال کے معنی میں ہی ہوتا ہے

[4]..... بَابُ أَيِّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

اعمال میں افضل عمل کا بیان

2438- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ:
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے
پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الإيمان، باب الجہاد من الإيمان (36) و مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الجہاد والخروج

فی سبیل اللہ (4838)

② اسنادہ صحیحہ: شرط مسلم پر ہے۔ صحیح ابن حبان (4639) مسند الحمیدی (1313)

((إِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ قِيلَ ثُمَّ
مَاذَا قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ)) قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((ثُمَّ حَجُّ
مَبْرُورٌ)).^①

اس کے رسول پر ایمان لانا۔“ کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا:
”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: ”وہ
حج جس میں گناہ نہ ہو۔“

فوائد: سب سے بہترین اعمال بالترتیب ایمان، جہاد اور حج ہیں جبکہ بعض احادیث میں نماز یا جہاد کو پہلے نمبر پر افضل بیان کیا گیا ہے تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ حالات پر منحصر ہے کہ جیسے حالات ہوں اسی کے مطابق حکم ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[5]..... بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ

اوٹنی کا دودھ اترنے تک جہاد کرنے کا بیان

2439- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ.....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) وَهُوَ قَدْرُ
مَا يَدِرُّ حَلَبَهَا لِمَنْ حَلَبَهَا. ②

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کرے کہ دودھ
نکلنے والے کے لیے اوٹنی کا دودھ اتر آئے اس کے لئے
جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

فوائد: ”فوق الناقة“ سے مراد دو دفعہ دودھ دھونے کا درمیانی وقفہ ہے جو کہ چند سینکڑوں
پر مشتمل ہوتا ہے تو گویا تھوڑی دیر کا جہاد انسان کے کامیاب ہونے کا باعث ہے۔ (اللهم اجعلنا من المجاہدین)

[6]..... بَابُ أَفْضَلِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو شخص اللہ کے راستے میں اپنا گھوڑا لے کر موجود رہے

اس کا باقی لوگوں میں سے افضل ہونے کا بیان

2440- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

① صحيح البخارى، كتاب الإيمان، باب 18 (26) والترمذى، كتاب فضائل الجهاد، باب أى الأعمال افضل (1658)

② حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب فىمن سئل الله الشهادة (2541) والترمذى، كتاب فضائل الجهاد، باب

ما جاء فىمن يكلم فى سبيل الله (1657)

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُوَيْبٍ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً؟)) قُلْنَا بَلَى قَالَ: ((رَجُلٌ مُّسَلِّتٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ أَوْ قَالَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ)). قَالَ فَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَمْرٌ مُّعْتَزَلٌ فِي شُعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوزَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ)).^①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو مرتبے کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے بہتر ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جو قتل ہونے تک اپنا گھوڑا لے کر اللہ کے راستہ میں موجود ہو۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”وہ شخص نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جو کسی گھائی میں الگ رہتا ہے نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے برے لوگوں سے الگ رہتا ہے۔“ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جس کا مرتبہ سب سے برا ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمائے۔“ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جاتا ہے اور وہ نہیں دیتا۔“

فوائد:..... (۱) جب جہاد افضل ترین عبادت ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے تو لازماً مجاہد جو عملاً اس جہاد میں مصروف ہو یا تیاری کی حالت میں اس کے انتظار میں ہو وہ بھی بہترین قرار پائے گا اور یہ حدیث اس پر واضح دلیل ہے (۲) ایسا بندہ جو معاشرے سے کٹ کر الگ تھلگ کسی جنگل بیاباں میں رب تعالیٰ کی عبادت بجالاتا ہے یہ اس مجاہد سے قریب ترین ہوگا جو رب کی راہ میں جہاد کے لیے تیار کھڑا ہے لیکن یہ تب ہے جب اصلاح ناپید ہو اور داعی کے خود گمراہ ہو جانے کی راہ راست سے ہٹ جانے کا خطرہ ہو اور نہ معاشرے میں گھل مل کر رہنا اور اس میں اپنا اصلاحی کردار ادا کرتے رہنا بہتر و لازم ہے۔ حدیث میں ہے: ”المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم خیر من المؤمن الذی لا یخالط الناس ولا یصبر

① صحیح: اخرجه الترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء أی الناس خیر (1252) والنسائی، کتاب الزکاة، باب فمن سال الله عزوجل ولا يعطى به (2568)

اللَّهُ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) ❶ اس پر آگ حرام کر دی ہے۔“

فوائد: (۱) ثابت ہوا اللہ کی راہ میں جسم پر پڑنے والا غبار اور جہنم کی آگ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم فضائل کے حصول میں انتہائی حریص ہوتے تھے۔

[9]..... بَابُ الْعُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنے کی فضیلت کا بیان

2443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَعُدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ❷ ہے۔“
سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کرنا تمام دنیا سے بہتر ہے۔“

فوائد: (۱) فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے۔ امام ابن جوزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اذا اطلق ذکر فی سبیل اللہ فالمراد به الجهاد.“ (فتح الباری 59/6) جب فی سبیل اللہ کا مطلقاً ذکر ہو تو اس سے مراد جہاد ہوتا ہے۔ جبکہ امام قرطبی رضی اللہ عنہ اس سے طاعت اللہ مراد لیتے ہیں۔ امام ابن حجر رضی اللہ عنہ ”فوائد ابی الطاهر لذہلی“ میں موجود حدیث کی بنا پر ابن جوزی رضی اللہ عنہ کے موقف کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ جس کے الفاظ ہیں ”ما من مرابط فی سبیل اللہ فیصوم یوماً فی سبیل اللہ“ (حوالہ سابقہ) یعنی اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا کوئی روزہ رکھے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ فی سبیل اللہ سے یہاں مراد جہاد ہی ہے۔ جیسا کہ امام دارمی رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو کتاب الجہاد میں ذکر کر کے اسی کو ترجیح دی ہے (۲) یہ فضیلت ایسے بندے کے حق میں ہوگی روزے سے کمزوری محسوس نہ کرے تو ایسے بندے کو دو عبادتوں کو جمع کرنے پر یہ فضیلت حاصل ہوگی اس کے علاوہ کے لیے روزہ چھوڑ دینا ہی افضل ہے (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری 59/6)

[10]..... بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھنے کا بیان

2444- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ

❶ صحیح: اخرجہ الترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل من أغبرت قدماہ فی سبیل اللہ (1632) صحیح

ابن حبان (4604)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب العُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (6415)

النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءً وَجْهِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضامندی کے حصول کے لئے اس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دے گا۔“

[11]..... بَابُ فِي الَّذِي يَسْهَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَارِسًا
اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگنے والے شخص کا بیان

2445- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُحَمَّدَ بْنَ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ.....

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَسَمِعَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنِ سَهْرَتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنِ دَمَعَتٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ الْعَالِفَةُ فَانْسَيْتَهَا قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنِ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ أَوْ عَيْنٍ فُقِنَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) ❷

ابوریحانہ سے منقول ہے کہ وہ ایک غزوة میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک رات آپ سے سنا: ”آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئے۔ اور تیسری بات بھی تھی میں اسے بھول گیا ابو شریح کہتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا، وہ یہ بات تھی کہ ”دوزخ اس آنکھ پر حرام ہے جو حرام چیزوں سے بند رکھی گئی۔ یا وہ جو اللہ عزوجل کے راستہ میں پھوڑ گئی۔“

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ (2840) مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لم یطبعہ..... (2804)

❷ اسنادہ صحیح: اس میں محمد بن شمیر راوی ہے جس کا امام بخاری نے تاریخ کبیر جب کہ ابن ابی حاتم نے ”الحریح“ میں اس کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی جب کہ ابن حجر نے انہیں مقبول قرار دیا ہے نیز مسند موصل میں (4346) نمبر حدیث اس کی شاہد ہے۔

فوائد: معلوم ہوا یہ دو آنکھیں ایک اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی دوسری اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والی دونوں جہنم سے محفوظ رہیں گی۔ لازماً آنکھیں انسان سے لیکر تو نہیں محفوظ کی جائیں گی بلکہ یہ جسم انسانی سے متصل ہی رہیں گی جو دال ہے کہ انسان کا پورا وجود جہنم سے بری ہو جائے گا۔

2446- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا ابْنُ الدَّرَّاورِدِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَسِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَلِقْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ .¹ عَامِرٌ مِنْ مَلَاقَاتِ نَبِيِّهِ -

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پہرے داروں کے پہرے دار پر رحم کرے۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: ”عمر بن عبد العزیز کی عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں ہے۔“

فوائد: انسان کے خلوص کے بقدر اسے اس کی نیکی کا اجر ملتا ہے جو کہ معلوم تعداد کے مطابق سات سو گنا تک ہوتا ہے اور جب خلوص لامتناہی ہو تو ثواب بھی لامتناہی ہو جاتا ہے قرآن میں اللہ اس مضمون کو یوں بیان کرتے ہیں ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (بقرہ: 261) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ایسے ہے جیسے دانہ سات بالیاں اگائے ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لیے چاہے (مزید) دگنا کر دے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

[12]..... بَابُ فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

2447- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَحْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ))

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص ایک مہاروا لی اونٹنی لایا اور کہا: یہ اللہ کے راستہ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تمہیں سات سو مہاروا لی اونٹنیاں ملیں گے۔“

¹ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ وتضعیفها (4874) والنسائی، کتاب الجهاد، باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ عزوجل (3187)

كُلُّهَا مَحْطُومَةٌ)) ❶

[13]..... بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کرنے والے شخص کا بیان

2448- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ.....

سیدنا صعصعہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ کہتے ہیں میں ابو ذر سے ملا تو وہ اپنا ایک اونٹ ہانک رہے تھے ان کے گلے میں مشک تھی۔ میں نے کہا: ”ابو ذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟“ کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔ میں نے کہا: ابو ذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔“ میں نے کہا: مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے جنت کے دربان اس کا بھاگ کر استقبال کرتے ہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”جوڑا دو درہم دو لونڈی دو غلام یا دو جانور ہیں۔“

عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَسُوقُ جَمَلًا لَهُ أَوْ يَقْوَدُهُ فِي عُنُقِهِ قِرْبَةً فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدِيثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ دِرْهَمَيْنِ أَوْ أَمْتَيْنِ أَوْ عَبْدَيْنِ أَوْ ذَابْتَيْنِ. ❷

فوائد:..... (۱) اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کرنا مستحب ہے (۲) جنت کے دروازوں پر دربان

مقرر ہیں۔ (۳) اسلام میں اگرچہ ولایت کا دروازوں پر دربان مقرر کرنا اسے مکروہ جانا ہے بہر حال کسی معزز ہستی کی آمد کسی کو مہمان کو وصول کرنے کے لیے دروازے پر کھڑا کیا جاسکتا ہے۔

[14]..... بَابُ فِي فَضْلِ الرَّمِيِّ وَالْأَمْرِ بِهِ

تیر اندازی کی فضیلت اور اس کا حکم کا بیان

2449- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّرُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

❶ اسنادہ صحیح: اخرجه ابن ابی شیبہ 348-349 وابن عبدالبر فی التمهید 7/186 واخرجه الحاكم 2/86 صحیح ابن حبان (2940) و(4643)

❷ صحیح: اخرجه مسلم، کتاب الإمامة، باب فضل الرمي والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه (4923) وابدوؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرمي (2514) وابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الرمي فی سبيل الله (2813)

حَبِيبٌ.....

ابوالخیر مرثد بن عبداللہ عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”اور جتنی تم طاقت رکھتے ہو ان کے لئے قوت تیار رکھو۔“ اور کہا: ”قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔“

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ تَلَاهِيهِ الْآيَةَ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ [الانفال: 60] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ. ❶

فوائد: (۱) استطاعت کے مطابق ہر مسلمان پر تربیت حاصل کرنا اپنے آپ کو جہاد کے لیے تیار کرنا فرض ہے (۲) رمی یہ قوت کا باعث ہے حقیقت یہ ہے کہ شروع سے لے کر آج کے ترقی یافتہ دور تک رمی ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے آج بھی جس ملک کے پاس بہترین میزائل میکانالوجی ہے وہ عسکری میدان میں سب سے آگے کھڑے نظر آتے ہیں۔

2450- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَزْرَقِ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ایک تیر کی بنا پر تین اشخاص کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ اس کے بنانے والے کو جس کی نیت اچھی ہو اس کے متعلق مدد کرنے والے کو اور تیر اندازی کرنے والے کو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیر اندازی اور سواری کرو میرے نزدیک تیر اندازی سواری سے بہتر ہے۔“ اور فرمایا: ”انسان کی تمام کھینے والی اشیاء بے کار ہیں مگر تیر اندازی کرنا“ اپنے گھوڑے کو قفا دار بنانا اور اپنی بیوی سے کھینا یہ سب صحیح ہیں اور فرمایا: ”جس نے سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے سکھانے والے کی ناشکری کی۔“

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ الثَّلَاثَةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَالرَّامِيَ بِهِ)). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَئِنْ تَرَمُّوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرَكَبُوا)). وَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمَى الرَّجُلُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيئَهُ فَرَسَهُ وَمَلَأَعْبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ)). وَقَالَ: ((مَنْ تَوَكَّأَ الرَّمِيَّ بَعَلَّمَا عُلِمَهُ فَقَدْ كَفَرَ الَّذِي عُلِمَهُ)). ❷

❶ اسنادہ جید: اخرجہ احمد 4/144 و ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرمی (2513) والنسائی، کتاب الجہاد، باب من

رمی بسهم فی سبیل اللہ عزوجل (3146)

❷ منفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء، ومسلم فی الإمارة، باب فضل

الجهاد وخروج فی سبیل اللہ (1876)

فوائد: (۱) ایک تیر موجودہ دور میں ایک گولی یا میزائل تین اشخاص کی بخشش کا ذریعہ ہے (۱) بنانے والا (ب) اس کے ذریعے مدد کرنے والا مراد اس کو پکڑانے والا یا خرید کر دینے والا یا جو کوئی بھی مدد کی صورت ہو۔ (۲) نشانہ بازی اور سواری پر ہر دور میں لڑائی کا حصہ رہے ہیں جبکہ ان دونوں میں سے اہمیت کے اعتبار سے نشانہ بازی مقدم رہی ہے۔ لہذا اس کو مد نظر رکھ کر آپ نے اس کی تخصیص فرمائی (۳) بیوی سے کھیلنا اور ایسے کھیل جو جہادی تیاری کا باعث ہوں درست ان کے علاوہ بقیہ کھیل فضول و باطل ہیں (۴) نشانہ بازی سیکھ کر مسلسل اس کی مشق کرتے رہنا یہ ایک مسلم مجاہد سے مطلوب جبکہ اس کا چھوڑنا خسارے کا باعث ہے۔

[15]..... بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جُرْحًا

اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2451- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا اسے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا“ اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور رنگ خون کا ہوگا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى الرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ))

• ((الدَّمِ))

[16]..... بَابُ فِي مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ

اللہ سے شہادت طلب کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2452- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَرِيحٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ.....

سیدنا سہل بن حنیف بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو سچے دل سے اللہ سے شہادت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے

سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ

① صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل اللہ (4907) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار (1520) و الترمذی، کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فیمن سأل الشهادة (1653)

الشَّهَادَةُ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللَّهُ
شهداء کے مرتبہ پر پہنچائے گا اگرچہ اس کی موت اس کے
مَنَازِلَ الشُّهُدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَيَّ
بستر پر واقع ہو۔“
فِرَاشِهِ))۔^①

فوائد: اللہ سے صدق دل سے شہادت کی طلب، محرومی کے باوجود ان مراتب تک پہنچانے کا باعث ہے یہ تب ہے جب آدمی نے تربیت بقدر وسعت حاصل کی ہو اور جہاد کا ارادہ بھی ہو لیکن حالات پیدانہ ہو رہے ہوں۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے یہ دعا کرتا رہے الہی ادھر شہادت نصیب کر دے۔

[17].... بَابُ فِي فَضْلِ الشَّهِيدِ

شہید کی فضیلت کا بیان

2453- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
الْفَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
اللَّهِ ﷻ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ أَلَمِ
فرمایا: ”شہید قتل ہوتے وقت صرف اس قدر درد محسوس کرتا
الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ أَلَمِ
ہے جتنا چیونٹی کے کانٹے سے محسوس ہوتا ہے۔“
الْقُرْصَةِ))۔^②

فوائد: شہادت کا متلاشی جب اپنی منزل کی جانب رفتہ رفتہ ریگ رہا ہوتا ہے ایسے وقت اللہ اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے لہذا شہید ہونے والے اللہ کی رحمتوں کے نظارے میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ دنیاوی الم و تکالیف اس کے لیے بے معنی ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے رب کی بے پایاں رحمتوں سے لطف اندوز ہوتا اپنے رب سے جا ملتا ہے (اسعدنا اللہ منہ)

[18].... بَابُ مَا يَتَمَنَّى الشَّهِيدُ مِنَ الرَّجْعَةِ إِلَى الدُّنْيَا

شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی خواہش کرنا

2453- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

① حسن: صحيح ابن حبان (4655) واخرجه الترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فضل الرباط (1668)

② متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد، باب الحور العين وصفتهن (2795)، ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الشهادة

فی سبیل اللہ (4844)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ خواہش نہیں کرتا کہ وہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے لیے ہو مگر شہید اپنے ثواب کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں آئے اور اتنی دفعہ

مارا جائے۔“

[19]..... بَابُ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کی روحوں کا بیان

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَتَوَدُّ أَنَّهَا رَجَعَتْ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ فَإِنَّهُ وَدَّ أَنْهُ قُتِلَ كَذَا مَرَّةً لِمَا رَأَى مِنَ الثَّوَابِ)).

2454- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ.....

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے شہداء کی روحوں کے متعلق پوچھا اگر عبد اللہ نہ ہوتا تو ہم سے کوئی بیان نہ کرتا کہا: ”شہداء کی روحيں قیامت کے دن اللہ کے پاس سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوں گی ان کے لئے عرش میں لٹکی ہوئی قدیلیں ہوں گی وہ جہاں چاہیں گی جنت میں کھاتی پھریں گی۔ پھر اپنی قدیلوں میں لوٹ آئیں گی۔ پھر ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا: کیا تمہاری کوئی اور حاجت ہے؟ کچھ اور چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ”نہیں، البتہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم دنیا میں لوٹ کر جائیں اور پھر دوسری دفعہ قتل کئے جائیں۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ وَلَوْلَا عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يُحَدِّثْنَا أَحَدٌ قَالَ: ((أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضِرَ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى قَنَادِيلِهَا فَيُشْرِفُ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ فَيَقُولُ لَكُمْ حَاجَةٌ تَرِيدُونَ شَيْئًا فَيَقُولُونَ لَا إِلَّا أَنْ نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى)). ❶

فوائد:..... شہادت کی موت کس قدر کریم اور باعث برکت ہے کہ اس کے علاوہ کوئی بھی دنیا میں

پلٹنے کی خواہش نہیں کرتا۔ یہ فقط شہید ہی کی کرامت ہے ابن بطلال رحمہ اللہ اس بارے فرماتے ہیں (ہذا الحديث اجل ما جاء في فضل الشهادة) شہادت کی فضیلت کے بارے مروی احادیث میں سے

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الإمامة، باب بيان أرواح الشهداء في الجنة (4862) والترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران (3011) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله (2801)

یہ سب سے عظیم حدیث ہے۔ اور اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ نیکی کا کوئی بھی ایسا کام نہیں جس میں جان لٹانی پڑے سوائے جہاد کے اسی لیے اس کا ثواب بھی عظیم ہے۔ (فتح الباری 41/6)

[20]..... بَابُ فِي صِفَةِ الْقَتْلَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کی فضیلت

2455- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الصَّدْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمَثْنَى الْأَمْلُوكِيِّ.....

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((فَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خِيَمَةِ اللَّهِ نَحْتِ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((مُضْمَصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَاءٌ لِلْخَطَايَا وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمَنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو الْبِنَاقَ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُقَالُ لِلرُّؤْبِ إِذَا غُسِلَ مُضْمَصٌ. ❶

سیدنا عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مارے جانے والے تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ مؤمن ہے جس نے اللہ کے راستہ میں مال و جان سے جہاد کیا دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو لڑائی کی حتیٰ کہ مارا گیا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ امتحان لیا ہوا شہید ہے۔ اللہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمہ میں ہوگا صرف نبی ہی اپنی نبوت کے مرتبہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر ہوں گے۔“ ایک وہ مؤمن ہے جس نے اچھے برے دونوں کام کئے اس نے اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے ملا لڑائی کی، حتیٰ کہ مارا گیا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ”پاک شہادت ہے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادیں کیونکہ تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوگا۔“ اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے ملاحتی کہ مارا گیا۔ تو دوزخ میں گیا کیونکہ تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔“ عبد اللہ داری کہتے ہیں: ”جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہتے ہیں ”مُضْمَصٌ“ یعنی پاک ہو گیا۔“

❶ سنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے، صحیح ابن حبان (4663)

فوائد: (۱) جہاد بالنفس والمال یہ سب سے افضل ہے (۲) جان و مال کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے والا شہید قیامت کو انبیاء رضی اللہ عنہم کے رتبے کے قریب ہوں گے (۳) شہید کی سبھی خطائیں بخش دی جاتی ہیں ہاں قرض معاف نہیں ہوتا (دیکھیے آئندہ) (۴) منافق کا جہاد قبول نہیں اس کی قربانی بھی رایگان جائے گی۔

[21]..... بَاب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا

اس شخص کے متعلق جو اللہ کے راستہ میں صبر اور نیک نیتی سے مارا جائے

2456- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَخَطَبَ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْهُ إِلَّا الْفَرَائِضَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهَلَكَ ذَلِكَ مُكْفَرًا عَنْهُ خَطَايَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ إِذَا قُتِلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّهُ مَأْخُودٌ بِهِ كَمَا زَعَمَ لِي جَبْرِيلُ ﷺ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر جہاد کا ذکر کیا تو فرائض کے علاوہ کسی چیز کو اس سے افضل نہ کہا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے جو شخص اللہ کے راستہ میں مارا جائے کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ جب وہ اس حالت میں مارا جائے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں صابر اور نیک نیت ہو آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ نے پھیرنے والا ہو مگر قرض کے متعلق اُس سے مواخذہ ہو گا جس طرح مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔“

فوائد: (۱) حصول شہادت کی شرائط یہ ہیں کہ مقابلہ ڈٹ کر کیا جائے دوسرا نیت بھی اچھی ہوتی سہری کہ پیٹھ پھیر کر بھاگا نہ جائے جب یہ جمع شرائط موجود ہوں گی بدلے میں شہادت مقبول اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہوگی (۲) دین کے معاملے میں آپ کی ہر بات پختہ و حجت ہوتی تھی اگر کوئی کمی کوتاہی ہو بھی جاتی تو فوراً جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو متنبہ کر دیا جاتا۔ (۳) شہادت قرض کے علاوہ سبھی

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الإمامة، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ إلا الدین (117) والترمذی، کتاب

الجهاد، باب ماجاء فیمن یتشہد وعلیہ الدین (1712)

معاصی کی بخشش کا باعث ہے۔

[22]..... بَاب مَا يُعَدُّ مِنَ الشَّهَادَةِ

شہداء میں شمار کئے جانے والے لوگوں کا بیان

2457- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ.....

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْغُرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغُرُورُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ)).¹

سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”طاعون سے مرنا شہادت ہے پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے جہاد میں مارا جانا شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے بچہ جنم دیتے وقت مر جانا شہادت ہے۔“

2458- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ عَن شُرْحَبِيلَ بْنِ السَّمِطِ.....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جُمَعًا)).²

سیدنا عبادة بن الصامت کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں مر جانا شہادت ہے طاعون سے مرنا شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ وہ عورت شہید ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو وہ اس کی وجہ سے مر جائے۔“

فوائد: (۱) ”جُمَعًا“ یہ مجموع کے معنی میں ہے یعنی ایسا مجموعہ جو کہ عورت کے ساتھ متصل ہو اور وہ اس کے ساتھ ہی مر گئی ہو (واللہ اعلم) (۲) طاعون، پیٹ کی بیماری اور بچہ جلتے ہوئے اگر کوئی فوت ہو جائے تو اس کو بھی شہداء کے مرتبے میں شمار کیا جائے گا۔

¹ اسنادہ حید: اس میں عامر بن مالک کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے تقریب میں مقبول قرار دیا ہے، اخرجہ النسائی، کتاب الحناظر باب الشہید (2053)

² اسنادہ صحیح: اخرجہ احمد/323

[23]..... بَاب مَا أَصَابَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَغَارِ بِهِمْ مِنَ الشَّدَةِ

نبی ﷺ کے اصحاب کو غزوات میں پہنچنے والے مصائب کا بیان

2459- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كُنَّا نَعْرُو
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا
السَّمْرُ وَوَرَقُ الْحَبَلَةِ حَتَّىٰ إِنَّ أَحَدَنَا
لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ
أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي لَقَدْ خِبتُ
إِذْ نُوَضِّلَ عَمَلِي . ❶

سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تھے ہمارے پاس کھجور اور جملہ کے پتوں کے علاوہ کچھ نہ تھا حتیٰ کہ ہم لوگوں کا پاخانہ ایسے خشک ہوتا جیسے بکری کی میٹھی پھر بنو اسد مجھے احکام، فرائض کی تعلیم دینے لگے تب تو میں ناکام ہوا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

فوائد:..... (۱) ”السَّمْرُ وَوَرَقُ الْحَبَلَةِ“ یہ دونوں صحرائی درختوں کی اقسام ہیں۔ سمرۃ کی جمع سمر آتی ہے دیکھیے (فتح الباری) ”خِلْطٌ“ سے مراد ہے کہ وہ کھانا، پتے جو خشکی کی بنا پر میٹھی کی طرح اکٹھے بھی نہیں ہوتے تھے (۲) جب رجال صالح ہمتیں اعلیٰ، نیتیں خالص اور جہاد مسلسل ہو تو مصائب کے بڑے بڑے پہاڑ رائی کے ذرات ثابت ہوتے ہیں اور مقاصد و منازل جلد حاصل ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم تنگیاں ترشیاں برداشت کیں لیکن عمل جہاد میں سستی نہ دکھائی تھوڑے عرصے بعد ہی صحرا کے بوریا نشین عالی مسدوں کے وارث بن گئے۔

[24]..... بَاب مَنْ غَزَا يَنْوِي شَيْئًا فَلَهُ مَا نَوَى

جہاد کرتے ہوئے آدمی نے جس کی نیت کی وہی اسے ملے گا

2460- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عُبَادَةَ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَزَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَاةٍ إِلَّا

یحییٰ بن ولید بن عبادۃ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اس کی نیت ایک رسی لینے کی ہو تو اسے صرف وہی ملے گی۔“

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب سعد بن ابی وقاص (3728) ومسلم، کتاب الزهد، باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر (7359)

عَقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى)) ❶

فوائد: رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسی عظیم ہستیوں سے مخاطب ہیں کہ اگر جہاد جیسا کبیر عمل بھی آپ لوگ خلوص نیت کی بجائے کسی حقیر شے کی تلاش میں کرو گے تو اس کے اجر عظیم سے محروم قرار پاؤ گے۔ لہذا اس پر عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے نیت کی درستگی لازم ہے۔ اگر نیت میں ذرا بھی فتور آ گیا تو یہ سبھی اعمال کو ضائع کرنے کا باعث ہوگا۔

[25]..... بَابُ الْغَزْوِ وَعَزْوَانِ

جہاد و قسم کے ہیں

2461- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَةَ.....

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغَزْوُ وَعَزْوَانٌ فَأَمَّا مَنْ غَزَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبُوءَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخَرًا وَرِيَاءً وَسَمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ)) ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد و قسم کے ہیں: جس نے اللہ کی رضا کے لئے جہاد کیا، امام کی اطاعت کی اور مال خرچ کیا اور ساتھی کے ساتھ اسانی کا معاملہ کیا، اور بھگڑے سے اجتناب کیا اس کا سونا اور جاگنا سب باعث اجر ہے، جس نے فخر کرنے، دکھانے، سنانے کے لئے جہاد کیا امام کی مخالفت کی اور زمین میں فساد کیا وہ اس کے برابر کے ساتھ بھی نہیں لوٹتا۔“

[26]..... بَابُ فِيمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ

اس شخص کا بیان جو مر گیا اور جہاد نہ کیا

2462- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنِ

❶ اسنادہ جید: صحیح ابن حبان (4638) و اخرجہ النسائی کتاب الجہاد، باب من غزا فی سبیل اللہ ولم ینومن غزاته إلا عقلا (3138)

❷ اسنادہ ضعیف: بقیہ بن ولید کے معنی کی وجہ سے لیکن احمد وغیرہ میں تحدیث کی تصریح موجود ہے۔ اخرجہ احمد 234/5 و ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن یغزو ینتمس الدنیا (2515) و النسائی، کتاب البیعة، باب فی التشدید فی عصیان الامام (4206) لہذا حدیث صحیح ہے۔

القَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیدنا ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نہ خود جہاد کیا اور نہ کسی نمازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا کسی غازی کے گھر میں اس کے بعد بھلائی سے نہ رہا۔ قیامت سے پہلے اسے اللہ کی طرف مصیبت پہنچے گی۔“

فوائد: (۱) ”قَارِعَةٌ“ کا معنی تکلیف، ہلاکت ہے اس کی جمع قوارع آتی ہے۔ (۲) جہاد چونکہ فرض کفایہ ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ تم پر لڑائی فرض کر دی گئی۔ لہذا کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جو اس فریضے کی ادائیگی کے لیے ہر وقت لگے رہیں اور جو افراد پیچھے رہیں ان کو لازم ہے کہ وہ مجاہدوں کو سامان بہم پہنچائیں اور ان کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ غرض ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کے خلاف نبرد آزما نہیں تو مجاہدین کی جمع و ضروریات کا خیال رکھے اور اس سے غفلت نہ برتے ورنہ یہ انتہائی خسارے کا سودا ہوگا۔

[27]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کے لیے سامان تیار کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2463- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَ فِي أَهْلِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِيِ شَيْئًا)). ❷

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا اس کے بعد اس کے گھر میں رہا اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی کے برابر اجر لکھے گا مگر غازی کے ثواب سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔“

فوائد: معلوم ہوا پیچھے سے مجاہدین کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ان کے ساتھ جہاد میں

❶ اسنادہ حید: أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو (2503) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب التغليب في ترك الجهاد (2762)

❷ صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهز غازیاً أو خلفه بخیر (2843) و ابو داؤد، كتاب الإمارة، باب فضل اعانة الغازی في سبيل الله بمركوب وغيره وخلافته في أهله بخیر (4879) و الترمذی، كتاب الجهاد، باب ماجاء في فضل من جهز غازیاً (1628) و (1631)

برابر کے حصہ دار ہوں گے لیکن یہ اجر ان کو مجاہدوں کے ثواب سے منہا کر کے نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کے لیے اتنا ہی اجر الگ ہوگا۔

[28]..... بَابُ الْعُذْرِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجِهَادِ

جہاد سے پیچھے رہنے کے عذر کا بیان

2464- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَيْبَانَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ.....

سَمِعْتُ الْبُرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ
الآيَةُ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء: ۹۵] دَعَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَيْفٍ فَكَتَبَهَا
وَشَاكَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ
﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ [النساء: ۹۵].^①

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:
”بیٹھنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے۔“ (نساء: ۹۵)
رسول اللہ نے زید کو بلایا تو وہ ایک بازو کی ہڈی لائے۔ اور
اس آیت کو لکھا۔ جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عدم بینائی کی
شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ”بغیر عذر کے بیٹھنے والے
مومن ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ کی راہ میں جہاد
کرتے ہیں۔“ (نساء: ۹۵)

فوائد:..... (۱) قرآن، قرآن کا نسخ ہو سکتا ہے (۲) آپ ﷺ کے دور میں ہڈیوں وغیرہ
پر کتابت کی جاتی تھی۔ (۳) جہاد سے بلاوجہ پیچھے رہنے والے مومن اور مجاہدین یہ اجر میں کبھی برابر نہیں
ہو سکتے۔ (۴) معذورین جو کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہے ہوں اور ان کے دل جہادی جذبات سے لبریز ہوں تو یہ
مجاہدوں کے ساتھ ان کے اجر میں برابر شریک ہوں گے۔

[29]..... بَابُ فِي فَضْلِ غَزَاةِ الْبَحْرِ

بحری جہاد کی فضیلت کا بیان

2465- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ
حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ام حرام
بنت ملحان نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک دن

① متفق علیہ: اخرجه البخاری، کتاب الجہاد، والسير، باب قول الله (لا يستوي القاعدون من المؤمنين) إلى قوله
(غفوراً رحيمًا) (2831) ومسلم، كتاب الإمارة، باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين (4888)

میرے گھر میں قبولہ کیا۔ جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا۔ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر ہوں۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں (شمار) کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تم انہیں سے ہو۔“ پھر آپ اسی طرح سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا کہ وہ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسا کہ بادشاہ تختوں پر ہوں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم تختوں پہلے والے لوگوں میں سے ہو۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور دریا میں غزوہ کیا اپنے ساتھ انہیں بھی لے گئے۔ جب لوگ آئے۔ تو ان کی سواری کے لئے خچر لایا گیا۔ اس نے انہیں گرا دیا۔ پس اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

فِي بَيْتِهَا يَوْمًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ
يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَضْحَاكَ قَالَ: ((أَرَيْتَ قَوْمًا مِنْ
أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ
كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ))، قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ
قَالَ: ((أَنْتَ مِنْهُمْ))، ثُمَّ نَامَ أَيْضًا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَاكَ؟ قَالَ:
((أَرَيْتَ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا
الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ))،
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ
يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
))، قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ بَنِ الصَّامِتِ
فَعَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا
قَدِمُوا أَقْرَبَتْ لَهَا بَغْلَةً لَتَرَكَبَهَا
فَصَرَعتها فَدَقَّتْ عُنُقَهَا فَمَاتَتْ. ❶

[30]..... بَاب فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ مَعَ الرِّجَالِ

جہاد میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے شریک ہونے کا بیان

2466- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ هِشَامِ عَنْ حَفْصَةَ.....

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل من بصرع فی سبیل اللہ فمات فهو مسلم (2799) و

(2800) و مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغزو فی البحر (4912)

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَدَاوِي الْجَبْرِئِخِ أَوْ الْجَرْحَى وَأَصْفَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأَحْلِفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ ①

سیدہ ام عطیہ کہتی ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوئی میں زخمی کو یا زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور ان کے لئے کھانا تیار کرتی۔ اور ان کے بعد ان کی قیام گاہوں میں رہتی۔

فوائد: معلوم ہوا عورتیں بھی مردوں کے ساتھ غزوات میں شریک ہو سکتی ہیں لیکن ان کا کام لڑائی نہیں بلکہ زخمیوں، مریضوں کی مرہم پٹی اور کھانا وغیرہ تیار کرنا ہے۔

[31]..... بَابُ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِي الْغَزْوِ

نبی ﷺ کے اپنی بعض بیویوں کو جہاد میں لے جانے کا بیان

2467- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ باہر جاتے۔ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ قرعہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا وہ دونوں آپ کے ساتھ گئیں۔

فوائد: (۱) سفر عام ہو یا جہاد کا عورتوں کو ساتھ لے کر نکلتا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اگر کسی چیز میں زیادہ اشخاص حصہ دار ہوں تو کسی ایک کے حق میں فیصلے کے لیے قرعہ اندازی کرنا جائز ہے (۳) آپ ﷺ اپنی ازواج میں عدل کا اہتمام فرماتے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

[32]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

ایک دن اور رات سرحد کی حفاظت کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2468- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ

① اسنادہ صحیح: اخرجہ ابن ابی شیبہ (525/12) الحدیث (10497) و مسلم، فی الجہاد والسير، باب النساء الغازیات یرضخ (1812) واحمد 84/5

② متفق علیہ: اخرجہ البحاری، کتاب النکاح، باب القرعۃ بین النساء اذا اراد نفرا (5211) و مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب، فی فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا (6248)

سیدنا عثمان کے غلام ابوصالح کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے: میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اس خوف سے کہ تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔ پھر میں نے مناسب سمجھا کہ اسے تمہارے پاس بیان کر دوں۔ تاکہ آدمی وہ بات اختیار کرے جو اس کے لئے بہتر ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کے لئے رہنا اور مقامات میں ہزار

سَمِعْتُ عُثْمَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ
إِنِّي كُنْتُ كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَرَاهِيَةً تَفَرُّقُكُمْ عَنِّي
ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْوَهُ لِيخْتَارَ أَمْرُؤُ
لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ
الْمَنَازِلِ)) ❶

برس رہنے سے بہتر ہے۔“

[33]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر جانے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2469- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ قَالَ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہر مرنے والے کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کے عمل کا ثواب اسے برابر ملتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ (قیامت کو) اٹھایا جائے۔“

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مَيِّتٍ
يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُجْرَى لَهُ عَمَلُهُ حَتَّى
يُيَعَّتْ)) ❷

فوائد: انسان جس حالت میں فوت ہوا ہو اسی حالت میں اسے اٹھایا جائے گا۔ جب کہ وہ اس

وقفے میں ثواب کا مستحق نہیں گردانا جائے گا۔ ہاں مذکورہ حدیث کے مطابق راہ جہاد میں پہرہ دینے والا ایسا شخص ہے کہ جس کا عمل جو وہ دوران پہرہ سرانجام دے رہا ہو کوئی اذکار ہوں یا نماز وغیرہ کوئی عبادت اس کا اجر قیامت تک کے لیے جاری کر دیا جاتا ہے۔

❶ حید" اخرجه البيهقي 39/9، وصحيح ابن حبان (4609) والترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب فضل المرابط

(1667) والنسائي، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط (3169)

❷ اسنادہ ضعیف: ابن لہیعہ کے ضعف کی وجہ سے جب کہ اس کا شاہد صحیح سند صحیح ابن حبان (4624) میں مذکور ہے۔ لہذا حدیث صحیح ہے۔

[34]..... بَابُ فَضْلِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جهاد میں گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

2470- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ.....

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).^①

سیدنا عروہ بن البارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت کے دن تک اجر اور غنیمت باندھ دی گئی ہے۔“

فوائد:..... گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و منفعت کا بندھ جانا ایک قطعی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم سے لے کر آج ترقی یافتہ دور کے اندر کہ جب حقیقت میں لوگ ستاروں پر کندیں ڈال رہے ہوں اور خلا میں گشت کر رہے ہوں ابھی تک میدانوں میں گھوڑوں کا استعمال ترک نہیں ہوا جو کہ اس حدیث کے ثبوت کی عملی دلیل ہے۔

2471- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).^②

سیدنا عروہ بن البارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک اجر اور غنیمت باندھ دی گئی ہے۔“

[35]..... بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ وَمَا يُكْرَهُ

اچھے اور برے گھوڑے کا بیان

2472- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ.....

① منفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد، باب الخيل معقود في نواصيها الخير الى يوم القيامة (2850)

ومسلم، في الإمارة باب الخيل في نواصيها الخير الى يوم القيامة (1873)

② صحيح سابقه حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

سیدنا ابوقدادة رضی اللہ عنہ النصارى کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں کس طرح کا گھوڑا خریدوں؟ آپ نے فرمایا: ”مشکلی گھوڑا خریدو جس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ اگلے دائیں پاؤں کے علاوہ باقی پاؤں سفید ہوں۔ یا اسی قسم کا میتھی گھوڑا خریدو اس سے تمہیں مال غنیمت بھی ملے گا اور تم محفوظ بھی رہو گے۔“

عَنْ أَبِي قَدَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُشْتَرِيَ فَرَسًا فَأَيُّهَا أُشْتَرِي قَالَ: ((اشْتَرِ أَذْهَمَ أَرْتَمَ مُحَجَّلَ طَلَّقَ الْيَدِ الْيُمْنَى أَوْ مِنَ الْكُمْتِ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ تُغْنِمَ وَتَسْلَمَ)) . ❶

فوائد: (۱) ”الأذهم“ یہ سیاہ رنگ والا گھوڑا ہوتا ہے۔ ”ارتثم“ ایسا گھوڑا جس کا ناک اور اوپری ہونٹ سفید ہوں۔ (مؤارد الظمان 222/5) ”المحجل“ ایسا گھوڑا جس کے پاؤں کلائیوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے تک سفید ہوں (۲) ہمارے اعلیٰ وارفیع پیغمبر جہانبانی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ جہادی معلومات پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے اسی لیے تو آپ ﷺ اتنی تفصیل سے گھوڑے کی عمدہ صفات کے بارے آگاہ کر رہے ہیں۔

[36]..... بَابُ فِي السَّبْقِ

(گھوڑ دوڑ میں) سبقت لے جانے کا بیان

2473- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر کیے گئے گھوڑوں کو مقابلہ پر دوڑایا جس کی حد ہفیا، ہثنیہ تک تھی، اور بغیر تضمیر والے گھوڑوں کو بھی مقابلہ پر دوڑایا، جس کی حد ”ہثنیہ“ سے مسجد، بنوزریق، تک تھی اور ان عمر رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَابِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضْمَرَةِ مِنَ الْحَفْيَا إِلَى الثَّنِيَّةِ وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا . ❷

فوائد: (۱) تضمیر کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کو باندھ کر خوب کھلایا پلایا جاتا جب وہ خوب

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے صحیح ابن حبان (4676)

❷ متفق علیہ: اخرجه البحاری، کتاب الصلاة، باب هل يقال مسجداً بنی فلان (420) ومسلم، کتاب الإمارة، باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها (4820)

موٹا تازہ ہو جاتا تو اس کے بعد اسے میدانوں میں دوڑایا جاتا اسے کمرے میں باندھ کر موٹا کپڑا ڈال دیتے اور رفتہ رفتہ خوراک کم کرنا شروع کر دیتے جس سے اس کی چربی پگھل جاتی اور وہ گھٹے جسم کا مالک بن جاتا۔ عرب کے ہاں تضمیر کی مدت چالیس یوم ہے۔ (۲) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سفیان سے بیان کرتے ہیں کہ ہنیاء اور ثنیہ کے درمیان فاصلہ پانچ یا چھ میل کا ہے جبکہ ابن عتبہ چھ یا سات میل کہتے ہیں (واللہ اعلم) (۳) جہادی کھیلوں کا اہتمام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

[37]..... بَابُ فِي رِهَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے دوڑانے کا بیان

2474- أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْخُرَيْبِ.....

سیدنا ابولیبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانہ میں گھوڑے دوڑ کا مقابلہ کروایا اور حکم بن ایوب بصرہ کے امیر (گورنر) تھے۔ ہم گھوڑے دوڑ کے مقام پر گئے۔ جب گھوڑے آئے تو ہم نے کہا: ”کاش ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے پوچھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ گھوڑے دوڑایا کرتے تھے کہ نہیں؟ ہم ان کے پاس گئے وہ زاویہ میں اپنے محل میں تھے ہم نے ان سے پوچھا اور کہا: ”اے ابو حمزہ! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ اللہ کی قسم! آپ نے ایسے گھوڑے کی دوڑ لگائی جسے ”سبتہ“ کہا جاتا تھا آپ لوگوں سے آگے نکل گئے آپ کو یہ بات اچھی لگی اور پسند آئی۔ عبداللہ کہتے ہیں ”انہشہ“ کا معنی ہے کہ آپ کو یہ بات پسند آئی۔“

عَنْ أَبِي لَيْدٍ قَالَ أُجْرِبْتُ الْخَيْلَ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَاتَيْنَا الرِّهَانَ فَلَمَّا جَاءَتْ الْخَيْلُ قَالَ قُلْنَا لَوْ مَلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ أَكَانُوا يَرَاهُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاتَيْنَاهُ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ فِي الزَّوَايَةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ أَكُنْتُمْ تَرَاهُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكُنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرَاهُنَّ قَالَ لَقَدْ رَاهَنَ وَاللَّهِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ سَبْتَةٌ فَسَبَقَ النَّاسَ فَانْهَشَ لِذَلِكَ وَأَعْجَبَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُشَهُ يَعْنِي أَعْجَبَهُ. ①

① حسن: أخرجه أحمد 3/160، والطبرانی في الأوسط (8845) والبيهقي في السبق والرمي، باب ماجاء في الرهان

على الخيل (21/10)

فوائد: (۱) ”الزَّاویة“ یہ بستی بصرہ سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ”نَهَش“ کہتے ہیں کسی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر چاہت سے اس کی طرف لپکنا (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین کی یہ کیفیت ہوتی کہ جہاں کہیں ان کے ذہن میں اشکال پیدا ہوتا فوری اس کے شرعی حکم کے بارے دریافت کر لیتے کہ کہیں بے کجھی میں حرام میں نہ پڑ جائیں (جعل الله همنا هم الآخرة)

[38]..... بَابُ فِي جِهَادِ الْمُشْرِكِينَ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ

مشرکین سے زبان و ہاتھ سے جہاد کرنا

2475- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّتْرُكُمْ» ❶
سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”مشرکین کے ساتھ اپنے جان و مال اور زبانوں سے جہاد کرو۔“

فوائد: جہاد کا لفظ فقط قتال کے لیے ہی مستعمل نہیں بلکہ لغت اس میں جس طرح عموم ہے اصطلاحی طور پر بھی اس کا معنی عموم کا حامل ہے کہ اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے کی جانے والی ہر کوشش جہاد کہلائے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں مال، جان اور زبان سے جہاد کا ذکر ہے۔ البتہ جب جہاد کا لفظ مطلق استعمال ہو تو وہاں یہ قتال کے معنی میں ہوگا (واللہ اعلم)

[39]..... بَابُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ

اس امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق کے لئے لڑتے رہیں گے

2476- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ.....
عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ» ❶
سیدنا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”میری امت کے لوگ ہمیشہ دوسرے لوگوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ اللہ و ہم ظاہر ہوں۔“

❶ صحیح: صحیح ابن حبان (4808) و مسند موصلی (3875)

❷ متفق علیہ: أخرجه البخاری، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ (لا تزال أمتي ظاهرين)

(7311) و مسلم كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ (لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق.....)

فوائد: جہاں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کی ایک جماعت چاہے ان کے پاس حکومت ہو یا نہ ہو وہ حق پر قائم اور لوگوں پر غالب رہے گی نہ تو کوئی کافر انہیں زیر کر سکے گا اور نہ کوئی منافق۔ نیز امام احمد نے اس سے جماعت محدثین مراد لی ہے۔ (تتقیح الرواة)

2477- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُهُ
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ
 نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ)) ❶
 سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے۔

[40]..... بَابُ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ

خارجیوں کو قتل کرنا

2478- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
 عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ خَلْقِيهِمْ يُعْرَجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)) . قَالَ: سُلَيْمَانُ قَالَ: حَمِيدٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعًا أَخَا الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْعِغْفَارِيَّ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ: رَافِعٌ وَأَنَا أَيْضًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہوں گے۔“

سلیمان کہتے ہیں: حمید نے بیان کیا: عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حکم بن عمرو غفاری کے بھائی رافع سے ملا اور یہ حدیث بیان کی رافع نے کہا: میں نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

اللہ ﷻ . ۱

فوائد: (۱) اس حدیث کے مراد خوارج ہیں جو کہ اپنے تئیں بڑے پختہ کار اور عبادت گزار تھے لیکن فرمان نبوی ﷺ کے مطابق یہ مخلوق کے بدترین بندے تھے (۲) تیر جب انتہائی تیز ہو تو وہ ہدف کو پار کر جاتا ہے اور خون و آلائش وغیرہ سے اس طرح صاف و شفاف ہوتا ہے جس طرح ابھی غیر مستعمل ہو بالکل اسی طرح نیکی و طہارت کا مرقع نظر آنے والے خوارج کا حال ہے۔



① صحیح : اعجازہ مسلم، کتاب الزکاة، باب الخوارج، شر الخلق والحلیقہ (1067) و صحیح ابن حبان (6738)

۱۷..... ومن کتاب السیر

سیر کا بیان

”السیر“ یہ سیرۃ کی جمع ہے سیر کا لفظ ابواب جہاد پر اس لیے بولا جاتا ہے کیوں کہ یہ غزوات میں آپ ﷺ کے احوال کو ضمن میں لیے ہوتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی 128/5)

[1]..... بَابُ بَارِكٍ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

نبی ﷺ کی دعا کہ میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے

2479- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ.....

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ قَالَ فَكَانَ هَذَا الرَّجُلُ رَجُلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ. ①

سیدنا صحر غامدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے۔ راوی کہتا ہے یہ شخص (صحرا غامدی رضی اللہ عنہ) سوداگر تھا اور تجارت کے لئے اپنے غلاموں کو صبح بھیجا کرتا تھا۔ جس سے یہ مالدار ہو گیا۔

فوائد:..... یہ آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ ہے کہ صبح کے اول وقت آدمی جو کام سرانجام دے سکتا ہے وہ کام دن کے کسی اور حصے میں کیا جائے تو اس کے لیے زیادہ وقت درکار ہوگا لہذا دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کی انجام دہی کے لیے اول وقت کا انتخاب سمجھداری کی علامت ہے۔

① اسنادہ حسن: عمارۃ بن حدید کو ابن ابی حاتم نے جمہول جبکہ ابن حبان نے اثبات 341/5 میں اسے ذکر کیا ہے۔ ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الإبتکار فی السفر (2606) والترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التکبیر بالتجارة (1212)

فوائد: (۱) حقوق اللہ جس قدر زیادہ اور عمدگی سے ادا کیے جائیں یہ اسی قدر بلندی درجات کا باعث ہوں گے۔ لیکن خیریت، بہترین کا وصف حاصل کرنے کے لیے حقوق العباد میں عمدگی لانا ضروری ہے (۲) پڑوسی سے حسن سلوک کی اسلام میں پر زور رغبت دلائی گئی ہے پڑوسی کے بارے قرآن میں ہے:

﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء: 36) یعنی اجنبی پڑوسی سے حسن سلوک کرنا ہے (وفقنا الله لذلك)

[4]..... بَاب فِي خَيْرِ الْأَصْحَابِ وَالسَّرَايَا وَالْجِيُوشِ

بہتر ساتھیوں، دستوں اور لشکروں کا بیان

2482- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ وَعَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةٌ آلَافٍ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَمَا بَلَغَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَصَبَرُوا وَصَدَقُوا فَعَلِبُوا مِنْ قِلَّةٍ)).

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھے ساتھی چار شخص ہیں اور بہتر لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور اچھا دستہ چار سو کا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بارہ ہزار کا لشکر صبر اور سچ کے باوجود کمی کی وجہ سے مغلوب ہو جائے۔“

فوائد: (۱) سفر میں کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم چار افراد نکلیں تاکہ وہ ایک قافلہ بن جائے اور راستے میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ثابت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”واحد شیطان، واثنان شیطانان و ثلاثة ركب“ (أَوْ كَمَا قَالَ) ایک شیطان (۲) دو شیطان اور تین کا قافلہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم تین اور چار سے اوپر جتنے ہوتے ہی بہتر ہیں۔ ہاں مجبوری کی صورت میں مثلاً جاسوسی وغیرہ کے لیے اکیلے آدمی کا سفر کرنا بھی درست ہے۔ (۳) کہیں پر شجھون مارنے کے لیے چار سو اور باقاعدہ جنگ کے لیے چار ہزار کا لشکر بہتر ہے۔ (۴) بڑے سے بڑے لشکر سے لکرانے کے لیے بارہ ہزار کا لشکر کافی ہے جب اتنی تعداد میں افراد ہوں تو وہ قلت تعداد کی بنا پر مغلوب نہیں ہو سکتے ہاں کوئی اور سبب بن جائے تو الگ بات ہے۔ نیز امام البانی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ میں اس حدیث کو ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

① اسنادہ حسن: لیکن حدیث صحیح ہے، اخرجہ ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فیما یتستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا (2611)، والترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی السرایا (1555) صحیح ابن حبان (4717)

[5]..... بَابُ وَصِيَّةِ الْإِمَامِ فِي السَّرَايَا

امام کا جہادی دستوں کو وصیت کرنے کا بیان

2483- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُقَيْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ صَاةٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغزوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغزُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا)).¹

سیدنا سلیمان بن بُرَیْدَةُ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے اپنے نفس کے متعلق اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے: ”اللہ کے نام سے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا“ اللہ کے منکروں سے لڑائی کرنا جہاد کرنا اور بد عہدی نہ کرنا“ خیانت نہ کرنا“ مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔“

فوائد:..... ان نصیحتوں کی اگر گہرائی میں اترا جائے تو معلوم ہوگا جو جہاد، جو قتال مذکورہ حدود و قیود

کا حامل ہو وہ دنیا میں فتنے کا نہیں بلکہ امن کا باعث و سبب ہوگا۔ (واللہ المستعان)

[6]..... بَابُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرنے کا بیان

2484- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَانْبِتُوا وَأَكْفِرُوا ذَكَرَ اللَّهُ فَإِنْ أَجَلَبُوا وَصَجُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ)).²

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو جب دشمن سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اگر وہ شور کریں اور چلائیں تو تم خاموشی اختیار کرو۔“

¹ صحیح اخرجہ مسلم، کتاب الجہاد والسير، باب تأمیر الامام الامراء علی البعث ووصيته اياهم (4496) و ابو داؤد،

کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین (2613)

² متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب الجنة تحت بارقة السیوف (2818) و مسلم، کتاب

الجہاد، باب کراهية تمنى لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء (4817)

فوائد:..... لڑائی، دشمن کا سامنا ایک آزمائش لہذا اس سے پناہ ہی مانگی چاہیے انسان جتنا بھی قوی الایمان ہو اس کے لیے فتنے کی چاہت کرنا قطعی معیوب، ناپسندیدہ۔ البتہ دشمن سے سامنا ہو جانا یا فتنے میں مبتلا ہو جانے کے بعد جزع و فزع کرنا بے صبری کا مظاہرہ کرنا ایک مؤمن کے لائق نہیں لہذا ایسی حالت میں ثابت قدمی، اولوالعزمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

[7]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان

2485- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ سَهَّالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو أَيَّامَ حُنَيْنٍ: ((اللَّهُمَّ بَلِّغْ أَحَاوِلُ وَبَلِّغْ أَصَاوِلُ وَبَلِّغْ أَقَاتِلُ)).^۱

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین کے زمانہ میں یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تیری مدد سے چلتا ہوں، تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں، اور تری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔“

فوائد:..... (۱) دوران لڑائی جہاں اپنی ہمتوں، شجاعتوں کے جوہر دکھانے ہیں وہیں اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے رہنا ہے تاکہ اللہ کی مدد بھی شامل حال رہے (۲) دشمن سے مقابلہ کے دوران اسے پڑھنا باعث قوت ہے اور مسنون ہے۔

[8]..... بَاب فِي الدُّعْوَةِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ

لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا بیان

2486- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُقَيْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهٍ: ((إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِلَالٍ أَوْ خِصَالٍ فَأَيُّهُمْ مَا

سیدنا سلیمان بن بريدة رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے وصیت کرتے: ”جب تم اپنے دشمن مشرکوں سے ملو تو ان پر تین باتیں پیش کرو جو بات وہ مان لیں تو اسے منظور کرو اور ان سے لڑائی نہ کرو ان پر اسلام پیش کرو

۱ صحیح: اخرجه احمد 4/332، 333 و البيهقي، كتاب السير، باب كراهية تمنى لقاء العدو و 153/9

اگر وہ مان لیں تو اسے منظور کر لو اور ان سے لڑائی نہ کرو۔ پھر ان سے کہو کہ اپنا ملک چھوڑ کر مہاجرین کے ملک میں چلے جائیں اور ان سے کہو اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں وہی حق حاصل ہوگا جو مہاجروں کو ہے۔ اور ان کے ذمے وہی باتیں ہوں گی جو مہاجروں کے ہیں اگر وہ انکار کریں تو کہو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ کا حکم جاری ہوگا جو تمام مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے۔ اور مال نے اور مال غنیمت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ مگر جب مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہو جزیہ دیں اگر اسے مان لیں تو ان کے ساتھ لڑائی سے رک جاؤ۔ اگر اس سے انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے لڑائی کرو۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ چاہیں تو تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ دینا۔ بلکہ انہیں اپنا اپنے باپ اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا۔ کیونکہ اپنا اور اپنے آباء کا ذمہ توڑنا تمہارے لئے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ توڑنے سے آسان ہے۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر اتریں تو انہیں اللہ کے حکم پر نہ اتاریں بلکہ انہیں اپنے حکم پر اتاریں کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے متعلق اللہ کے حکم تک پہنچو گے کہ نہیں۔ پھر جو چاہو ان کے متعلق فیصلہ کرو۔“

أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلُ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلُ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرُهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَأَخْبِرُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلِّهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلُ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلُهُمْ. وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَإِنْ أَرَادُوا أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَخْفَرُوا بِدِينِكُمْ وَذِمَّةِ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تَخْفَرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ

أَنْزَلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا
تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا
ثُمَّ أَقْضِ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ)) ❶

فوائد: (۱) لڑائی سے قبل کفار کے سامنے تین راستے رکھے جائیں گے (۱) مسلمان ہو جائیں (ب) جزیہ پر صلح کر لیں مسلمانوں کی حکومتی قبول کر لیں (ج) لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں (۲) اگر کوئی قبول اسلام کے بعد دارالسلام میں ہجرت کر کے آجائے تو مجاہدین کے برابر کامال غنیمت وغیرہ میں حصہ دار ہوگا (۳) قبول اسلام کے ساتھ علاقہ چھوڑنا ضروری نہیں (۴) اگر لڑائی میں کسی کو ضمانت دینی ہو تو سالار اپنی یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی ضمانت دے اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت نہ دے تاکہ کسی سبب اگر اس میں کمی بیشی بھی ہو جائے تو زیادہ گناہ نہ ہو۔ (۵) دشمن اگر لڑائی سے باز آجائے اور قرآن و سنت کے مطابق فیصلے کا تقاضا کرے تو نہیں قرآن و سنت کے فیصلے کی بجائے اپنے فیصلے پر انہیں لڑائی روکنے پر آمادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آدمی قرآن و سنت سے صحیح حکم اخذ کرنے کی بجائے غلطی کر جائے اور فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کی فشاء کے مطابق نہ ہو سکے۔

2487. قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ
بْنَ حَيَّانٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بِنِ
هِصْمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن
حیان کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھ سے مسلم بن
ہیصم اور نعمان بن مقرن نے نبی ﷺ سے اسی طرح
بیان کیا۔

2488. أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَوْمًا حَتَّى دَعَاهُمْ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ: سُفْيَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ يَعْنِي: هَذَا الْحَدِيثُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی
قوم سے لڑائی نہیں کی تھی کہ ان پر اسلام پیش کیا، عبد اللہ
کہتے ہیں: ”سفیان نے ابن ابوجحیح سے یہ حدیث نہیں
سنی۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب تأمیر الأمم الأمراء علی البعوث و وصیة ایہم بأداب الغزوة و غیرها (4497)
و ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین (2612) ❷ اسنادہ جید: سابقہ حوالہ ہی ہے۔
❸ صحیح: سفیان نے ابن ابی نجیح سے اس حدیث کو نہیں سنا لیکن کئی ثقات سفیان کی متابعت کرتے ہیں۔ اخرجہ احمد 1/231،
و الطبرانی 11269، و ابویعلیٰ فی المسند (2494)

[9].... بَابُ الْإِغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ

دشمن پر حملہ کرنے کا بیان

2489- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ.....

عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ يَسْتَمِعُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ. ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے۔ پہلے آپ توجہ سے سنتے اگر اذان کی آواز آتی تو حملے سے رک جاتے اگر اذان نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔

فوائد:..... (۱) حربی کافروں کو اچانک غفلت پر جا لینا روادور درست ہے (۲) مسلمانوں کو اپنی بستیوں میں اذان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یہ شعار اسلام ہے (۳) مسلمانوں کو دفاع کی بجائے جارحیت کی پالیسی اپنانی چاہیے کیونکہ جارحیت بہترین دفاع ہے۔

[10].... بَابُ فِي الْقِتَالِ عَلَى قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نبی ﷺ کے اس قول کے موافق لڑائی کرنا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں حتیٰ کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہ دیں“

2490- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثُّعْمَانَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ وَكُنْتُ فِي أَسْفَلِ الْقُبَّةِ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ إِذْ أَنَا رَجُلٌ فَسَارَةٌ فَقَالَ: ((أَذْهَبْ فَاقْتُلْهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)) قَالَ شُعْبَةُ وَأَشْكُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى قَالَ: ((إِنِّي أُمِرْتُ

اوس بن ابواوس ثقفی کہتے ہیں کہ میں ثقیف کے قاصدوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ اور میں قبہ کے نچلے حصہ میں تھا جہاں کوئی نہیں تھا صرف نبی ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپ ﷺ کے ساتھ آہستہ باتیں کیں آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے قتل کر دو۔“ پھر فرمایا: کیا وہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ شعبہ نے یہ لفظ بھی روایت کیے ہیں: اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار الكفر (845) و ابو داؤد، کتاب

الجهاد، باب في دعاء المشركين (2634)

نے کہا: کیوں نہیں آپ نے فرمایا: ”مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں جب تک وہ ’لا الہ الا اللہ‘ نہ کہیں۔ جب کہہ دیں تو مجھ پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہیں۔ مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔“ راوی کہتا ہے: یہ وہی آدمی تھا جس نے ابو مسعود کو قتل کیا۔ اور وہ نہیں مراحتی کہ اس نے طائف کے ایک اچھے آدمی کو قتل کر دیا۔

أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا حَرَمْتُ عَلَيَّ دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)). وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي قَتَلَ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ وَمَا مَاتَ حَتَّى قَتَلَ خَيْرَ إِنْسَانٍ بِالطَّائِفِ. ❶

فوائد: (۱) شہادتین کے اقرار سے آدمی کی جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے کسی مسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی کوئی شے لے اگرچہ شہادتین کا اقرار دار الحرب میں ہی کیوں نہ کیا ہو۔ بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر یوں باب باندھتے ہیں ”اذا اسلم قوم فی دار الحرب ولهم مال وارضون فہی لهم.“ (بخاری 3058) جب کوئی قوم دار الحرب میں اسلام لے آئے تو ان کے مال و زمینیں انہیں کی ہوں گی۔ (۲) ”الا بحقہا“ سے مراد وہ جرائم ہیں جن کی اسلام نے سزا موت رکھی ہے جیسے کسی کو ناحق قتل کرنا، اسلام سے پھر جانا، شادی شدہ کا زنا کرنا۔ یہ ایسے حقوق ہیں جن کی بنا پر مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے (دیکھئے آئندہ حدیث)

[11]..... بَابُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرنے والے شخص کا خون حلال نہ ہونے کا بیان

2491- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ.....

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کا خون حلال نہیں جو ’لا الہ الا اللہ‘ کا اقرار کرتا ہو مگر ان تین آدمیوں سے کوئی ہو تو حلال ہے: ”جان کے بدلے جان شادی شدہ زانی اور جو اپنے دین کو چھوڑ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبِ الزَّانِي وَالنَّارِكِ لِدِينِهِ

❶ صحیح: اخرجہ الطیالسی 1/26 (37) والطبرانی فی الکبیر 1/218 (594) وابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الکف

عمن قال لا الہ الا اللہ (3929)

فوائد: مشورہ ایک امانت ہے لہذا جس سے وہ طلب کیا جائے تو اسے چاہیے کہ پوری دیانت داری سے اسے ادا کرے، دے کیونکہ کوئی امانت کی طرح اگر مشورہ پوری نیک نیتی سے نہ دے تو ایسا مستشار خائن، خائب و خاسر ہوگا۔ (العیاذ باللہ)

[14]..... بَاب فِي الْحَرْبِ خُدْعَةٌ

لڑائی کے دھوکہ ہونے کا بیان

2494- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ.....

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَى سَيِّدَنَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبُوهُ جِبْ جِهَادًا كَأَرَادَهُ كَرْتَةً تَوْتُورِيَهُ فَرَمَاتِي تَحْتَهُ-
بِغَيْرِهَا. ①

فوائد: (۱) تور یہ ہے کہ ارادہ کوئی اور ہو اور ظاہر کچھ اور کیا جائے (۲) جنگ میں جھوٹ بولنا، تور یہ کرنا جائز ہے۔

[15]..... بَاب الشِّعَارِ

شعار کے متعلق

2495- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ.....

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَهُ فَكَانَ شِعَارًا نَامَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أُمَّتٌ يَعْنِي أَقْتُلُ. ②
ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ بن اکوع اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال مجھے دے دیا۔ خالد بن ولید کے ساتھ ہمارا شعار امت یعنی مار ڈالو تھا۔

فوائد: (۱) اگر حربی کافر کا قاتل معین ہو تو اس مقتول کافر کا سارا سامان قاتل مسلمان کا ہوگا (۲) اگر ساتھیوں کی پہچان مشکل ہو تو بعض الفاظ کو علامت مقرر کر لینا مسنون ہے۔

① صحیح: أخرجه أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب المكر في الحرب (2637) وابن أبي شيبة 529/12_ 530

② متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، باب الحربی، اذا دخل دار الإسلام بغير أمان (3051) و مسلم، كتاب الجهاد والسیر، باب استحقات القتال سلب القتيل (1754)

[16]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَاهَتِ الْوُجُوهُ

نبی ﷺ کا فرمان: چہرے بگڑ جائیں کا بیان

2496- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّامٍ.....

ابوعبدالرحمن فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور اس دن سخت گرمی تھی۔ ہم درختوں کے سائے میں اترے پھر سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر آپ نے مٹی سے مٹی بھر لی ابوعبدالرحمن کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جو میری نسبت آپ کے قریب تھا۔ کہ وہ مٹی آپ نے ان کے چہروں پر ماری اور فرمایا:۔ ”منہ بگڑ گئے۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی۔ یعنی کہتے ہیں:۔ ”مجھے مشرکوں کے بیٹوں اور آبا و اجداد نے بتایا کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گئے ہو۔“

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفُهْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَكُنَّا فِي يَوْمٍ قَانِظٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ثُمَّ أَخَذَ كِفًّا مِنْ تُرَابٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهُهُمْ وَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوهُ)) فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ قَالَ يَعْلَى فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ أَنَّ آبَائَهُمْ قَالُوا فَمَا بَقِيَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا. ①

فوائد:..... یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی ہتھیلی بھر مٹی سبھی کفار کے منہ اور آنکھیں بھر گئی اگر ایسے معجزے عقل میں نہ سما سکیں تو عقل کا علاج کرنا چاہیے نہ کہ خود میٹھی راہ کو اختیار کر کے ان کا ہی انکار کر دیا جائے جیسا کہ بعض اہل اہواء کا وطیرہ و شیوہ ہے۔

[17]..... بَاب فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیعت کرنے کا بیان

2497- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي إِدْرِيسَ.....

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ میں تھے آپ نے فرمایا: ”مجھ سے اس اللہ ﷻ وَنَحْنُ مَعَهُ فِي مَجْلِسٍ:

① اسنادہ قوی: اخرجه احمد 5/286، وأبو داؤد، كتاب الأدب، باب الرجل ينادى الرجل فيقول لبيك (5233)

بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنے ہاتھ اور پاؤں سے بہتان باندھو گے جو اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جس نے ان کے علاوہ کوئی بات کی پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف کر دے اور جس نے ان میں سے کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اسے اس کی سزا مل گئی۔ تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔“

عبادۃ بن ربیع بن صامت کہتے ہیں: ”ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی۔“

((بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتْرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقِبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهِيَ كَفَّارَةٌ لَهُ)). قَالَ: فَبَايَعَنَاهُ عَلَى ذَلِكَ. ❶

فوائد: (۱) کبیرہ گناہ توبہ سے تو معاف ہو ہی جاتے ہیں لیکن اگر توبہ نہ کی گئی ہو تو پھر بھی اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو ان کے کفارے کی امید کی جاسکتی ہے البتہ شرک کی بلا توبہ معافی نہیں قرآن میں اس مضمون کا بیان یوں ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) اللہ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ بقیہ بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہے۔ (۲) حدود گناہوں کے کفارے کا باعث ہیں حد لگ جانے کے بعد بندہ اس گناہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

[18]..... بَابُ فِي بَيْعَةِ أَنْ لَا يَفِرُّوا

جنگ سے نہ بھاگنے پر لوگوں سے بیعت لینے کا بیان

2498- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

سیدنا جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے روز ایک ہزار چار سو تھے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور عمر بن ربیع درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ وہ کیکر کا درخت تھا۔ ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی کہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمْرَةٌ وَقَالَ بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الإيمان، باب (11) الحدیث (18) ومسلم، کتاب الحدود، باب الحدود كفارات

لڑائی سے نہ بھاگیں گے اور مرنے پر ہم نے آپ سے بیعت نہیں کی۔“

نَبَايَعُهُ عَلَى الْمَوْتِ . ❶

فوائد: (۱) حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ (۲) لڑائی کے وقت امام بیعت لے سکتا ہے (۳) حدیبیہ کے موقع پر عدم فرار پر بیعت ہوئی تھی۔

[19]..... بَاب فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ

خندق کھودنے کے متعلق

2499- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ

سیدنا براء بن العازبؓ بن عازب کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول ﷺ ہمارے ساتھ مٹی پھینک رہے تھے اور آپ کی بگلوں کی سفیدی مٹی سے چھپ گئی تھی۔ اور آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے لہذا تو ہمیں اطمینان نصیب فرما اگر ہم دشمنوں سے ملیں تو ہمیں ثابت قدم رکھنا انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے اگر وہ فساد کرنا چاہیں گے تو ہم انہیں روکیں گے۔“ اسے بلند آواز سے کہتے تھے۔

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَبَثِّ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَأَقْبِنَانِ إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبِينَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . ❷

فوائد: (۱) رسول اللہ ﷺ دو روز حاضر کے مشائخ و قائدین کے برعکس عوام کے ساتھ مل جل رہنا پسند فرماتے اور اجتماعی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے (۲) اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی اشعار نہیں کہے اور نہ ہی یہ آپ ﷺ کے شایان شان تھا لیکن جنگ ایسا موقع ہے جس میں آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہمتیں بندھانے کے لیے اور ان کو ابھارنے کے لیے اس سے بھی گریز نہیں کیا جس سے جہاد کے مقام کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

❶ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الإمارة، باب استحباب مباہعہ الإمام الجیش عند ارادة القتال (4784)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، والسیر، باب حفر الخندق (2836) ومسلم، کتاب الجہاد، باب غزوة

الأحزاب وهی الخندق (4646)

[20]..... بَابُ كَيْفَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

2500- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمِ بْنِ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مَغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقتلوه)).¹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آکر آپ سے پوچھا: ”یا رسول اللہ! ابن حظل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“

فوائد: (۱) دفاع کے لیے جنگی لباس، خود وغیرہ پہننا جائز ہے توکل کے خلاف نہیں (۲) ابن حظل ان اشخاص میں تھا جن کو آپ ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

[21]..... بَابُ فِي قَبِيْعَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستہ کا بیان

2501- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ خَالَفَهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ هُوَ الْمَحْفُوظُ.²

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہشام دستوائی نے (جریر کی) مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ قتادہ نے سعید بن ابی حسن سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہی محفوظ ہے۔

فوائد: (۱) ”قبیعة السیف“ اس میں مختلف اقوال ہیں (۱) یہ تلوار کے قبضے کو کہتے ہیں (ب) تلوار کے نچلے حصے کو (ج) یہ تلوار کے قبضے کے سرے کو کہا جاتا ہے اور یہی راجح ہے۔ (۲) اسلحے میں چاندی کا استعمال درست ہے۔

¹ متفق علیہ: اخرجه البخاری، کتاب الجهاد، باب قتل الأسیر (3044) ومسلم، کتاب الحج، باب حواز دخول مكة بغير احرام (3295)

² صحیح: اخرجه ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب، فی السیف یحلی (2583) والترمذی، کتاب الجهاد، باب ماجاء فی السیوف وحلیتها (1691) والطحاوی فی مشکل الآثار 166/2

[22]..... بَابُ أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ ﷺ أَقَامَ بِالْعُرْصَةِ ثَلَاثَةَ

نبی ﷺ کے کسی قوم پر غالب آنے کے بعد لڑائی کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کے تین دن ٹھہرنے کا بیان

2502- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.....

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَحَبَّ أَنْ يَقِيمَ بِعُرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا. ❶

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی قوم پر غالب آتے۔ تو پسند کرتے تھے کہ میدان جنگ میں تین دن ٹھہریں۔

فوائد:..... فتح حاصل کر لینے کے بعد دشمنان دین جنگ کے مقام میں تین ایام قیام کرنا مستحب ہے یہ ان پر رعب و ہیبت طاری کرنے کا باعث ہے۔

[23]..... بَابُ فِي تَحْرِيقِ النَّبِيِّ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

نبی ﷺ کے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے باغ جلا دینے کا بیان

2503- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ. ❷

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کا کھجوروں کا باغ جلا دیا۔

فوائد:..... بنو نضیر کی سرکشی پر جب آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا تو کھجور کے درخت درمیان میں حائل تھے اور اوٹ کا باعث بن رہے لہذا آپ ﷺ نے انہیں کاٹنے کا حکم دے دیا جس سے ایک تو ان کی آڑ ختم ہوگی دوسرا انہیں اپنی مغلوبیت کا بھرپور احساس ہو گیا جس سے انہوں نے قلعہ سے باہر آنا قبول کر لیا اور اللہ نے آپ ﷺ کے اس فعل کو یوں شرف قبولیت سے نوازا۔ قرآن میں ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ کھجوروں کو تمہارا کاٹنا اور کھڑی چھوڑ دینا یہ اللہ کی اجازت سے ہی ہوا جس سے معلوم ہوا کہ کھیتی و باغات کو ضرورت کی بنا پر ضائع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب من غلب علی العدو و أقام فی عرصتهم ثلاثاً (3065) و مسلم، فی الحنة و صفة نعیمها (2875)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب حرق الدور و النخيل (3031) و مسلم، کتاب الجہاد، السیر، باب جواز قطع اشجار الکفار و تحریقها (4527)

[24]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعْذِيبِ بِعَذَابِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی عذاب والی چیزوں سے سزا دینے کی ممانعت کا بیان

2504- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الدَّوْسِيِّ.....

سیدنا ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ”اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں آگ سے جلا دینا پھر دوسرے دن ہمارے پاس ایک آدمی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو شخصوں کو جلا دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ اللہ کے علاوہ کسی کو یہ لائق نہیں کہ وہ کسی کو آگ سے سزا دے لہذا اگر تم انہیں پا لو تو قتل کر دینا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((إِنْ ظَفَرْتُمْ بِفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ)) حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَعَثَ إِلَيْنَا فَقَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ثُمَّ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ ظَفَرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا)).^①

فوائد:..... ایسی سزائیں جن کا تذکرہ قرآن و حدیث سے ہمیں ملتا ہے جو کہ مجرموں، کافروں کو رب ذوالجلال کی طرف سے دی جائیں گی کسی انسان کے جائز نہیں کہ ویسی سزائیں کسی اور کے لیے تجویز کرے اس میں رب کی برابری کا شائبہ ہے لہذا یہ حرام ہیں (واللہ اعلم)

[25]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

2505- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْشَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ نَافِعٍ.....

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوہ میں ایک عورت قتل کی ہوئی ملی تو رسول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ فِي بَعْضِ مَعَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً مَقْتُولَةً

① صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب یعذب بعذاب اللہ (3016) و ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب کراہیۃ حرق العدو بالنار (2674) و الترمذی، کتاب السیر، باب حرق بالنار (1571)

فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ①
اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

فوائد: اسلام نے ”محبت اور جنگ میں سبھی کچھ جائز ہے“ کے لیے کارڈ کرتے ہوئے جنگ کی بھی حدود و قیود مقرر کی ہیں ایک مسلم کے لیے ان حدود و قیود کا پابند رہنا ضروری ہے ورنہ مسلم کے لیے جہاد جیسا عظیم عمل اجر کی بجائے خسارے کا باعث بن سکتا ہے انہیں قیود میں سے ایک یہ ہے کہ بے ضرر لوگ یعنی عورتوں اور بچوں کو نہیں چھیڑنا انہیں قتل نہیں کرنا۔

2506۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدِ عَنِ الْحَسَنِ
سیدنا اسود بن سریع قال خرَجنا مع رسول الله ﷺ في غزاة فظفر بالمُشركين فأسرع الناس في القتل حتى قتلوا الذرية فبلغ ذلك النبي ﷺ فقال: ((ما بال أقوام ذهب بهم القتل حتى قتلوا الذرية ألا لا تقتلن ذرية ثلاثاً)) ②

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں گئے لوگوں نے مشرکوں کو پایا تو لوگ جلدی جلدی قتل کرنے لگے۔ حتیٰ کہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جن کو قتل کرنے کے شوق نے یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو مت قتل کرو تمین دفعہ فرمایا۔“

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيحٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَظَفَرَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْقَتْلِ حَتَّى قَتَلُوا الذَّرِيَّةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ ذَهَبَ بِهِمُ الْقَتْلُ حَتَّى قَتَلُوا الذَّرِيَّةَ أَلَا لَا تُقْتَلَنَّ ذُرِّيَّةٌ ثَلَاثًا)) ②

[26]..... بَابُ حَدِّ الصَّبِيِّ مَتَى يُقْتَلُ

لڑکے کی حد جب وہ قتل کیا جائے

2507۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو.....
سیدنا عطیہ قرظی کہتے ہیں ہم قرظہ کے دن نبی ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے۔ جس کی ناف کے نیچے بال تھے وہ قتل کر دیا گیا جس کے نہیں تھے وہ چھوڑ دیا گیا۔ میں ان

عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ عَرَضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ تَرَكَ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ

① متفق عليه: البخاری، کتاب الجہاد، باب قتل الصبیان فی الحرب (3014) ومسلم، کتاب الجہاد، باب تحریم قتل

النساء والصبیان فی الحرب (4522، 4523)

② صحیح: صحیح ابن حبان (132) وأخرجه ابو داؤد۔

لَمْ يَنْبِتِ الشَّعْرَ فَلَمْ يَقْتُلُونِي يَعْنِي يَوْمَ قُرَيْظَةَ ••• میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے لہذا انہوں نے مجھے قتل نہ کیا۔

فوائد: عطیہ نبی ﷺ بنو قریظہ کے فرد تھے جو کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی بنا پر بچ گئے تھے کہ لڑائی کے قابل مردوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو چھوڑ دیا جائے تو بچوں کی پہچان کا یہ طریقہ اپنایا گیا کہ زیناف بال دیکھے گئے جس کے ہوئے وہ بالغ مرد شمار ہوا جب کہ دوسرے بچے۔ تو ان بچوں میں سے ایک مذکورہ عطیہ بھی تھے۔

[27]..... بَابُ فِي فَكَالِ الْأَسِيرِ

قیدیوں کو چھڑانے کا بیان

2508_ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيِّدُنَا أَبُو مُوسَى كَتَبَ هُنَّ أَنْ نَبِيَّ ﷺ نَعْنِي أَنِّي قَدِي كُو ((فُكُّوا الْعَانِي وَأَطْعَمُوا الْجَائِعَ)). ••• آزاد کرو اور بھوکے کو کھلاؤ۔“

فوائد: رسول اللہ ﷺ جمع پیغمبروں سے رفیع الشان تھے اس لیے آپ ﷺ کو خصوصی امتیازات سے نوازا گیا۔ وہ امتیازات مذکورہ حدیث کے مطابق درج ذیل تھے (ا) آپ ﷺ جمع کائنات کی طرف مبعوث تھے جبکہ دوسرے پیغمبر خاص قوم یا بستی کی طرف بھیجے جاتے تھے (ب) آپ ﷺ کے لیے ساری زمین مسجد یعنی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے امتی جہاں نماز کا وقت ہو نماز ادا کر سکتے ہیں اسی طرح پانی کی عدم دستیابی کی بنا پر مٹی سے تیمم کر سکتے ہیں (ج) سابقہ قوموں و انبیاء رضی اللہ عنہم کے لیے غنائم حلال نہ تھیں بلکہ وہ مال غنیمت اکٹھا کر کے ایک میدان میں ڈھیر کر دیتے آسمان سے آگ آتی اسے کھا جاتی جبکہ اللہ نے اس امت کی فقیری مفلسی دیکھ کر اس کے لیے وہ حلال کر دی (د) پیدل یا سوار ایک ماہ میں جتنی مسافت طے کر سکتا ہے اتنی دور سے دشمن آپ ﷺ سے خوفزدہ رہتا تھا (ه) ہر پیغمبر کو دنیا میں ایک مقبول دعا کا اختیار دیا گیا جو کہ ہر ایک نے کر لی جبکہ ہمارے رفیع الشان پیغمبر ﷺ نے وہ دعا قیامت کے لیے محفوظ کر لی تاکہ اپنی امت کو معاف کروا سکیں۔

① صحیح علی شرط البخاری: ابوداؤد، کتاب الحدود، باب فی الغلام، یصیب الحد (4404) والترمذی، کتاب

السیر، باب ماجاء فی النزول علی الحکم (1584)

② صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فکالک الأسیر (3046) صحیح ابن حبان (4780)

[28]..... بَاب فِي فِدَاءِ الْأَسَارَى

قیدیوں کے فدیہ دینے کا بیان

2509- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ .
سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بدلہ میں دو شخص دیئے۔

[29]..... بَاب الْغَنِيمَةِ لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا

ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کے لئے حلال نہ ہونے کا بیان

2510- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَعْطَيْتُ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهْرًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا يُرْعَبُ مِنِّي الْعُدُوُّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ فَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةَ لَأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا)) .
سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں۔ مجھے سرخ و سیاہ سب کے لئے نبی بنایا گیا۔ میرے لئے تمام زمین (نماز پڑھنے کے لیے) مسجد اور پاک بنائی گئی۔ میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے مدد دی گئی۔ دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر ڈر جاتا ہے۔ مجھ سے کہا گیا۔ جو مانگو دیا جائے گا میں نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھا ہے اور وہ تم سے ان شاء اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ان شاء اللہ)

① صحیح: اخرجه مسلم، كتاب النور، باب لا وفاء لنذر في معصية ولا فيما لا يملك العبد (1641) صحيح ابن حبان (4391)

② صحیح: صحيح ابن حبان (6462) واخرجه احمد 148/5

[30]..... بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2511- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَ بَعْرَانَةَ كَيْفَ تَقْسِمُ بَعْرَانَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ عَنِّي قَالَ عُبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي

ابو وائل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت بعرانہ کے مقام پر تقسیم کیا۔ عبد اللہ داری کہتے ہیں: سند میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

الإِسْنَادِ . ❶

فوائد:..... ثابت ہوا غنائم کو اکٹھا کر کے دارالسلام میں لے کر آنا ضروری نہیں، اگر حاجت ہو غنائم راستے میں اسی سرزمین پر تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

[31]..... بَابُ فِي قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ كَيْفَ تَقْسَمُ

مال غنیمت کی تقسیم کے طریقہ کا بیان

2512- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ فَتَحَ خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَعْنَا فِي رِحَالِهِمْ فَأَبْتَدَرَ النَّاسُ مَا وَجَدُوا مِنْ جَزُورٍ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ فَارَتِ الْقُدُورُ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُكْفِفْتُ قَالَ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ لِكُلِّ عَشْرَةٍ شَاةً قَالَ: وَكَانَ بَنُو فُلَانٍ مَعَهُ تِسْعَةٌ وَكُنْتُ وَوَحْدِي فَأَلْتَفْتُ إِلَيْهِمْ فَكُنَّا

عبدالرحمن بن ابولیلی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی فتح میں حاضر تھا مشرکوں کو شکست ہوئی ہم ان کے گھروں میں ٹوٹ پڑے۔ لوگوں نے بکریاں وغیرہ جو چیز ہاتھ لگی اٹھائی۔ پھر کچھ ہی دیر بعد ہانڈیاں پکنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ الٹ دی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور دس آدمیوں کو ایک بکری دی۔ قبیلہ بنوفلان کے پاس نو آدمی تھے اور میں اکیلا تھا پھر میں نے ان کی طرف مڑ کر دیکھا ہم دس آدمی تھے جن کے پاس ایک بکری تھی۔ عبد اللہ کہتے ہیں: مجھے معلوم

❶ صحیح : أخرجه احمد 1/427، 456 وفتح الباری 6/521، صحیح ابن حبان (6576)

عَشْرَةَ بَيْنَنَا شَاةٌ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بَلَّغْنِي أَنَّ
صَاحِبَكُمْ يَقُولُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ
كَأَنَّهُ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَحْفَظْهُ. ❶

2513- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ هُوَ ابْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ قَيْسِ
بْنِ مُسْلِمٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَأَلْفَتْ إِلَيْهِمْ
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّوَابُ عِنْدِي مَا قَالَ
زَكَرِيَّا فِي الْإِسْنَادِ. ❷

عبدالرحمن بن ابولیلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ
نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح بیان کرتے
ہیں۔ (اس میں ہے) فرماتے ہیں کہ مجھے ان سے جوڑ
دیا گیا۔ ابو محمد داری کہتے ہیں: ”میرے نزدیک صحیح وہ ہے
جو زکریا نے دوسری حدیث کی سند میں کہا۔“

[32]..... بَابُ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

رشتہ داروں کے حصہ کا بیان

2514- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ
عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ
فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي عَنْ سَهْمِ ذِي
الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى
أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُمْ قَابِي
ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمًا. ❸

یزید بن ہرمز کہتے ہیں بخندہ بن عامر نے ابن عباس کو خط
لکھ کر اس سے چند باتیں پوچھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
انہیں جواب دیا: ”تم نے مجھ سے ذی القربی کے حصوں
کے متعلق پوچھا جس کا اللہ نے ذکر کیا۔ ہمارا خیال تھا ہم
حضور ﷺ کے رشتہ دار ہیں۔ تو ہماری قوم نے انکار کر
دیا۔“

فوائد:..... مذکورہ حدیث میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَآنِ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (انفال: 41)

❶ صحیح: امام داری نے اسے معطل قرار دیا ہے جبکہ وہ علت قارح نہیں ہے۔ آئندہ سند ملاحظہ کریں۔

❷ اسنادہ صحیح: اخرجہ احمد 4/348، والطبرانی فی الأوسط (509)

❸ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الجهاد، باب النساء الغزایات یرضخ لهن (4661، 4662، 4663، 4664،

4665، 4666) والترمذی، کتاب السیر، باب من يعطى الفقى (1556)

جان لو جو بھی تم غنیمت حاصل کرو اس کا ”خمس“ پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول، قریبی اعزہ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ تو نجدہ رضی اللہ عنہما کا سوال قریبی رشتہ داروں بارے تھا کہ ان سے کون مراد ہیں جن کو مال غنیمت کے پانچویں حصے میں سے نوازا جاتا ہے تو جواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

[33]..... بَابُ فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے حصوں کا بیان

2515- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سوار کو تین حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔

فوائد:..... (۱) ایک شاہسوار جو کارگزاری انجام دے سکتا ہے پیدل کے لیے وہ ممکن نہیں، لہذا

گھڑسوار تین جب کہ پیدل کو ایک حصہ ملے گا (۲) گھڑسوار پیدل کے مقابلے میں تین گنا زیادہ فعال ہوتا۔

2516- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ ②

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[34]..... بَابُ فِي الَّذِي يَقْدَمُ بَعْدَ الْفَتْحِ هَلْ يُسْهِمُ لَهُ

جو فتح کے بعد آئے اسے حصہ دیا جائے کہ نہیں؟

2517- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الجہاد، باب سہام الفرس (2863) ومسلم، کتاب الجہاد، والسیر، باب کیفیة قسمة

الغنیمة بین الحاضرین (4561)

② صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَغْنَمًا إِلَّا قَسَمَ لِي إِلَّا يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّهَا كَانَتْ لِأَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ خَاصَّةً وَكَانَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَانًا بَيْنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَخَيْبَرَ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب بھی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غنیمت کے مال میں حاضر ہوا آپ نے میرا حصہ رکھا مگر خیبر کے روز وہ خاص حدیبیہ والوں کے لئے تھا۔ راوی کہتا ہے: ابو موسیٰ اور ابوہریرہ حدیبیہ کے درمیان میں آئے تھے۔

[35]..... باب فِي سَهَامِ الْعَبِيدِ وَالصَّبِيَّانِ

غلام اور بچے کے حصہ کا بیان

2518- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا حَفْصُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خُرْتِي الْمَتَاعَ وَأَعْطَانِي سَيْفًا فَقَالَ: ((تَقَلَّدْ بِهِذَا)). ❷

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ ابواللحم کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں خیبر میں حاضر ہوا ان دنوں میں غلام تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ گھر کے استعمال کی چیزیں دیں اور ایک تلوار دی اور فرمایا: ”اسے لٹکا لو۔“

فوائد:..... (۱) ”خُرْتِي“ یہ تر سامان کے لیے بولا جاتا ہے اور اسی طرح گھریلو سامان کو بھی ”خُرْتِي“ کہا جاتا ہے۔ (۲) غلام کو غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس کی فقط حوصلہ افزائی ہی کی جائے گی۔

[36]..... باب فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمِ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے کی ممانعت کا بیان

2519- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَمَكْحُولٍ.....

❶ اسنادہ ضعیف: علی بن زید ضعیف راوی ہے، اخرجہ احمد 535/2

❷ صحیح: صحیح ابن حبان (4831) اخرجہ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب المرأة والعبد یحذبان من الغنیمۃ (2730) والترمذی، کتاب السیر، باب هل یسهم للعبد (1557)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى
أَنْ تُبَاعَ السَّهَامُ حَتَّى تُقَسَمَ . ❶
سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تقسیم سے
پہلے مال غنیمت کے حصے بیچنے سے منع فرمایا۔

فوائد: حصہ ملنے سے قبل بیچنا اس میں چونکہ غرر، دھوکہ کا احتمال ہے لہذا یہ ممنوع ہے۔

[37]..... بَابُ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأُمَّةِ

لوٹڑی کے استبراء کا بیان

2520- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي
مَرْزُوقٍ مَوْلَى لُتَجَبِ قَالَ
سیدنا حنش صنعانی کہتے ہیں ہم نے ملک شام میں جہاد

کیا۔ ہمیں روہیع بن ثابت انصاری نے وعظ سنایا۔ ہم
نے ایک ہستی فتح کی جسے جربہ کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں
روہیع بن ثابت نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ تو کہا: میں
تمہیں وہی باتیں بتاؤں گا جو رسول اللہ ﷺ سے سنیں۔
جس دن ہم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے ہمیں وعظ سنایا کہ
جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ کسی
قیدی عورت سے صحبت نہ کرے حتیٰ کہ وہ استبراء کرے۔“

حَدَّثَنِي حَنْشُ الصُّنْعَانِيُّ قَالَ عَزَوْنَا
الْمَغْرِبَ وَعَلَيْنَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيُّ فَافْتَحْنَا قَرْيَةَ يُقَالُ لَهَا
جَرْبَةٌ فَقَامَ فِينَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيُّ حَطِييًّا فَقَالَ إِنِّي لَا أَقُومُ
فِيكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ
أَفْتَحْنَاهَا فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْتِي شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ
حَتَّى يَسْتَبْرَأَهَا . ❷

فوائد: (۱) ”استبراء“ کا مطلب ہے رحم کی صفائی جانچنے کے لیے لوٹڑی کا ایک مدت تک

انتظار کرنا (الفقہ الاسلامی وادلتہ 2709/9) (۲) جنگ میں حاصل ہونے والی لوٹڑی کو استبراء رحم
کے بغیر استعمال کرنا اس سے جماع کرنا ممنوع ہے ضروری ہے کہ اس کے استبراء رحم کے لیے ایک حیض تک
انتظار کیا جائے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”ولا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل

❶ صحیح: کقول نے ابوامامہ کو دیکھا تو ہے جبکہ صحاح ثابت نہیں لیکن اس کی متابعت موجود ہے، اخرجہ الطبرانی فی الکبیر
154/8 (7594)

❷ اسنادہ ضعیف: جبکہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4850) و اخرجہ ابن ابی شیبہ (436/12) (15169)

حتیٰ تحيض حیضہ۔“ (صحیح؛ ابو داؤد) حاملہ سے وضع حمل سے قبل جبکہ غیر حاملہ سے ایک حیض گزرنے سے قبل طہی، جماع نہ کیا جائے۔

[38]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْحَبَالِي

حاملہ لونڈیوں سے صحبت کی ممانعت کا بیان

2521- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ أَبِي عُمَرَ الشَّامِيِّ الهمداني قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیمے کے دروازے پر ایک مجھ یعنی حاملہ عورت دیکھی۔ تو آپ نے فرمایا: ”شاید اس سے کسی نے صحبت کی ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے ایسی لعنت پہنچاؤں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے۔ بچے کو کیسے وارث بنائے گا۔ حالانکہ وہ اس کے لئے جائز نہیں۔ اور کس طرح اس سے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لئے جائز نہیں۔“

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مُجْحَحةً يُعْنِي حُبْلَى عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ: ((لَعَلَّه قَدْ أَلَمَ بِهَا؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ)).¹

فوائد:..... حاملہ لونڈیوں کو روندنا ان سے تعلقات قائم کرنا سخت معیوب ہے اس سے سختی سے روکا گیا ہے کیونکہ یہ ایک تو غیر کی اولاد کو اپنا وارث بنانے یا اپنا خادم بنانے کے مترادف ہے جو کہ ممنوع ہے۔ کیونکہ جب مالک کا اس لونڈی سے تعلق قائم ہو گیا تو اب چاہے لونڈی پیٹ میں پہلے ہی نطفہ موجود ہے لیکن مالک کے ہاں بچہ تولد ہو سکی کی صورت میں وہ اسی کا متصور ہوگا۔

[39]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا

ماں کو بچے سے جدا کرنے کی ممانعت کا بیان

2522- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَادَةَ.....

¹ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم وطء الحامل المسببة (3547) و ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی وطء السبایا (2156)

ابو عبد الرحمن جلی کہتے ہیں کہ ابویوب ایک لشکر میں تھے۔ بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا گیا۔ انہوں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ تو بچے کو اس کی ماں کے پاس بھیجے لگے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی ماں کو اس کے بچے سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دوستوں کو اس سے جدا کر دے گا۔“

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُلَيْبِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ فِي جَيْشٍ فَفَرَّقَ بَيْنَ الصَّبِيَّانِ وَبَيْنَ أُمَّهَاتِهِمْ فَرَأَاهُمْ يَبْكُونَ فَجَعَلَ يَرُدُّ الصَّبِيَّ إِلَى أُمِّهِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحْبَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .¹

فوائد:..... جس دین، مذہب میں غلاموں، لوٹڈیوں تک کے حقوق مقرر ہوں ان کا قدم قدم پر خیال رکھا گیا ہو اور خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہو وہ انسانیت کا کس قدر خیر خواہ ہوگا انہیں قدروں کا خیال کرتے ہوئے اسلام نے لوٹڈی اور اس کی اولاد میں تفریق سے منع کر دیا۔

[40]..... بَاب فِي الْحَرْبِيِّ إِذَا قَدِمَ مُسْلِمًا

حربی جب مسلمان ہو کر آئے

2523- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ صَحْرٍ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الْعَيْلَةُ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةَ بِنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ: ((يَا صَحْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائِهِمْ فَأَذْفَعَهَا إِلَيْهِ)) . وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَأَتَوْهُ فَسَأَلُوهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ: ((يَا صَحْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا

سیدنا صحر بن عیله (بعض کے نزدیک غیلہ) کہتے کہ مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی میں نے پکڑی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا آپ نے فرمایا: ”اے صحرا! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی ہے تو اس کی مال و جان محفوظ ہو جاتی ہے لہذا اسے ان کی طرف لوٹا دو۔“ بنو سلیم کا ایک تالاب تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے آپ کے پاس جا کر وہ تالاب مانگا آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”اے صحرا! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی تو ان کے مال و جان

¹ اسنادہ حید: أخرجه احمد 412/5-413، والترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراهیة (1283)

أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائِهِمْ فَأَدْفَعَهُ
 إِلَيْهِمْ)) فَدَفَعْتُهُ. ❶
 محفوظ ہو جاتے ہیں لہذا وہ انہیں واپس کر دو۔“ میں نے
 انہیں واپس کر دیا۔

[41]..... بَاب فِي أَنَّ النَّفْلَ إِلَى الْإِمَامِ

حصہ سے زیادہ دینا امام کے اختیار میں ہے

2524۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فِيهَا ابْنُ عُمَرَ
 فَعَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ
 اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا
 وَنَقِلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. ❷
 سیدنا نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے
 کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں ابن عمر
 رضی اللہ عنہما بھی تھے انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے۔ ان
 کے حصہ میں گیارہ یا بارہ اونٹ آئے۔ ایک ایک اونٹ
 انہیں زیادہ دیا گیا۔

فوائد: امام کو اختیار ہے کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کے بعد بیچ رہنے والے مال کو بیت المال میں
 جمع کرنے کی بجائے وہ بھی لشکریوں میں شجاع و حوصلہ افزائی کے لیے تقسیم کر دے اور اس میں امام کو اختیار ہوگا
 کہ وہ کسی کو زیادہ دے یا کم۔ جیسا کہ غزوہ حنین کے موقع پر کیا گیا۔

[42]..... بَاب فِي أَنَّ يُنْفَلُ فِي الْبُدَاةِ الرَّبْعُ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثُ

جاتے ہوئے چوتھائی اور لوٹتے ہوئے تہائی مال حصہ سے زیادہ دیا جانے کا بیان

2525۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَاشٍ عَنْ
 سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ.....

عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَعَارَ فِي أَرْضِ
 الْعَدُوِّ نَفْلَ الرَّبْعِ وَإِذَا أُقْبِلَ رَاجِعًا
 سیدنا عبادة بن الصامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
 جب دشمن کی سرزمین پر حملہ کرتے تھے تو چوتھائی مال حصہ
 سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو چوتھائی مال

❶ حسن: (1715) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ اسنادہ قوی: أخرجه مالك، في الجهاد، باب جامع النفل في الغزو (15) والبخاری، في فرض الخمس، باب من
 الدليل على أن الخمس لنواب المسلمين (3134) ومسلم، كتاب الجهاد، باب الأنفال (1749)

وَكَلَّ النَّاسُ نَفْلَ الثَّلَاثِ . ❶
حصے سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو لوگ
تھکے ہوئے ہوتے آپ انہیں تہائی مال دیتے تھے۔

فوائد: (۱) ”نفل“ یہ امام کی طرف سے وہ زائد حصہ ہوتا ہے جو مجاہدین کو حوصلہ افزائی کے لیے
خمس سے دیا جاتا ہے۔ (۲) اقدام کے وقت نفل کی مقدار کم رکھنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ چونکہ ابھی مزید
پیش قدمی درکار ہوتی ہے اس لیے حالات کے لیے مال کو ذخیرہ رکھا جاتا نیز جاتے ہوئے مجاہدین چونکہ تازہ
دم ہوتے ہیں اس لیے زیادہ مشقت نہ ہوئی لہذا ان کو نفلاً کم دیا جاتا۔ جبکہ واپسی پر اس کی ضرورت نہ ہوتی اور
مجاہد بھی تھکے ہوتے تو انہیں تشجیح کے لیے زیادہ حصہ دیا جاتا لہذا نفل کی مقدار بڑھادی جاتی۔

[43]..... بَابُ فِي النَّفْلِ بَعْدَ الْخُمْسِ

خمس کے بعد مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2526- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ
جَارِيَةَ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَيِّدَنَا حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَا كَيْفَ نَبِيٌّ ﷺ فِيكُمْ
نَفْلَ الثَّلَاثِ بَعْدَ الْخُمْسِ . ❷
خمس کے بعد حصہ دیا۔

[44]..... بَابُ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ

جو شخص کسی کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

2527- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَيِّدَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَا كَيْفَ نَبِيٌّ ﷺ فِيكُمْ
قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ))
ہے۔ ”ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کفار کو قتل کیا اور ان کا
سامان انہی کو ملا۔

❶ حسن: صحیح ابن حبان (4855) والترمذی، کتاب السیر، باب فی النفل (1561) وابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب
النفل (2852) ❷ حسن: صحیح ابن حبان (4835) وابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب النفل (2852)
❸ صحیح: صحیح ابن حبان (4836) و (4836) و (4838) و (4841) اخرجه ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی السلب
بعضی القاتل (2718)

فوائد: اگر پتہ ہو کہ فلاں کافر کو فلاں مسلم نے قتل کیا ہے تو اس کا سارا مال و اسباب اسی مسلم کو ملے گا جس نے اسے قتل کیا ہوگا۔ البتہ جن کافروں کے قاتل غیر معین ہوں ان کا مال مسلمانوں میں بطور مالِ غنیمت برابر تقسیم ہوگا۔

2528- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ أَفْلَحٍ هُوَ عَمْرُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ سَيِّدَنَا ابُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَهْتَبَةُ هِيَ فِي مِثْلِ مَنْ فِي كَسَى آدَمِيَّ مِنْ مَقَابِلِهِ
فَقَتَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَةً ①
کیا اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا سامان مجھے دے دیا۔

فوائد: ”بَارَزْتُ“ میں نے مبارزہ کی، مبارزہ یہ تھی کہ جنگ سے قبل دونوں جانب کی صفیں برابر ہو جائیں تو دونوں لشکروں میں سے بہادر، سوریے نکلتے جنہیں اپنی طاقت پر ناز ہوتا اور وہ لشکروں کے سگھم گھٹا ہونے سے قبل اپنی شجاعتوں کی داستاں رقم کرتے۔

[45]..... بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَنْفَالِ وَقَالَ لِيَرْدُ قَوِيِّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعْفِهِمْ

حصہ سے زائد مال مکروہ ہے اور قوی مسلمان کو چاہیے کہ کمزور کو دے دے

2529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَيِّدَنَا عِبَادَةَ بْنَ صَامِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَهْتَبَةُ هِيَ فِي مِثْلِ مَنْ فِي كَسَى آدَمِيَّ مِنْ مَقَابِلِهِ
كَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ: ((لِيَرْدُ قَوِيِّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعْفِهِمْ)) ②
سے زائد مال کو برا سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: ”قوی مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کمزوروں کو دیں۔“

فوائد: (۱) امام کو چاہیے کہ نفل کا اہتمام بلاوجہ نہ کرے ایسی حالت میں یہ مکروہ لیکن جب حالات کا تقاضا ہو تو نفل عطا کرنے میں کوئی حرج نہیں کچھلی احادیث ملاحظہ کیجیے (۲) قوی مسلمانوں کو ضعفاء کا خیال رکھنا چاہیے حدیث میں آتا ہے: ”وہل ترزقون وتنصرون الا بضعفائکم“ (احمد: 173/1) تمہیں رزق اور مدد فقط تمہارے کمزوروں کی بناء پر دی جاتی ہے۔

① منفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب بیع السلاح فی الفتنة وغیرہا (2100) ومسلم، کتاب المغازی، باب استحقاق القتال سلب القتل (4541-4542-4543)

② حسن: (2525) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

[46]..... بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ أَذُوا الْخِيَاطِ وَالْمَخِيْطِ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: سوئی اور دھاگہ بھی (امام کو) لوٹا دو

2530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ.....

عَنْ عِبَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: سَيِّدُنَا عِبَادَةَ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ

((أَذُوا الْخِيَاطِ وَالْمَخِيْطِ وَإِيَّاكُمْ)) فرماتے تھے: ”دھاگہ اور سوئی لوٹا دو اور خیانت سے بچو

وَالْغُلُوْلَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ کیونکہ وہ قیامت کے دن خیانت کرنے والے پر عیب کا

الْقِيَامَةِ)) . باعث ہوگی۔

فوائد: (۱) کوئی بڑی چیز چھپالینا ہی خیانت نہیں بلکہ سوئی، دھاگہ یہ بھی غنیمت کی تقسیم سے

پہلے لے لینا خیانت میں شمار ہوتا ہے۔ (۲) قیامت والے دن جرائم کی فہرست عوام الناس کے سامنے پڑھ

کر سائی جائے گی جو کہ مجرموں کی رسوائی کا باعث ہوگی۔

[47]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ رُكُوبِ الدَّابَّةِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَلُبْسِ الثُّوبِ مِنْهُ

مال غنیمت کے جانور پر سواری کرنے اور اس میں سے کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان

2531- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى لِنَجِيبٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي حَنْشُ الصَّنْعَائِيُّ قَالَ غَزَوْنَا

الْمَغْرِبَ وَعَلَيْنَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ

الْأَنْصَارِيُّ فَافْتَسَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرَبَةٌ

فَقَامَ فِينَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ

حَطِيْبًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَقُومُ فِيكُمْ إِلَّا

مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا

يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ افْتَسَحْنَاهَا: ((مَنْ كَانَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبَنَّ

حش صنعانی کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام میں جہاد کیا۔ اور رويفع بن ثابت انصاری ہمارے سردار تھے۔ ہم نے ایک بستی کو فتح کیا جسے جربہ بنی اللہ کہتے ہیں تو رويفع بن ثابت انصاری نے ہمارے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا: میں تمہیں وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ خیبر کی فتح کے روز آپ نے ہمیں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کسی جانور پر

① حسن: یہ سابقہ حدیث کا ایک جزء ہے۔ اس کو بخاری نے تاریخ کبیر میں معلق ذکر کیا ہے 57/8

سواری نہ کرے۔ حتیٰ کہ جب وہ بیکار ہو جائے۔ یا وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔ ابو محمد کہتے ہیں: مجھے اس میں شک ہوا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال نے سے کپڑے نہ پہنے۔ حتیٰ کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔

دَابَّةٌ مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَجْحَفَهَا أَوْ قَالَ أَعْجَفَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَشْكُ فِيهِ رَدَّهَا. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَفَهُ رَدَّهُ فِيهِ. ❶

فوائد: (۱) ”جربہ“ یہ عرب سے مغرب کی جانب ایک بستی ہے اس کا فتوحات میں تذکرہ آتا ہے (دیکھیے معجم البلدان 6/118) (۲) غنیمت کے مال کے تقسیم ہونے سے قبل اس سے کسی قسم کا استفادہ ممنوع ہے چاہے وہ سواری یا کپڑا ہو یا اس جیسی کوئی خراب ہونے والی چیز۔ واللہ اعلم

[48]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ مِنَ الشِّدَّةِ

مال غنیمت میں خیانت کرنے کی وعید کا بیان

2532- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ.....

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن کچھ لوگ قتل کئے گئے لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا، فلاں شہید ہو گیا، حتیٰ کہ انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا۔ لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہرگز نہیں کیونکہ میں نے اسے چنے یا چادر کی خیانت کی وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے۔“ پھر آپ نے مجھے فرمایا: ”اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کرو کہ مومنوں کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا۔“ میں کھڑا ہوا اور لوگوں میں یہ اعلان کیا۔

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قُتِلَ نَفَرٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى ذَكَرُوا رَجُلًا فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي عِبَانَةٍ أَوْ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا)) قَالَ لِي: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُمْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)) فَقُمْتُ فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ. ❷

❶ اسنادہ ضعیف: جب کہ حدیث صحیح ہے (2520) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: احرارہ مسلم، کتاب الإیمان، باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون (305) والترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول (1574)

فوائد: (۱) ”غَلَّ يَغْلُ غُلُولٌ“ اس کا معنی خیانت ہے اور یہ غنیمت کے ساتھ خاص ہے جبکہ بعض نے اسے عام بھی قرار دیا ہے۔ (۲) کسی کو قطعیت کے ساتھ بلا تعلق (یعنی ان شاء اللہ کے بغیر شہید کہنا درست نہیں (۳) قرض کی طرح شہید سے خیانت بارے دریافت کیا جائے گا (۴) آدمی کو قیامت سے قبل قبر میں بھی عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے عذابِ قبر کا انکار حقیقت میں حدیثِ رسول کا انکار ہے اور حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے جو کہ سراسر ضلالت و زوال ہے (العیاذ باللہ) (۵) کنیت سے پکارنا باعثِ عزت اور مسنون ہے (۶) جنت میں وہی جائیں گے جو ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے ارکان کی ادائیگی میں کسی قسم کی سستی کا شکار نہ ہوئے۔

[49]..... بَاب فِي عُقُوبَةِ الْغَالِ

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان

2532 مکرر۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ.....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ
وَجَدْتُ مَوَةَ غَلًّا فَاصْرِبُوهُ وَأُخْرِقُوا
مَتَاعَهُ)).

سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو
تم مال غنیمت میں خیانت کرتا ہوا پاؤ اسے مارو اور اس کا
مال جلا ڈالو۔“

[50]..... بَاب فِي الْغَالِ إِذَا جَاءَ بِمَا غَلَّ بِهِ

خیانت کرنے والے کے متعلق جب وہ مال خیانت لائے گا

2533۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ الْمُكْتَبِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ.....

حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
عَوْفِ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نَهَبَ وَلَا
إِغْلَالَ وَلَا إِسْلَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا
غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ

سیدنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مرزی رضی اللہ عنہ اپنے والد
سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوٹ اور مال غنیمت میں خیانت
کرنا جائز نہیں اور اسلال بھی ناجائز ہے اور جو مال غنیمت
میں خیانت کرے گا قیامت کے دن اسے لائے گا۔“ ابو محمد

الإِسْلَامُ السَّرْقَةُ ① کہتے ہیں: ”اسلالم چوری کو کہا جاتا ہے۔“

[51]..... بَاب فِي أَنْ لَا تُقَطَّعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس کا بیان

2534- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ يَبَّانَ.....

عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ أَرْطَاةَ يَقُولُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقَطَّعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ)) لَقَطَّعْتُهَا ②

جنادہ بن ابوامیہ کہتے ہیں اگر میں نے ابن رطاة کو یہ کہتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”جہاد میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ تو میں ہاتھ کاٹ دیتا۔

فوائد:..... (۱) ”ارض الحرب“ یعنی جنگ والی زمین میں حدود نافذ نہیں کی جائیں گی (۲) اسلام نہیں بدلتا لیکن حالات کے موافق فتویٰ بدلا جاسکتا ہے اس سے اسلام کے حکمتوں کے حامل مذہب ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

[52]..... بَاب فِي الْعَامِلِ إِذَا أَصَابَ فِي عَمَلِهِ شَيْئًا

خادم کے متعلق جسے اپنے کام کے بدلہ میں کچھ ہدیہ ملے

2535- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایک عامل مقرر کیا جب وہ کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو اس نے (آپ کے سامنے) کہا: ”یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے والد کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا تو میں دیکھتا کہ“

① اسنادہ ضعیف: صالح بن محمد بن زائدة ضعیف ہے۔ اخرجہ احمد 1/22 و ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی عقوبة الغال (2713) و الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الغال ما یصنع بہ (1461)

② اسنادہ ضعیف: لیکن یہ شوہر بن ہناء پر صحیح ہے۔ و اخرجہ ابوداؤد کتاب الحدود، باب فی الرجل یسرق فی الغزو یقطع (5508) و الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء أن لا تقطع الأیدی فی الغزو (1450) و النسائی، کتاب السارق، باب القطع فی السفر (4994)

تمہیں کیسے ہدیہ ملتا ہے۔ پھر نبی ﷺ شام کی نماز کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے تشہد پڑھا (اللہ کی واحدانیت اور اپنی رسالت کی گواہی دی) اللہ تعالیٰ کے لائق اس کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: ”اما بعد! عالموں کا کیا معاملہ ہے جسے ہم زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجتے ہیں۔ جب وہ واپس آتا ہیں تو کہتا ہے: یہ آپ کے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر بیٹھے رہتے تو میں دیکھتا انہیں ہدیہ ملتا ہے کہ نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اسے قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اڑنٹ ہوگا اسے لے کر آئے گا اور وہ بلبلاتا ہوگا، اگر گائے ہوگی تو اسے لے کر آئے گا اور وہ چیخنی ہوگی۔ اگر بھری ہوگی تو اسے لے کر آئے گا اور میراتی ہوگی۔ میں نے تمہیں پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں: پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ میرے ساتھ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے زید بن ثابت نے بھی سنا ہے اس سے پوچھ لو۔

((فَهَلَّا قَعَدَتْ فِي بَيْتِ أَيْمَنِكَ وَأَيْمَنِكَ فَانظُرْتُ أَيُّهُدَى لَكَ أُمٌّ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى لَهُ أُمٌّ لَا وَاللَّيْلِ نَفْسٌ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خَوَازُ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَعِيرٌ فَقَدْ بَلَغْتُ)) قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطِيهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِيَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلَوَهُ. ❶

فوائد: (۱) کسی ملازم یا عہدے دار کو ملنے والے تحفے اسی ادارے کے ہوں گے جس کا وہ ملازم ہے اگر یہ تحائف اسے اس کے عہدے، ملازمت کے سبب ملے ہیں تو (۲) اگر کوئی عدم واقفیت کی بنا پر شدید غلطی کرتا ہے تو اسے شدت سے ڈانتا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ معاملہ سنگین ہو (۳) کسی مسئلے بارے عوام کی جہالت کا علم ہو تو اسے سبھی کے سامنے کھول کر بیان کر دینا چاہیے (۴) اگر کوئی عہدیدار عہدے کے سبب ملنے

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الحمة، باب من قال فی الخطبة بعد النشاء، أما بعد (925) ومسلم، کتاب الإمارة باب تحريم هدايا العمال (4715) و(4716) و(4717) و(4718) و(4719)

والے تحائف کو چھپاتا ہے تو وہ خیانت شمار ہوگی (۵) قیامت کو جرم کی مش عذاب ہوگا۔ (۶) خطاب کے بعد دعا کرنا مسنون ہے۔

[53]..... بَابُ : فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان

2536- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَبَانًا عَمَارَةَ بْنِ زَادَانَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزْنَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِنِثْلَاقَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا . ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ ذی یزن نے نبی ﷺ کو کپڑوں کا جوڑا ہدیہ بھیجا۔ جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیاں دے کر خریدا تھا۔ آپ نے اسے قبول کر لیا۔

فوائد:..... کفار کے ساتھ محبت و مودت اور دوستی کا ناطہ قائم کرنا حرام ہے ہاں اس کے بغیر ان کی

دعوت کا قبول کرنا ان کے تحائف وغیرہ قبول کر لینا جائز و درست اور آپ ﷺ کے طریقے سے ثابت ہے۔

2537- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ

ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَعَثَ صَاحِبُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بِيضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا . ❷

سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ ساعدی کہتے ہیں: والی ایلہ نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا اور سفید بخر ہدیہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب لکھا اور چادر ہدیہ دی۔“

[54]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ

نبی ﷺ کے قول کے متعلق: کہ ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے

2538- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَّارٍ عَنْ

عُرْوَةَ

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب اللباس، باب ليس الرفيع من الشباب (4034)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب حرص الثمر (1481) ومسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي صلعم

[56]..... بَاب فِي الشُّرْبِ فِي آيَةِ الْمُسْرِكِينَ

مشرکین کے برتنوں میں کھانے پینے کے متعلق

2541- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيَوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي رِبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو

إِدْرِيسَ.....

سیدنا ابوشبلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ایسے ملک میں ہو جیسا تم نے ذکر کیا تو مجبوری کے سوا ان کے برتنوں میں نہ کھانا اگر مجبوری ہو تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو۔“

حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ أَهْلُ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ كُنْتَ بَارِضٍ كَمَا ذَكَرْتَ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَبِإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا

فِيهَا)) ❶

فوائد:..... کفار و مشرکین چونکہ بہت سی ایسی اشیاء استعمال کرتے ہیں جو کہ اسلام کی رو سے حرام ہیں مثلاً خنزیر کا گوشت، شراب وغیرہ لہذا ان کے برتنوں کے استعمال سے بچنا چاہیے ہاں نہ ملنے کی صورت میں ان کو استعمال بھی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ انہیں خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر لیا گیا ہو۔

[57]..... بَاب أَكْلِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ تُقَسَّمَ الْغَنِيمَةُ

مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے کھانے کی چیز کھالینا

2542- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ حُمَيْدٍ.....

سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خیبر کے دن ایک چربی کی تھیلی نیچے گر گئی۔ میں جا کر اس سے چٹ گیا میں نے کہا: آج اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَلِيَ جِرَابٌ مِنْ سَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَلْتَرْمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطَى مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا فَأَلْتَمْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الذبائح والصيد، باب صید القوس (5478) ومسلم، کتاب الصيد والزبائح، باب الصيد

يَتَّبِعُ إِلَى قَالِ عَبْدُ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ حَمِيدًا سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ①
رہے تھے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ حمید نے
عبداللہ سے سنا ہوگا۔

فوائد: اہل علم کا اس بارے اختلاف ہے کہ غنیمت کا مال خنس نکالنے سے قبل استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جمہور کے مذہب کے مطابق ضرورت کی بنا پر خوراک یا چارہ یا اس جیسی کوئی چیز امام کے حکم، اجازت کے بغیر لی جاسکتی ہے بلکہ جمہور تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اشد ضرورت نہ بھی ہو تو تب بھی ان کے لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی بارے صراحت ملتی ہے اور اسی طرح جنگ کی حالت میں سواری اور کپڑا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جو کہ بعد میں جائز نہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری: 307/6)

[58]..... بَابُ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

مجوسی سے جزیہ لینے کا بیان

2543- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو.....

عَنْ بَجَالَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ
عُمَرُ أَخْذَ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى
شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ
هَجَرَ ②

سیدنا بجالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں
لیتے تھے حتیٰ کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول
اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

فوائد: (۱) ”الجزية“ یہ جزیہ ہے جو کہ کفار کو اسلامی شہروں میں چھوڑے رکھنے پران سے لیا جاتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کفار کو اپنی ذلت کا احساس ہو اور دوسری طرف مسلمانوں سے ملنے جلنے پران کو اسلام کے محاسن کی خبر ہو پھر یہ عوامل مل کر ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بن جائیں (واللہ اعلم) (۲) قرآن میں چونکہ فقط اہل کتاب سے جزیہ لینے کا تذکرہ ہے قرآن میں اہل کتاب کے ذکر کے بعد اللہ فرماتے ہیں: ﴿حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ﴾ (التوبہ: 29) کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ امجوس بارے

① متفق عليه: البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما یصیب من الطعام فی ارض الحرب (3153) ومسلم، کتاب الجهاد، باب جواز الأکل من طعام الغنیمة فی دار الحرب (4580)

② صحیح: اخرجه البخاری، کتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة (3156) وابوداؤد، کتاب الخراج والإمارة، باب فی أخذ الجزية من المجوس (3043) والترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی أخذ الجزية (1586)

اختلاف ہے کہ ان سے جزیہ لیا جائے گا یا نہیں؟ ابن التین، عبدالملک سے بیان کرتے ہیں کہ جزیہ فقط یہود و نصاریٰ سے لیا جائے گا۔ جبکہ مالک، شافعی، ابوحنیفہ، مجوس، جیشم بھی جزیہ لینے کے قائل ہیں اور ابن عبدالبر اس پر اتفاق ذکر کرتے ہیں۔ نیز ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہود و نصاریٰ سے قرآن، جبکہ مجوس سے سنت کے ذریعے جزیہ لینا ثابت ہے اور یہی بات مذکورہ حدیث کی بنا پر درست ہے۔

[59]..... بَابُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَذْنَاهُمْ

ادنی مسلمان تمام مسلمانوں کی طرف سے ذمہ دار ہو کر پناہ دینے کا بیان

2544- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ.....

ام ہانی بنت ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ وہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا اخیانی بھائی کہتا ہے وہ فلاں بن ہمیرہ کو جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے قتل کر دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام ہانی! جسے تو نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی ہے۔“

أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَحَدَّثَتْ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجْرَتَهُ فَلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَجْرْنَا مَنْ أَجْرْتِ يَا أُمَّ هَانِيٍّ. ❶

فوائد:..... معلوم ہوا اسلام میں کمتر مسلمان یا عورت کی دی ہوئی پناہ اسی طرح مؤثر ہوگی جس

طرح کسی ذیشان سردار کی ہوتی ہے۔

[60]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الرَّسُولِ

قاصد کو قتل کرنے کی ممانعت

2545- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

ابن معیز سعدی کہتے ہیں میں اپنا گھوڑا چرانے کے لئے نکلا تو ابوحنیفہ کی مسجدوں سے ایک مسجد کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے ان سے سنا وہ اقرار کر رہے تھے مسلیہ اللہ کا

عَنِ ابْنِ مُعَيْزِ السَّعْدِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَسْفِرُ فَرَسًا لِي مِنَ السَّحْرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس (280) و مسلم، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحی..... (1666)

رسول ہے۔ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گیا اور انہیں بتایا انہوں نے ان کی طرف سپاہی بھیجے وہ انہیں پکڑ کر لے آئے ان لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی بات سے رجوع کر لیا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان میں سے ایک آدمی کو سامنے کیا۔ جسے عبد اللہ بن نواحہ کہتے تھے، انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے تمام لوگوں کو چھوڑ دیا اور اسے کیوں قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اور ایک اور آدمی مسیلہ کی طرف سے قاصد بن کر آئے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“۔ ان دونوں نے آپ سے کہا: ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلہ اللہ کا رسول ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں قاصد کو قتل کرنا مناسب سمجھتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا۔“ اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے۔ ان کی مسجد کے متعلق حکم دیا، وہ گرا دی گئی۔“

فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ الشَّرْطَ فَأَخَذُواهُمْ فَجِئَءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابَ الْقَوْمُ وَرَجَعُوا عَنْ قَوْلِهِمْ فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النَّوَاحَةِ فَضْرَبَ عُنُقَهُ فَقَالُوا لَهُ تَرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَتَلْتَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ هَذَا وَرَجُلٌ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَشْهَدَانِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَقَالَا لَا نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَقَدْ أَلْقَيْتُكُمْ)) فَلِذَلِكَ قَتَلْتُهُ وَأَمَرَ بِمَسْجِدِهِمْ فَهَدِمَ. ❶

نوائد: (۱) مسیلہ کذاب، آپ ﷺ کے دور میں ظاہر ہونے والا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ (۲) اگر کوئی کفر یہ عقائد ارتداد سے توبہ کر لے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا (۳) اپنی قتل کرنا درست نہیں (۴) ختم نبوت کے منکرین کی مساجد گرا دینی چاہئیں۔ لیکن عوام کو قانون ہاتھ میں لینے سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ کسی فتنے کا باعث نہ بنے کیونکہ ”الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ“ فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔

[61].... باب فِي النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

معاهد کے قتل کی ممانعت

2546- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنِ الْعَطْفَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

❶ اسنادہ حسن؛ لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4878) و ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرسل (2861)

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ) •••

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی معاہد کو ناحق قتل کر دے۔ اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“

فوائد: (۱) ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے (۲) اس کے قاتل پر جنت کے حرام ہونے سے مراد اول دفعہ ہے یعنی بندہ پہلے بلے میں ہی جنت کا مستحق قرار نہیں پائے گا بلکہ سزا بھگتنے کے بعد اسے داخلہ نصیب ہوگا کیونکہ حدیث کے مطابق جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[62]..... بَابُ إِذَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ

جب دشمن مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیں

2547- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ’عضباء بنو عقیل کے ایک آدمی کی اونٹنی تھی۔ وہ قید ہو گیا عضباء پکڑ لی گئی رسول اللہ ﷺ اس آدمی کے پاس سے گزرے وہ قید تھا اس نے کہا: ’اے محمد! تم مجھے میری اونٹنی کو کیوں پکڑے ہوئے ہو حالانکہ میں مسلمان ہوں۔‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’اگر تو نے یہ اس وقت کہا ہوتا جب تمہیں اختیار تھا تو تم پوری طرح کامیاب ہو جاتے۔‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’ہم نے تجھے تیرے ساتھیوں کے جرم میں پکڑا ہے اور ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابہ کو قید کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جس پر پلو دار چادر تھی۔ اس نے کہا: یا محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ الْعُضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ فَأَسْرَ وَأُخِذَتِ الْعُضْبَاءُ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَا تَأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَأْخُذُكَ بِحَرِيرَةٍ حُلْفَانِكَ)) وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسْرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

① صحیح ابن حبان (4881) وأخرجه ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب بالفداء للمعاہد وحرمة ذمته (2760) والنسائی، کتاب القسامة، باب تعظیم قتل المعاهد (4761)

کھلاؤ۔ میں پیسا ہوں مجھے پانی پلاؤ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہی تیری ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کے بدلہ میں دو آدمی دیئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اعضباء کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔ اور وہ حج پر جانے والی اونٹنیوں سے اولیت والی تھی۔ پھر مشرکین نے مدینہ کے جانوروں پر حملہ کیا ان کے ساتھ اعضباء کو بھی لے گئے۔ مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ جب وہ لوگ کسی منزل پر ٹھہرتے تو سب اونٹ اس کے سامنے میدان میں ہوتے تھے۔ ایک رات وہ عورت اٹھی وہ سب سوئے ہوئے تھے۔ وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ بولنے لگتا حتیٰ کہ اعضباء کے پاس گئی۔ وہ سکھائی ہوئی تجربہ کار اونٹنی تھی اس پر سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا۔ اس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ راوی کہتا ہے: جب وہ مدینہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی۔ اور کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ لوگ اسے نبی ﷺ کے پاس لے گئے۔ اس عورت نے اپنی نذر بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اسے برا بدلہ دیا۔ اللہ نے تجھے (اس کے ذریعہ) نجات دی اور تو اسے ذبح کرنا چاہتی ہے؟ خبردار! اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ ہی اس چیز میں جس کا اسے اختیار نہ ہو۔“

اللَّهُ ﷻ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمَانٌ فَاسْقِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: ((هَذِهِ حَاجَتُكَ)) ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلَيْنِ فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِهَا الْعَضْبَاءَ وَأَسْرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً يُبَلِّغُهُمْ فِي أَفْنِيَّتِهِمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نَوْمُوا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَعَا حَتَّى أَتَتْ الْعَضْبَاءَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ ذُلُولٍ مُجْرَسَةٍ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ تَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَنَذَرَتْ لَيْنِ اللَّهِ نَجَاهَا لَتَنْحَرَّنَهَا. قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَقِيلَ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ وَأُخْبِرَتِ الْمَرْأَةُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: بِنَسَمَا جَزَيْتَهَا أَوْ بِنَسَمَا جَزَيْتَهَا إِنَّ اللَّهَ نَجَاهَا لَتَنْحَرَّنَهَا لَا وَقَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ

آدمؑ .

فوائد: (۱) قید ہو جانے کے بعد اسلام کا ظہور جان و مال کی حفاظت کے لیے نافع نہیں (۲) کسی آدمی کو اس کے حلیف کے جرم پر قید کیا جاسکتا ہے (۳) اللہ کی معصیت والی اور ایسی چیز کی نذر جس کا آدمی مالک نہ ہو اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں۔

[63]..... بَابُ فِي الْوَفَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْعَهْدِ

مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کرنے کا بیان

2548- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغْبِرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں علی بن ابوطالب کے ساتھ تھا۔ جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا۔ انہوں نے چار باتوں کا اعلان کیا حتیٰ کہ ان کی آواز بیٹھ گئی۔ خبر دار! جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا اور اس سال کے بعد مشرک آدمی حج ہرگز نہ کرے۔ اور نہ برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد ہے اس کی مدت چار ماہ ہے جب یہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہو جائے گا۔“

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَحَلَ صَوْتُهُ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحُجُّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ. ①

فوائد: معاہدوں کی پاسداری کرنا لازم ہے لیکن کسی پیش آمدہ واقعہ کی بنا پر اگر معاہدہ برقرار رکھنا مشکل ہو تو علی الاعلان اس کا اظہار ضروری ہے نیز اختتام معاہدہ کے لیے اتنی مدت ہونی چاہیے کہ جو کہ دونوں فریقوں کے سنبھلنے کے لیے کافی ہو۔

① صحیح : أخرجه مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (4221-4222) وابدواؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب في النذر فيما لا يملك (3316) والنسائي، كتاب الأيمان، باب النذر فيما يملك (3821)

② اسنادہ حید : صحیح ابن حبان (3820)، (1470) حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

[64]..... بَاب فِي صَلْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ

حدیبیہ کے روز نبی ﷺ کی صلح کے متعلق

2549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ.....

سیدنا براء بن العازب بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرہ کرنا چاہا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان سے معاہدہ کر لیا کہ (آئندہ سال آئیں گے اور) تین دن ٹھہریں گے۔ جب لوگوں نے دیکھا یہ وہی تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں اس بات کا اقرار نہیں ہے۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو کسی بات سے منع نہ کرتے مگر آپ محمد بن عبد اللہ ہیں آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں، اور محمد بن عبد اللہ ہوں۔“ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم محمد رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔“ انہوں نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے کاغذ پکڑ لیا آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر ایسے لکھا: ”یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے مصالحت کی ہے۔ کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے مگر تلوار اپنے میان میں ہوگی۔ اور اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے جو ان کے ساتھ جانا چاہتا ہو۔ اور اپنے صحابہ میں سے کسی کو منع نہیں کریں گے۔ جو مکہ میں رہنا چاہے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَقِيمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَكَجِنَ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ)) فَقَالَ لِعَلِيٍّ ((امْحُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحُوهُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا أَحَدًا أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يَقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلَ أُنُوا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
 احزاب کے روز زخمی ہو گئے۔ ان کی رگ کٹ گئی۔ اسے
 رسول اللہ ﷺ نے آگ سے داغ دیا تو ان کا ہاتھ
 پھول گیا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ آپ نے اسے دوسری
 دفعہ داغ دیا۔ پھر ان کا ہاتھ پھول گیا۔ جب انہوں نے دیکھا
 تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ! جب تک بنو قریظہ سے میری
 آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچے میری جان نہ نکالنا۔“ تو ان کی
 رگ کا خون رک گیا پھر ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ حتیٰ کہ وہ
 سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے۔ آپ نے اس کی طرف آدمی
 بھیجا تو سعد نے حکم دیا: ”ان کے مرد قتل کئے جائیں اور ان
 کی عورتیں اور بچے زندہ رکھے جائیں تاکہ مسلمانوں کو اس
 سے مدد پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ان
 کے متعلق اللہ کے حکم کے مطابق درست فیصلہ کیا۔“ اور وہ
 چار سو تھے جب ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کی رگ
 پھر پھٹ گئی اور وہ فوت ہو گئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَطَّعُوا أُبْجَلَهُ
 فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ
 فَأَنْتَفَحَتْ يَدُهُ فَزَفَفَهُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى
 فَأَنْتَفَحَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ
 اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تَقْرَأَ عَيْنِي
 مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقَهُ فَمَا
 قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ
 فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ تُقْتَلَ رِجَالُهُمْ
 وَتُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ يَسْتَعِينُ
 بِهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 : ((أَصَبَتْ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ)) وَكَانُوا
 أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ
 عِرْقُهُ فَمَاتَ . ۵

فوائد: (۱) ”الأبجل“ بعض نسخوں میں ”الأكحل“ ہے یہ بازو کے اندر ایک رگ ہوتی
 ہے۔ (۲) زخم کو آگ سے واغنا جائز ہے۔ (۳) اہل عرب کو اپنے یا اپنے ساتھیوں کے فیصلے پر اتارا جائے گا
 نہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے
 مطابق فیصلہ نہ ہو سکے۔

[67]..... بَابُ فِي إِخْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے نبی ﷺ کو نکالنے کا بیان

2552- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

① صحیح: اخرجه مسلم، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب النداء (5712) والترمذی، کتاب الیسیر باب

ما جاء في النزول على الحكم (1582)

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ 'حزورہ' میں اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے۔ "اللہ کی قسم! تو اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے۔ اور اللہ کے نزدیک بہت پیاری ہے۔ اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا۔ تو کبھی نہ جاتا۔"

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقْفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ. ❶

فوائد: (۱) "الحزورہ" یہ مدینہ میں ایک بازار تھا جو کہ مسجد نبوی کی توسیع میں آگیا ہے (دیکھیے عجم البلدان: 255/6) (۲) آپ کی خلاف منشا آپ ﷺ کو مکہ سے نکالا جانا اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ انسانوں کی طرح انسان تھے ورنہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی منشا، چاہت کے برعکس مجبور نہ کیا جاسکتا تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ آپ ﷺ کو ایسے فضائل حاصل تھے جن کی بنا پر آپ ﷺ ساری انسانیت سے برتر و افضل اور رب کائنات کے بعد بزرگ ترین ہستی تھے۔

[68]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

2553- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ

قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ أَفْضُوا إِلَيَّ مَا قَدَّمُوا)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا کیا تھا اس کا بدلہ پالیا۔"

فوائد: مردوں کو برا بھلا کہنا انتہائی معیوب ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ اپنے اعمال کی طرف جاچکے ہیں اور ان کی جزا بھگت رہے ہیں ہاں اگر کسی برے کی موت میں سامان عبرت ہو تو لوگوں کو نصیحت کے لیے اس کے حالات سے آگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں (ان شاء اللہ)

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے صحیح ابن حبان (2708) نیز مسند موصلی میں (5954) والیہ ہریرۃ بنی النضر کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ وأخرجه ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل مكة (3108)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، كتاب الجنائز، باب ما ينهى من سب الأموات (1393) والنسائي، كتاب الجنائز، باب النهي عن سب الأموات (1935)

[69]..... بَاب لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح کے بعد کوئی ہجرت نہ ہونے کا بیان

2554- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ)) ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتح کے بعد ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ۔“

فوائد:..... ہجرت قیامت تک کے لیے مشروع ہے جب بھی کہیں پر اسلامی احکام کی پیروی میں مشکلات آرہی ہوں تو ایسی سرزمین کو خیر باد کہہ کر وہاں سے ہجرت کر جانا مطلوب شریعت ہے لیکن فتح مکہ کے بعد یہ لازم نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت جہاد لازم ہے۔

[70]..... بَاب إِنَّ الْهَجْرَةَ لَا تَنْقُطُ

ہجرت منقطع نہیں ہوگی

2555- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْبَجَلِيِّ وَكَانَ مِنَ السَّلَفِ قَالَ تَذَاكُرُوا الْهَجْرَةَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ ثَلَاثًا وَلَا تَنْقُطَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) ❷

ابو ہند بجلی جو بزرگ تھے۔ کہتے ہیں لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہجرت کا ذکر کیا اور وہ اپنی چارپائی پر تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے۔ تین بار فرمایا اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔“

فوائد:..... سابقہ حدیث ملاحظہ کیجیے۔ نیز سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یہ قیامت کی علامت ہے

❶ صحیح البخاری، کتاب الحائز، باب الإذخرو الحشيش في القبر (1349) تعلیقاً اور اسی طرح کتاب الحج، باب فضل الحرم (1587) و مسلم، کتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها و خلاها..... (3289)

❷ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في الهجرة هل انقطعت (2479) والبيهقي في السیر، باب الرخصة بالإقامة في دار الشرك 17/9

جس کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

[71]..... بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

نبی ﷺ کے قول: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا“ کا بیان

2556- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ))
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔“

مِنَ الْأَنْصَارِ)) ❶

فوائد:..... (۱) کسی کا مددگار بننا بہت فضیلت والا عمل ہے لیکن یہ ایثار و قربانی کی وہ مثالیں جو انصار نے پیش کیں یہ انہیں کا خاصہ تھیں جس وجہ سے ان کو اسلام میں انتہائی فضیلت حاصل ہوئی تھی تو آپ ﷺ ان میں سے ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں (۲) ہجرت انتہائی فضیلت والا عمل ہے تھی تو آپ ﷺ اپنی اس خواہش کو اس فضیلت پر قربان کر دیتے ہیں۔

[72]..... بَابُ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْإِمَارَةِ

حکومت کے متعلق وعید کا بیان

2557- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أُطْلِقَهُ الْحَقُّ أَوْ أَوْتَقَهُ ❷
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہے وہ قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے جکڑے ہوئے ہوں گے تو حق اسے چھڑائے گا یا ہلاک کرے گا۔“

فوائد:..... امارت، مسؤلیت دیکھنے کو بہت سرسبز و شاداب ہے لیکن حقیقت میں کند چھری سے ذبح

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب قول النبي ﷺ لولا الهجرة لكنت امرا من الأنصار (3779)

وصحيح ابن حبان (7269)

❷ صحیح: مسند الموصلي (6570) مجمع الزوائد (7079)

فوائد: بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی یہ قصہ یوں مذکور ہے کہ ایک مدعی اسلام شخص بارے آپ ﷺ نے فرمایا یہ جہنمی ہے جب لڑائی کا وقت ہوا تو اس نے خوب مردانگی کے جوہر دکھائے اور زخم بھی کھائے اور وہ مر گیا آپ ﷺ کو اس بارے آگاہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ کی جانب گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قریب تھا لوگ مشکوک ہو جاتے اسی دوران آپ ﷺ کو بتایا گیا وہ مرا نہیں تھا ہوا یہ کہ اسے شدید زخم آئے تھے لہذا وہ صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی تو آپ ﷺ نے اللہ اکبر پکارا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ و رسول ہوں پھر بلال کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو جنت میں فقط مسلم نفس ہی جائے گا اور آگے یہ فقرہ ذکر کیا ہے۔ (بخاری: 3062) سو اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات اللہ اہل جہنم کو بھی دین کی نصرت کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔

[75]..... بَابُ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے فرقوں میں بٹنے کا بیان

2560- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُحَيِّ الْهُوزَنِيِّ.....

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کھڑے ہو کر فرمایا: ”خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب کے بہتر فرقے ہو گئے۔ اور اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر آگ میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا۔“ [عبداللہ کہتے ہیں: الحراز یمن کا ایک قبیلہ ہے۔]

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَأَحَدَةٌ فِي السَّجْنَةِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ قَبِيلَةٌ

مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ [1].

فوائد: بنی اسرائیل کی طرح یہ امت بھی فرقوں میں بٹے گی یعنی تہتر فرقوں میں ان میں سے صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا۔ ترمذی کی روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ”من ہسی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی.“ وہ کون سا ہوگا فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق پر

① صحیح: أخرجه احمد 102/4 والطبرانی فی الكبير 376/19 (884) والحاکم 128/1

ہوگا یعنی قرآن و سنت پر کیونکہ اس کے علاوہ تیسری چیز اس وقت موجود ہی نہ تھی۔ لہذا قرآن و الحدیث ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

[76]..... بَابُ فِي لُزُومِ الطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت کرنے اور جماعت کے ہمراہ رہنے کا بیان

2561. حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ.....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُوهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) ❶
 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے بری معلوم ہو تو وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک باشت بھی الگ ہو کر مرے گا وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرے گا۔“

فوائد:..... (۱) مسلمانوں کی جماعت جس کا امیر، خلیفہ متعین ہو اس سے چمٹے رہنا واجب ہے اس سے علیحدگی جاہلی موت کا باعث ہے (۲) امیر کے ظلم پر اس کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچنا۔

[77]..... بَابُ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں

2562. أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ.....

حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)) ❷
 ایاس بن سلمہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں۔“

فوائد:..... کسی مسلمان پر اسلحہ سونپنا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسا کرنے والا مومنین کی جماعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ مذاق میں بھی ممکن ہے تانا گیا اسلحہ نقصان کا باعث بن جائے اور اسلامی جمعیت ایک مجاہد سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ سترون بعدی اموراً تنکروا نہا (7052) ومسلم، کتاب الإمامة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين (4767)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبی ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا (277)

محروم ہو جائے۔

[78]..... بَابُ الْإِمَارَةِ فِي قُرَيْشٍ

حکومت قریش میں ہوگی

2563- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ.....

يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عِنْدَهُ سَيِّدُنَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَتْ هِيَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ وَجْهَهُ مَا أَقَامُوا الدِّينَ)). ❶

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”یہ منصب قریش میں رہے گا جو ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔ جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (ایسا ہی ہوگا)۔“

فوائد:..... قریش جب تک دینداری اور لہیت کے پابند رہیں خلافت کے وہی سب سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ بصورت دیگر ان کا حق خلافت ختم ہو جائے گا۔

[79]..... بَابُ فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ

قریش کی فضیلت کا بیان

2564- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُرَيْئَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعٌ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریش، انصار، مرینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع کا حمایتی صرف اللہ اور اس کا رسول ہے۔“

2565- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ.....

❶ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الإیمان، باب مناقب قریش (3500) واحمد 4/94، والطبرانی الكبير 9/338 (780)
❷ صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفارو أسلم، جہینہ وأشجع (6386) ومسلم فی فضائل الصحابة، باب من فضائل غفارو حزینة وجہینة..... (2520)

سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر اسلم اور غفار اپنے حلیف اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو تم انہیں خسارے میں پاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”بے شک وہ ان سے بہتر ہیں۔“ پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر مزینہ اور جہینہ، تمیم اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو کیا تم انہیں خسارے میں پاؤ گے۔“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”وہ ان سے بہتر ہیں۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمٌ وَغَفَارٌ خَيْرًا مِنَ الْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغُطَفَانَ أَتْرَوْنَهُمْ خَيْرًا؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَأِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). قَالَ: ((أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ مُزَيْنَةٌ وَجُهَيْنَةٌ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ أَتْرَوْنَهُمْ خَيْرًا؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَأِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)).

فوائد: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان قبائل کو یہ فضیلت اسلام میں سبقت اور اسلامی احکام کی اچھی ادائیگی کی بنا پر تھی۔ (تفہیم الرواۃ) واللہ اعلم۔

[80]..... بَابُ فَضْلِ أَسْلَمٍ وَغِفَارٍ

اسلم اور غفار قبیلہ کی فضیلت کا بیان

2566- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔“

2567- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ

① اسنادہ ضعیف: جب کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ أخرجه البخاری، فی المناقب، باب ذکر اسلم وغفار ومزینہ..... (3515-3516) ومسلم، فی فضائل الصحابه، باب من فضائل غفارو أسلم..... (2522)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب دعاء النبی لغفارو أسلم (6376-6377) واحمد 148-147/5

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعُصِيَّةٌ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ)).^①

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے قبیلہ غفار کو مغفرت کی اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھا۔ اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

فوائد:..... (۱) غفار و اسلم تو قبیلے ہیں جب کہ عصیہ یہ قبیلہ یا جماعت کا نام ہے (۲) شرح السنۃ میں ہے کہ اسلم و غفار چونکہ بلا جنگ مسلمان ہوئے تھے لہذا آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی۔ غفار حجاج کا سامان چرانے میں ملزم تھے تو آپ ﷺ نے ان کی اس برائی کے مٹا دینے کی دعا کی۔ اور عصیہ نے بڑھوئے کے پاس قراء کو شہید کیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کرتے رہے (تفتیح الرواۃ: 202/2)

[81]..... بَابُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنے کے عدم جواز کا بیان

2568- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَشَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ: ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَالْحِلْفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَحِدَّةً)).^②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنا جائز نہیں اور جاہلیت کی اچھی بات پر معاہدے کو اسلام نے اور بھی مضبوط اور طاقت ور بنا دیا ہے۔ شریک سے کہا گیا: کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“

فوائد:..... (۱) ”حلف“ اصل میں ایک دوسرے کی نصرت و مدد کا معاہدہ ہے اسلام میں فقط وہی حلف قابل قبول ہے جو مظلوم کی مدد صلہ رحمی اور حق کی نصرت کے لیے کیا گیا ہو۔ (۲) کفار سے ایسے حلف، معاہدے اب درست نہیں البتہ کبھی اسلام ہوا ہو تو اسے برقرار رکھا جائے گا۔ (۳) اس حدیث میں مسلمانوں کو جارحیت کا سبق دیا جا رہا ہے کہ کافروں سے صلح کے معاہدے نہیں کرنے بلکہ میدانوں میں ان کی سرکوبی

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المناقب، باب ذکر اسلم و غفار و مزینہ..... (3513) و مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب دعا النبی لغفار و اسلم (6382)

② اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4370) نیز مسند موصلی میں (6902) میں ام سلمہ اور صحیح ابن حبان (4371-4372) میں حمیر بن مظعم کی حدیثیں اس کی شاہد ہیں۔

کر کے فتنے کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہاں اگر کبھی تیاری بھرپور نہ ہو مسلمان کمزور ہوں تو ایسی صورت میں صلح حدیبیہ کو نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[82]..... بَاب فِي مَوْلَى الْقَوْمِ وَابْنُ أُخْتِهِمْ مِنْهُمْ

کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور بھانجا اسی میں داخل ہے

2569- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ
أَكَانَ أَنَسُ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
لِلنُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ
مِنْهُمْ قَالَ نَعَمْ)) ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: کیا انس رضی اللہ عنہ
ذکر کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے نعمان بن مقرن سے
فرمایا: ”کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے؟“ کہا:
ہاں۔

2570- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ.....

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ
مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) ❷

کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا آزاد
کردہ غلام قوم کا حلیف ہے اور قوم کا بھانجا اسی میں داخل
ہے۔“

فوائد: تو میں، قبائل اگرچہ باپ دادوں کی طرف سے وجود میں آتے ہیں لیکن شریعت کے
مطابق بھانجا اور آزاد کردہ غلام بھی قوم کا حصہ شمار ہوگا۔

[83]..... بَاب فِي الَّذِي يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

اس شخص کے متعلق جو آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے

2571- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ.....

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس (3156) ومسلم، کتاب الزکاة، باب أعطاه المؤلفة قلوبهم علی الإسلام (1059)

❷ اسنادہ ضعیف: کثیر بن عبد اللہ ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے دیکھئے مجمع الزوائد (960-961-962) اور دیکھئے نصب

سیدنا عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے کھڑا تھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے، یا (کوئی آزاد کردہ غلام) اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرے، اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نفل اور فرض عبادت قبول نہ ہوگی۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)) ❶

2572- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ

سیدنا سعد بن زین العابدین اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔“

عَنْ سَعْدِ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)) ❷

فوائد: جانتے پوچھتے ہوئے بچے کا اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ اس کے لیے یہ قطعی جائز نہیں اسی جب لوگوں نے آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد رضی اللہ عنہ کے نام سے پکارا تو اللہ نے ڈانٹ دیا اور فرمایا: ﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ﴾ (الاحزاب: 4) اور اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ تو تمہارے منہ بولے باتیں ہیں۔ آگے فرمایا: ﴿أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ (الاحزاب: 5) ان کو ان کے باپوں کے ساتھ پکارو۔ یہ اللہ کے ہاں زیادہ قابل انصاف بات ہے۔ لہذا منہ بولے بیٹے کی ولدیت کے خانے میں اس کے اصل باپ کا نام ہی درج کرنا چاہیے۔ (واللہ الموفق)



❶ اسنادہ ضعیف: صاحب تخریج نے شہر بن حوشب پر سند موصولی (6370) میں فیصلہ کن بحث کی ہے، أخرجه الترمذی، کتاب الوصایا، باب ماجاء لا وصیة لوارث (2121) وابن ماجه، کتاب الدعایا، باب لا وصیة لوارث (2712)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان (4326) و مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من رغب عن ابيه وهو يعلم (216-217)

۱۸..... ومن کتاب البیوع

خرید و فروخت کے بیان میں

”بیوع“ بیع کی جمع ہے بیع، باب بَاعَ يَبِيعُ سے مصدر ہے اس کا معنی، بیچنا، فروخت کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر ابن قدامہ رحمہ اللہ اس کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ ”اپنا مال دوسرے اور دوسرے کا مال اپنی ملکیت میں لیتے ہوئے تبادلہ کرنا“ (المغنی 3/559)

[1]..... باب فِي الْحَلَالِ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ

حلال اور حرام کے واضح ہونے کا باب

2573- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ.....

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حلال و حرام ظاہر ہے ان کے علاوہ کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس کی عزت اور دین محفوظ ہو گئے۔ جو مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا۔ اس چرواہے کی طرح (جو شاہی) چراگاہ کے ارد گرد جانور چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی جانور اس میں داخل ہو جائے۔ اور ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُتَشَابِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرعى حَوْلَ الْجَمَى فَيُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ جَمَى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
 پورا جسم درست ہوتا ہے۔ جب وہ خراب ہوتا ہے تو
 پورا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔“

فوائد: (۱) دین میں بعض امور متشابہ ہیں جنہیں قرآن کے مطابق راخون فی العلم ہی جانتے ہیں عام بندے کی رسائی ان تک ممکن نہیں اس لیے عامی کے لیے ان سے بچنا ہی دین و عزت کی حفاظت کا باعث ہے (۲) ایک غیر محسوس، غیر واضح چیز کو محسوس مثال کے ذریعے ذہن کے قریب کر دینا مسنون اور بات سمجھانے کا بلوغ طریقہ کار ہے (۳) جسم کی اصلاح کا دار و مدار دل کی اصلاح پر ہے۔

[2]..... بَابُ دَعْوَى مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ

مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر واضح کو اختیار کرنے کا بیان

2574- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ.....

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے
 پوچھا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟
 انہوں نے کہا: ”آپ سے کسی آدمی نے مسئلہ پوچھا مجھے
 معلوم نہیں کونسا مسئلہ تھا آپ نے فرمایا: ”مشتبہ چیزوں کو
 چھوڑ کر غیر مشتبہ چیزوں کو اختیار کرو۔“

فوائد: مشکوک کاموں کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اپنانا یہ سنت کی پیروی اور ایمان کی علامت ہے کیونکہ مشکوک کام محرمات کی سرحد ان کا کنارہ ہیں حدیث میں اس کی مثال یوں بیان دی گئی ہے ”کراعی سیری حول الحمی یوشک ان يقع فیہ.“ یعنی مشکوک کام کرنے والے کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ (محرمات) کے گرد (بکریاں) چراتا ہے قریب ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔

2575- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ
 أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَكْرَزٍ الْفُهْرِيِّ.....

① متفق علیہ: کتاب الإیمان، باب فضل من استراء لدينه (52) ومسلم، کتاب المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات (4070)

② صحيح ابن حبان (722) اخرجہ الترمذی فی صفة القيامة، باب (60) (2518) والنسائی، کتاب الأشربة، باب الحث علی ترک الشبهات (5727)

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم گناہ اور نیکی کے متعلق پوچھ رہے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کر کے اپنے سینہ پر ماریں۔ اور آپ نے تین بار فرمایا: ”اے وابصہ! اپنے دل سے فتویٰ پوچھ اپنے نفس سے پوچھ نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو۔ گناہ وہ ہے جس سے دل میں کھٹکا ہو۔ اور سینے میں شک ٹھہرے اگرچہ لوگ تجھے بار بار فتویٰ دیں۔“

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْابِصَةَ ((جَنَّتْ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضْرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ يَا وَابِصَةُ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ)) ❶

فوائد: یہ نیکی و گناہ کی جامع تعریف اور منفقہ علامت ہے لیکن یہ علامت ان نفوس قدسیہ کے لیے ہے جن کی فطرتیں سالم ہوں گناہوں کی آلودگیوں سے گبڑ نہ گئی ہوں کیونکہ ایک عادی گناہگار بڑے سے بڑا گناہ یوں اطمینان سے سرانجام دیتا ہے جیسے کوئی معروف اور نیکی کا کام کر رہا ہو۔

[3]..... باب فِي الرَّبَا الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کے سود کے متعلق کا بیان

2576- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.....

ابو حرة رقاشی اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ”میں ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر لوگوں کو ہٹا رہا تھا آپ نے فرمایا: ”یاد رکھو جاہلیت کا تمام سود ختم کر دیا گیا ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے۔ پہلا سود جو معاف کیا جاتا ہے وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اصل مال تمہارا ہے نہ ظلم کرو نہ

عَنْ أَبِي حُرَّةِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِرِمَامٍ نَاقَةٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَدْوَدُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّ رَبَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَضَى أَنْ أَوَّلَ رَبَّا يُوضَعُ رَبَّا عَبَّاسٍ

❶ منقطع: زبیر نے ابوب سے نہیں سنا لیکن شواہد کی بناء پر یہ صحیح ہے جیسا کہ نواس بن سمان کی مسلم کتاب البر والصلۃ باب تفسیر البر والایم (2553) میں حدیث ہے۔

بُن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ تم پر ظلم کیا جائے گا۔
 لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تَظْلَمُونَ»۔¹

فوائد: (۱) سود ایک ایسا قرض ہے جو معیشت، غریبوں کی کمائی کو سیونک (کڑی کھانے والا کیڑا) کی طرح چاٹ کر جاتا ہے اور معاشرے میں بربادی اور غربت و افلاس کا سبب بنتا ہے اسی لیے قرآن میں انتہائی سختی سے اس سے روکا گیا ہے فرمان اللہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ^۲ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تَبَتُّمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹-۲۷۸﴾ (البقرہ: 279-278) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور لقمہ سود چھوڑ دو اگر تم (حقیقی) مومن ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ گویا سودی لین دین اللہ سے جنگ کے مترادف ہے ایسی حالت میں بربادیاں کس طرح ٹل سکتی ہیں۔ (۲) داعی کو سب سے پہلے عمل کی دعوت رکھنی چاہیے جو کہ انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

[4]..... بَابِ فِي آكَلِ الرِّبَا وَمُؤْكَلِهِ

سود کھانے اور کھلانے والے شخص کے ملعون ہونے کا بیان

2577- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ.....
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ النُّعْمَانِ كَتَبَتْ يَدَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَنَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرِّبَا أَنَّهُ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ. ^۳

سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔“

[5]..... بَابِ فِي التَّشْدِيدِ فِي آكَلِ الرِّبَا

سود کھانے والے کے متعلق وعید کا بیان

2578- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : سَيِّدَنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَتْ يَدَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَنَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرِّبَا أَنَّهُ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ. ^۴

فرمایا: ”ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو اس بات کی

۱ اسنادہ ضعیف: لیکن ج کے بیان میں جابر کی لمبی حدیث اور ابن ابی شیبہ 15/26 (19009) میں عمرو کی حدیث اس کی شاہد ہے جس کی وجہ سے صحیح ہے۔

۲ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب مساقہ، باب آکل الربا ومؤکلہ (3333)

پرواہ نہ ہوگی کہ وہ حلال مال لیتا ہے یا حرام۔“ ❶

[6]..... بَاب فِي الْكُسْبِ وَعَمَلِ الرَّجُلِ بِيَدِهِ

کمانے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کا بیان

2579- أَخْبَرَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ أَطْيَبِ كُسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ أَطْيَبِ كُسْبِهِ))..... ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا عمدہ کھانا وہ ہے جو اس کی پاک کمائی سے ہو اور اس کی اولاد بھی اس کی پاک کمائی سے ہے۔“

فوائد:..... (۱) سب سے زیادہ استعمال کا حقدار وہ مال ہے جو بندے کی پاکیزہ کمائی کا نتیجہ ہو (۲) بیٹا بھی چونکہ بندے کے نیک کمائی سے ہوتا ہے اس لیے بیٹے کا مال باپ کے لیے بلا اجازت لے لینا، اس مال میں تصرف کرنا جائز و درست ہے۔

[7]..... بَاب فِي التُّجَّارِ

تاجروں کا بیان

2580- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ.....

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبُقْعِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ حَتَّى إِذَا اشْرَأَبُوا قَالَ: ((التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَّقْ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: كَانَ

اسماعیل بن رفاعہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے تاجروں کو متوجہ کر کے فرمایا: ”اے تاجروں کے گروہ! تاجر قیامت کے دن فاسقوں میں ہوں گے مگر جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ابو نعیم کہتے تھے۔ عبید اللہ بن رفاعہ حالانکہ وہ

❶ صحیح: اخرجہ البخاری، کتاب البيوع، باب قول الله (يا ايها الذين آمنوا.....) (2083) والنسائي، کتاب البيوع، باب اجتناب الشبهات في الكسب (4466)

❷ اسنادہ ضعیف: لیکن حدیث صحیح ہے و صحیح ابن حبان (4259-4260-4261) و ابوداؤد، کتاب الإمامة، باب الرجل يأكل من مال ولده (3528) و الترمذی، کتاب الأحكام، باب ماجاء أن الوالد يأخذ من مال ولده (1358)

أَبُو نَعِيمٍ يَقُولُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ رِفَاعَةَ
 وَإِنَّمَا هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ. ❶

فوائد:..... تجارت کانٹوں کی بیج ہے جس میں سنبھل سنبھل کر پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے کیونکہ تجارت کے اندر اونچ نیچ کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے اس لیے تاج کو شریعت کا پاس کرتے ہوئے خوفِ خدا کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہیے۔

[8]..... بَابُ فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ

سچے تاجر کا بیان

2581- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
 ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ
 وَالصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ)) قَالَ: عَبْدُ
 اللَّهِ لَا عِلْمَ لِي بِهِ إِنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ
 أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ: أَبُو حَمْرَةَ هَذَا هُوَ
 صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مَيْمُونُ الْأَعْوُرُ. ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سچا امانت دار تاجر نبیوں، صدیقیوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“
 عبد اللہ کہتے ہیں: ”مجھے اس بات کا علم نہیں کہ حسن نے ابو سعید سے سنا کہ نہیں۔ اور ابو حمزہ نے اس طرح کہا کہ وہ ابراہیم کا ساتھی ہے اور وہی میمون اعور ہے۔“

[9]..... بَابُ فِي النَّصِيحَةِ

خیر خواہی کا بیان

2582- حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ.....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ
 وَإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. ❸

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی بیعت کی کہ: ”نماز پڑھوں گا، زکوٰۃ دوں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔“

❶ اسنادہ حید: صحیح ابن حبان (4910) وأخرجه الطبرانی في الكبير 44/5 (4540) وعبدالرزاق (2099)

❷ ضعيف منقطع: لكن شواهدك بناءً برحسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث

على المكاسب (2139) وأخرجه الطبرانی في الاوسط (7390) والدارقطني 7/3 والحاكم 6/2

❸ متفق عليه: البخاری، کتاب الإیمان، باب قول النبی اللہین النصیحة (57) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن اللہین

فوائد: (۱) امام، امیر کسی بھی شریعی مسئلے پر اپنے ماموروں سے بیعت لے سکتا ہے اگرچہ وہ امور فرائض سے ہی تعلق رکھتے ہوں (۲) سبھی مسلمانوں کی خیر خواہی ایمان کا تقاضا ہے۔

[10]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

دھوکہ دینے کی ممانعت کا بیان

2583- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ

ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِطَعَامِ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَأَعَجَبَهُ حُسْنُهُ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فِي جَوْفِهِ فَأَخْرَجَ شَيْئًا لَيْسَ كَالظَّاهِرِ فَأَقْفَبَ بِصَاحِبِ الطَّعَامِ ثُمَّ قَالَ: ((لَا غِشَّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَشْنًا فَلَيْسَ مِنَّا)) ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے بازار میں غلہ کے پاس سے گذرے وہ آپ کو اچھا لگا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ اور کچھ غلہ نکالا جو اوپر والے کی طرح نہیں تھا۔ تو آپ نے اناج والے کو ڈانٹا پھر فرمایا: ”مسلمانوں میں دھوکہ بازی نہ ہو۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں۔“

فوائد: (۱) مسلمان کو دھوکہ دینا حرام ہے۔ (۲) ”فلیس منا“ سے مراد امام نووی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ”ومعناه ممن اهتدى بهدى و عملى و حسن طريقتى

کما يقول الرجل اذا لم يرض فعله لست منى .“ (تحفة الاحوذى: 4/453) اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان اشخاص میں سے نہیں جو میری سیرت کو اپناتے ہیں اور میرے علم و عمل اور اچھے طریقے کی پیروی کرتے ہیں جیسے کہ آدمی جب کسی کے کام سے خوش نہیں ہوتا تو کہتا ہے تو ہم سے ہی نہیں ہے۔ جبکہ سفیان رضی اللہ عنہما زجر و توخ کے لیے اس کی کوئی تاویل ہی نہیں کرتے تھے۔ سیدھا مسلمانوں کی جماعت سے خارج قرار دے دیتے۔

[11]..... بَابُ فِي الْغَدْرِ عَهْدِ شَكْنِي كَيْ مَتَعَلَقِ

2584- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن مسلم میں اس کا شاہد موجود ہے لہذا ہے حدیث صحیح ہے، اخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبی من غشنا فلیس منا (102) و ابو داؤد، کتاب الإجارة، باب فی النهی عن الغش (4352) و ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب النهی عن الغش (2224)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ كَتَبَ هِيَ كَمَا نَبِيُّ ﷺ لَمْ يَنْفَعْنَا فِيهَا: "قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا کہا جائے (لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرُهُ فَلَانِ)) ❶۔

گاہ: "یہ فلاں کی غداری (کی علامت) ہے۔"

فوائد: دھوکے بازوں کو قیامت کو جھنڈے فراہم کیے جائیں گے اور جو کہ قیامت کو عظیم رسوائی کا سبب ہوں گے وہ دُور سے ہی پہچانے جائیں گے۔ العیاذ باللہ

[12].... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان

2585- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ سَيِّدِنَا مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ مَرَّتَيْنِ)) ❷۔

سیدنا معمر بن عبد اللہ بن نافع بن نضلة عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "ذخیرہ اندوزی گنہگار ہی کرتا ہے۔" دومرتبہ ایسے کہا۔

فوائد: ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ مال کثیر مقدار میں لے کر اس نیت سے جمع کر لینا جب کہ اس کی قلت کی بنا پر اس کی قیمت بڑھے گی تو مارکیٹ میں لے آئیں گے یہ حرام ہے ہاں اگر مال کثیر مقدار میں مارکیٹ میں موجود ہے تو اس کے جمع کر لینے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم)

2586- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمَحْتَكِرُ مَلْعُونٌ)) ❸۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور غلہ روکنے والے پر لعنت کی جاتی ہے۔"

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحزبة والموادعة، باب اثم الغادر للبر والفاجر (3186-3187) ومسلم، کتاب الجهاد، باب تحريم الغدر (4508)

❷ صحيح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم الاحتكار في الاقوات (4098) وصحيح ابن حبان (4936)

❸ ضعيف: اخرجہ ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحكرة والحلب (2153) والبيهقي في البیوع، باب ما جاء في الاحتكار 30/6

[13]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُسْعَرَ فِي الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں قیمت مقرر کرنے کی ممانعت کا بیان

2587- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ وَقَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السَّعْرُ فَسَعَّرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْخَالِقُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَاقُ الْمُسَعِّرُ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں مہنگائی ہوئی تو لوگوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! مہنگائی ہو گئی ہے آپ ہمارے لئے قیمت مقرر کر دیں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ہی پیدا کرنے والا اور سمیٹنے والا ہے۔ رزق دینے والا ہے قیمت مقرر کرنے والا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے ایسی چیز طلب نہ کرے گا جو میں نے اس سے ظلم سے لی ہو خواہ جان ہو یا مال۔“

فوائد:..... (1) حاکم کی طرف سے اشیاء کی قیمتیں مقرر کرنا درست نہیں کیونکہ ہر تاجر کو جائز ہے کہ وہ مناسب انداز میں جتنا چاہے نفع کمائے البتہ اگر تجارتی بھگت سے ناجائز منافع کمانے لگیں تو ایسے وقت میں صارفین کی سہولت کا خیال رکھنا حکومت کا فرض ہے اور وہ تاجر کو لگام دے سکتی ہے کیونکہ قاعدہ ہے ”الضرورات تبیح المحظورات“ ضروریات ممنوع امور کو جائز کر دیتی ہیں۔ (2) تاجر پر ظلم یوں ہے کہ ایک چیز اس نے دس روپے میں خریدی ہے سرکاری ریٹ اس کا نو روپے مقرر کر دیا جاتا ہے لازماً تاجر کا یہ نقصان حاکم کے سبب ہے۔

[14]..... بَاب فِي السَّمَاْحَةِ

رعایت کرنے کا بیان

2588- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

جِرَاشٍ.....

❶ صحیح : ابن حبان (4935) و اخرجه ابوداؤد، کتاب الإجارة، باب فی التسعیر (3451) و الترمذی، کتاب البيوع، باب

ما جاء فی التسعیر (1314)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک آدمی کی روح کو فرشتے ملے انہوں نے کہا: تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا: ”نہیں“ فرشتوں نے کہا: ”یاد کرو۔“ اس نے کہا: ”میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے درگزر کریں۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم بھی اس سے درگزر کرو۔“

أَنَّ حَذِيفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا عَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرَ قَالَ كُنْتُ أَدَايِنُ النَّاسِ فَأَمُرُ فَيَأْتِي أَنْ يُنْظَرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُؤَسِّرِ)). قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)). ❶

فوائد: (۱) ”تجاوز“ میں یہ تینوں معنی آتے ہیں (۱) مہلت دینا (ب) معاف کر دینا (ج) اچھے طریقے سے طلب کرنا (۲) چھوٹی سی نیکی بھی جب خلوص کے ساتھ کی جائے تو وہ بہت سی غلطیوں کے کفارے کا سبب بن جاتی ہے (۳) بذات خود نیکی نہ بھی کی جائے فقط حکم سے بھی وہ ثواب حاصل ہو جاتا ہے جو بذات خود کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۴) پچھلی امتوں کے واقعات جو بطور مدح بیان ہوئے ہیں وہ ہمارے لیے بھی قابل عمل ہیں۔

[15]..... بَابُ فِي الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

بیچنے والے اور خریدنے والے کو جدا نہ ہونے تک اختیار ہے

2589- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

سیدنا حکیم بن حزام بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو بیچ کرنے والے جدا نہ ہونے تک اختیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ دونوں بیچ بولیں اور بات ظاہر کر دیں تو ان کی بیچ میں برکت ہوگی۔ اگر وہ جھوٹ بول کر عیب چھپائیں تو ان کی بیچ سے برکت مٹ جائے گی۔“

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنَّ صَدَقًا وَبَيْنَا بُرْدَكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتْمًا مُحِقَّ بَرَكَتُهُ بَيْعَهُمَا)). ❷

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب البيوع، باب من أنظر مؤسراً (2077) واحمد 5/395

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب البيوع، باب إذا بین البیعان، لم یکتما ونصحا (2079) و ابو داؤد، کتاب الإحارة، باب فی اخیار المتبايعین (3459)

فوائد:..... (۱) دو باہم بیع کرنے والے اشخاص جب تک بیع کرنے کے بعد اسی مجلس میں اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں تب تک انہیں بیع کے فسخ کرنے کا اختیار ہے ان کے جدا ہوتے ہی فسخ کا اختیار ختم ہو جائے گا الا یہ کہ شرط لگائی گئی ہو (۲) بیع کرتے ہوئے صدق و اطہار سے کام لینا چاہیے چاہے اس سے بظاہر نقصان ہوتا ہی نظر آتا ہو لیکن یہ معاہدہ کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہے۔

2590۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ① سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16]..... بَابُ إِذَا اُخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ

خرید و فروخت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان

2591۔ أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْبَيْعَانِ إِذَا اُخْتَلَفَا وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالِ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَانِ الْبَيْعَ)). ②

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب بائع اور مشتری آپس میں اختلاف کریں اور بیع کی چیز بعینہ موجود ہو مگر ان میں سے کسی کے کوئی دلیل بھی نہ ہو تو بائع کی خریدنے اور بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی۔ یا وہ دونوں بیع واپس کر دیں۔“

فوائد:..... سامان بعینہ موجود ہو اس دوران اختلاف ہو جائے تو دو صورتیں ہوں گی یا تو بیچنے والے کی بات مان لی جائے یا پھر بیع فسخ کر دی جائے کیونکہ ایسے وقت میں یہی دو صورتیں قابل عمل اور آسان نظر آتی ہیں۔

[17]..... بَابُ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت کا بیان

2592۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ.....

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

② صحیح: مسند موصلی (4984) و ابوداؤد، کتاب الإجارة باب اذا اختلف البيعان والمبيع قائم (3511) والنسائی، کتاب البيوع، باب اختلاف المتبايعين في الشمس (4662)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْزِكَهُ)) ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔“

فوائد: (۱) ایمان باللہ اول اور ایمان بالآخرت یہ آخر میں ہے درمیان میں ایمان بالرسول والکتب والملائکہ والقدر کا تذکرہ خود بخود ان کے ضمن میں آجاتا ہے لہذا ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا (۲) ایک بھائی کی اگر بات چل رہی ہے دوسرا بیچ میں آکر اپنی بات شروع کر دے یا دلچسپی کا ظہار کر دے تو یہ پہلے خریدار کی دل آزاری کا باعث بنے گی کیونکہ اس سے لازماً بائع مہنگے دام پر اصرار کرے گا پھر یا تو خریدار کو چیز مہنگی خریدنی پڑے گی یا جو بھل دل کے ساتھ چھوڑنی پڑے گی۔

[18]..... بَابُ فِي الْخِيَارِ وَالْعَهْدَةِ

غلام کی بیع میں اختیار کا بیان

2593- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ)) ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غلام کی ضمانت تین دن ہے۔“

2594- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ)) فَفَسَّرَهُ قَتَادَةُ إِنْ وَجَدَ فِي الثَّلَاثِ عَيْبًا رَدَّهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ. ❸

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غلام کی کفالت تین دن ہے۔“ قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر ایسے کی ہے کہ اگر تین دن میں غلام میں کوئی عیب پائے تو دلیل کے بغیر اسے واپس کر سکتا ہے۔ اگر تین دن کے بعد پائے تو دلیل کے بغیر واپس نہیں کر سکتا۔“

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على حطبة أخيه حتى يأذن اوبترك (3449) وأخرجه ابن

ماجه، كتاب التجارات، باب من باع عبيا مليينه (4246)

❷ ضعيف: أخرجه ابو داؤد، كتاب الإجارة، باب في عهدة الرقيق (3506) وابن ماجه، كتاب التجارات باب عهدة الرقيق (2245)

❸ ضعيف: سابقه حديثه كمرر ہے۔

[19]..... بَاب فِي الْمُحَفَّلَاتِ

مصراة کا بیان

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً أَوْ لِقْحَةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مصراة بکری یا اونٹنی خریدے اسے تین دن اختیار ہے اگر اسے واپس کرے تو ساتھ غلے کا ایک صاع دے مگر گندم نہ ہو۔“

فوائد:..... ”مصراة“ سے ایسے جانور مراد ہیں جس کو مہنگا بیچنے کے لیے اس کا دودھ نہ دھویا جائے اور جب مشتری خریدنے والا اس کا دودھ دھوتا ہے تو دودھ وافر ہونے کی وجہ سے بہت متاثر ہوتا ہے اور جانور خرید لیتا ہے لیکن گھر جا کر دوبارہ دھونے سے دودھ کی وہ مقدار حاصل نہیں ہوتی تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ وہ تین ایام کے اندر اندر یہ جانور اور اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا واپس کر دے جو کہ گندم نہ ہو۔ اس پر بعض نادان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ قرار دیتے ہیں کہ دیکھیں جی دو تین دن جانور کا دودھ استعمال کیا بدلے میں صرف ایک صاع گندم کا یہ بات نہیں بنتی حالاں یہ اعتراض ان کی اپنی فقہت صفر ہونے کی دلیل ہے کہ جس نے اس کا دودھ استعمال کیا ہے لازماً اس نے اس جانور کے چارے کا بھی بندوبست کیا ہے دودھ تو چارے کے بدلے ہو گیا اور غلے یا بعض روایتوں کے مطابق کھجور کا ایک صاع تو جانور لوٹانے پر دیتا ہے دوسرا اگر اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی عدم فقہت ثابت ہوتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو ان کے نزدیک بھی فقہ واجتہاد کے امام ہیں امام بخاری رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ساتھ ہی ان کا فتویٰ نقل کرتے ہیں (دیکھیے حدیث نمبر 2148, 2149 بخاری) کہ وہ بھی اس کے مطابق ہی فتویٰ دیتے ہیں لہذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ مذکورہ حدیث کو قیاس جلی کے مخالف قرار دے کر رد کرنا سراسر بے علمی و جہالت ہے بس یہی وجہ ہے کہ احناف کے امام زفر رضی اللہ عنہ بھی جمہور کے موافق ہی فتویٰ دیتے ہیں۔ (بدایۃ المجتہد 2/ 144) اس بارے

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب النهی للبائع أن يحفل الإبل والبقر والغنم..... (2150) ومسلم، کتاب البیوع، باب حکم بیع المصراة (3811)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اصل میں اصول صرف دو ہی ہیں قرآن اور سنت اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ انہی کے تابع ہیں سنت (حدیث مصرّاة) تو قائم بنفسہ ہے اور قیاس فرع ہے تو اصل کو فرع کے بدلے کیسے رد کیا جاسکتا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (اعلام الموقعین 2/330)

[20]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکہ کی بیع کی ممانعت کا بیان

2596- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❶
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکہ کی بیع سے منع کیا۔

فوائد:..... ”بیع غرر“ اس میں بے شمار مسائل ہیں مثلاً بھاگے غلام کی خرید و فروخت اسی طرح معدوم اور مجہول اور ایسی چیز جو بیچنے والے کی ملکیت میں نہ ہو، پانی میں مچھلی کی بیع وغیرہ ایسی جمع بیوع باطل ہیں۔ لیکن ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے جیسے گھر کا سامان گھر سمیت اور حاملہ بکری جس کے تھنوں میں دودھ بھی ہو کو بیچنا ان کی بیع درست ہے کیونکہ گھر کا سامان دروازے کھڑکیاں وغیرہ ظاہری حالت کے مطابق ہی ہوتے ہیں (مزید دیکھیے: احکام الأحكام شرح عمدة الأحكام 3/139)

[21]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

پھلوں کی بیچنے کی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان

2597- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچنے والے ظاہر ہونے سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔

فوائد:..... پھل پکنے سے قبل اسکی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ جب پھل ابھی کچا ہو تو ممکن ہوتا ہے کہ

❶ صحیح: اخرجه مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصة والبیع الذی فیہ غرر (3787) وابدوؤد، کتاب البیوع والإحارات، باب بیع الغرر (3376) و الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراهیة بیع الغرر (1230)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب بیع التمار، قبل أن یبدو صلاحها (2194) و مسلم، کتاب البیوع، باب النهی عن بیع التمار قبل یبدو صلاحها بغیر شرط القطع (3840)

کوئی آفت آجائے اور مطلوبہ مقدار حاصل نہ ہو سکے ترمذی میں حدیث ہے ”نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع العنب حتى يسودَّ و عن بيع الحب حتى يشتدَّ.“ (ترمذی: 1246) آپ ﷺ نے انکوور کی خرید و فروخت سیاہ ہونے سے قبل اور دانے کی خرید و فروخت پکنے سے قبل کرنے سے روکا ہے۔ پک جانے کے بعد ایک مقدار کا اندازہ کرنا ممکن ہوتا ہے دوسرا آفت سے بھی قدرے امن ہوتا ہے۔

[22]..... بَاب فِي الْجَائِحَةِ

پھلوں میں مصیبت پہنچنے کا بیان

2598- أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ ابْتاعَ ثَمْرَةً فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالٌ أُحِيلَتْ بِغَيْرِ حَقِّ)). ①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پھل خریدے پھر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو بیچنے والا اس سے کچھ نہ لے تو اپنے بھائی کا ناحق مال کیسے لیتا ہے؟“

فوائد:..... ابھی فقط بات ہوئی ہے سو وہ طے ہوا ہے درختوں سے پھل اتارا نہیں گیا لیکن کوئی آفت آگئی اور مال تباہ ہو گیا۔ ایسی صورت میں بیچنے والے کو چاہیے کہ قیمت نہ لے کیونکہ اب یہ فقط سودے کی قیمت ہے جب کہ مشتری مال سے محروم ہو گیا ہے ہاں اگر وہ مال اتار کر محفوظ کر لیتا پھر اگر کوئی آفت آجاتی تو یہ اور بات تھی (واللہ اعلم)

[23]..... بَاب فِي الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ

بیع محاقلہ اور بیع مرابنہ کا بیان

2599- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ الْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْبُرِّ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مرابنہ سے منع فرمایا، عبد اللہ کہتے ہیں: محاقلہ یہ ہے کھیتی، گندم کے بدلہ میں بیچی جائے اور لوگ کہتے ہیں:

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاة، باب وضع الجوائح (3952) والنسائی، کتاب البيوع، باب وضع الجوائح (4540) وابن ماجہ، کتاب التجارات، باب بیع الثمار سنین والجائحہ (2219)

وَقَالُوا كَذَلِكَ يَقُولُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ .^❶ ابن مسیب بھی اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد: (۱) ”محاقلہ و مزابنہ“ دونوں بیع حرام ہیں (۲) ”محاقلہ“ کہتے ہیں پکی کھتی کو پکی کھتی کے بدلے یعنی گندم کی بالی میں موجود دانے کے بدلے بیع اسی طرح ”مزابنہ“ تیار کھجور کی درخت پر لگی کھجور کے ساتھ بیع کرنا ان میں چونکہ ایک طرف معلوم پیمانہ جب کہ دوسری طرف مقدار مجہول ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

[24]..... بَابُ فِي الْعَرَايَا

بیع عریا کا بیان

2600- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطْبِ وَكَمْ يَرَخَّصُ فِي غَيْرِ ذَلِكَ .^❶
سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پکی اور پکی کھجوروں کے بدلہ میں عریا کی فروخت کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ کسی چیز میں (بیع عریا) کی اجازت نہیں دی۔

فوائد: ”عریا“ عربیہ کی جمع ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی باغ کا مالک کسی فقیر، مسکین کو کھجور کا ایک درخت صدقہ کر دیتا ہے اب جب وہ فقیر اس درخت سے کھجوریں اتارنے آتا ہے تو اسے تنگی محسوس ہوتی ہے تو مالک یوں کرتا ہے کہ اس درخت کے پھل کا اندازہ کر کے اس فقیر کو اپنے پاس سے اتنا اترا ہوا پھل دے دیتا ہے یہ صورت بیع کی جائز ہے لیکن یہ بیع پانچ وسق تقریباً چھ سو تیس کلوگرام سے کم میں جائز ہے (دلیل کے لیے دیکھیے: بخاری: ۲۱۹۰)

[25]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2601- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

- ❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب البیوع ۱ باب بیع الزیوب بالزیوب والطعام بالطعام (2173) و الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی العریا والرخصة فی ذلك (1300) وابن ماجه، کتاب التجارات، باب بیع العریا بخرسها ثمرأ (2268) و (2269)
❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الزیوب بالزیوب والطعام بالطعام (2173) و مسلم، کتاب البیوع، باب تحريم بیع الرطب بالتمر إلا فی العریا (2855)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتِئَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).^① غلہ خریدے۔ قبضہ کرنے سے پہلے اسے آگے نہ بیچے۔“ جو

فوائد:..... مال غلے کو قبضے میں لینے سے قبل فروخت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ”ربح مالم يضمن“ کے زمرے میں آتا ہے یعنی ایسا نفع جو ضمانت کے بغیر حاصل کیا گیا ہو جو کہ اسلام میں جائز نہیں کیونکہ جس مال کے نقصان کا بندہ ذمہ دار نہ ہو اس کا نفع اٹھانا بھی اس کے لیے جائز نہیں ہوتا۔

[26]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعِ

ایک بیع میں دو شرطوں کی ممانعت کا بیان

2602- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ.....

عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَلْفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يُضْمَنْ.^②

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع اور قرض سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطوں سے بھی منع فرمایا نیز آپ نے اس چیز کے فائدے سے بھی منع فرمایا جس پر قبضہ نہ ہو۔

فوائد:..... ”سلف و بیع“ امام بغوی رحمہ اللہ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: کوئی کہے میں تمہیں غلام نقد ایک ہزار کا دوں گا اور لیٹ ادائیگی کی صورت میں دو ہزار کا (شرح السنۃ: ۳/۳۰۶) ”شرطین فی بیع“ ایک بیع میں دو شرطیں امام بغوی رحمہ اللہ نے سابقہ صورت کو ہی ”شرطین فی بیع“ کی صورت قرار دیا ہے۔ ”ربح مالم يضمن“ اس کی صورت یوں ہے کہ آپ ایک آدمی سے مال خریدتے ہیں سودا ہو چکا ہے مال بھی اس آدمی کے گودام میں ہی ہے کہ آپ کسی دوسرے خریدار کو وہ مال فروخت کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں گودام میں مال پڑا ہے آپ وہاں سے اٹھالیں۔ اب مال اٹھانے سے قبل نقصان کی ذمہ داری مالک گودام کی ہے اور اٹھانے پر یہ ذمہ داری اگلے خریدار پر ہوگی جب کہ آپ کو بیٹھے بٹھائے بغیر کسی خدشے کے نفع حاصل ہو گیا یہ حرام ہے۔

① متفق علیہ: اخرجه البخاری، کتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي (2126) ومسلم، کتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (3819)

② حسن: صحيح ابن حبان (4321) واخرجه ابوداؤد، کتاب البيوع، باب في الرجل يبيع ماليس عنده (3504) والنسائي، کتاب البيوع، باب يبيع ماليس عند البائع (4625)

[27]..... بَابُ فَيْمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

صاحب مالک غلام بیچنے والے کا بیان

2603- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ)).¹ شرط نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔

فوائد:..... غلام کی اپنے مال پر چونکہ کلی ملکیت نہیں ہوتی اس لیے خرید و فروخت کے موقع پر مال کی الگ سے بات کرنا پڑے گی۔

[28]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور بیع ملامسہ کی ممانعت کا بیان

2604- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُنَابَذَةُ يَرْمِي هَذَا إِلَى ذَلِكَ وَيَرْمِي ذَلِكَ إِلَى ذَلِكَ كَانَ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ.²

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بیع اور دو قسم کے کپڑوں سے منع کیا۔ بیع منابذہ اور ملامسہ سے۔ عبد اللہ کہتے ہیں: منابذہ اسے کہتے ہیں جو اس کی طرف پھینک دے اور وہ اس کی طرف پھینک دے۔ اور یہ جاہلیت میں ہوتی تھی۔

فوائد:..... (۱) مصنف رحمہ اللہ کتاب البيوع میں مقصود حدیث کے جزء کو ہی فقط بیان کیا ہے حدیث

کا بقیہ حصہ بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہما سے یوں ہے ”نہی رسول اللہ ﷺ عن اشتمال الصماء وأن يحتبى الرجل فى ثوب واحد ليس على فرجه منه شىء“ (آپ نے اشتمال الصماء (یعنی، کپڑے کو جسم کے گرد ایسے پیٹ لینا کہ آدمی کا ہاتھ باہر نہ نکل سکے) اور آدمی کے اس طرح کپڑے کو پیٹ

¹ صحیح: اخرجہ البخاری، کتاب المساقاة، باب الرجل یكون له امرأ وشرب فی حائط أوفی نخل (2379) ومسلم، کتاب البيوع، باب من باع نخلا وعلیه الثمر (1543)

² متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب ما یستر من الحورة ((367) ومسلم، کتاب البيوع، باب إبطال بیع الملامسة والمنابذة (1512)

لینے سے روکا کہ اس کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔ (۲) ”مناذہ“ کہتے ہیں دو آدمی طے کر لیں کہ میں اپنے ہاتھ میں جو چیز اسے تمہاری طرف پھینکتا ہوں اور تم اپنے ہاتھ کی چیز میری طرف پھینکو اس طرح دونوں کی آپس میں بیع منعقد ہو جائے۔ ”ملاسنہ“ ہے کہ کہا جائے تم نے ان تھانوں میں سے کپڑے کے جس تھان کو ہاتھ لگایا وہ تمہارا ہو گا دیکھنے پر کھنے کی اجازت نہ ہو ان دونوں بیعوں میں چونکہ غرر ہے اس لیے ممنوع ہیں۔

[29]..... بَابُ فِي بَيْعِ الْحَصَاةِ

بیع حصاة کا بیان

2605- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُمَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغُرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا رَمَى بِحَصَاةٍ وَجَبَ الْبَيْعُ .
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع اور بیع حصاة سے (کنکریوں کے ذریعے بیع حصاة سے) منع کیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: جب کنکری پھینکتے تو بیع ہو جاتی تھی۔

فوائد: کنکریوں کی بیع یوں ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ مشتری، خریدنے والا کنکری پھینکے گا جس چیز کو لگی وہ اتنی قیمت میں ہوگی لہذا یہ غرر و جہالت کی بناء پر حرام ہے۔

[30]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ

جانور کی جانور سے بیع کی ممانعت کا بیان

2606- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ نَسِيئَةً ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَقُلْ جَعْفَرُ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ .
سیدنا سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور ادھانیچنے سے منع فرمایا پھر حسن یہ حدیث بھول گئے اور جعفر نے یہ بات نہیں کہی کہ پھر حسن یہ حدیث بھول گئے۔

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة (3787) والترمذی، کتاب البيوع، باب ماجاء فی کراهية بيع الغرر (1230) وابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهی عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (2194)
② طرق وشواہد کی بناء پر قوی ہے۔ اخرجہ ابوداؤد کتاب البيوع، باب الحيوان بالحيوان نسيئة (3356) والترمذی، کتاب البيوع، باب ماجاء فی کراهية بيع الحيوان بالحيوان (1237) والنسائي، کتاب البيوع، باب بيع الحيوان نسيئة (4634)

فوائد: مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن ابن ماجہ: 1841 میں امام البہانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے اس روایت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جب کہ دوسری جانب ابو داؤد میں حسن درجے کی روایت ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا اونٹ کم پڑ جانے پر آپ ﷺ نے انہیں صدقے کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدنے کا حکم دیا سوا س بنا پر علماء میں اس بارے بہت اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ ان میں یوں تطبیق دیتے ہیں یہاں ادھار سے مراد دونوں طرف سے ادھار ہے (تختہ الاحوذی: ۳/۳۶۶) امام خطابی نے بھی اسی کو پسند کیا ہے اور یہی بات درست ہے۔

[31]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور قرض لینے کی اجازت کا بیان

2607- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ مَالِكِ قِرَاءَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ جب زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا اونٹ واپس کر دوں تو میں نے کہا: ”مجھے عمدہ رباعی (جس کے رباعی دانت گر چکے ہوں) کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں ملتا۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے وہی دے دو لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔“ عبد اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اس آدمی کی بات کو تقویت دیتی ہے جو کہتا ہے: ”جانور سے جانور کا بدلہ ہو سکتا ہے۔“

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خَيْرًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً [قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا يَقْوَى قَوْلُ مَنْ يَقُولُ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانِ].¹

فوائد: 100 روپیہ قرض دے کر یہ طے کر لینا کہ واپسی 120 کی صورت میں ہوگی تو یہ سود ہے جو کہ حرام ہے لیکن اگر طے کیے بغیر قرض واپس کرنے والا اپنی طرف سے کچھ زائد رقم دے دیتا ہے تو یہ جائز بلکہ آدمی کے بہتر ہونے کی علامت ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان (فانَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)

¹ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاة، باب من استسلف شيئا ففضى خيرا منه وخيركم احسنكم قضاء (4084) والنسائي، كتاب البيوع، باب استسلاف الحيوان واستقرامته (4631)

[32]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ

قافلہ سے ملنے کی ممانعت کا بیان

2608- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ مَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ)).....
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مال تجارت کے (قافلہ کے) پاس پہلے نہ پہنچو جو پہلے ملا اور کچھ خریدا تو وہ بازار میں داخل ہونے کے بعد اس کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا (اختیار رکھتا ہے۔“

فوائد:..... کسان، زمیندار جب اپنا غلہ وغیرہ شہر کی منڈی میں فروخت کے لیے لارہے ہیں تو ان سے راستے میں غلہ خریدنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے کوئی منڈی کے ریٹ سے کم میں نہ خرید لے، اگر کوئی خرید لے تو اب کسان کو جائز ہے کہ منڈی میں نرخ معلوم کرنے کے بعد سودے کو برقرار رکھے یا منسوخ کر دے۔

[33]..... بَاب لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے کا بیان

2609- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلْقُوا السَّلْعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأُسُوقَ وَلَا تَنَاجَشُوا)).....
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور قافلوں سے نہ ملو حتیٰ کہ وہ سامان بازار میں لا کر ڈال دیں۔ اور (دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے) بولی نہ لگاؤ۔“

فوائد:..... (۱) بیع پر بیع کا یہ مطلب ہے ایک شخص کی بات ابھی چل رہی ہے کہ دوسرا بیچ میں دلچسپی کا اظہار کر دے چونکہ یہ پہلے مشتری کی دل شکنی کا باعث ہے لہذا یہ حرام ہے (۲) ”بولی بڑھانا“ یہ چونکہ بیع

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم تلقی الجلب (3802) والبخاری، کتاب البیوع، باب النهی عن تلقی الركبان

② متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب لا یبیع علی بیع أخیه ولا یسوم علی سوم أخیه حتی یأذن له أو یتربک (2139) ومسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرجل علی بیع أخیه..... (3790)

ہی بولی والی ہوتی ہے جو زیادہ نرخ لگا دے وہی چیز کا مستحق قرار پاتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے بعض شخص جو کہ خریدار نہیں ہوتے بلکہ بائع بیچنے والے کے مقرر کردہ ہوتے ہیں جن کا کام فقط بولی بڑھانا ہوتا ہے اور وہ بڑھ چڑھ کر قیمت لگاتے ہیں ایسا کرنا حرام ہے۔

[34]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کھانے کی ممانعت کا بیان

2610- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حُلْوَانُ الْكَاهِنِ مَا يُعْطَى عَلَى كَهَانَتِهِ. ❶
سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت کنجری کے مہر اور کاہن کی اجرت سے منع کیا۔
عبداللہ کہتے ہیں: ”حلوان الکاهن وہ مال ہے جو فال کھولنے پر دیا جاتا ہے۔“

فوائد: (۱) کتے کو بیچنا اس کی قیمت کھانا حرام ہے سوائے شکاری کتے کے کیونکہ جابر سے مروی ہے ”نہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الكلب الا كلب صيد.“ (صحیح نسائی: ۴۳۰۳) نے کتے کی قیمت کھانے سے روکا سوائے شکاری کتے کے۔ لہذا امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث قابل حجت ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی تجارت حرام ہوگی۔ (نیل الاوطار 3 / 012) (۲) زنا سے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہے (۳) غیب کی خبر بتانے پر جیسے آج کل علم انجم یا پامسٹری وغیرہ ہے ان سے ہونے والی آمدن حرام ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ کہنا ممکن ہے کہ کسی حرام کام کے عوض ہونے والی آمدن حرام ہے۔

[35]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْحَمْرِ

شراب بیچنے کی ممانعت کا بیان

2611- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

❶ متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب البیوع، باب ثمن الكلب (2237) ومسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب..... (3985)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سود کے متعلق سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کے پاس ان کی تلاوت کی پھر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَةُ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. ❶

فوائد:..... شراب چونکہ حرام ہے لہذا اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے اسی طرح ہر وہ حلال چیز جس کا پتہ ہو کہ یہ حرام کام میں استعمال ہوگی ایسی بیچ بھی حرام ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعه من یہودی او نصرانی او ممن یتخذہ خمراً فقد تقحم النار علی بصیرة" (صحیح: مجمع الزوائد 4/90). جس نے انگوروں کی اترائی کے وقت ان کو اس لیے جمع رکھا تا کہ کسی یہودی، عیسائی یا شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو یہ شخص جانتے بوجھتے آگ میں داخل ہو گیا۔ لہذا حرام چیزوں کے ساتھ ساتھ حلال چیزوں بھی حرام مقصد کے لیے فروخت کرنا حرام ہے (واللہ اعلم) 2612۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ.....

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر شراب کی تجارت سے منع کر دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ أَوَاخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ. ❷

2613۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ.....

سیدنا عبدالرحمن بن وعلتہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ دباغت (رنگنے) سے پاک ہو

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَبَّاعُهَا طَهُورُهَا)).

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد (459) ومسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم بیع الخمر (4022)

❷ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

جاتا ہے۔“ میں نے ان سے کافر کو شراب بیچنے کے متعلق پوچھا۔ کہ ہمارے پاس انگور ہوتے ہیں اور ہم ان سے شراب بنا کر کافروں کو بیچتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: قبیلہ ثقیف یا دوس کے ایک شخص نے حجۃ الوداع کے موقع پر شراب کا ایک مشکیزہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دیا۔ تو نبی ﷺ نے اس سے کہا: اے ابو فلاں! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں فرمایا کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔ تو اس نے مڑ کر اپنے غلام سے کہا: اسے حزوہ کی طرف لے جا کر بیچ دو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو فلاں! تجھے معلوم نہیں کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے؟ اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ نالی میں بہادی گئی۔“

وَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ مِنْهَا هَذِهِ الْخُمُورَ فَبَيَعُهَا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ دَوْسٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فَلَانَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) فَالْتَفَتَ إِلَى غَلَامِهِ فَقَالَ اخْرُجْ بِهَا إِلَى الْحَزْوَرَةِ فَبِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْ مَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فَلَانَ أَنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)). قَالَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُفْرِغَتْ فِي الْبُطْحَاءِ. ❶

فوائد: (۱) مردار جانور کی چمڑی رنگنے (کیکر کی چھال سے دھونے) سے پاک ہو جاتی ہے (۲) جس چیز کا پینا حرام ہے اس کی بیع بھی حرام ہے۔

[36]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ

ولاء کو بیچنے کی ممانعت کا بیان

2614- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَمْرُ عَلَى هَذَا لَا يَبِيعُ وَلَا يُؤْتَى. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ”اس پر عمل ہے۔ نہ اسے بیجا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔“

❶ صحیح: اعرجه مالك، كتاب الأشربة، باب جامع تحريم الخمر (12) واخرجه مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدياغ (813) وابدأؤده، كتاب اللباس، باب في إهاب الميتة (4123)

❷ متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب العتق، باب عن بيع الولاء وهبته (2535) ومسلم، كتاب العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته (16) ومالك، كتاب العتق، باب مصير الولاء لم أعتق (20)

میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”لا تباع ولا تورث يستمتع مابدا له ، فاذا مات فهي حُرَّةٌ.“ (موطا 2 / 776) (ام الولد) نہ وہ بیچی جاسکتی ہے اور نہ وراثت بنائی جاسکتی ہے مالک کے لیے جب تک ممکن ہو اس سے فائدہ اٹھالے جب وہ مر جائے تو وہ آزاد ہے۔ جب کہ اس کے برعکس (ابوداؤد: 3340) سے ان کے بیچنے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ اس بارے یوں فرماتے ہیں: ممکن پہلے بیع جائز ہو پھر آپ ﷺ نے منع فرما دیا ہو اور یہ بات زیادہ مشہور نہ ہوئی ہو اور عمر رضی اللہ عنہ نے پتہ چلنے پر اس سے روک دیا ہو (معالم السنن 4 / 74) جمہور بھی ام ولد کی بیع ناجائز ہونے کے قائل ہیں جب کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ اس پر صحابہ کا اجماع نقل فرماتے ہیں (المغنی) بہر حال ام ولد کو بیچنا منع ہے اگر ضرورت ہو تو ابوداؤد کی حدیث کے مطابق بیچا بھی جاسکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

[39]..... بَاب فِي صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّهَا

مدینہ کے صاع اور مد کا بیان

2617- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَنْفِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَعْلَى اللَّهِ! ان کے پیمانے میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی مدینہ والوں کے۔»
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ان کے پیمانے میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی مدینہ والوں کے۔“
مَكِّيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي الْمَدِينَةَ)) ❶

[40]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

غلہ کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2618- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَبْنَانًا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مَسْرُوقٍ.....
عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ كَانَ عِنْدِي مُدٌّ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ أُطِيبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ
سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک مد کھجوریں میرے پاس تھیں۔ میں نے دو صاع دے کر اس کے بدلے میں ایک صاع اچھی کھجوریں لے لیں۔ اور انہیں

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب برکة صاع النبی صلعم (2130) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینہ

ودعاء النبی صلعم فیها بالبرکة (3312)

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا يَا
بِلَالٌ قُلْتُ اشْتَرَيْتُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ
قَالَ: ((رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا)).^①

نبی ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے فرمایا: ”اے بلال
(رضی اللہ عنہ!) یہ کہا سے لی ہیں؟“ میں نے کہا: ”دو صاع دے
کر ایک صاع لی ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”انہیں واپس کر
دو اور ہماری کھجوریں لے آؤ۔“

2619- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ
أَخَابِنِي عَدِيَّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ
عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَيِّبٍ قَالَ ابْنُ
مَسْلَمَةَ يَعْنِي جَيِّدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلْ تَمْرٍ خَيْبَرَ هَكَذَا؟))
قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي
الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ
مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا
بِمَنْبِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)).^②

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی کے انصاری
شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا۔ وہ عمدہ کھجوریں لائے۔ تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمام خیبر کی ایسی ہی
کھجوریں ہوتی ہیں؟ کہا: نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ہم
ادنی درجے کے دو صاع دے کر ایک صاع کھجوریں لیتے
ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرو بلکہ برابر بیچو یا
انہیں بیچ دو اور ان کی قیمت سے اچھی کھجوریں خریدو ایسے
ہی وزنی چیز کے متعلق ہے۔“

فوائد: کھجور یا اس جیسا غلہ ان کو آپس میں تبدیل کرنے یا ان کی بیع کرتے ہوئے برابری کا
خیال رکھنا لازم ہے ہاں اگر معیار دونوں جانب ایک سانہ ہو تب بھی کمی بیشی جائز نہیں یہ طریقہ اختیار کیا جا
سکتا ہے کہ ایک قسم کی کھجور نقد فروخت کر کے اس کے بدلے دوسری قسم خرید لی جائے۔

① صحیح: نیز اس کے شواہد بھی ہیں، اخرجہ الطحاوی فی معانی الآثار 68/4 والطبرانی الكبير 359/1 (1097) مجمع
الزوائد (6638-6639) ومسنند موصلی (5710) دیکھئے آئندہ حدیث۔

② متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع تمر بتمر خیر منه (2201-2202) ومسلم، کتاب المساقاة
باب بیع الطعام مثلاً بمثل (4057)

[41].... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّرْفِ

نقد کے بدلے نقد کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2620- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّانِ النَّصْرِيِّ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ هَاءٌ وَهَاءٌ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ هَاءٌ وَهَاءٌ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ هَاءٌ وَهَاءٌ وَالبُرُّ بِالبُرِّ هَاءٌ وَهَاءٌ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ هَاءٌ وَهَاءٌ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)) ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ”سونے کے بدلے سونے کی بیج ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور چاندی کے بدلے چاندی کی بیج کھجور کے بدلے کھجور کی اور گندم کے بدلے گندم کی جو کے بدلے جو کی بیج ہاتھوں ہاتھ ہو۔ دونوں میں کی بیشی نہ ہو۔“

2621- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.....

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ قَالَ قَامَ نَاسٌ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ يَبْعُونَ آيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِلَى الْعَطَاءِ فَقَامَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالبُرِّ بِالبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالمِلْحِ بِالمِلْحِ إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلِ سَوَاءٍ سَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَرَدَادَ فَقَدْ أَرَبَى ❷

ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ لوگ سونے اور چاندی کے برتن و طیفہ ملنے تک کے وعدہ پر فروخت کرتے تھے۔ تو سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے بدلے سونے چاندی کے بدلے چاندی گندم کے بدلے گندم کھجور کے بدلے کھجور جو کے بدلے جو اور نمک کے بدلے نمک کی بیشی کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا جس نے زیادہ دیا یا لیا وہ سود ہے۔“

فوائد:..... تجارتی سود کی دو قسمیں ہیں (۱) ”ربا الفصل“ دوہم جنس اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البيوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ (2134) ومسلم، کتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدًا (4035)

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاة، باب فی الصرف وبيع الذهب بالورق نقدًا (4037) و ابو داؤد، کتاب البيوع، باب فی الصرف (3249-3250) صحیح ابن حبان (5015)

فروخت کرنا (ب) ”ربا النسیئة“ یہ ہے کہ مقدار تو برابر ہو لیکن ایک جانب سے ادھار ہو۔ موجودہ حدیث دلیل ہے کہ ان چھ چیزوں کو آپس میں نقد و نقد اور برابر، برابر کی بنیاد پر تبدیل کیا جائے گا۔ جب کہ ان مذکورہ اشیاء کے علاوہ دوسری اشیاء میں سود کے پائے جانے بارے اختلاف ہے جمہور کا موقف ہے کہ جہاں بھی ان چھ اجناس کے علاوہ سود والی علت پائی جائے گی ان میں بھی وہ سود ہی ہوگا۔

[42]..... بَابُ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

سود صرف ادھار میں ہوتا ہے

2622- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي الدِّينِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَعْنَاهُ دِرْهَمٌ يَدْرُ هَمَيْنِ .¹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سود صرف ادھار میں ہے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ”اس کا مطلب یہ ہے کہ دو درہم کے بدلہ میں ایک درہم ہو۔“

فوائد:..... ”ربا النسیئة“ کی تعریف پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے جب کہ پچھلی حدیث میں یہ

بات ثابت ہو چکی ہے کہ سابقہ ذکر کردہ اجناس میں بھی سود ہوتا ہے جسے ربا الفصل کہا جاتا ہے لو پھر اس حصر کے کیا معنی، کہ سود صرف قرض ادھار میں ہے اسکے علماء نے مختلف جواب دیے ہیں (۱) حصر زیادتی میں ہے کہ ادھار میں انتہائی زیادہ سود ہے (۲) یہ حدیث عام ہے جب کہ پچھلی حدیث خاص تھی (واللہ اعلم)

[43]..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي افْتِضَاءِ الْوَرَقِ مِنَ الدَّهَبِ

سونے کے بدلے چاندی لینے کی رخصت کا بیان

2623- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبُقَيْعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَابِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَأَخُذُ الدَّرَاهِمَ وَرَبَّمَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ اور دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا تھا۔ اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے

¹ متفق علیہ: البحاری، کتاب البیوع، باب الدینار بالذینار نساء (2178) ومسلم، کتاب المساقاة، باب بیع الطعام مثلاً

پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ذرا رکے میں نے آپ سے سوال پوچھا ہے۔ میں بیع میں اونٹ بیچتا ہوں۔ دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا ہوں اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس دن کی قیمت لے لو جب تک تم جدا نہ ہو اور قیمت کا کچھ حصہ باقی نہ رہ جائے۔“

قَالَ أَقْبَضُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَائِيرِ وَأَخُذُ الذَّنَائِرَ هُمْ وَأَبِيعُ بِالذَّنَائِرِ هُمْ وَأَخُذُ الذَّنَائِيرَ قَالَ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِكَ مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَيُنْكَمَا شَيْءٌ)) ❶

فوائد: دینار سونے اور درہم چاندی کا ہوتا ہے لہذا ان کے تبادلے کے وقت مقدار کا برابر ہونا ناممکن ہے دور نبوی ﷺ میں ایک دینار بارہ درہموں کے برابر ہوتا تھا معلوم ہوا جب جنسیں مختلف ہو جائیں تو کمی بیشی جائز ہے لیکن بیع نقد ہو۔

[44]..... بَابُ فِي الرَّهْنِ

رهن کا بیان

2624- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ دَرَعَهُ لَمَرُّهُونَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ بِنَلَاتَيْنِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔

فوائد: (۱) جب اشیاء کی جنس مختلف ہو تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہے (۲) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل اور امیر صحابہ کی موجودگی میں ایک یہودی سے قرض لینا اس کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ آپ پر کوئی رحم کھا کر یہ نہ کہہ دے کہ چلیں رہنے دیں یا ویسے عطیہ کر دے بلکہ قرض کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کیا جو مطالبے میں کسی قسم کی نرمی نہ کرے (۳) آپ ﷺ مختار کل خزانوں کے مالک نہ تھے

❶ حسن: صحیح ابن حبان (4920) والترمذی، کتاب البيوع، باب ماجاء فی الصرف (1242) والنسائی، کتاب البيوع، باب بیع الذهب، بالفضة والفضة بالذهب (4596)

❷ صحیح: اخرجه احمد 1/236 وابن ابی شیبہ 6/18 (63) کتاب البيوع، باب ماجاء فی الرخصة فی الشراء إلى أجل (1214) والنسائی، کتاب البيوع، باب مباحة أهل الكتاب (4665) وابن ماجه، کتاب الرهن، باب أبواب الرهن (2439)

ورنہ آپ کی یہ حالت نہ ہوتی۔

[45]..... بَاب فِي السَّلْفِ

بیع سلف کا بیان

2625- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ فِي الْبِمَارِ فِي سَتَيْنِ وَثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلِفُوا فِي الْبِمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ يَذْكُرُهُ زَمَانًا إِلَى أَجْلِ مَعْلُومٍ ثُمَّ شَكَّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ اور لوگ دو اور تین برس تک پھلوں میں بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وزن اور ناپ معلوم ہو تو بیع سلم کرو۔ اور سفیان ایک زمانہ تک یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ مدت بھی معلوم ہو پھر عبداللہ بن کثیر نے انہیں شک میں ڈال دیا۔

فوائد:..... (۱) ”سلف“ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے نقد ادائیگی کر دے کہ تم مجھے یہ مال اتنی مدت تک دے دینا اگرچہ وہ مال اس شخص کے پاس ہو یا نہ ہو (۲) بیدع سلف کے لیے مذکورہ شرائط کا پایا جانا لازم ہے (۱) اس کا وزن و وصف معلوم ہو (ب) مدت متعین ہو۔

[46]..... بَاب فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

قرض کو اچھی طرح ادا کرنے کا بیان

2626- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَزَنَ لَهُ ذَرَاهِمَ فَأَرْجَحَهَا. ❷

محارب کہتے ہیں میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے درہم کا وزن کیا تو زیادہ کیا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب السلم، باب السلم فی کیل معلوم (2239) و مسلم، کتاب المساقاة، باب السلم (4094)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة اذا قدم من السفر (443) و مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحية المسجد بر كعتين (653)

فوائد: (۱) یہ اصل میں ایک سفر سے واپسی کا واقعہ تھا دوران سفر آپ ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سواری خریدی تھی جس کی قیمت گھر پہنچ کر ادا کرنا تھی۔ (۲) مذکورہ حدیث دلیل ہے کہ ادائیگی کرتے ہوئے متعین مقدار سے زیادہ دینا جائز و مسنون ہے۔

[47]..... بَابُ الرَّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ زیادہ تولنے کا بیان

2627- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةَ الْعُبَيْدِيِّ بَرًّا مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى مَكَّةَ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلٍ أَوْ اشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ وَتَمَّ وَزَانُ يَزْنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ: ((زَنْ وَأَرْجِحْ)). فَلَمَّا ذَهَبَ يَمْشِي قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا سوید بن قیس کہتے ہیں: کہ میں اور مخرمہ عبدی بحرین سے کپڑا لے کر مکہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پیدل آئے۔ اور ہم سے ایک شلواری خریدی۔ وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو قیمت پر وزن کر رہا تھا آپ نے اسے فرمایا: ”وزن کرو تو زیادہ کرو۔“ جب آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: ”یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔“

فوائد: یہ بنی لیب کا فرمان عالیشان ہے کہ تو لو تو جھکتا دیا کرو تا کہ کمی نہ ہو بیشی ہو جائے جو کہ باعث رحمت ہے جب کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگوں نے لینے دینے کے باٹ الگ رکھے ہوتے ہیں یا تولتے ہوئے عین پورا پورا تولنے کی کوشش کرتے ہیں چاہے وہ کم ہی رہ جائے یہ چیزیں فرمان نبوی ﷺ کی مخالفت کی بناء پر برکات کے محو ہو جانے کا باعث ہیں۔

[48]..... بَابُ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے

2628- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

① اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان (5147) اخرجہ ابوداؤد، کتاب البيوع، باب فی الرجحان فی الوزن بالأجر (3336-3337) وابن مساجہ، کتاب التجارات، باب الرجحان فی الوزن (2220-2221) والنسائی، کتاب البيوع، باب الرجحان فی الوزن (4606)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلْنِيءٍ فَلْيَتَّبِعْ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی کو تاخیر کرنا (قرض کی ادائیگی میں) ظلم ہے۔ جب کسی کا امیر سے واسطہ پڑ جائے تو چاہئے کہ اس کے پیچھے لگ جائے۔“

فوائد: (۱) مال، پیسے ہونے کے باوجود ٹال مٹول کرنا، پھیرے لگوانا ظلم ہے (۲) جب قرض خواہ پیسے لینے کے طالب کو جب کسی آدمی بارے کہا جائے کہ فلاں سے پیسے لے لینا اور اگلا آدمی بھی مان جائے کہ میں دے دوں گا تو پھر بلا وجہ اٹکنا اور اپنے قرض دار سے ہی لینے پر اصرار کرنا بیوقوفی اور خلاف سنت ہے۔

[49]..... بَابُ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ

تنگدست کو مہلت دینے کا بیان

2629- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدَرِدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((ضَعُ مِنْ دَيْنِكَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الشُّطْرَ)). قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ: ((قُمْ فَأَقْضِهِ)) ❷

سیدنا عبد اللہ بن کعب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابو حدرہ سے قرض کے پیسے مانگے جو ان کے ذمہ تھے۔ ان کی آوازیں اس قدر بلند ہو گئیں کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر میں سن لیں تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اور پکارا: ”اے کعب!۔“ اس نے کہا: جی اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: ”اپنے قرض سے اس قدر چھوڑ دو اس کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا: میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے (ابن ابو حدرہ) سے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ اور اسے دو۔“

فوائد: (۱) مسجد میں ذاتی مسائل زیر بحث لائے جاسکتے ہیں (۲) اگر قرض دار تنگ دست ہو

❶ متفق علیہ: البحاری، کتاب الحوائج، باب إذا لحال علی می فلیس له رد (2288) مسلم، کتاب المسافاة، باب تحريم، مطل الغنی (3978)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل وقصه ابی البسر (7437) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر (2419)

تو قرض خواہ کو نرمی والا معاملہ اختیار کرنا چاہیے (۳) بلا مطالبہ فریقین میں ثالثی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ راضی ہوں۔

[50]..... بَابُ فِيْمَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

تنگدست کو مہلت دینے والے کی فضیلت کا بیان

2630- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِي.....

عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) . قَالَ فَزَقَّ فِي صَحِيفَتِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَهِيَ لَكَ لِعَرِيْمِهِ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ مُعْسِرًا . ❶

سیدنا ابو یسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو کسی تنگدست کو مہلت دے گا یا اسے (کچھ) قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ربی کہتے ہیں: ابو یسر نے اپنے باقی تحریر کاغذوں پر تھوک کر اس اپنے قرض دار سے کہا: جاؤ یہ تمہارے لیے ہے۔ اور ذکر کیا کہ وہ غریب آدمی تھا۔

فوائد:..... (۱) تنگدست قرض دار کو مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا انتہائی فضیلت کا باعث ہے

(۲) قیامت کو صرف عرش الہی کا سایہ ہوگا۔ (۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل بالسنۃ کے انتہائی شائق تھے قرآن یا آپ کا فرمان ہوتا تو فوری اس پر عمل پیرا ہو جاتے۔

2631- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ

ابْنِ كَعْبِ الْقُرْطَبِيِّ.....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيْمِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . ❷

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو قیامت کے دن وہ عرش کے سایہ تلے ہوگا۔“

❶ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الزہد، باب حدیث جابر الطویل وقصہ ابن الیسر (7437) وابن ماجہ، کتاب الصدقات،

باب انظار المعسر (2419)

❷ صحیح: اخرجہ احمد 1/300-308 وابن ابی شیبہ 23/7

[51].... فِي الْمُفْلِسِ إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ عِنْدَهُ

مفلس کے پاس بعینہ سامان پائے جانے کا بیان

2632- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ

عَبْدِ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَرَمَا: ”جَوْشَخُصَّ ابْنَا مَالِ بَعِينَهُ مَفْلَسٌ آدَمِيٌّ كَيْفَ كَانَ يَأْتِيهِ مِنَ

إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ

أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)) ❶

فوائد: کسی شخص یا کمپنی کے مفلس، دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں اس شخص یا کمپنی کی جائداد

اس کے اثاثے وغیرہ فروخت کر کے حاصل ہونے والی رقم کو قرض خواہوں کے درمیان ان کے حصے کے

مطابق برابر تقسیم کر دیا جائے گا البتہ اگر کسی آدمی کا مال بعینہ اسی حالت میں مل جاتا ہے جس حالت میں اس

نے بھجوا یا تھا تو وہ آدمی اپنے مال کا زیادہ حقدار ہوگا۔

[52].... بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ

قرض کے متعلق وعید کا بیان

2633- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَرَمَا: ”جَبَّ تَكْمُومِنَ بِرَقْرَضٍ هُوَ كَمَا كَانَ لِي جَانِ لَكِي رَهْبَةً

كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)) ❷

فوائد: تکبر، خیانت اور قرض یہ ایسی نحوشتیں ہیں جو بڑے سے بڑے عمل، اور عامل سمندر کی

❶ متفق علیہ: البحاری، کتاب الاستقراض، بابا اذا وجد ساله عزر مفلس فی البیوع..... (2402) ومسلم، کتاب المساقاة، باب

من ادرك ماباعه عند المشتري وقد افلس فله الرجوع فيه (3963)

❷ اسنادہ حسن: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (3061) اخرجہ الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء عن النبی

صلعم أنه قال (نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه) (1078-1079) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب التشديد فی

الدين (2413)

جھاگ کی طرح کر دیتے ہیں۔ آخر الذکر دونوں امور خیانت اور قرض ان کے کفارے کا سبب نہیں بن سکتی۔
(دیکھیے سابقہ حدیث 2532)

2634- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكَبِيرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ)).^❶

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی روح اس حال میں اس کے جسم سے جدا ہوئی کہ تین باتوں سے مبرا تھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تکبر، خیانت اور قرض سے۔“

[53]..... بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض کی نماز جنازہ کا بیان

2635- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلِّيْ عَلَيْهِ. ^❷

سیدنا عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے کہ آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ اس پر قرض ہے۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں اس کا قرض اپنے ذمہ لیتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: سارا ہی؟ اس نے کہا:

”سارا ہی۔“ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

فوائد: (۱) قرض دار کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے جیسی تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کا

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول (1573) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین (2412)

❷ صحیح: ابن حبان (3058-3059-3060) أخرجه النسائی، باب الصلاة علی من علیہ دین (1959) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب الکفالة (3407)

حکم دیا آپ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھنا تنبیہ کے لیے تھا (۲) بیہقی میں ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونے پر دریافت کیا کہ قرض چکا دیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں پھر بعد میں قرض چکانے کے بعد انکا آپ ﷺ سے سامنا ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے کہا کہ اب اس میت کا چمڑا ٹھنڈا ہوا ہے۔ یعنی قرض کی ادائیگی تک میت قبر میں معذب رہتی ہے۔ لہذا قرض جیسی خطرناک چیز سے ہر وقت متنبہ رہنا چاہیے کہیں دائمی خسارے کا باعث نہ بن جائے۔ (العیاذ باللہ) نیز آپ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ جو بچنا چاہے اللہ اسے بچالے گا۔

[54]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

قرض دار کی نماز جنازہ کی رخصت کا بیان

2636- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَلَاذِعَ لَهُ فَإِنَّا مَوْلَاهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِعَصْبَتِهِ مَنْ كَانَ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ضِيَاعًا يَعْنِي عِيَالًا وَقَالَ فَلَاذِعَ لَهُ يَعْنِي اذْعُونِي لَهُ أَقْضِ عَنْهُ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے روئے زمین پر جتنے مومن ہیں میرا ان کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق ہے۔ لہذا جو قرض، ضیاع چھوڑ جائیں میں اس کے لئے بلایا جاؤں کیونکہ میں اس کا سرپرست ہوں۔ اور جو مال چھوڑے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے۔“

عبداللہ کہتے ہیں: ضیاع اہل و عیال کو کہتے ہیں۔ میں اس کے لئے بلایا جاؤں یعنی اس کی طرف سے مجھے بلاؤ اور ادا کروں گا۔

فوائد:..... ابتداء میں یہ طریقہ تھا کہ اگر کوئی مر جاتا تو اس کے قرضے کی ذمہ داری اس کے گھر والوں پر ہوتی یا پھر اہل ثروت میں سے کوئی اٹھالیتا لیکن جب اللہ نے اسلام کو وسعت دی جہاد کے ذریعے مال آنا شروع ہو گیا تو آپ ﷺ نے یہ بوجھ اپنے ذمے لے لیا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النفقات، باب قول النبی صلعم من ترک کلاً أو ضیاعاً فوالی (5371) ومسلم، کتاب الفرائض، باب من ترک مالا لورثته (4135)

[55]..... بَابُ فِي الدَّائِنِ مُعَانٌ قَرْضِ دَارِكِي مَدْوَكِي جَاتِي هِي

2637- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَائِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِي مَأْكْرَةٍ (اللَّهُ)). قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِحَازِنِهِ أَذْهَبْ فَخُذْ لِي بَدِيئِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهِ مَعِيَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❶

سیدنا عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک قرض دارِ قرض ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب کہ وہ ایسے کام میں قرض نہ لے جو اللہ کو ناپسند ہو۔“ راوی کہتا ہے: عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے کہتے تھے: ”جاؤ میرے لئے قرض لو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ میری ایک رات بھی اللہ کی معیت کے بغیر گزرے۔“

فوائد:..... قرض دار جب اس کی نیت ادا سنگی کی ہو تو اللہ اس کی اچھی نیت کی بناء پر اس کا معاون بن جاتا ہے حتیٰ کہ وہ قرض ادا کر دے پچھلی احادیث میں قرض لینے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جب کہ مذکورہ حدیث میں اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ اچھائی کا اچھائی کی صورت میں تو دینا ہے جب کہ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرنی یعنی پھول کی طرح رہنا ہے جو سٹلے والے کے ہاتھ کو خوشبودار کر دیتا ہے۔

[56]..... بَابُ فِي الْعَارِيَةِ مُؤَادَاةً

أُدْهَارِ لِي هُوَيْ حِيْر وَآپْسِ كَرْدِيْنِي كَا بِيَان

2638- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ)). ❷

سیدنا سمرة بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ چیز آدمی کے ذمہ ہے جو اس نے کسی سے لی حتیٰ کہ اسے واپس کر دے۔“

❶ اسنادہ جید: أخرجه ابن ماجه في الصلقات، باب من دان ديناً وهو ينوي قضاءه (2409) وأخرجه البخاري في الكبير 476/3 والحاكم 23/2

❷ اسنادہ ضعیف: أخرجه احمد 5/8-12) و ابوداؤد، کتاب البيوع، باب فی تضمین العاریة (3561) و الترمذی، کتاب البيوع، باب ماجاء فی ان العاریة مؤادہ (1266) و ابن ماجه، کتاب الصلقات، باب العاریة (2400)

(۲) نیچے گری چیز کو اٹھا کر استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ (۳) اگر کسی کی چیز کا آپکے ہاتھوں نقصان ہو جائے تو اس کے بدلے صحیح چیز فراہم کرنا لازم ہے۔

[59]..... بَابُ فِي اللَّقْطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

2641- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ شُعَيْبٍ.....

عمر و اور عاصم سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی کے بیٹوں سے منقول ہے کہ سفیان بن عبد اللہ کو ایک گھڑی ملی۔ تو وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ انہوں نے کہا: ”ایک برس تک اس کا اعلان کرو۔ اگر پہچان لی گئی تو صحیح ورنہ تمہاری ہے۔ تو وہ نہیں پہچانی گئی۔ وہ دوسرے سال عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے موقع پر ملے اور ان سے اس کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے کر اسے خزانہ میں جمع کر دیا۔

عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمِ ابْنِ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ الثَّقَفِيِّ أَنَّ سَفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَجَدَ عَيْبَةً فَأَتَى بِهَا عَمْرُو بْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَلِكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ فَلَمْ تُعْرَفْ فَلَقِيَهُ بِهَا فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي الْمَوْسِمِ فَذَكَرَهَا لَهُ فَقَالَ عَمْرُو هِيَ لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَفَبَضَّهَا عَمْرُو فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ ۝

فوائد:..... ”نقطۃ“ گری پڑی چیز اگر مل جائے تو اٹھانے والے کے ذمے لازم ہے کہ اگر تو وہ تھوڑی بہت ہے جس کی عام طور پر کوئی پرواہ نہیں کی جاتی تو اسے اٹھا کر استعمال کرے جیسا کہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو راستہ میں کھجور ملی تو آپ ﷺ نے صدقہ کے خدشہ سے نہ کھایا (بخاری 2431) اور اگر کوئی ذیشان اہمیت والی شے ہے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرنا لازم ہے اس کے بعد اٹھانے والا اس کی نشانی دیکھ لے اور اس کو اپنے استعمال میں لے آئے اب یہ اٹھانے والے کے لیے جائز ہے استعمال کے بعد اگر کوئی آدمی آپکے پاس آ کر آپکو وہی نشانی بتا دیتا ہے تو وہ چیز ادا کرنا لازم ہے، بخاری میں زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ لفظہ بارے پوچھنے والے کو فرمایا ایک سال تک تشہیر

کے بعد اسے استعمال کر لو لیکن یہ تمہارے پاس امانت ہوگی۔ (بخاری 2429:۱)

[60]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ لُقْطَةِ الْحَاجِّ

حاجی کی گری ہوئی چیز اٹھانے کی ممانعت

2642- أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ.....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فُتِحَتْ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ)) ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن کھڑے ہو کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ سے روکا اور اہل مکہ پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کیا۔ خبردار! مکہ میں لڑائی نہ مجھ سے پہلے جائز ہوئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے جائز ہوگی اور خبردار! میرے اس وقت سے یہ (مکہ) حرام (اس میں لڑائی کرنا حرام ہے)۔ اس کی گھاس اور اس کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ اور نہ اس کی گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھائے۔ البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) مکہ سے ہاتھیوں کو روکنا اس سے ابرہہ کے لشکر کی تباہی کی طرف اشارہ ہے (۲)

مکہ شروع کائنات سے اخیر تک حرمت والا ہے (۳) مکہ فقط رسول مکرم ﷺ کے لیے کچھ گھڑیاں حلال ہوا تھا کہ آپ یہاں لڑائی کر لیں (۴) مکہ حرم میں سے گھاس کاٹنا اور درخت کاٹنا دونوں ممنوع ہیں (۵) مکہ میں گمشدہ چیز کو فقط اعلان کرنے والا ہی اٹھا سکتا ہے کسی کو وہاں سے اٹھا کر استعمال کرنا جائز نہیں جمہور کے نزدیک مکہ سے شئی اٹھانے والا ہمیشہ اس کا اعلان کرے گا۔

[61]..... بَاب فِي الضَّالَّةِ

گمشدہ چیز کا بیان

2643- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب اللقطة، باب کیف تعرف اهل مكة (2434) ومسلم، کتاب الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخالها وشجرها ولقظتها (3292)

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 سَيِّدُنَا جَارُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَهْتَبَةُ هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعْنِي بِمَا نَعْنِي فِيهِ :
 ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ)) ❶
 ”مسلمان کی گمشدہ چیز دوزخ کی آگ ہے۔“

فوائد: کسی مسلمان کے گمشدہ جانور کو پکڑ لینا اسے چھپا لینا حرام ہے بخاری میں اس بارے
 مروی ہے آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دے اس کے
 پاس اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی کے گھاٹ پر جائے گا درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اسے اس کا
 مالک مل جائے پھر آپ ﷺ سے بکری بارے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پکڑ لے وہ یا تو تیرے لیے
 ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے (بخاری: 2429)

2644- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ
 الْجَدْمِيِّ

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ ضَالَّةُ
 الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ
 حَرَقَ النَّارِ لَا تَقْرَبْنَهَا)) . قَالَ فَقَالَ
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّقْطَةُ نَجِدُهَا قَالَ
 أَنْشِدْهَا وَلَا تَكْتُمَنَّ وَلَا تُغَيِّبَنَّ فَإِنْ جَاءَ
 رَبُّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
 مَنْ يَشَاءُ . ❷
 سَيِّدُنَا جَارُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَهْتَبَةُ هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعْنِي بِمَا نَعْنِي فِيهِ :
 ”مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مسلمان کی
 گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ مسلمان کی گمشدہ چیز
 بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ اس کے قریب نہ جانا ایک آدمی
 نے کہا: ”یا رسول اللہ! جو ہم گری ہوئی پائیں؟“ آپ نے
 فرمایا: ”اس کا اعلان کر دو اسے نہ چھپاؤ اور نہ ہی غائب
 کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کر دو وگرنہ وہ
 اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔“

[62]..... بَابُ فِيمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِبَيْمِينِهِ

قسم کھا کر مسلمان آدمی کا مال لینے والے شخص کا بیان

2645- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ

❶ اسنادہ صحیح: اخرجہ الطبرانی فی الکبیر 2/265 (2112) والبیہقی فی القطة باب ما يجوز له اخذه ومالا يجوز ما

یحده 6/191

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ جو نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے تو آپ نے پھر وہی بات دہرائی۔ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تہہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا بہت زیادہ احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا مال نکالنے والا۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ لَا يَكْفِيهِمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)). فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ كَاذِبًا)).¹

فوائد: ”اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا“ اس سے مراد رحمت والی کلام ہے اور اس طرح نہ دیکھنے کا بھی یہی معنی ہے کہ ان پر رحمت بھری نگاہ نہیں ڈالے گا اور نہ ان کے گناہ معاف کرے گا۔ قبض القدر 3/329 علامہ الطیبی سے منقول ہے کہ تینوں قسم کے اشخاص ایک صفت میں متفق ہیں وہ ہے اپنی بڑائی ”مسبل“ تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا تکبر میں مبتلا ہوتا ہے اور خود کو لوگوں سے اونچا سمجھتا ہے اسی طرح ”مَنَّان“ احسان جتلانے والا یہ بھی حاجت مند کو عطاء کر کے احساس تفاخر میں مبتلا ہو کر اس کو جتلاتا ہے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا اسے بھی اپنے تئیں بڑا ناز ہوتا ہے اسی لیے دوسرے کا مال ہضم کرنا اپنا حق سمجھتا ہے سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ سبھی احساس تفاخر میں مبتلا ہو کر دوسرے کو حقیر سمجھ رہے ہوتے ہیں تو آخرت میں اللہ بھی ان سے حقارت آمیز ہی سلوک کرے گا۔

[64]..... بَابُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ

ناحق ایک باشت زمین پر قبضہ کرنے والے شخص کا بیان

2648- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ.....

1 صحیح: اخرجه، مسلم، کتاب الإيمان، باب بیان غلط تحریم اسباب الازار (289) و ابو داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسباب الازار (4087) و الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی من حلف علی سلعة کاذبة (1211)

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا فَإِنَّهُ يَطْوِقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)).^❶

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ظلم سے کسی کی ایک باشت زمین لے لے گا۔ اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔“

فوائد:..... غاصب کے گلے میں زمینوں کو طوق بنا کر ڈالنا اس کی علماء یہ صورت بیان کرتے ہیں کہ اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور زمین اس کے گلے میں طوق کی طرح ہو جائے گی ایک قول یہ ہے کہ اسے طوق کی صورت زمینوں کو اپنے گلے میں ڈالنے کا کہا جائے گا یعنی اسے طوق پہننے کا مکلف بنایا جائے گا کہ طوق اس کے گلے میں لٹکایا جائے گا۔

[65]..... بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ

جو شخص بنجر زمین آباد کرے وہ اسی کے لئے ہے

2649- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بنجر زمین آباد کرے گا اس کے لئے وہ باعث اجر ہے۔ جو پرندے اس سے کھائیں گے، وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: عافیہ پرندوں کو کہتے ہیں۔

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أُخْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهَا فَلَهُ فِيهَا صَدَقَةٌ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَافِيَةُ الطَّيْرُ وَغَيْرُ ذَلِكَ.^❷

فوائد:..... (1) ”العافیة“ اس کی مذکر عافی اور جمع عوافی آتی ہے اور یہ ہر طالب رزق کو کہتے ہیں چاہے وہ انسان ہو یا حیوان (2) جو شخص بنجر بے آباد زمین جو کہ کسی کی ملکیت نہ ہو اسے آباد کرے وہ اسی کی ملکیت ہوگی (3) فصل یا باغ میں سے اگر کوئی انسان یا چرند، پرند کوئی دانہ لے جاتے ہیں وہ صاحب کھیت و باغ کا صدقہ ہوگا۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب المظالم، باب إثم من ظلم شيئا من الارض (2452) ومسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم الظالم وغصب الأرض وغير (4108)

❷ صحيح: أخرجه الترمذی، کتاب الأحكام، باب ما يذكر في احياء ارض الموات (1379)

[66]..... باب في القَطَائِعِ

زمین دینے کا بیان

2650۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِيضَ بْنِ حَمَّالِ السَّبَائِيِّ الْمَارِبِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِيضَ أَنَّ أَبَاهُ سَعِيدَ ابْنَ أَبِيضَ حَدَّثَهُ.....

سیدنا ابیض بن حمال بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کا ایک قطعہ مانگا جسے ”ملح سدّ مارب“ (وادی مارب کا نمک) کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو وہ قطعہ دے دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! میں جاہلیت میں نمک کی زمین سے گزرا تھا جہاں پانی نہیں ہے۔ جو شخص وہاں جاتا ہے اسے لے لیتا ہے۔ اور وہ دائمی پانی کی طرح ہے۔ تو نبی ﷺ نے ابیض سے وہ نمک کا قطعہ واپس لے لیا۔ ابیض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ سے کہا: ”میں اس شرط پر واپس کروں گا کہ میری طرف سے اسے صدقہ کر دیں۔“ آپ نے فرمایا: ”تیری طرف سے صدقہ ہے۔ اور وہ ایسی چیز ہے جیسے دائمی ہو پانی جو بھی اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لیتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اسے واپس لے لیا تو اس کی جگہ انہیں زمین اور کھجور کا باغ جرف مرلوا میں دیا۔ فرج کہتے ہیں: وہ ایسی چیز ہے جو اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لے لیتا ہے۔

عَنْ أَبِيضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقَطَعَ الْمِلْحَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحُ سُدِّ مَارِبٍ فَأَقْطَعَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ لَهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ النَّبِيَّ ﷺ الْأَبِيضَ فِي قَطِيعَتِهِ فِي الْمِلْحِ فُقِلْتُ قَدْ أَقْلَنُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ)). قَالَ وَقَطَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضًا وَتَحْلًا وَكَذَا بِالْجَوْفِ جَوْفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ مِنْهُ قَالَ الْفَرَجُ فَهُوَ عَلَى ذَلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. ①

فوائد: (۱) امام، حکام بے آباد زمین کسی کو الاٹ کر سکتے ہیں۔ (۲) ”الماء العِدّ“ یہ ہمیشہ

① حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الخراج والإمارة واقفي باب في اقطاع الأرضين (3058) والترمذی، كتاب الأحكام، باب ماجاء في الاقطاع (1380) وابن ماجه، كتاب الرهن، باب اقطاع الأنهار والعيون (2475)

ٹھہرے رہنے والے پانی کو کہتے ہیں جو کبھی ختم نہ ہو اس کو ”لمح“ نمک سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ ایک تو یہ ختم نہیں ہوتا دوسرا بلا مشقہ حاصل ہو جاتا ہے جیسے کہ نمک۔

2651۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ
فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطَاهَا يَا أُمَّ
قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بِهَذَا الْحَدِيثِ ①.

سیدنا علقمہ بن وائل اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول
اللہ ﷺ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور آپ نے
میرے ساتھ معاویہ بنی النضر کو بھیجا فرمایا: ”یہ زمین اسے
دے دینا۔“ یحییٰ کہتے ہیں محمد بشار نے اور عندر نے اس
حدیث کو بیان کیا۔

[67]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْغُرْسِ

درخت لگانے کی فضیلت کا بیان

2652۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا
أَبُو سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ.....

حَدَّثَنِي أُمُّ مُبَشَّرٍ امْرَأَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
حَائِطِ لِي فَقَالَ يَا أُمَّ مُبَشَّرِ أُمْسِلِمُ
عَرَسَ هَذَا أَمْ كَافِرٌ قُلْتُ مُسْلِمٌ
فَقَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا
فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ أَوْ طَيْرٌ إِلَّا
كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)) ②.

سیدنا زید بن حارثہ کی بیوی ام مبشر کہتی ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ میرے پاس باغ میں تشریف لائے تو آپ
نے فرمایا: اے ام مبشر! یہ باغ کسی مسلمان نے لگایا ہے یا
کافر نے؟ میں نے کہا: ”مسلمان نے۔“ آپ نے
فرمایا: ”کوئی مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان
جانور یا پرندے کھاتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا
ہے۔“

فوائد: (۱) آج ماحول کی بہتری کے لیے شجر کاری کا بہت شور و غوغا ہے جب کہ اسلام میں شجر

کاری دین کا حصہ ہے اسی لیے اسلام کو دین فطرت کہا جاتا ہے کہ یہ فطرت کے اصولوں کی نگہبانی کرتا ہے اور

① صحیح: یہ شرط مسلم پر ہے، ابو داؤد، کتاب العراج والإمارة باب انقطاع الأرضين (3058)، والترمذی، کتاب الأحكام، باب ما جاء في الاقطاع (1381)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع (3948)

ایسے مفید امور کو جو دنیا و انسانیت کی بہبود و فلاح کا باعث ہوں انہیں اپنے وسیع دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔
(۲) کھیتی یا درخت سے کسی بھی قسم کا اٹھایا جانے والا نفع اس کے بونے والے کے لیے اجر کا باعث ہے۔
(واللہ ولی التوفیق)

[68]..... بَابُ فِي الْحَمَى

زمین گھیرنے کا بیان

2653- أَحْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ.....

سیدنا ابیض بن حمال کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کا درخت گھیرنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پیلو کے درخت کو گھیرنا جائز نہیں۔“ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں پیلو کا ایک ٹکڑا زمین میرے قبضہ میں ہو۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”پیلو کو گھیرنا جائز نہیں۔“ فرج کہتے ہیں: قبضہ سے ابیض کی مراد یہ تھی کہ زمین میں کھیتی ہو اور اس پر احاطہ کیا ہوا ہو۔

أَبِيضُ بْنُ حَمَالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِطَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَمَى فِي الْأَرَاكِ)). قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي أَبِيضٌ بِحِطَارِي الْأَرْضِ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا. ❶

فوائد:..... پیلو یہ صحراء میں پایا جانے والا خورد و پودا ہے معلوم ہوا کہ ایسی جڑی بوٹیوں کو جو عام لوگوں کے لیے نفع کا باعث ہوں ان کو اپنے لیے خاص نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ وہ استفادہ عام کے لیے سب کی مشترکہ شمار ہونگی بلکہ کسی کی خاص زمین میں بھی ہوں تو ان سے کسی کو روکنا درست نہیں۔

[69]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْمَاءِ

پانی بیچنے کی ممانعت کا بیان

2654- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ
قَالَ.....

سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَ سَيِّدَنَا إِيَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ جَوْنِي ﷺ كَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ

❶ حسن : اخرجہ ابوداؤد، کتاب الخراج، باب فی اقتطاع الاضمين (3066)

تھے۔ کہتے ہیں ”پانی نہ بیچو کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ پانی بیچنے سے منع فرماتے تھے۔ اور عمرو بن دینار نے کہا: ہمیں علم نہیں کہ کون سا پانی؟ راوی نے کہا: مجھے علم نہیں کہ جاری پانی یا کنویں سے لیا ہوا؟

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا
الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ
بَيْعِ الْمَاءِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ لَا
نَدْرِي أَيَّ مَاءٍ قَالَ يَقُولُ لَا أُدْرِي مَاءً
جَارِيًا أَوْ الْمَاءِ الْمُسْتَقَى . ❶

فوائد: اس پانی سے مراد کھیتی باڑی سے بچ رہنے والا پانی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ زائد پانی سے لوگوں کو نہ روکو کہ اس کے ذریعے تم زائد گھاس بھی روک لو (بخاری)۔ کیونکہ گھاس پانی کے پاس ہوتی ہے اب جانوروں کے چرنے کے بعد پانی کی حاجت ہوتی تو گویا پانی سے روکنا گھاس سے روکنا ہے۔ (واللہ اعلم)

[70]..... بَاب فِي الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ

وہ چیز جس سے منع کرنا ناجائز ہے

2655- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارٍ رَجُلٍ مِنْ فِزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

سیدنا بیہمہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے۔ اور آپ سے اجازت لے کر آپ کے اور آپ کی قمیض کے درمیان داخل ہو گئے عثمان نے کہا: ”انہوں نے آپ کو گلے لگا لیا اور کہا: وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا ناجائز ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”نمک اور پانی۔“ انہوں نے کہا: اور کون سی چیز؟ آپ نے فرمایا: ”نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔“ انہوں نے کہا: کس چیز سے روکنا ناجائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔“ نمک اور پانی پر ہی انتہا کی عبد اللہ سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔

عَنْ بَهِيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فَدَخَلَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ قَمِيصِهِ وَقَدْ قَالَ عُثْمَانُ فَالْتَزَمَهُ
فَقَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ
فَقَالَ: ((الْمِلْحُ وَالْمَاءُ)) قَالَ مَا الشَّيْءُ
الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ
الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي
لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ
لَكَ)) وَانْتَهَى إِلَى الْمِلْحِ وَالْمَاءِ قِيلَ
لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَاوِمًا بِرَأْسِهِ . ❷

❶ صحیح: شرط بخاری پر ہے، ابوداؤد، کتاب البیوع، باب بیع فضل الماء (3478) والترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی بیع فضل الماء (1271)

❷ صحیح: أخرجه ابن حزم فی المحلی 54/6، و ابوداؤد، کتاب الإجارة، باب فی منع الماء (3476)

فوائد: یہ دونوں چیزیں چونکہ سہل الحصول اور عام ہیں لہذا ان سے لوگوں کو روکنا غیر مناسب ہے۔

[71]..... بَابُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ

نبی ﷺ نے اہل خیبر سے معاملہ طے کرنے کا بیان

2656- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.....

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ
سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر
خَيْبَرَ بِشَطْرٍ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
سے آدھی پیداوار کھجور یا غلے کی کھیتی پر معاملہ طے کیا۔
أَوْ زُرْعٍ ①

فوائد: خیبر میں منعقد ہونے کی بناء پر اس بیع کو بیع مخابرة بھی کہا جاتا ہے اور آپ ﷺ کے عمل کی بناء پر یہ بلاشبہ جائز ہے آدھے، تہائی یا چوتھائی جس حصے پر بات طے ہو جائے اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[72]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُخَابَرَةِ

بیع مخابرہ کی ممانعت کا بیان

2657- أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كُنَّا نَخَابِرُ قَبْلَ
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم دو یا تین برس کے لئے
أَنْ يَنْهَانَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْبَرَ
تہائی اور آدھے اور کچھ بھوسے پر زمین بونے کے لئے دیا
بَسْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ عَلَى الثَّلْثِ وَالشَّطْرِ
کرتے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات
وَشَيْءٍ مِنْ بَنِي فَقَالَ لَنَا رَسُولُ
سے منع کر دیا۔ پھر ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللَّهِ ﷻ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ
”جس کی زمین ہے وہ خود کاشت کرے اگر خود کاشت کرنا
فَلْيَحْرُثْهَا فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَحْرُثَهَا
نہیں چاہتا تو اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ اپنے بھائی
فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَمْنَحَهَا
کو نہیں دینا چاہتا تو اسے چھوڑ دے۔“
أَخَاهُ فَلْيَدْعُهَا)) ②

① مشفق علیہ: البخاری، کتاب الإجارة، باب اذا استاجر ارضاً فمات احدهما (2275) ومسلم، کتاب المساقاة، باب المساقاة والمعاملة، جزء من الثمر والزرع (3941)

② صحيح: أخرجه مسلم، کتاب البیوع، باب كراء الارض (3901) والبخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب ما كان به اسد اصحاب النبي صلعم بعضهم بعضا في الزراعة (2340)

فوائد: کچھلی حدیث میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ بیع مخابرة جائز ہے جب کہ اس حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اس سے روک دیا تھا۔ اس میں تطبیق یوں ہوگی جیسا کہ رافع بن خدیج سے بخاری میں مروی ہے۔ فرماتے ہیں: النصار میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتیاں والے تھے ”کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك واما بالورق فلم ينهانا.“ (بخاری: 2332) ہم اس شرط پر زمین کرائے پر دیتے کہ زمین کے اس حصے کی فصل ہماری اور اس کی ان کی کبھی اس حصے کی فصل ہو جاتی اس کی نہ ہوتی تو آپ ﷺ نے ہم کو اس سے روک دیا۔ جب کہ چاندی کے عوض ایسے کرنے سے نہ روکا۔ تو گویا منع ایسی صورت میں جب قطعہ اراضی خاص ہو اور اس میں غرر کا امکان ہو اگر پیداوار میں سے حصہ ملے ہے غرر کا اندیشہ نہیں تو بلاشبہ یہ جائز ہے (واللہ اعلم)

2658- أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ.....

أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ سَيِّدَنَا ثَابِتُ بْنُ ضَحَّاكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّصَارَى كَيْتَبْتُمْ هِيَ كَمَا رَسُلُ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَارَعَةِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا أَقُولُ بِالْأَوَّلِ ①

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا، عبداللہ سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں: انہوں نے کہا: نہیں! میں پہلی بات کا قائل ہوں۔

[73]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْأَرْضِ سَتَيْنِ

دو برس کے لئے زمین بٹائی پر دینے کی ممانعت کا بیان

2659- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین برس کے لئے سادہ زمین بٹائی پر دینے سے منع کیا۔

[74]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرائے پر دینے کی اجازت

2660- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب في الزراعة والمواجرة (3933) واحمد 33/3

② صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض (3906) واحمد 33/3

بْنِ عَكْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْبَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي
الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا
عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سَعَدَ
مِنَ الْمَاءِ مِنْهَا فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ ذَلِكَ وَأَذِنَ لَنَا أَوْ قَالَ رَخَّصَ
لَنَا فِي أَنْ نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ . ❶

فوائد: یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر بخاری میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کی حدیث اس کی شاہد
ہے جس سے اس کے معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے مزید تفصیل کے لیے حدیث (2657) کا فائدہ ملاحظہ
کیجیے۔

[75]..... باب فِي الْخَرْصِ اندازے کے متعلق

2661- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ بْنِ نِيَّارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا
فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((قَالَ إِذَا
خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الْتَلْكَ فَإِنْ
لَمْ تَدَعُوا الْتَلْكَ فَدَعُوا الرُّبْعَ)) . ❶

فوائد: اس حدیث کا اصل تعلق تو باب الزکوٰۃ سے ہے بہر حال جب بھی کسی موقع پر درخت
لگے پھل کا اندازہ کرنا مقصود ہو تو اندازہ کرنے والا اندازے سے ایک تہائی یا چوتھائی کم پھل کا حساب کرے۔

❶ ضعیف : أخرجه ابوداؤد، کتاب البيوع، باب في المزارعة (3391) وابن ماجه، کتاب الرهون، باب ما يكره من المزارعة (2461)

❷ صحيح : فتح الباری 3/347 أخرجه ابوداؤد، کتاب الزکوة، باب في الخرص (1605) والترمذی، کتاب الزکوة، باب
ما جاء في الخرص

[76]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ كَسْبِ الْأُمَّةِ

لوٹری کی کمائی کھانے کی ممانعت

2662- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ كَسْبِ الْأُمَّةِ .
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
لوٹری کی کمائی کھانے سے منع فرمایا۔

[77]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگ لگانے والے کی کمائی کی ممانعت کا بیان

2663- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ
السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ.....

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : ((قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ
نَهَى عَنْهُ))
سیدنا رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگ لگانے والے کی کمائی خبیث ہے اور
بازاری عورت کا مہر خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث
الکلب خبیث))“ ہے۔

فوائد: (۱) ”حجام“ سینگ لگانے والے کو کہتے ہیں یہ سینگ کی شکل کا کھوکھلا آلہ ہوتا ہے جس
کے ذریعے جسم کے فاسد حصے پر پتھ لگا کر خون کھینچا جاتا ہے یہ انتہائی مجرب و مسنون طریقہ علاج ہے (۲)
حجام کا اجرت لینا مکروہ ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے (۳) زنا کار عورت کی کمائی
ناپاک ہے (۴) کتے کی قیمت کھانا حرام ہے البتہ شکاری کتے کی قیمت حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ ایک
حدیث میں ”الاکلب صید“ کا استثناء آتا ہے۔

[78]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگ لگانے والے کی کمائی کی رخصت کا بیان

2664- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ

① صحیح : أخرجه البخاری، کتاب الإجارة، باب كسب البغی و الإمام (22283) و ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی
كسب الإمام (2425)

② صحیح : أخرجه مسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب، و حلوان الكاهن و مهرا البغی (1568) و ابوداؤد،
کتاب البیوع ، باب فی کسب الحجام (3421)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَمَرَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابو طیبہ نے سینگی لگائی۔ آپ نے اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا۔

[79]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ عَسْبِ الْفُحْلِ
جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت منع ہے

2665- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَمَنِ الْفُحْلِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت سے منع کیا۔

فوائد:..... جانور کی جفتی کے عوض میں پیسے لینا حرام ہے ہاں کوئی کرامت دے دے تو کوئی حرج نہیں ترمذی میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کرامت کی رخصت دی کہ کرامت (یعنی ایسا عطیہ جو بلا طے کیے مادہ جانور کا مالک دے دے) ملنے والے عطیے کو تم لے سکتے ہو۔

2666- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمَهْرِيِّ قَالَ.....

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفُحْلِ وَأَجْرِ الْمُؤَمَّسَةِ. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت اور بدکار عورت کی اجرت سے منع کیا ہے۔

[80]..... بَاب فِي مَن بَاعَ دَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا

مکان بیچ کر اسکی قیمت مکان ہی میں نہ صرف کرنے والے شخص کے متعلق

2667- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ مَهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حَرْبٍ عَنْ أُخِيهِ.....

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الطب، باب الحمامة فی الداء (5696) ومسلم، کتاب المساقاة، باب حل أجرة الحمامة (4014)

❷ صحيح : أخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الجبلقة (2143) و ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی عسب الفحل (3429) وابن ماجه، کتاب التجارات، باب النهی عن ثمن الكلب (2160)

❸ اسنادہ جید : أخرجه احمد 332/2 وعلقه البخاری فی الكبير 115/7

سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا فَمِنْ أَنْ لَا يَبَارِكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ)). ❶

سیدنا سعید بن حرث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”جو شخص مکان یا زمین بیچے اس لائق نہیں کہ اسے برکت دی جائے۔ مگر جب اس کی قیمت اسی میں صرف کرے۔“

[81]..... بَابُ فِي حَرِيمِ الْبَيْرِ

کنویں کے احاطہ کا بیان

2668- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَرَعَةُ بْنُ الْبَرِيدِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ احْتَفَرَ بِنْرًا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْفَرَ حَوْلَهُ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا عَطْنَا لِمَا شِئْتَهُ)). ❷

سیدنا عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کنواں کھودے۔ اس کے ارد گرد چالیس ہاتھ تک کسی اور کو کنواں کھودنا جائز نہیں؛ تاکہ اس کے جانور کے لئے بیٹھنے کی جگہ ہو۔“

فوائد: عربوں میں پانی چونکہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا پانی کی موجودگی پر پورا پورا قبیلہ اس کے پاس پراجمان ہو جاتا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے کنویں کے گرد چالیس ہاتھ زمین کے استعمال کو ناجائز ٹھہرا دیا تاکہ اس کا خاندان اگر نہ بھی آئے تو کم از کم وہ اپنا مال و اسباب، ریوڑ وغیرہ تو ادھر رکھ سکے۔

[82]..... بَابُ فِي الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

2669- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّفْعَةِ إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا قَالَ يُنْظَرُ بَهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا غَائِبًا. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شفیعہ کے متعلق فرمایا: ”جب دونوں کا راستہ ایک ہو تو اس کے متعلق انتظار ہوگا اگرچہ اس کا ساتھی غائب ہو۔“

❶ قوی بشواہد: أخرجه ابن ماجه، كتاب الرهون، باب من باع عقاراً لم يجعل ثمنه في مثله (2490) ومجمع الزوائد (6627)

❷ ضعيف: أخرجه ابن ماجه، كتاب الرهون، باب حريم البيئر (2486) لكن ابهريرة رضي الله عنه في حديثه بطور شاهد آتی ہے دیکھے نصب الرأية 291/4-293 و تلخیص الحبير 63/3 والحاکم 97/4

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب الشفعة (4103) و ابوداؤد، كتاب البیوع، باب في الشفعة (3514)

فوائد:..... (۱) "الشُّفْعَةُ" یہ شفع سے ہے جس کا معنی جوڑنا، ملانا وغیرہ ہے اور شرعی طور پر یہ اجنبی کی طرف منتقل کرنا ہے۔ (فتح الباری 0/192) (۲) مشترک زمین وغیرہ میں سے اگر کوئی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ پہلے اپنے شریک پر اس کو پیش کرے اگر وہ خرید لے تو فیما ورنہ اب اسے اجازت ہے کہ کہیں باہر فروخت کر دے بشرطیکہ راستہ ایک ہو لیکن اگر راستہ مختلف ہو گیا ہے تو اب حق شفعہ ختم ہو گیا۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ محض ہمسائیگی کی بناء پر حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ راستہ مشترک ہونا لازم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس کا مؤید ہے: جب حد بندی ہو جائے راستہ جدا ہو جائیں تو پھر شفعہ کا استحقاق نہیں رہتا۔ (نیل الأوطار 3/43)

2670- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَ لَمْ يُقَسَمَ رِبْعَةٌ أَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ بَاعَ فَلَمْ يُؤْذَنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ ①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ کیا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ مکان ہو یا باغ، شریک کو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔ اگر چاہے تولے لے اگر چاہے تو چھوڑ دے اگر اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہی اس کا مستحق ہو گا۔ ابو محمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:..... (۱) شفعہ کا حق ہر مشترک چیز میں ہے چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ یہی قول مالک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور احناف کا ہے جب کہ جمہور فقط غیر منقولہ اشیاء میں ہی اسے درست قرار دیتے ہیں المغنی 7/44 (۲) اگر شریک بلا اطلاع اپنا حصہ فروخت کر دیتا ہے تو شریک کو حق شفعہ حاصل ہے وہ عدالت کے ذریعے اپنا حق لے سکتا ہے۔



① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الشریک من شریک (2213) ومسلم، کتاب المساقاة، باب الشفعة (1608)

۱۹..... ومن كتاب الاستئذان

اجازت کے بیان میں

[1]..... باب الاستئذان ثلاث

اجازت تین دفعہ لی جائے

2671- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت مانگی۔ اور انہیں اجازت نہ دی گئی وہ واپس چلے گئے۔ انہوں نے کہا: واپس کیوں چلے؟ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ”اجازت لینے والے کو تین دفعہ اجازت لینی چاہئے اگر اسے اجازت مل جائے تو ٹھیک وگرنہ واپس لوٹ آئے۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس بات کا گواہ لاؤ ورنہ میں تم سے برا سلوک کروں گا۔“ ابوسعید کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی دھمکی سے گھبرائے ہوئے آئے۔ اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے وہ میرے لئے گواہی دے تو میں نے سر اٹھا کر کہا: ان سے کہو میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا رَجَعْتُكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الْمُسْتَأْذِنُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ لَسَاتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ وَلَا أَفْعَلَنَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَانَا وَأَنَا فِي قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ فَرَعُ مِنْ وَعِيدِ عُمَرَ إِيَّاهُ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ مِنْكُمْ رَجُلًا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا شَهِدَ لِي بِهِ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقُلْتُ

أَخْبَرَهُ أَنِّي مَعَكَ عَلَى هَذَا وَقَالَ ذَلِكَ آخَرُونَ فَسُرِّي عَنْ أَبِي مُوسَى. ❶

اس بات میں تمہارے ساتھ ہوں دوسرے لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مطمئن ہو گئے۔

نوٹ:..... (۱) آنے والے پر لازم ہے کہ وہ اجازت حاصل کر کے کسی کے گھر داخل ہو (۲) تین بار اجازت مانگنے پر اگر نہ ملے تو لوٹ آنا چاہیے۔ (۳) عمر رضی اللہ عنہ کا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کرنا اس سے خبر واحد کے حجت نہ ہونے پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل حیرانی و تعجب کی بنا پر تھا کیونکہ محال ہے کہ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والا یہ عام واقعہ کسی کو معلوم نہ ہو اسی بات نے عمر رضی اللہ عنہ کو گواہی طلب کرنے پر مجبور کیا ورنہ بہت سے دلائل ہیں جن سے خبر واحد کے حجت ہونے کی دلیل ملتی ہے۔ جس طرح قرآن میں ہے: ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات) اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو واضح ہوا کہ اگر کوئی فاسق نہ ہو تو اس کی بات بلا تحقیق قبول کر لی جائے گی اسی طرح رمضان کے روزے ایک عادل کی گواہی پر رکھنے کا مسئلہ ہے۔ (دیکھئے: ابوداؤد) (۴) کوئی کیسی بھی جلیل القدر ہستی کیوں نہ ہو شرعی مسئلے میں اس پر کلی اعتماد ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔

[2]..... بَابُ كَيْفِ الاستِئْذَانِ

اجازت کیسے لی جائے

2672- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ.....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْرَبْتُ بَابَهُ فَقَالَ ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ أَنَا قَالَ: ((أَنَا أَنَا!))

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا: کون؟ میں نے کہا: ”میں۔“ آپ نے فرمایا: ”میں میں کیا آپ نے اسے ناپسند کیا۔ ❶

نوٹ:..... گویا دروازہ کھولنے والے کو جواب میں ”میں“ کے ذریعے جواب دینا غیر مہذبانہ انداز ہے جس کو رسول معظم ﷺ نے ناپسند کیا ہے چونکہ پوچھنے والا آپ کی ذات بارے دریافت کر رہا ہوتا ہے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثاً (6245) ومسلم، کتاب الآداب، باب الاستئذان (592)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذَا؟ فقال أن (6250) ومسلم، کتاب الآداب، باب فی کراهیة قول المستأذن، أنا، إذا قبل من هذا (5600)

لہذا اسے اپنا نام بتانا اپنا تعارف کرانا ہی قرین قیاس ہے۔ جب کہ میں، میں کی رٹ لگانا جاہلانہ طرز عمل ہے جس سے احتراز برتنا چاہیے۔

[3]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا

رات کو (سفر سے) آتے ہی بیوی کے پاس آنے کی ممانعت کا بیان

2673- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِنَارٍ يَذْكُرُ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَشْرَاتِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَشْرَاتِهِمْ مَا أَدْرِي شَيْءٌ قَالَهُ مُحَارِبٌ أَوْ شَيْءٌ هُوَ فِي الْحَدِيثِ . ❶

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی سفر سے آتے ہی اپنی بیوی کے پاس آئے۔ اور اس کو خائن قرار دے اور اس کے عیب تلاش کرے۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ نقصان اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت محارب کا قول ہے یا حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:..... (۱) شادی شدہ مرد کے لیے یہ مسنون ہے کہ وہ رات کو گھر نہ لوٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ: تَسْتَجِدُّ الْمَغِيْبَةَ وَتَمْتَشِطُ الشَّعْبَةَ“ عورت اپنے بال صاف کر لے اور کنگھی وغیرہ کر کے صاف ستھری ہو جائے کہیں دیر بعد آنے والا مرد اس کی پراگندہ حالت دیکھ کر متغیر نہ ہو جائے لہذا یہ معاشرے کی بنیادی اکائی، خاندان کو بچانے کا اصول ہے۔ (۲) بیوی سے مشکوک، بدگمان رہنا، اس کی جاسوسی کرنا یہ اس احساس رشتے کے لیے انتہائی خطرناک ہے لہذا مرد اگر کسی عیب پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر دے لیکن بلاوجہ عیب ٹٹولنے سے احتراز کرے۔

[4]..... بَاب فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو عام کرنے کا بیان

2674- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کو دیکھنے گئے وہ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب لا يطرق أهله إذا بلغ المدينة (1801) ومسلم، کتاب الإمارة، باب کراهية

کہہ رہے تھے: ”رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کو دیکھنے گیا۔ جب میں نے آپ کی صورت دیکھی اسی وقت پہچان گیا کہ یہ جھوٹی صورت نہیں ہے۔ اور پہلی بات جو میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی۔“ آپ فرما رہے تھے: ”سلام تو عام کرو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرو اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بَوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) ۱.

فوائد: (۱) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ یہودی عالم اور چہرہ شناس تھے (۲) کسی معزز شخصیت کا آگے بڑھ کر استقبال کرنا درست ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے متعلق سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا تو ان کے آنے پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ”قَوْمُوا أَلَيْ سِيدِكُمْ“ ”اپنے سردار کی جانب بڑھو“ (۳) فرائض، حقوق اللہ کے علاوہ جنت میں داخلے کے لیے حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے جو کہ داخلے کو سلامتی والا بنا دیتے ہیں اور حقوق العباد میں سے مذکورہ بالا حقوق کو خصوصاً اس لیے ذکر کیا گیا کیونکہ یہ دیگر حقوق کی ادائیگی میں ہمیز کا کام دیتے ہیں لہذا جو ان خصائل حسنہ کو اپنائے گا اس کے لیے دیگر امور خیر کی انجام دہی قطعی مشکل نہیں ہوگی۔

[5]..... بَابُ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا بیان

2675 ۱ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ.....

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب اسے ملے تو سلام کہے، جب وہ چھینکے اسے دعا دے، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرے، جب وہ دعوت دے تو قبول کرے اور جب

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ

۱ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (42) (2485) وابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها

وَيَشْهَدُهُ إِذَا تُوْفِيَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ ۖ وَهوَ مَرَجَأٌ تُوَاسِ كَ الْجَنَازَةِ فِي شَرِيكَ هُوَ - جَوَابَاتِ
لِنَفْسِهِ وَيُنْصَحُ لَهُ بِالْغَيْبِ ۖ ۱

اپنے لئے پسند کرے وہی اس کے لئے پسند کرے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی خیر خواہی کرے۔“

فوائد: یہ روایت مختلف حوالوں اور الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں لفظ ”وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَأَنْصَحْهُ“ (مسلم) اور جب وہ تجھ سے مشورہ مانگے تو اس کی خیر خواہی کراچھا مشورہ دے۔ اس کے علاوہ دیگر بہت سے حقوق العباد میں سے ان کو خاص کرنے کا مقصد ان کا ذی شان ہونا ہے ان حقوق کی پاسداری معاشرے میں صالحیت کا عنصر پیدا کر کے اسے ایک بہترین معاشرہ بنا دیتی ہے۔

[6] بَابُ فِي تَسْلِيمِ الرَّاِكِبِ عَلَيِ الْمَاشِيِ

سوار کا پیدل کو سلام کرنے کا بیان

2676 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو هَابِيءَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ.....

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَيِ الْمَاشِيِ وَالْقَائِمُ عَلَيِ الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَيِ الْكَثِيرِ)) ۲

سیدنا فضالہ بن عبید بن عبد بنی النضرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل کو کھڑا بیٹھے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔“

[7] بَابُ فِي رَدِّ السَّلَامِ عَلَيِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا بیان

2677 - أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدَهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْ عَلَيْكَ)) ۱

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہود جب تم کو سلام کہتے ہیں تو وہ السام علیکم (تم پر موت ہو) کہتے ہیں۔ تو تم کہو: علیک (تم پر ہو)۔“

۱ حسن: أخرجه ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء تشمیت العاطس (2736) وابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض (4133)

۲ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الإستئذان، باب ماجاء فی تسلیم الراکب علی الماشی (2705)

۳ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإستئذان، باب کیف الرد علی اهل الذمة (6257) ومسلم، کتاب السلام، باب النهی عن ابتداء اهل کتاب بالسلام (5620)

فوائد: یہودی قوم ہمیشہ سے ہی شریر رہی ہے لہذا نہ تو ان کو ابتداءً سلام کہا جائے گا (دیکھیے مسلم) اور نہ ہی جواب میں مسنون کلمہ ادا کیا جائے گا بلکہ فقط ”علیک“ پر ہی اکتفا کیا جائے گا یہ ان کی بدعا کو انہیں پر پلٹانے کا باعث ہوگا نیز ہمیں بھی سلام کو کہتے ہوئے صحیح ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیے جو کہ ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ یا سَلَامٌ عَلَیْکَ ہے جب کہ عدم اعتنا کی وجہ سے جے بدل کر سلام کہنا معنی کو کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے (واللہ الموفق و المعین)

[8]..... بَابُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

بچوں کو سلام کہنے کا بیان

2678- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أُمِّسِي مَعَ ثَابِتِ
الْبَنَانِيِّ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
وَحَدَّثَكَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ
بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَكَ أَنَسٌ أَنَّهُ
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِصَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِمْ. ۰

سیدنا سیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا اور ثابت نے رضی اللہ عنہم بتایا کہ وہ انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔

فوائد: بچوں کو سلام کہنا یہ آپ ﷺ کی سنت اور تربیت کا ایک انداز ہے اور دعا ہے کہ جس میں عموماً ہم سستی کر جاتے ہیں حالاں بچوں کی انہیں خطوط پر کی ہوئی تربیت انہیں جوانی میں اعلیٰ کردار کا مالک بناتی ہے۔

[9]..... بَابُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

2679- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي
شَهْرٌ.....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ إِحْدَى
سَيِّدَاتِ إِسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ سَكَنِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنْتِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ كَيْفَ كَانَ

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان (6247) و مسلم، کتاب السلام، باب استئذان السلام علی الصبیان (5630)

نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أَنَّهَا بَيْنَا هِيَ فِي نِسْوَةٍ مَرَّ عَلَيْهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. ❶

عورت سے منقول ہے کہ وہ چند عورتوں کے ساتھ تھی۔ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا۔

فوائد: معلوم ہوا، عورتوں کو سلام کہا جاسکتا ہے بشرطیکہ فتنے کا خوف نہ ہو۔

[10]..... بَابُ إِذَا قُرِئَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامُ كَيْفَ يَرُدُّ

جب آدمی کو (کسی کا) سلام کہا جائے تو اس کا جواب کیسے دے؟

2680- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)). قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا عائشہ! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”وعلیہ السلام ورحمة اللہ الیہ وبرکاتہ.“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”آپ وہ چیز دیکھتے تھے جو مجھے نظر نہ آتی تھی۔“

فوائد: جس طرح ہدیہ، تحفہ انسان کسی کے ہاتھ کسی اپنے بھائی کو بھیج سکتا ہے بعینہ سلام بھی ایک

تحفہ ہے جو کہ آدمی کسی دوسرے کے ذریعے بھیج سکتا ہے اس کے جواب کا طریقہ کار یہ ہے کہ ”وعلیک وعلیہ السلام“ اور تجھ پر اور (سلام بھیجنے والے) اس پر سلامتی ہو (دیکھیے مسند احمد) جبکہ فقط بھیجنے والے کو ”وعلیہ السلام“ اور اس پر سلامتی ہو نکلے بھی جواب دیا جاسکتا ہے

[11]..... بَابُ فِي رَدِّ السَّلَامِ

سلام کا جواب دینے کا بیان

2681- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ.....

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في السلام على النساء (5204) وترمذی، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم (2697)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الاستئذان، باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال (6249) ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضل عائشة (6240)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو سلام کا تحفہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ”علیک السلام ورحمة اللہ کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: ”غفار سے۔“ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنے دل میں کہا: ”آپ نے ناپسند کیا کہ میں قبیلہ غفار سے ہوں۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلَاتَهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيًّا بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ ((عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِمَّنْ أَنْتَ)). قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ لِي أَنْ تَمِيْتُ إِلَى غِفَارٍ. ❶

فوائد: (۱) ابو ذر رضی اللہ عنہ یہ قدیم الاسلام تھے یہ مکہ میں پانچویں نمبر پر اسلام لائے یہ غالباً اسی وقت کا واقعہ ہے (۲) سلام کے جواب میں اس سے بہتر کلمات ادا کرنے چاہیں قرآن میں ہے ﴿اِذَا حَيَّيْتُمْ بِتَحِيَّهِ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنِّ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا﴾ (النساء: 86) جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر لوٹا دیا ویسا ہی لوٹا دو نیز السلام علیکم ورحمة اللہ کہنے والے کے جواب میں علیکم السلام ورحمة اللہ کہنا ضروری ہے۔ (۳) نے ساتھی سے پہلے تعارف کرنا مسنون ہے۔

[12]..... بَابُ فِي فَضْلِ التَّسْلِيمِ وَرَدِّهِ

سلام کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

2682- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ.....

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ”اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ”اسے تیس

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عَشْرُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ ((عَشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ:

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي ذر رضي الله عنه (6309) والبيهقي في الحج، باب سقاية

الحاج والشرب منها من ماء زمزم 5/147

نیکیاں ملیں گی۔“

((تَلَا تُونَ)) ❶

فوائد: معلوم ہوا سلام کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ ابن جریر میں اسی طرح کی حدیث ہے اسی کے آخر میں ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہنے والے شخص نے کہا کہ حضور ﷺ نے کہا کہ مجھے وہی الفاظ لوٹا دیے آپ ﷺ نے کہا تم نے ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سلام کے کلمات اتنے ہی ہیں اگر زیادہ ہوتے تو آپ آخری صحابی کے لیے لازماً بولتے (دیکھیے تفسیر ابن کثیر، ”اذا حیتم بخیر“ کی تفسیر)

[13]..... بَابُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَبُولُ

پیشاب کرنے والے آدمی کو سلام کہنے کا بیان

2683- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُصَيْنِ.....

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّهُ عَلَيْهِ. ❷

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا اور آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وضو کیا، اور جب وضو کر لیا تب اس کا جواب دیا۔

فوائد: (۱) پیشاب کرنے والے کو سلام نہیں کہنا چاہیے ابن ماجہ میں حسن سند سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو فرمایا ”اذا رأيتنسى على مثل هذه الحالة فلا تسلم على فانك اذا فعلت ذلك لم ارد عليك.“ (سلسلہ صحیحہ 1/170) جب تو مجھے ایسی حالت میں دیکھے تو مجھے سلام نہ کہہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں تجھے جواب نہیں دوگا (۲) بیت الخلاء میں ذکر جائز نہیں البتہ عدم طہارت پر جائز ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی عادت تھی ”کان يذكر الله على كل احيانه.“ (اوکما قال) کہ آپ ﷺ ہر وقت ذکر اللہ میں مصروف رہتے تو یہ طہارت اور عدم طہارت دونوں حالتوں کو شامل ہے لیکن وضوء کی حالت میں ذکر اللہ افضل ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ اب سلام کے جواب کو موخر کر ہی دیا تو ذرا مزید موخر کر کے حالت طہر میں ہی جواب دے دوں گا۔

❶ صحیح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، كيف السلام (5195) والترمذی، كتاب الاستبذان، باب ما ذكر في فضل السلام (2689) احمد 4/439

❷ صحیح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب أبرد السلام، رد السلام وهو يبول (17) والنسائی، كتاب الطهارة، باب رد السلام بعد الوضوء (38) وابن ماجه، كتاب الطهارة وستها، باب الرجل يسلم عليه وهو يبول (350)

[14]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الدَّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

2684- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي
الْحَبِيبِ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى النِّسَاءِ)) .
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْحَمُومُ قَالَ: ((
الْحَمُومُ الْمَوْتُ)) . قَالَ يَحْيَى الْحَمُومُ
يَعْنِي قَرَابَةَ الزَّوْجِ . ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کے پاس مت جاؤ۔“ کہا گیا: یا رسول اللہ ”حمو“ کی اجازت دی جائے۔ فرمایا: ”وہ تو موت ہے۔“ یحییٰ کہتے ہیں: ”حمو خاندان کے قریبی رشتہ دار کو کہتے ہیں۔“

فوائد: (۱) اگر صرف عورتیں ہی گھر میں ہوں تو ایسی حالت میں گھر داخل نہیں ہونا چاہیے خصوصاً اکیلی عورت کے پاس جانا تو انتہائی خطرناک ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”لا یخلونَ رجل بامرأة الا نالھما الشیطان .“ کہ جب بھی کوئی آدمی کسی عورت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں برائی بچنا محال ہے۔ (۲) ”الحمو“ یہ لفظ شوہر کے باپ دادا اور اولاد کو چھوڑ کر اس کے سبھی قریبی مردوں پر بولا جاتا ہے (مرقاۃ) تو جس طرح موت سے فرار ممکن نہیں اس طرح ان کے ساتھ علیحدگی سے بچنا بھی بہت مشکل ہے لہذا جس طرح موت سے زندگی کی حفاظت حتی الوسع ہے اسی طرح ان کی علیحدگی سے بچنا بھی فرض ہے (واللہ المستعان)

[15]..... بَابُ فِي نَظَرَةِ الْفَجَاءَةِ

اچانک نظر پڑنے کا بیان

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَعِيدٍ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذی محرم والدخول علی المغیبة (5232) و مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوۃ بالأجنبیۃ (5638)

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ
عَنْ نَظْرَةِ الْفَجَاءِ فَقَالَ: ((أَصْرِفْ
بَصْرَكَ)). ❶

سیدنا ابو ذرعمہ بن عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اچانک نظر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اپنی نظر پھیر لو۔“

فوائد: (۱) ”نظر الفجاءہ“ کا مطلب ہے کہ اجنبیہ کے چہرے پر بلا مقصد نظر پڑ جائے تو ایسے میں بندے پر کوئی گناہ نہیں البتہ اسے نظر پھیر لینا چاہیے (۲) مردوں کو غص نظر یعنی نظریں جھکا کر رکھنی چاہیں (۳) عورتوں کو چہرہ ڈھانپ کر نکلنا چاہیے خصوصاً ایسی جگہوں میں جہاں انسانوں کی آمد و رفت زیادہ ہو۔

[16]..... [بَاب فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ]

عورت کی چادر کا بیان

2686- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ.....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ
((شَبْرًا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ ذُنُّ
تَبَدُّوْ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ: ((فَذِرَاعًا لَا يَزِيدُنَّ
عَلَيْهِ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ النَّاسُ يَقُولُونَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. ❷

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ سے عورت کی چادر کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ایک باشت لٹکائے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے تو پاؤں ظاہر ہوں گے۔“ فرمایا: ”ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ ہونے دیں۔“

فوائد: یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے بہر حال اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ احکام شریعت کو بجا لاتے ہوئے غلو سے بچنا بھی ضروری ہے تاکہ اسراف کا شکار ہو کر کہیں گناہ ہی لازم نہ ہو جائے۔

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الآداب، باب نظر الفجاءة (5609) و ابو داؤد، کتاب النکاح، باب ما یومر بہ من غض البصر (2148)

❷ ضعیف: أخرجه ابو داؤد، کتاب اللباس، باب قدر ذیل (4117) و الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی خیر ذبول ذبول (1731) و النسائی، کتاب الزینة، باب ذبول النساء (5353)

[17]..... بَابُ فِی کَرَاهِیَةِ إِظْهَارِ الزَّیْنَةِ

زینت ظاہر کرنے کی ممانعت کا بیان

2687- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِی رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ
أَمْرَأَتِهِ.....

عَنْ أُخْتِ لِحَدِیْقَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا
لَكُنَّ فِی الْفِیْضَةِ مَا تَحْلَيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ
لَیْسَتْ مِنْكُنَّ أَمْرَأَةٌ تَحْلَى الذَّهَبَ
فَتُظْهِرَهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ)) ❶

سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کہتی ہیں ایک دفعہ رسول
اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ”اے عورتوں کے
گروہ! کیا تمہارے لئے چاندی کا زیور کافی نہیں؟ خبردار!
جو سونے کا زیور پہن کر ظاہر کرے گی اسے عذاب ہوگا۔“

[18]..... بَابُ فِی النَّهْيِ عَنِ الطَّيْبِ إِذَا خَرَجَتْ

باہر نکلنے وقت خوشبو لگانے کی ممانعت کا بیان

2688- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ.....

عَنْ غَنِيمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَيْمَانَ
أَمْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ لِيُوجَدَ
رِيحُهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانٍ وَقَالَ
أَبُو عَاصِمٍ يَرْفَعُهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ❷

غنیم بن قیس ابوموسیٰ سے نقل کرتے ہیں: ”جو عورت خوشبو
لگا کر باہر نکلے اور اس کی خوشبو پائی جائے وہ بدکار ہے۔
اور ہر آنکھ زانی ہے۔“ ابو عاصم کہتے ہیں: ”ہمارے بعض
ساتھی اسے مرفوع بیان کرتے ہیں۔“

فوائد:..... (۱) عورت کا عطر لگا کر باہر نکلنا کبیرہ گناہ ہے (۲) زانیہ سے مراد یہ ایسی عورت ہے جو

کج رو اور لوگوں کو مائل کرنے والی ہے۔ واللہ اعلم

[19]..... بَابُ فِی الْوَأَصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

نقلی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان

2689- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.....

❶ ضعیف: أخرجه أبو داود، كتاب الخاتم، باب ماجاء في الذهب للنساء (4237) والنسائي، كتاب الزينة، باب كراهية
للنسائي في إظهار الزينة الحللى والذهب (5152)

❷ صحيح: أخرجه الترمذی، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة (2786) والنسائي، كتاب
الزينة، باب ما يكره للنساء في الطيب (5141)

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبد اللہ نے کہا: ”اللہ کی ان پر لعنت ہو جو نیل بھرتی اور بھرواتی ہیں پھنسون اور چہرے کے بال اکھاڑتی ہیں اور حسن کے لئے دانت باریک کرتی ہیں۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں یہ بات بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہتے تھے، اس نے آ کر کہا: ”مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایسے لعنت کرتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”جس کو رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس پر میں کیوں نہ لعنت کروں؟ اس نے کہا: ”میں نے تو مکمل قرآن پڑھ لیا ہے میں نے آپ کی بات اس میں نہیں پائی، انہوں نے کہا اگر تم پڑھتی تو ضرور پاتی کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ”رسول تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔“ (سورۃ الحشر: ۷) اس نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ انہوں نے کہا: اس سے آپ نے منع کیا ہے۔ اس نے کہا: میں تمہاری بیوی کو دیکھتی ہوں وہ ایسا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا: جاؤ دیکھ لو۔ اس نے جا کر دیکھا تو اسے اپنی غرض کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ انہوں نے کہا: ”اگر وہ ایسی ہوتیں تو میں ان کے ساتھ نہ رہتا۔“

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَلَجَّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَبَجَّأَتْ فَقَالَتْ بَلَّغْنِي أُنْثَى لَعْنَتِ كَيْتٍ وَكَيْتٍ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللُّوحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتُ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتِهِ أَمَا قَرَأْتِ: ﴿ مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾ [الحشر: ۷] فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. فَقَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ فَادْخُلِي فَاظْطَرِّي فَدَخَلَتْ فَتَنظَرَتْ فَلَمْ تَرِ مَنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتَهَا. ❶

فوائد: (۱) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی موجب لعنت اور کبیرہ گناہ ہے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم عمل بالحدیث کا التزام کیا کرتے تھے اور عمل بالحدیث کو عمل بالقرآن سمجھتے تھے (۳) حدیث پر عمل حقیقت میں قرآن پر عمل کرنا جب تک حدیث کو تسلیم نہیں کیا جائے گا قرآن پر عمل محض خواب اور دیوانے کی آرزو

❶ متفق علیہ: کتاب اللباس، باب متفلیجات للحسن (5931) ومسلم، کتاب اللباس، والزینة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواثمة والمستوشة والنامصة والمتنمصة (5538)

ہے۔ فافهم يهديك الله

[20]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ

مرد کو مرد اور عورت کو عورت کے ساتھ لیٹنے کی ممانعت کا بیان

2690- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ

أَخْبَرَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسِ الْجَمْمِرِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ.....

رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو ریحانہ کہتے ہیں کہ رسول

سَمِعْتُ أَبَا رِيحَانَةَ صَاحِبَ رَسُولِ

اللہ ﷺ دس خصلتوں سے منع کرتے تھے۔ آدمی کا آدمی

اللَّهُ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔

يُنْهَى عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ

عورت کا عورت کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان

الرَّجُلَ فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا

کوئی چیز نہ ہو۔ بال اکھاڑنے گودنے، لوٹنے اور چھتے کی

شَيْءٌ وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ فِي شِعَارٍ

کھال کی زین پر سواری کرنے۔ کندھوں اور کپڑوں کے

وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالتَّيْفِ

نیچے ریشم پہننے سے، عبد اللہ کہتے ہیں: ابو عامر ان کے استاد

وَالْوَشْمِ وَالنُّهْبَةِ وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَاتِّخَاذِ

ہیں۔ مکامعہ کا معنی لیٹنا ہے۔

الدِّيَابِجِ هَاهُنَا عَلَى الْعَاتِقَيْنِ وَفِي أَسْفَلِ

الْيَابِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عَامِرٍ شَيْخُ لَهُمْ

وَالْمُكَامَعَةُ الْمُضَاجَعَةُ. ❶

فوائد:..... (۱) ”شعار“ اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو جسم سے مس ہو یعنی اسے چھوئے کیونکہ شعار کا

شعر سے تعلق ہے جس کے معنی بال کے ہوتے ہیں تو جسمانی بالوں کو چھونے والے کپڑے کو شعار کہا جاتا ہے

اور ”مکامعہ“ کہتے ہیں باہم لیٹنے کو (۲) دو مردوں یا عورتوں کا اس طرح آپس میں لیٹنا کہ دونوں کے چمڑے

ایک دوسرے سے مس ہو رہے ہوں اس میں چونکہ فتنے کا خدشہ اس لیے یہ ممنوع ہے (۳) چھتے کی کھال پر

سواری چونکہ تکبر میں مبتلا کرنے کا باعث اس لیے یہ بھی ممنوع ہے اسی طرح ریشم کا استعمال بھی مردوں پر حرام

ہے ہاں دو انگلیوں یا تین جتنا چوڑا ریشم کی خوبصورتی کے لیے کپڑے پر لگایا جاسکتا ہے۔ (دیکھیے مسلم)

2691- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ هُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى

❶ صحیح : ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی کراہہ (4049) والنسائی، کتاب الزینة، باب تحريم الوش (5126) واحمد

عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرَجُ جَوْهْمُ مِنْ بَيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانًا أَوْ قَلَانَةَ. ❶

سیدنا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو مخنثین (بہجڑوں) کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکالو۔ پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں کو نکالا، اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں، فلاں کو نکالا۔

فوائد: (۱) ”مخنث“ یہ مرد اور عورت کی درمیانی مخلوق کو کہتے ہیں ان کے اعضاء کی مشابہت کے اعتبار سے ان پر مرد یا عورت والا حکم لگایا جاتا ہے (۲) مرد یا عورت کا جنس مخالف کی مشابہت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

[21]..... بَابُ فِي أَنْ الْفَخِذَ عَوْرَةً

مخنثوں اور مردوں جیسی وضع بنانے والی پر لعنت ہے

2692- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ.....

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ عِنْدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةً فَقَالَ خَمَّرَ عَلَيْكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ. ❷

سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ سے ہیں کہتے ہیں ایک دفعہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرا زانو کھلا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”زانو ڈھانپ لو کیا تمہیں علم نہیں کہ زانو پردہ ہے۔“

فوائد: ران شرمگاہ کا حصہ ہے اور اسے ڈھانپنا جائے گا البتہ اسے ڈھانپنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے جیسے کہ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اپنے گھر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ننگا کر کے بیٹھے رہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر اسے ڈھانپ لیا لہذا احادیث کے تتبع سے پتہ چلتا ہے کہ شرمگاہ دو

❶ صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب نفی أهل المعاصی والمخنثین (6834) والترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی المتشابهات بالرجال من النساء (2785)

❷ حید: أخرجه ابو داؤد، کتاب الحمام، باب النهی عن التعری (4014) والترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء أن الفخذ عورة (2795)

قسم کی ہے ایک کوڈھانپنا فرض ہے جسے قبل و در جب کہ دوسری مستحب ہے جیسے رائیں (تشیخ الرواۃ 3/6)

[22]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ دُخُولِ الْمَرْأَةِ الْحَمَّامِ

عورت ذات کا حمام میں داخل ہونا (جانا) ممنوع ہے۔

2693- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ.....

عمرو بن مہرہ سالم بن ابی الجعد سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کچھ خواتین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور وہ آنے والی خواتین حمص کے علاقہ کی تھیں۔ خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہیں وہ خواتین حمامات میں تو داخل نہیں ہونے والیں۔ انہوں نے جواباً عرض کیا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو عورت اپنے کپڑے اتارے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ۔ تو ایسی عورت اپنے اور اللہ کے درمیان والا پردہ پھاڑ دیتی ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةُ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمصَ يَسْتَفْتِيهَا فَقَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ النِّسْوَةِ اللَّائِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ①

2694- قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ.....

ابو بلیح نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کا بیان کیا۔

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثِ. ②

[23]..... بَابُ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

2695- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ تاکہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ يُعْنَى أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

① منقطع : جب کہ حدیث آئندہ سند کی بناء پر صحیح ہے۔ أخرجه ابو داؤد، كتاب الحمام، باب في فاتحته (4010) والترمذی، كتاب الأدب، باب دخول الحمام (3750)
② اسنادہ صحیح : سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا. ❶
وہاں خود بیٹھ جائے۔ بلکہ مجلس کشادہ کرو اور کھلے ہو کر بیٹھو۔

[24]..... بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس کا مستحق ہے

2696- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ أَوْ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. ❷
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہے۔“

[25]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرِيقَاتِ

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

2697- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ.....

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ جُلُوسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بَدَّ فَاعْلَيْنَ فَاهْدُوا السَّبِيلَ وَأَقْبُوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو إِسْحَقَ مِنَ الْبَرَاءِ. ❸
سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند انصاریوں کے پاس سے گزرے۔ جو راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم یہ کام کرنا (راستے میں بیٹھنا) ہی چاہتے ہو تو راستہ بتاؤ اور سلام کو عام کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔“ شعبہ کہتے ہیں: ابو اسحاق نے براء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی۔

فوائد:..... راستوں میں بیٹھنا مکروہ ہے البتہ اگر کہیں متبادل جگہ میسر نہ ہو تو مذکورہ بالا حقوق کی

ادائیگی کی صورت میں بیٹھنے کی اجازت ہے۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الاستیذان، باب اذا قيل لكم تفسحوا..... (6270) ومسلم، کتاب السلام، باب تحريم إقامة

الإنسان من موضعه المباح الذي سبق اليه (5648)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به (5653) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب

اذا قام من مجلس ثم رجع (4853)

❸ حديث صحيح أخرجه الترمذی، كتاب الاستیذان، باب ماجاء في المجالس علی الطريق (3726)

الْعَالِيَّةِ.....

سیدنا ابو بزرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آخری عمر میں رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے اور اٹھنا چاہتے تو اس طرح کہتے: ”اے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ تو پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ مجلس کی باتوں کا کفارہ ہے۔“

عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ بِأَخْرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَآتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ الْآنَ كَلَامًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا خَلَا فَقَالَ هَذَا كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجَالِسِ . ❶

فوائد: (۱) سبحانك اللهم و بحمدك اتوب اليك۔ تک یہ کفارۃ مجلس کہ دعا ہے مجلس کے اندر ذرا سی اونچ نیچ ہو جانا قطعی بعید نہیں لہذا یہ دعا مجلس کے دوران ہونے والے لغزشوں کے ازالے کا باعث بن جاتی ہے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ معمول اور علم کی حرص تھی کہ کوئی بھی چیز جو انہیں خلاف معمول نظر آتی فوری اس بارے دریافت کر لیتے یہی ایک سچے طالب علم کی علامت ہے۔

[29]..... بَابُ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ

جب کوئی چھینکے تو کیا کہے

2701- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کو چھینک آئے وہ ایسے کہے: ”ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔“ اور سننے والا شخص ایسے کہے: ”اللہ تم پر رحم کرے۔“ چھینکنے والا پھر اسے یوں کہے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملے کو درست کر دے۔“

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ الْعَاطِسُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَيَقُولُ الَّذِي يُشْمِتُهُ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ وَيَبْرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمِّ . ❷

❶ صحیح: أخرجه ابو داؤد، کتاب الأدب، باب فی کفارۃ المجلس (4859)

❷ ضعیف: لیکن اس کے شواہد موجود ہونے کی بناء پر یہ قوی ہو جاتی ہے۔ دیکھیے بخاری کتاب الأدب، باب اذا عطس کیف یشمت (6224) و ابو داؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی تشمیت العاطس (5433)

فوائد: (۱) چھینک اللہ کی نعمت ہے لہذا جب بھی کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد للہ کہنا چاہیے اور سننے والا یرحمک اللہ کے ساتھ جواب دے لیکن اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر چھینک کر الحمد للہ کہہ دیتا تو اس کو جواب میں (یہدیکم اللہ) اللہ تمہیں ہدایت دے کہا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ یہود کے ساتھ یہی طریقہ عمل اختیار کرتے تھے (۲) ”الحمد لله على كل حال“ یہ الفاظ ضعیف ہیں البتہ فقط الحمد للہ یا الحمد للہ رب العالمین (ابوداؤد سندہ صحیح) کہنا مسنون ہے۔

[30]..... بَابُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهُ لَا يُشْمِتُهُ

جب چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو

2702- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ.....

عَنْ أَنَسِ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتْ أَوْ شَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشْمِتْ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشْمِتِ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهِ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سُلَيْمَانُ هُوَ التَّبِيِيُّ. ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کا جواب دیا دوسرے کا جواب نہ دیا۔ کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا تو آپ نے فرمایا: ”ایک نے الحمد للہ کہا ہے اور دوسرے نے نہیں کہا۔“

[31]..... بَابُ كَمْ يُشْمِتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دیا جائے

2703- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ هُوَ ابْنُ عَمَارٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي إِيسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَرْحَمَكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَرْكُومٌ. ②

سیدنا ایسا بن سلمہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کسی آدمی نے چھینکا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر رحم کرے۔“ پھر وہ دوسری دفعہ چھینکا تو آپ نے فرمایا: ”اس کو زکام ہے۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب الحمد للعاطس (6221) ومسلم، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس (7411)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب اذا عطس کم یשמتم (6224) مسلم، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس (7414)

فوائد: معلوم ہوا ایک دفعہ چھینکنا یہ رحمت الہی جب کہ دوبارہ چھینکنا یہ زکام کی علامت ہے لہذا دوبارہ یا سہ بارہ چھینکنے والے کو جواب دینا ضروری نہیں۔

[32]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّصَاوِيرِ

تصویر رکھنے کی ممانعت

2704- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قَالَتْ عَائِشَةُ كَمَا كَانَ لَنَا ثَوْبٌ فِيهِ سَيِّدَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتَى هِيَ هَمَارًا أَيْكَ تَصَوِّرُونَ وَاللَّهِ كَيْفَ تَصَوِّرُونَ فَجَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ تَهَا- مِیں نے اسے نبی ﷺ کے آگے کر دیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے مجھے منع کیا۔ یا انہوں نے کہا: آپ نے اسے برا سمجھا۔ میں نے اس کے تکیے بنا دیئے۔ قَالَتْ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدًا ①

فوائد: (۱) نمازی کے سامنے تصاویر اور نقش و نگار والا کپڑا ہونا خشوع کے زوال کا باعث ہے اس لیے اس سے احتراز برتنا چاہیے اسی طرح آجکل استعمال ہونے والے جائے نماز جو کہ دیدہ زیب نقوش سے مزین ہوتے ہیں ان کی بجائے سادہ جائے نماز استعمال کرنے چاہئیں (۲) اسی طرح تصاویر والا کپڑا اس کا گدایا مندہ بنا لیا جائے تو اس اک استعمال درست ہے۔

[33]..... بَاب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ

تصویروں والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے

2705- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا

الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍ عَنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا جُنُبٌ ② سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ اور نہ یہ جنبی کے گھر میں جاتے ہیں۔“

① متفق علیہ: البخاری، کتاب المظالم، باب هل تكسر الدنان التي فيها حمر أو تحرق الزقاق (2476) ومسلم، کتاب

اللباس والزينة باب تحريم تصوير صورة الحيوان (5478)

② اسنادہ جید: عبد اللہ بن نجی کا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے دیکھئے ابن حبان کی الثقات 30/5، أخرجه ابو داؤد، کتاب

الطهارة، باب في الحنب يومر بالغسل (2207) والنسائي، کتاب الطهارة، باب في الحنب اذالم يتوضأ (2301) وابن

ماجه، کتاب اللباس، باب الصور في البيت (3650)

فوائد: معلوم ہوا جس گھر میں تصویر یا کتا ہو یا بلا وجہ جنابت کی حالت میں ہو وہ گھر اللہ کی رحمت سے محروم اور معدوم البرکت ہے ہاں اگر کسی مجبوری کی بناء پر فوری غسل نہ کیا جاسکتا ہو یا آدی فقط وضوء کر لے تو وہ اس سے متشی ہوگا کیونکہ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ جب جنابت کی حالت میں کھانے پینے یا سونے کا ارادہ ہوتا تو وضوء کر لینے واللہ اعلم۔ دیکھیے تلخیص سبل اسلام (لسیمان کیلانی)

[34] باب فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

اہل و عیال پر خرچ کرنا

2706. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهُ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى
أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ ①

سیدنا ابو مسعود بن بدری کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:
”مسلمان جب اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اسے باعث اجر
سمجھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“

[35] باب فِي الدَّابَّةِ يَرْكَبُ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ

سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

2707. أَحَبُّ نَأْوٍ أَوْ الْأَعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَخْوَلُ عَنْ
مُورِقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ تَلْقَى بِي
وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ وَرَأَاهُ قَالَ
الْحَسَنُ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْحَسَنُ
وَرَأَاهُ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ عَلَى
الدَّابَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ②

سیدنا عبداللہ بن جعفر بن محمد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ
کہیں سے سفر کر کے واپس آ رہے تھے۔ تو مجھ سے اور
حسن بن حسین یا حسین بن علی سے ملاقات ہوئی۔ میرا خیال ہے
انہوں نے کہا: حسن بن علی سے ملاقات ہوئی۔ تو
آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے اور حسن کو اپنے پیچھے
ٹھہرایا، ہم اسی سواری پر مدینہ پہنچے جس پر نبی ﷺ تھے۔

① متن سنن: البخاری، کتاب الإیمان، باب ماجاء ان الأعمان بائنیات (55) ومسلم، کتاب الرکاة، باب فضل النفقة والصدقة عنی الأخرین والنروح ولاولاد والوالدین ونو کانوا مترکین (2319)

② صحیح أخرجه مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عبد الله بن جعفر (6218) أخرجه ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی رکوب ثلاثة علی دابة (2566) وابن ماجه، کتاب الأدب، باب رکوب ثلاثة علی دابة (3773)

فوائد: یہ آپ ﷺ کی بچوں سے خصوصی محبت کا ثبوت ہے بچے چونکہ قوم کا مستقبل اور والدین کے لیے ذخیرہ آخرت ہوتے ہیں اس لیے آپ ﷺ ان سے شفقت فرماتے اور انہیں اپنے سے مانوس کرتے کیونکہ یہ طرز عمل بچوں کی تربیت میں بڑا موثر ہوتا ہے۔

[36]..... بَاب فِي صَاحِبِ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا مستحق ہے

2708- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ.....

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی جو کوفہ کے امیر تھے کہتے ہیں کہ ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس اس کے گھر گئے۔ تو مؤذن نے نماز کے لئے اذان کہی ہم نے قیس سے کہا: ہمیں نماز پڑھاؤ۔ انہوں نے کہا: ”میں ایسے لوگوں کو نماز نہیں پڑھاؤں گا جن کا میں امیر نہیں ہوں تو ایک آدمی نے کہا جو ان سے کم نہیں تھے جنہیں عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنی سواری اور فرس کے اگلے مقام کا زیادہ مستحق ہے اور اس کا بھی کہ اپنی جگہ میں خود امامت کرے۔“ اس وقت قیس بن سعد نے اپنے آزاد کردہ غلام سے کہا: ”اے فلاں! اٹھو اور انہیں نماز پڑھاؤ۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدِ الْحَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ قَالَ أَتَيْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فِي بَيْتِهِ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَقُلْنَا لَقَيْسٍ فَمُ فَصَلِّ لَنَا فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَصَلِّي بِقَوْمٍ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِأَمِيرٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْسَ بِدُونِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ الْعَسِيلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرٍ دَابَّتِهِ وَصَدْرٍ فِرَاشِهِ وَأَنْ يُؤَمَّ فِي رَحْلِهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عِنْدَ ذَلِكَ يَا فَلَانُ لِمَوْلَى لَهُ فَمُ فَصَلِّ لَهُمْ. ❶

فوائد: (۱) اگر مسجد سے دور کہیں کسی کے گھر افراد اکٹھے ہوں تو اذان دے کر جماعت کروائی

جاسکتی ہے (۲) آدمی جس چیز کا مالک ہو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے الا یہ کہ وہ اپنا حق کسی کے لیے بیہ کر دے یعنی کسی کو نماز کو پڑھانے یا سواری پر آگے بیٹھنے کی اجازت دے دے (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین ”سمعنا و اطعنا“ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ کے مرقع تھے۔

[37].... بَاب مَا جَاءَ أَنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا

ہراونٹ پر ایک شیطان ہونے کا بیان

2709- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ عَمْرِو
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ وَقَدْ صَحِبَ أَبُوهُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ
بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا
اللَّهَ وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ ❶

محمد بن حمزہ بن عمرو سلمی کہتے ہیں ان کے والد رسول
اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ کہتے ہیں میں نے اپنے والد
سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اونٹ پر ایک
شیطان ہوتا ہے لہذا جب سوار ہو تو بسم اللہ پڑھو اور اپنے
ضروری کاموں میں کوتاہی نہ کرو۔“

فوائد:..... کسی بھی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اللہ کا نام لینا اور سواری کی دعا پڑھنا مسنون ہے
خصوصاً اونٹ پر سوار ہوتے ہوئے جیسا کہ حدیث میں اس کی وجہ مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ اونٹوں کے باڑے
میں نماز پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

[38].... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ تُتَّخَذَ الدَّوَابُّ كَرَاسِيٍّ

سواری کو کرسی بنانے کی ممانعت کا بیان

2710- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ
سَالِمَةً وَلَا تُتَّخَذُوا كَرَاسِيٍّ ❷

سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ
نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”ان سواریوں پر ایسی حالت میں سوار ہو جب
سلامتی والی ہوں اور انہیں کرسی نہ بناؤ۔“

فوائد:..... (۱) ”کراسی“ یہ کرسی کی جمع ہے اس کے معنی پشتہ ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے

❶ حسن: أخرجه الطبرانی، في الأوسط (1945) وابن أبي شيبة (391/10) (9772)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الحج، باب ركوب البئنة المهدة لم احتاج إليها (319) والنسائي، كتاب المناسك باب
ركوب البئنة (2799)

”اجْعَلْ لِهَذَا لِحَاظِ كَرِيْمًا“ اس دیوار کا پستہ بنا دو (المسجد) (۲) سواریوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور ان سے سواری کا کام ہی لیا جائے نہ کہ اس کو ٹیک یا سیڑھی یا دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

2711- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ.....

عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ يُخَالِفُ شَبَابَةَ فِي شَيْءٍ ۝
سیدنا لیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شبابہ نے اس حدیث کی کسی بات کی مخالفت کی۔

[39]..... بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ٹکڑا ہے

2712- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ الرَّجْعَةَ إِلَى أَهْلِهِ ۝
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ اس سے تمہارا سونا، کھانا اور پینا بند ہو جاتا ہے لہذا سفر میں جب تم اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاؤ تو جلد اپنے گھر کی طرف لوٹ آؤ۔“

فوائد:..... گھر میں انسان جس طرح اپنے معمولات کو پابندی اور بلا پریشانی ادا کر سکتا ہے سفر میں

ان کی انجام وہی مشکل و صعب ہوتی ہے اسی لیے اس کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا گیا ہے۔

[40]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا

کسی کو الوداع کرتے ہوئے کیا کہا جائے

2713- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ الْعَبْدِيُّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي سَيِّدُنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقْتِهِ هُنَّ كَمَا هِيَ كَمَا آدَى نَبِيَّ ﷺ كَمَا آيَا اس نَعَمَا: ”اے اللہ کے نبی!

① صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔

② متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب (1804) ومسلم، کتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب (4938)

میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کب؟“ اس نے کہا: کل انشاء اللہ۔ وہ آپ کے پاس آیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اللہ کی حفاظت میں اور اس کی نگہبانی میں، اللہ تجھے تقویٰ کے زادراہ سے سرفراز کرے۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اور جہاں بھی تو قصد کرے تجھے بھلائی سے نوازے یا جدھر بھی تیرا رخ ہو۔ دونوں کلمات میں سے ایک میں سعید نے شک کیا ہے۔

أَرِيدُ السَّفَرَ فَقَالَ لَهُ مَتَى قَالَ عَدَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَاتَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ لَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَنَفِهِ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَعَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَخَّيْتُ أَوْ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ شَلَّتْ سَعِيدٌ فِي إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ ❶

[41]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ إِذَا سَافَرَ وَإِذَا قَدِمَ

سفر کی دعا اور جب سفر سے واپس آئے

2714- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ هُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ وَتَبَّتْ شُعْبَةُ.....

سیدنا عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر کرے تو کہتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، نامراد واپس لوٹنے، اچھی حالت کے بعد بری حالت آنے، مظلوم کی بدعا، اور اپنے اہل و مال میں برے منظر سے پناہ چاہتا ہوں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْدَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ ❷

2715- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ.....

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے۔ اور کہتے: ”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ سُبْحَانَ الَّذِي سَحَّرَ

❶ حید: أخرجه ترمذی، کتاب الدعوات، باب مناقب عبد الله بن زبیر رضی اللہ عنہ (3444)

❷ صحیح . أخرجه مسلم، کتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى السفر الحج (3263) والترمذی، کتاب الدعوات باب ما يقول إذا خرج مسافراً (3439) والنسائی، کتاب الاستعادة، باب الاستعادة من الحور بعد الكور (5513)

لیے مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے، اور ہمیں اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارے سفر کو آسان کر دے۔ اور ہمارے لیے زمین کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے۔ اور اہل میں تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے اہل میں ہمارا بہتر خلیفہ بن جا۔

لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا بَعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاحْلُقْنَا فِي أَهْلِنَا بِخَيْرٍ ❶

[42] ... بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ الصُّعُودِ وَالْهَبُوطِ

چڑھتے اور اترتے ہوئے کیا کہا جائے

2716- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْبِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا سَيِّدَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَيْتَبْتُمْ هِيَ جَبْ هَمُّ أَوْ بَرَّ بَرَّ هَمُّ تَوَّ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا ❷

کہتے اور اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

[43] ... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْجَرَسِ

گھنٹی کی ممانعت

2717- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيَّةَ

عَنْ أُمِّ حَبِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَيْرُ النَّبِيُّ فِيهَا الْجَرَسُ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ ❸

2718- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

❶ صحیح : أخرجه مسلم، كتاب الحج، باب ما يقول اذا ركب إلى سفر المحج وغيره (3262) و ابو داؤد، كتاب الجهاد،

باب ما يقول الرجل اذا سافر (2599) و الترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا ركب اساقه (447) ن

❷ صحیح البخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا هبط و اديا (تعلیقاً) و احمد 3/333

❸ صحیح : ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب في تعليق الحرس (2554)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتاب یا گھنٹی ہو۔“

[44]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ لَعْنِ الدَّوَابِّ

جانوروں پر لعنت کی ممانعت

2719- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا قَلَانَةٌ لَعْنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ ضَعُورًا عَنْهَا فَإِنَّهَا مُلْعُونَةٌ قَالَ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرُقَاءً ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں عورت نے اپنی سواری پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے اس سواری سے اتار دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔“ لوگوں نے اسے اونٹنی سے اتار دیا۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ گندی رنگ کی اونٹنی تھی۔

فوائد: (۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان نہیں تھے اسی لیے آپ کو لاعلمی کے متعلق پوچھنا پڑا

(۲) سواری پر لعنت چونکہ اس کو رحمت الہی سے دور کر دیتی ہے چنانچہ ایسی سواری باعث خیر نہیں ہو سکتی اسی لیے سواری پر لعنت سے بچنا چاہیے۔

[45]..... بَابُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ

عورت کا محرم کے بغیر سفر ناجائز ہے

2720- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب اللباس، باب في كراهة الكلب والحرس في السفر (5512) و ابو داؤد كتاب الجهاد، باب في تعليق الحرس (2555)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها (6547) و ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب النهي عن لعن البهيمة (2561)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفْرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أُخُوها أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنے باپ، بھائی، شوہر، یا اپنے کسی محرم کے علاوہ تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے۔“

فوائد:..... (۱) معلوم ہوا لے سفر پر عورت کے ساتھ محرم کا ہونا لازم ہے کیونکہ اکیلی عورت جو وطن سے دور اکیلی ہو تو اس کے لیے سفری صعوبتوں سے نمٹنا ناممکن ہوتا ہے (۲) یہ جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ عورتیں جب اکٹھی سفر کریں تو ان میں سے ایک اپنے محرم کو ساتھ لے لے باقی ویسے ساتھ ہو لیں یہ غلط ہے حدیث کے مطابق ہر عورت کے ساتھ اس کا ذی محرم رشتہ دار ہونا ضروری ہے۔

[46]..... بَابُ إِنَّ الْوَاحِدَ فِي السَّفَرِ شَيْطَانٌ

اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے

2721- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ لَمْ يَسِرْ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَدًا ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو تنہائی کی برائی جان لیتے تو کوئی سواری کو اکیلا سفر نہ کرتا۔“

[47]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ اترتے ہوئے کیا کہنا چاہیے

2722- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ.....

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پر اترے اگر اس طرح کہہ لے: ”میں اللہ کے تمام

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضل الصلاة، باب مسجد بیت المقدس (1197) مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع

محرم ابی حج وغیرہ (3248)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجهاد والسير، باب سير الرجل وحده بالليل (2998) والترمذی، کتاب الجهاد،

باب ماجاء فی کراهية أيسافر الرجل وحده (1673)

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَصُرَّ فِي
كلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ ہر شے سے پناہ مانگنا
ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ
ہوں۔“ تو اس جگہ سے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔ حتیٰ کہ
مِنْهُ. ①
وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے۔“

فوائد: یہ چھوٹی سی دعا جو کہ صبح و شام کے اذکار کا بھی حصہ ہے اس کا عظیم الفائدہ ہونا واضح ہے
لہذا سستی کو تاہی کو چھوڑ کر انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے مختلف مقامات کے وظائف یاد کرے اور انہیں
پڑھے جہاں یہ آخرت میں نیکیوں پہاڑ بنانے کا باعث ہیں وہیں دنیا میں بندے کے لیے امن و حفاظت کے
ضامن ہیں۔

[48]..... بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ اتر کر دو رکعت پڑھنے کا بیان

2723- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی جگہ
إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَجِلْ مِنْهُ حَتَّى
اترتے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے کوچ نہ کرتے۔ یا کہا: ”
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُودِعُ الْمَنْزِلَ
اس منزل کو دو رکعت سے خیر باد کہتے تھے۔“ عبد اللہ کہتے
بِرَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَانُ بْنُ سَعْدٍ
ہیں: ”اس حدیث کے راوی عثمان بن سعد ضعیف ہیں۔“
ضَعِيفٌ. ②

[49]..... بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپسی پر کیا کہا جائے

2724- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَارِقِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر
كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ قَالَ آيُونَ
سے واپس آتے تو کہتے: ”واپس لوٹنے والے اگر اللہ نے

① صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب الدعوات، باب فی التعمد من سوء القضاء ودرک الشفاء وغیرہ (6817) والترمذی،
کتاب الدعوات باب ماجاء ما یقول اذا نزل منزلاً (3437)

② ضعیف: عثمان بن سعد ضعیف راوی ہے، اخرجہ ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب المسافر یصلی وهو یشک فی الوقت
(1205) والنسائی، کتاب المواقیب، باب تعجیل الظهر فی السفر (4907)

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا
 جاپا توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب
 کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

[50]..... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کی دعا

2725- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ.....

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ
 مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي
 إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ
 وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَاللَّجَأْتُ ظَهْرِي
 إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
 مَنَاجِيَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ
 بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي
 أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَيَّ الْفُطْرَةَ * 2

سیدنا برا بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم
 دیا کہ جب آدمی اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہے: ”اے اللہ!
 میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا۔ اور اپنا چہرہ تیری
 طرف متوجہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا۔ اور میں
 نے اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دیا۔ تیری طرف رغبت کرتے
 ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے پناہ گاہ اور نجات تیری ہی
 طرف ہے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے
 ہوئے نبی پر ایمان رکھتا ہوں۔“ پس اگر (اسے پڑھنے والا
 اسی رات) مر گیا تو وہ فطرت پر مرے گا۔

2726- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
 سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ إِذَا أُوِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ
 فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاحِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا
 يَدْرِي مَا خَلْفَهُ فِيهِ وَلَيَقُلُ اللَّهُمَّ بَلْ
 وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَلْ أَرْفَعُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف جائے تو اپنی
 چادر سے اسے جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد
 اس پر کیا رہا ہے پھر یوں کہے: ”اے اللہ! تیری مدد سے
 میں اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے

① متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب ما يقول اذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزوة (1797) ومسلم، کتاب
 الحج، باب ما يقول اذا قفل من سفر الحج وغيره (3266)

② متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من مات على الوضوء (247) ومسلم، کتاب الذکر واندعاء، باب
 ما يقول عند النوم وأخذ مضجعه (6820)

اٹھاؤں گا۔ اے اللہ! اگر تو میری روح کو روک لے تو اسے
 معاف کر دینا اگر واپس کرے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے
 عِبَادَتِكَ الصَّالِحِينَ ❶۔ نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

[51]..... بَاب فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے وقت تسبیح کرنا

2727- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرَّةَ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس
 تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان اپنا
 قدم رکھا۔ اور ہمیں سکھایا کہ جب ہم اپنے بستر پر لیٹیں تو
 ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ اللہ اکبر کہا
 کریں۔“ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے اسے
 کبھی نہیں چھوڑا؟ ایک شخص نے کہا: ”صغیر“ کی رات کو بھی
 نہیں چھوڑا؟ کہا: ”صغیر“ کی رات کو بھی نہیں چھوڑا۔
 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 حَتَّى وَضَعْتُ قَدَمَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ
 فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ثَلَاثًا
 وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحًا وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
 تَحْمِيلَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً
 قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكَتُهَا بَعْدَ فَقَالَ لَهُ
 رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صَغِيرٍ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ
 صَغِيرٍ ❷۔

فوائد:..... مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی یہ دعائیں جہاں انسانی زندگی کو عبادت کا مرقع بنا دیتی
 ہیں وہیں دنیاوی فوائد سے بھی محروم نہیں رکھتیں مثلاً ان تسبیحات کا تعلق فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس مطالبے سے جو
 انہوں نے آپ ﷺ سے کیا تھا کہ مجھے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لیے ایک غلام عنایت فرمادیں تو
 آپ ﷺ نے یہ تسبیحات سکھلائیں کہ سوتے وقت ان کے کرنے کے بعد تمہیں غلام کی ضرورت نہیں رہے
 گی اللہ تمہاری تھکاوٹ کو دور کر دیا کرے گا واللہ اعلیٰ واجمل۔

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الدعوات، باب إذا أوى إلى فراشه فليفض فراشه (6320) ومسلم، کتاب الذکر والدعاء،
 باب ما يقول عند النوم وأخذ النوم (6830)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب النفقة، باب خادم المرأة (5362) ومسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النهار
 عند النوم (9855)

[53]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

صبح کے وقت کیا کہنا چاہئے

2730- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.....

سیدنا عبداللہ اپنے والد عبدالرحمن بن ابزی سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ: نبی ﷺ جب صبح کرتے تو اس طرح کہتے تھے: ”ہم نے اسلام کی فطرت، اخلاص کے گلے اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یکطرفہ مسلمان تھے کے دین پر صبح کی۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْرِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا. ①

2731- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز کا حکم دیں جو میں صبح و شام کہا کرو۔“ آپ نے فرمایا کہو: ”اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کو جاننے والے ہر چیز کے مالک اور پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”صبح و شام اور اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے اسے پڑھ لیا کرو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أُمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أُمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. ②

[54]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہنا چاہئے

2732- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُفْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ.....

① حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 77/9 (6591) و أحمد 407/3

② صحيح: أخرجه الترمذی، كتاب الدعوات، باب (90) الحديث (3529)

سیدنا سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ ایسے کہے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے رزق دیا۔ میری قوت و طاقت کے بغیر۔“ تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَصَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ عُفْرَتُهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ❶

فوائد: انسان جس قدر بھی محنت و مشقت کر لے اسے رزق مالک کی تقسیم اور اس کی عطاء کے مطابق ہی ملتا ہے اگر فقط محنت رزق حاصل ہوتا ہو تو کائنات میں مزدور سب سے زیادہ صاحب ثروت ہوں جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ان کو پیٹ بھرنے کے لیے بسا اوقات روٹی ملنا مشکل ہو جاتی ہے لہذا کوئی بھی نعمت کے ملنے کو اپنی محنت کا یا طاقت کا نتیجہ قرار دینے کی بجائے اپنی بے مائیگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی عطا کے نعمے ہی گننانے ہیں یہی تعلیم ہمیں اس دعا سے ملتی ہے۔

[55] . بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا خَرَجَ

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا

2733- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ

ابو حمید یا ابو اسید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یوں کہے: ”اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب باہر نکلے تو کہے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔“

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. ❷

فوائد: مسجد چونکہ اللہ کا گھر ہے ظاہری بات ہے کہ اللہ کا گھر رحمتوں کا خزانہ ہوتا ہے چنانچہ مسجد

❶ صحیح: أخرجه الحاكم 162/4 و ابو داؤد، كتاب اللباس با (1) (الحديث 4023) والترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا فرغ من الطعام (3458)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما يقول اذا دخل المسجد (1649) و ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل دحونه المسجد (465)

جاتے ہوئے رحمت کو طلب کرتے ہوئے جانا ہے اور واپسی پر اللہ کا فضل مانگتے ہوئے باہر آنا ہے کیونکہ باہر کا روبرو، محنت و مزدوری کے ذریعہ ہی اللہ کے فضل کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔

[56]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہونے کی دعا

2734- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانَ.....

محمد بن واسع کہتے ہیں میں مکہ گیا تو اپنے بھائی سالم بن عبداللہ سے ملا انہوں نے اپنے والد سے بائین کیا۔ وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بازار میں داخل ہو وہ کہے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اسے موت کبھی نہیں آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس ہزار نیکیاں لکھ دے گا۔ اور اس کے دس ہزار گناہ مٹائے گا اور دس ہزار درجے بلند کرے گا۔ محمد بن واسع کہتے ہیں: میں خراسان گیا تو قتیبہ بن مسلم سے ملا میں نے کہا: میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔ میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی۔ وہ اپنے سواروں میں سوار ہو کر بازار میں جاتے تھے۔ کھڑے ہو کر اس طرح پڑھتے تھے اور پھر واپس آتے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ بِهَا أَحْمَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ قَالَ فَقَدِمْتُ خُرَاسَانَ فَلَقِيْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ بِهَدِيَّةٍ فَحَدَّثْتُهُ فَكَانَ يَرْكَبُ فِي مَوْكِبِهِ فَيَأْتِي السُّوقَ فَيَقُومُ فَيَقُولُهَا ثُمَّ يَرْجِعُ .^①

فوائد:..... (۱) یہ چند کلمات عظیم مراتب کا باعث ہیں لہذا ان کے سیکھنے اور پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) سلف صالحین نیکیوں کے انتہائی دلدادہ ہوتے تھے ان کی ساری تنگ و دو حصول اجر کے لیے ہوتی

① حسن بشواہدہ وطرقہ: أخرجه الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول اذا دخل السوق (3428) وابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاسواق ودخولها (2235)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُمَّ عَاصِمٍ كَانَتْ يَقُولُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ تَهَا تَوْنِي ﷺ نِي فِي اس كَانَا جَمِيلَةً رَكَهَا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ام عاصم کو عاصیہ کہا جاتا تھا۔ تو نبی ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

جَمِيلَةٌ. ❶

2740- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زینب کا نام بَرَّةُ تھا تو نبی ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

فوائد:..... معلوم ہوا اگر کوئی نام بڑوں کی نادانی و نا سمجھی کی بناء پر غلط رکھا گیا ہو تو اسے بدلا جاسکتا ہے۔

[62]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ

اللہ نے اور فلاں نے چاہا کہنے کی ممانعت

2741- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ.....

عَنِ الطَّقِيلِ أَحْبَى عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی طقیل کہتے ہیں مشرکوں کے کسی آدمی نے مسلمانوں کے کسی آدمی سے کہا: ”تم کیا ہی اچھے تھے اگر تم اس طرح کہتے: ”جو اللہ اور محمد نے چاہا۔“ نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا: ”ایسے نہ کہو: جو اللہ اور محمد نے چاہا، البتہ یوں کہو: جو اللہ نے چاہا پھر محمد نے چاہا۔“

فوائد:..... اللہ کے برابر کسی کا نام بولنا اگر چہ وہ پیغمبر آخر الزماں ہی کیوں نہ ہوں غلط و ناجائز ہے

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسماء القبيحة الى حسن..... (5570) وابن ماجه كتاب

الآداب، باب تغيير الاسماء (3733)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الآداب، باب تحويل الاسماء الى اسم احسن منه (6192) ومسلم، كتاب الآداب، باب

استحباب تغيير الاسماء القبيحة الى حسن..... (5572)

❸ صحیح: أخرجه ابن قانع في معجم الصحابه (489)

فوائد: انجشہ آپ ﷺ کی عورتوں کی سوار یوں کا ہادی خواں تھا یعنی یہ سفر میں جب اپنی مترنم آواز سے اشعار گنگناتا تو سواریاں جھوم کر تیز بھاگنے لگتیں اس لیے آپ ﷺ اسے فرما رہے ہیں کہ عورتیں شیشوں کی مانند ہیں اپنی لے طرز ذرا ہلکی رکھو تا کہ سوار یوں کے تیز بھاگنے سے کہیں عورتیں چوٹ نہ کھا جائیں۔

[65]..... بَابُ فِي الَّذِي يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ

وہ شخص جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے

2744- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا.....

بہز بن حکیم، عن أبيه، عن جده قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ! وَيْلٌ لَهُ! ۝

بہز بن حکیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس شخص پر افسوس ہے جو بات کرتے ہوئے صرف اس لئے جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگ ہنسیں۔ اس پر افسوس ہے اس پر افسوس ہے۔“

فوائد: معلوم ہوا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا یہ باعث و عید اور کبیرہ گناہ ہے یہ انتہائی پرخطر معاملہ ہے جس میں عموماً ہم چشم پوشی کر جاتے ہیں حالانکہ یہ زبان اور کانوں کا لطف کل کو عظیم خسارے کا باعث بننے والا اس لیے یہ انتہائی توجہ طلب اور حساس معاملہ ہے۔

[66]..... بَابُ فِي الشُّعْرِ

شعر کہنا

2745- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَّقَ النَّبِيُّ ﷺ أُمِّيَةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي بَيْتَيْنِ مِنَ الشُّعْرِ فَقَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے امیہ بن ابوصلت کے دو شعروں کی تصدیق فرمائی۔ اس نے کہا:

① حید: أخرجه أبو داؤد، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب (4990) أخرجه أحمد 7/5 والحاكم (144)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ
أَبْنِ عَبْدِ يَعُوثَ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنِ بَنِ كَعْبٍ كَيْتَ هِيْنَ كَهْ نَبِي ﷺ نِيْ فَرَمَايَا: ”بَعْضُ شَعْرٍ
إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ. ❶“
فائدہ مند ہوتے ہیں۔“

فوائد: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ متکلم جو ایک بات دس منٹ میں سمجھانے سے قاصر ہوتا ہے وہ
شاعر کے ایک شعر سے دو منٹ میں سمجھ آ جاتی ہے اور شعر کا ایک ایک مصرعہ ایک ایک مضمون کا احاطہ کیے
ہوئے ہوتا ہے۔ لہذا کسی وقت ایسے اشعار میں دلچسپی لینا یہ باعث فائدہ ہے جیسا کہ سابقہ فائدے میں گزر
چکا ہے۔

[68]..... بَابُ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ

باب

2747- أَخْبَرَنَا عَيْبُدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَيْتَ هِيْنَ كَهْ نَبِي ﷺ نِيْ فَرَمَايَا:
”لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا أَوْ دَمًا“
”تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ یا خون سے بھرا ہوا ہو تو وہ
اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔“

فوائد: (۱)..... بخاری و مسلم میں ”يَرِيه“ کے لفظ آتے ہیں کہ وہ پیپ و خون اس کے پیٹ کو
خراب کر دیں یعنی اشعار کے بالمقابل یہ چیزیں اس کے لیے باعث خیر ہے۔ (۲)..... دنیاوی طور پر ہر آدمی
جس قدر بھی تباہی سے دوچار ہو جائے حتیٰ کہ موت کی گھاٹیوں پر آوارہ ہو اگر اس کا دین محفوظ رہے تو یہ سودا
اس کے لیے خسارے کا نہیں۔ (۳)..... بخاری و مسلم اس روایت پر یہ باب باندھتے ہیں: ”باب ما يكره
أن يكون الغالب على الإنسان الشعر..... الخ“ کہ اشعار بندے پر اس قدر غالب آ جائیں کہ وہ
ذکر اللہ، علم و قرآن کی راہ میں آڑے آ جائیں تو یہ ناپسندیدہ ہے۔“ لہذا یہ باب مذکورہ اور سابقہ حدیث کے
درمیان تطبیق کی صورت بھی واضح کر دیتا ہے۔ (فافهم أيديك الله)

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحذاء وما يكره منها (6145) و ابوداؤد،
کتاب الأدب، باب ماجاء فی الشعر (5010) و ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الشعر (3755)
❷ صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصدده عن ذكر الله والعلم
والقران (1654) و ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الشعر (5009)

۲۰..... ومن كتاب الرقاق

نرمی (رحم دلی، ترس) کے متعلق

”الرقاق“ یہ رقیق کی جمع جو کہ باب رِقِ يَرِقُ سے جس کا معنی پتلا ہونا ہے، اگر اس کے بعد لام آئے تو اس کا مطلب رحم کرنا، ترس کھانا وغیرہ ہوتا ہے۔ (المخجد) یہاں سے مراد ایسی احادیث ہیں جن سے انسان کے دل نرم پڑ جائیں اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی جانب توجہ ہو جائے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کا نام یہ اس لیے رکھا گیا ہے چونکہ یہ نرمی ورحمت پیدا کرتی ہیں (المرقاة)

[1]..... بَاب مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے

2748- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ. ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔“

فوائد:..... (۱) مال و دولت کی فراوانی یہ اللہ کی طرف سے خیر کی دلیل نہیں بلکہ اس کا انحصار بندے

پر ہے کہ وہ اس کے خرچ کو خیر کا باعث بناتا ہے یا شر کا۔

(۲) دین کی سمجھ مل جانا یہ انسان کے بہترین ہونے کی دلیل ہے۔

① صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب العلم، باب اذا اراد الله بعد خيرا يفقهه في الدين (2645) واحمد 1/306

[2]..... بَابُ فِي الصِّحَّةِ وَالْفَرَاعِ صحت و فراغت کے متعلق

2749- أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصِّحَّةَ وَالْفَرَاعَ نِعْمَتَانِ
مِنْ نِعَمِ اللَّهِ مَعْبُودٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۝
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صحت و فراغت اللہ کی نعمتوں سے دو نعمتیں ہیں۔ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں۔“

فوائد:..... (۱) صحت اور فراغت یہ اللہ کی دو نعمتیں ہیں۔ قرآن میں ہے ﴿لَتُسْعَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ”اس دن تم سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔“ سو مومن کو ان کی جواب دہی کی فکر کرنی چاہیے۔

(۲) ان دو نعمتوں کا حق یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات آدمی صحیح تو ہوتا ہے لیکن اپنی معاشی مصروفیات سے فراغت حاصل نہیں کر سکتا اور کبھی فارغ تو ہوتا ہے لیکن صحیح نہیں ہوتا اور اگر دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں تو اطاعت کے معاملے میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے، تو یہی آدمی خسارے میں ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں کی گئی تجارت کا نفع آخرت میں جا کر ملے گا۔ جس نے یہاں صحت و فراغت کو اللہ کی اطاعت میں صرف کیا وہ تو قابل رشک ہوگا اور جس نے انہیں اللہ کی معصیت میں صرف کر دیا وہ خسارے میں ہوگا کیونکہ صحت کے بعد بیماری اور فراغت کے بعد مصروفیت راہ تک رہی ہوتی ہے اگر ان دونوں سے انسان بچ بھی جائے تو بڑھاپا انسان کا منتظر ہوتا ہے۔ (تنقیح الرواة: ۷/۴)

[3]..... بَابُ فِي حِفْظِ السَّمْعِ

کان کی حفاظت کرنا

2750- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

① صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق وان لاعیش الاعیش الآخرة (6412) و احمد 1/258

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
اسْتَمَعَ إِلَيَّ حَدِيثٍ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ
كَارِهُونَ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو
شخص لوگوں کی وہ بات سنیں جسے وہ سنانا ناپسند کرتے ہوں
اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“

فوائد: (۱) اسلام تہذیب کی اعلیٰ قدریں فراہم کرنے والا ایک عظیم مذہب ہے۔ (۲) مسلمان
کی جاسوسی کرنا حرام ہے۔ (۳) اگر بات کرنے والے انخاف کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو ان کی بات سنی جاسکتی
ہے۔ (۴) اس پر عذاب کی وعید اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر دال ہے۔

2751- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطَّفِيلِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ الْأُولَى
لَكَ وَالْآخِرَةَ عَلَيْكَ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
” (نامحرم عورت پر) پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو
کیونکہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری ناجائز ہے۔“

فوائد: (۱) نظر برائی کی ابتدا کا ذریعہ ہے اور انتہا شرمگاہ پر ہوتی ہے وہ یا تو اس کی تصدیق کر
دیتی ہے یا تکذیب۔ چنانچہ ابتدا چونکہ نظر سے ہوتی ہے اس لیے اس کی حفاظت کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا
ہے۔ بخاری میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَحْفَظُوا الرَّأْسَ وَمَا وَعَى)) ”سر اور جو اس میں ہے
اس کی حفاظت کرو۔“ (۲) پہلی نظر چونکہ غیر اختیاری اور اچانک ہوتی ہے، لہذا آیت ﴿لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا﴾ (البقرہ) کے تحت اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ (۳) اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی
پہلی نظر ہی میں مسلسل گھورنا شروع کر دے بلکہ پہلی نظر سے مراد نظر کا اچانک ابتدائی لحظہ ہے اس کے بعد
جب معلوم ہو گیا کہ اس کا دیکھنا ممنوع ہے تو اس کے بعد مسلسل ادھر نظر نہ لگائے رکھنا یا نظر ہٹا کر دوبارہ دیکھنا
دونوں دوسری نظر شمار ہوں گی۔

[4] بَابُ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کرنا

2752- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التبعیر، باب من کذب فی حلمه (7042) و ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الرؤیا (5024) والترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی المصورین (1751)

❷ حید: سلمہ بن الوظیل کو ابن حبان نے الثقات 4/318 میں ذکر کیا ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 4/326

عبداللہ بن سفیان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! مجھے اسلام کا ایسا کام بتائیے کہ اس کے بعد اس کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرو پھر اس پر قائم رہو۔“ میں نے کہا: پھر کون سی چیز؟ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ فِي الْإِسْلَامِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا قَالَ اتَّقِ اللَّهَ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيَّ لِسَانِهِ ۝

فوائد:..... (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم امور دنیا کے ساتھ ساتھ امور دین کو بھی اپنی دلچسپی کا محور بنائے ہوئے تھے جو کہ انہیں دین میں بڑھوتری کے اقدام پر براہِ یختہ کئے رکھتا۔ (۲) آپ کی یہ امتیازی صفت تھی کہ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے۔ (۳) تقویٰ پر استقامت ایسی چیز ہے جس کو اپنالینے کے بعد دینی امور میں اقدام و ترقی کے لیے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ تقویٰ انسان کو نیکیوں کی طرف راغب کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے یعنی اس سے انسان نیکی کا مرقع بن جاتا ہے۔ (۴) انسان کو ہلاکتوں میں ڈالنے والی سب سے بڑی چیز یہ زبان ہی ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ.)) (متفق علیہ) ”جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اس طرح ترمذی کی حدیث میں ہے ((وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَّا خَضَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ.)) ”لوگوں کو زبانوں کا کیا ہی جہنم میں اوندھے منہ گرانے کا سبب ہوگا۔“

چنانچہ زبان کے معاملے میں انتہا درجے کی احتیاط کی ضرورت ہے۔

2753- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ.....

سفیان بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہو۔“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ہے

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ أُعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَوَّفُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع اوصاف الاسلام (18) والترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء فی حفظ اللسان (2410) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب حفظ اللسان فی الفتن (3982)

نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا. ❶
جس سے میرے متعلق آپ کو خوف ہو؟ تو اللہ کے

نبی ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: ”یہ۔“

2754- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
السَّلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ
سَيِّدَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَوْلِهِمْ: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُونَ سَا
مُسْلِمَانَ أَفْضَلَ هَبْ؟“ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جس کی

زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔“ ❷

فوائد:..... اسلام پر عمل پیرا ہونا انسان کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں

برائیاں انسان کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹیں ہوں گی۔ کبیرہ گناہ تو انسان سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور بسا اوقات
نادم ہو کر تائب بھی ہو جاتا ہے لیکن زبان سے کسی کو تنگ کرنا یا ہاتھ سے چھیڑ چھاڑ عموماً لوگ ایسی چیزوں کو
درخور اعتنا نہیں سمجھتے نتیجتاً ایسی غلطیاں بڑھتے بڑھتے برائیوں کے پہاڑ اور کامیابی کی راہ میں حائل سنگ گراں
بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ مفلس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی نیکیوں
سے مالا مال آئے گا ((وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ.....))
لہذا ان زبان اور دست دراز یوں کی وجہ سے اس کے سارے اعمال مظلومین میں بانٹ دیے جائیں گے حتی
کہ اعمال ختم ہو جانے پر لوگوں کے گناہ اس کے ذمے لگا دیے جائیں گے۔ نتیجتاً نیکیوں کے پہاڑ برائیوں کے
پہاڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور انسان جنت میں جاتا جاتا جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

لہذا زبان اور ہاتھ کا درست استعمال کامیابی کی گارنٹی ہے۔

خاموش رہنے کے متعلق

[5]..... بَابُ فِي الصَّمْتِ

2755- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا. ❸
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔“

❶ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام، وأى أمورہ افضل (161)

❸ قوی بشواهد: أخرجه الترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (50) (والحدیث 2501) نیز دیکھئے

(الترغیب والترہیب) للمندری 536/3 وفتح الباری 151/7

فوائد: اس ”صمت“ کا تعلق بڑے کلام سے ہے کہ بڑی بات کرنے سے خاموش رہے تو بہتر ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي.)) (ترمذی، حسن)

ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ کلام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ذکر کے علاوہ زیادہ کلام دل کی سختی کا باعث ہے اور سخت دل آدمی سب سے زیادہ اللہ سے دُور ہوگا۔ سو ذکر اللہ کی کثرت، امور خیر میں زیادت کا باعث ہے۔

[6]..... بَاب فِي الْغَيْبَةِ

غیبت کے متعلق

2756- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْفُرُهُ قِيلَ وَإِنْ كَانَ فِي أَحْسَى مَا أَقُولُ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے کہا گیا: غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ باتیں کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔“ کہا گیا: جو کچھ میں کہتا ہوں وہ اگر میرے بھائی میں ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر اس میں وہ موجود ہے تو وہ غیبت ہے اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو وہ اس پر بہتان ہوگا۔“

فوائد: (۱) معلوم ہوا بھائی کی عدم موجودگی میں اس میں پائے جانے والے عیب کو بیان کرنا بشرطیکہ وہ اس بیان کو ناپسند کرتا ہو۔ غیبت ہے۔ (۲) قرآن کی رو سے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ﴿لَا يَغْتَابَ بَعْضُكُمُ بَعْضًا﴾ ”تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔“ حتیٰ کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ (۳) اپنی طرف سے کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔ (۴) کچھ صورتیں ہیں جن میں غیبت کو علماء نے جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً مظلوم شخص، سلطان کے پاس کسی کے خلاف فریاد کر سکتا ہے۔ برائی روکنے کے لیے کسی سے مدد طلب کرنا مثلاً کسی سے کہنا کہ فلاں یہ یہ بُرا کام کرتا ہے۔ اس کا مقصد برائی کو دُور کرنا ہو ورنہ یہ حرام ہے۔ فتویٰ طلب کرتے ہوئے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی، ان کو شر سے بچانے کی غرض سے کسی کی خرابی بیان کرنا مثلاً حدیث کے روایت پر جرح کرنا۔ اس طرح اگر کسی شخص کے بارے میں کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو مشورہ دینے والے پر لازم ہے اس آدمی کی نیکی یا برائی

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة (6536) و ابوداؤد كتاب الأدب، باب في الغيبة (4874)

سے آگاہ کر دے۔ اور اسی طرح جب علاقے کا حکمران، والی امور سلطنت صحیح ادا نہ کرتا ہو اس کی شکایت بڑے امیر سے کر دی جائے۔ اگر کوئی ظاہراً گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مثلاً ظاہر فسق و بدعت میں مبتلا ہونے والا، شرابی وغیرہ ایسے شخص کی تشہیر کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عیب والے لقب سے مشہور ہو تو اسے اس لقب سے پکارنا مثلاً اعمیٰ، احوں، اصم وغیرہ۔ (ان امور کے دلائل کے لیے دیکھیے: ریاض الصالحین، ص: ۴۵۱)

[7]..... بَابُ فِي الْكُذِبِ

جھوٹ کے متعلق

2757- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

سیدنا عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”برے راوی جھوٹ کے راوی ہیں اور جھوٹ کسی طرح بھی جائز نہیں مذاق سے اور اور نہ کوشش سے اور نہ آدمی اس طرح کرے کہ اپنے بیٹے سے وعدہ کر کے پھر وعدہ خلافی کرے کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے۔ اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے۔ اور سچے سے کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور جھوٹے سے کہا جاتا ہے اس نے کہا جھوٹ بولا اور برائی کی آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک سچا ہی لکھا جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: آپ نے ہم سے یہ بھی فرمایا: ”کیا میں تمہیں بتا دوں غصہ کسے کہتے ہیں؟ غصہ وہی چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔“

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكُذِبِ وَلَا يَصْلُحُ مِنَ الْكُذِبِ جَدُّ وَلَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ ابْنَهُ ثُمَّ لَا يُنَجِّزُ لَهُ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبُرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَّبَ وَفَجَرَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا هَلْ أُبْتَكُمُ مَا الْعُضَّةُ وَإِنَّ الْعُضَّةَ هِيَ النَّمِيمَةُ الَّتِي تُفْسِدُ بَيْنَ النَّاسِ. ①

فوائد:..... (۱) ”العضه“ یہ ”فتح“ باب سے جھوٹ بولنا، چغل خوری کرنا وغیرہ کے معنی میں آتا

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم النميمة (6579)

ہے۔ اس کی جمع ”عضون“ آتی ہے۔ (المجد) (۲) جھوٹ ایک معاشرتی ناسور ہے، ایک حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بڑے سے بڑا گناہ کر سکتا ہے لیکن وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ (۳) مذاق میں بھی خلاف واقع کی گئی بات جھوٹ شمار ہوگی۔ (۴) ”الفجور“ کا معنی امام راغب فرماتے ہیں کہ (شق) پھٹنا ہے، سو ”فجور“ دیانت کے پردے کو چاک کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اور یہ شرم کا جامع نام ہے۔ (تنقیح الرواة:

(۳۱۱/۲)

(۵) ”يُكْتَبُ“ سے مراد کسی آدمی پر جھوٹا یا سچا ہونے کا حکم لگ جانا ہے اور مخلوق و ملا علی میں اس کا اس صفت سے معروف ہو جانا ہے۔ (حوالہ سابقہ) (۶) بعض حالتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے مثلاً ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ((يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَمْتَنِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا.)) سنا۔ (متفق علیہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرواتا ہے یا خیر کی بات لے کر چلتا ہے یا کہتا ہے۔“ نیز مسلم میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے الفاظ مروی ہیں کہ ”میں نے آپ ﷺ کو تین باتوں میں جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے سنا ہے: (۱) جنگ۔ (۲) صلح۔ (۳) میاں بیوی کا آپس میں باتیں کرنا۔ لہذا اس سے ان امور کی علوشان بھی ظاہر ہوتی ہے۔

[8]..... بَابُ فِي حِفْظِ الْيَدِ

ہاتھ کی حفاظت کرنا

2758- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ.....

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ نِيْلَهُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. ❶
 نے فرمایا: ”کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

فوائد: (۱) مسلم میں ہے کسی آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا ((أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ)) ”مسلمانوں میں بہترین کون سا ہے؟“ تو جواب میں آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کامل مسلمان ہونے کی علامت ہے اس کے برعکس نفاق کی علامت ہے۔ (۲) زبان اور

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الاسلام وأی امورہ افضل (160) والبخاری فی الإیمان، باب المسلم، من سلم المسلمون من لسانه ويده (10)

ہاتھ کا خصوصاً تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں دل کے معبر ہیں اور اکثر افعال میں یہی وسیلہ ہوتے ہیں۔ (۳) معلوم ہوا مسلمان کو تکلیف دینے سے حتی الوسع احتیاط کرنی چاہیے۔

[9]..... بَابُ فِي أَكْلِ الطَّيِّبِ پاکیزہ چیز کھانا

2759- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک چیز ہی پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کر جو تم عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔“ (مومنون: ۵۱) اور اللہ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔“ (سورۃ القرۃ: ۱۷۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ نے ذکر کیا کہ ایک آدمی لبا سفر کرتا ہے وہ بکھرے ہوئے بالوں والا خاک آلودہ ہوتا ہے۔ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر یا الہی! یا الہی! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا لباس حرام اس کا پینا حرام اور اس کی خوراک حرام سے ہے، تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ قَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾ وَقَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَعَدْيِي بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ. ❶

[10]..... بَابُ مَا يَكْفِي مِنَ الدُّنْيَا دُنْيَا كِتْمَنِي كِتْمَنِي كِتْمَنِي كِتْمَنِي كِتْمَنِي

2760- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ.....

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقات من الكسب الطيب ورتبتهها (2343) والترمذی، كتاب تفسير القرآن باب سورة البقرة (2989)

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ. ❶

بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لئے دنیا کی چیزوں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔“

فوائد:..... کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جگہ دل لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرٌ سَبِيلٍ.)) (بخاری)

”دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔“ لہذا سمجھ داروہی ہے جس کا صحیح نظر اور مبلغ علم آخرت ہو اور دنیا میں فقط وقت گزارنے کے برابر ساماں اس لیے کافی ہے۔

[11]..... بَاب فِي ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کا اٹھ جانا

2761- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ بَيَانَ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسٍ.....

عَنْ مُرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا وَيَبْقَى حُنَالَةً كَحَفَالَةِ الشَّعِيرِ. ❷

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھے سلف (پہلے لوگ) چلے جائیں گے اور برے جو کی طرح برے لوگ رہ جائیں گے۔“

[12]..... بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّوْمِ

روزے کی حفاظت کرنا

2762- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمْأُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں پیاس کے سوا کچھ بھی

❶ صحیح: أخرجه احمد 5/360 وابن ابی شیبہ 13/245 و ابو نعیم فی حلیۃ الأولیاء 6/206

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحین (6434) والحاکم 4/401

وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا
 حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی تہجد گزار ایسے ہوتے ہیں
 جنہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

فوائد:..... (۱) جب عبادت کی ادائیگی میں ان کے لوازمات اور ضروریات کو مد نظر نہ رکھا گیا ہو
 ایسی عبادت اللہ کے ہاں مقبولیت کے درجات حاصل نہیں کر سکتیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((مَنْ لَمْ
 يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) (رواہ
 البخاری) ”جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑا پس اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی
 ضرورت نہیں۔“

[13]..... بَاب فِي الْمَحَافِظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ

نماز کی حفاظت کرنا

2763- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ
 عَنْ عِيسَى بْنِ هَلَالِ الصَّدْفِيِّ.....
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا
 فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا
 وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تُكُنْ لَهُ نُورًا
 وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنْ
 خَلْفٍ. ②

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک
 دن نماز کا ذکر کیا فرمایا: ”جو شخص نماز کی پابندی کرے گا۔
 وہ قیامت کے دن اس کے لئے روشنی، دلیل اور آگ سے
 نجات کا سبب ہوگی۔ اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا وہ
 اس کے لئے نہ روشنی ہوگی نہ نجات اور دلیل۔ بلکہ وہ
 قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے
 ساتھ ہوگا۔“

[14]..... بَاب فِي قِيَامِ اللَّيْلِ تَهْجِدُ پڑھنا

2764- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

① صحیح: أخرجه ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم (1690)

② صحیح: ابن حبان (1467)

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
تَجِدُكَ تَرْغِيبٌ دِيْتِي تَحْتِي قَالِ وَ لَوْ
سَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبْتُمْ هِيَ كَيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ
رَغْبَةٌ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتَّى قَالِ وَ لَوْ
رُكْعَةً. ❶

فوائد:..... اللہ تعالیٰ کی قربت کے ذرائع میں سے تہجد کی ادائیگی ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس وقت اللہ آسمان دنیا پر آ کر خود آوازیں دیتے ہیں کہ ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخشوں وغیرہ۔ اسی لیے آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی خصوصی ترغیب دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((نَعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.)) (متفق علیہ) ”عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کا قیام کرے۔“

[15]..... بَابُ فِي الْإِسْتِغْفَارِ بِخَشْشِ طَلْبِ كَرْتَا

2765- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو أَبِي الْمُغِيرَةَ.....

عَنْ حَدِيْفَةَ قَالِ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ
عَلَى أَهْلِي وَ لَمْ يَكُنْ يَعُدُّهُمْ إِلَيَّ
غَيْرِهِمْ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ إِنِّي
لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالِ
أَبُو إِسْحَاقَ فَحَدَّثْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَ أَبَا بَكْرٍ
ابْنِي أَبِي مُوسَى قَالَا قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ
مِائَةَ مَرَّةٍ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ. ❷

سَيِّدِنَا حَدِيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبْتُمْ هِيَ كَيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ
بِزَبَانِي كَيْ كَرْتَا تَحْتَا۔ مگر غیروں سے بزبانی نہ کرتا تھا میں
نہ نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ سے
بخشش کیوں نہیں چاہتے؟ میں ہردن میں سو دفعہ اللہ سے
بخشش طلب کرتا ہوں۔“ ابو اسحاق کہتے ہیں: ”میں نے
ابو موسیٰ کے بیٹوں ابو بکر اور ابو بردہ سے یہ حدیث بیان کی
تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر روز اللہ
تعالیٰ سے سو دفعہ بخشش چاہتا ہوں اور توبہ بھی کرتا ہوں۔“

❶ صحیح: مجمع الزوائد (3565)

❷ حیدرآگرہ ابن ابی شیبہ (61928) 463/13 (حلیۃ الأولیاء) 276/1

فوائد: (۱) "الدَّرَبُ" زبان کی خرابی، لاعلاج بیماری، زنگ پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ (۲) اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سو مرتبہ دن میں اللہ سے بخشش طلب کرتے۔ ایک حدیث میں اس کی یوں وجہ بیان کرتے ہیں: ((إِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.)) (مسلم) "یقیناً میرے دل پر میل کچیل غالب آ جاتی ہیں (جس بنا پر میں ذکر سے غافل ہو جاتا ہوں لہذا) میں اللہ سے روزانہ سو دفعہ استغفار کرتا ہوں۔"

جب کہ ترمذی میں صحیحاً آپ سے استغفار کے درج ذیل الفاظ مروی ہیں: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.))

[16]..... بَابُ فِي تَقْوَى اللَّهِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

2766- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ الْقُطَيْبِيِّ عَنْ ثَابِتٍ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَرَأَ ﴿ أَهْلُ
 التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ
 أَنَا أَهْلُ أَنْ تُقْسَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلُ
 أَنْ أَعْفِرَ لَهُ. ❶

سیدنا انس رضي الله عنه کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی:
 ﴿ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ (سورۃ المدثر: ۵۶)
 پھر فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے: "میں ہی اس لائق ہو کہ مجھ
 سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس لائق
 ہوں کہ اسے بخش دوں۔"

2767- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
 السَّلِيلِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم
 إِنِّي لَا أَعْلَمُ آيَةَ لَوْ أَخَذَ بِهَا النَّاسُ
 لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
 مَخْرَجًا. ❷

سیدنا ابو ذر رضي الله عنه کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: میں ایک آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کر لیں
 تو ان کے لئے کافی ہو۔ "جو اللہ سے ڈر گیا اللہ تعالیٰ اس
 کی رہائی کا ذریعہ بنا دے گا۔" (سورۃ الطلاق: ۲)

❶ ضعیف: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجی من رحمة الله يوم القيامة (4299)

❷ ضعیف: أخرجه احمد في الزهد (ص 146)

[17]..... بَاب فِي الْمُحَقَّرَاتِ چھوٹے گناہوں کے متعلق

2768- أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ بِنِ بَانَكَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشُ يَا لِكِ وَمُحَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَلَبًا. ❶
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عائشہ! گناہوں کو چھوٹا سمجھنے سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ان کے متعلق اللہ کی طرف سے باز پرس ہوگی۔“

فوائد: (۱) ”یا عائشُ“ یہ منادی کی مرخم ہے جس میں آخری حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔
(۲) جس طرح قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے اور ریزے ریزے سے پہاڑ وجود میں آ جاتا ہے، اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ انسان مسلسل کرتا رہے تو یہ پہاڑوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں اور ان کے چھوٹے ہونے کی غلط فہمی میں انسان بخشش کا سامان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ انسان کی راہ میں ایک عظیم رکاوٹ بن سکتے ہیں لہذا ان سے متنبہ رہنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

[18]..... بَاب فِي التَّوْبَةِ توبہ کے متعلق

2769- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. ❶
سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام آدمی گنہگار ہیں اور بہتر گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔“

فوائد: (۱) غلطی ہو جانا غلط نہیں بلکہ اس پر اصرار نقصان دہ ہے۔ (۲) ”کل بنی آدم“ ساری اولاد آدم، اس میں انبیاء بھی آگئے لیکن فرق یہ ہے، اللہ انہیں اسی وقت متنبہ کر دیتے اور ان کی غلطی کی فوراً اصلاح فرما دیتے، چنانچہ ان کی غلطی غلط نہ رہتی۔

❶ حید: أخرجه احمد في الزهد (ص 14)

❷ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب صفة القيامة الرقائق والودع باب (49) (الحديث 2499) وابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة (4251)

[19]..... بَابُ لَلَّهِ أَفْرُحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ

اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

2770- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے اونٹنی پر بے آب صحرا میں سفر کیا اس نے درخت کے نیچے آرام کیا۔ اس کے پاس اس کی سواری تھی اس پر اس کا زادراہ اور کھانا تھا جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری جا چکی تھی۔ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر ایک اور ٹیلے پر چڑھا اسے کچھ نظر نہ آیا پھر اور ٹیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کے نزدیک ہی اپنی مہار گھسیٹ رہی تھی۔ اس وقت اسے جتنی خوش ہوئی اللہ اپنے بندے کی توبہ کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔“

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَافَرَ رَجُلٌ فِي أَرْضٍ تَنُوفَةٍ فَقَالَ تَحْتِ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجَرُّ حِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِأَشَدَّ فَرَحًا بِهَا مِنَ اللَّهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ إِلَيْهِ. ①

[20]..... بَابُ فِي الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

امید اور موت کے درمیان

2771- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ

خُنَيْمٍ.....

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ایک چوکور خط کھینچا پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا پھر اس کے ارد گرد چند خط کھینچے اور ایک خط اس کے باہر کھینچا۔ پھر درمیانی خط کے متعلق فرمایا: ”یہ آدمی ہے اور یہ موت اس کو گھیرے ہوئے ہے اور ارد گرد کے خطوط کے متعلق فرمایا: ”یہ مصائب ہیں ایک اسے

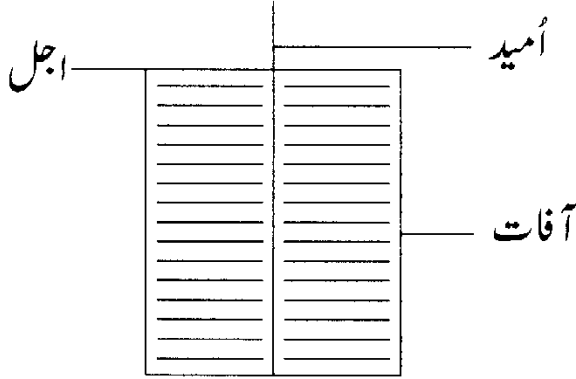
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطًّا مَرَبَعًا ثُمَّ خَطَّ وَسَطَهُ خَطًّا ثُمَّ خَطَّ حَوْلَهُ خُطُوطًا وَخَطَّ خَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ لِلْخَطِّ الْأَوْسَطِ وَهَذَا الْأَجَلُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذِهِ الْأَعْرَاضُ لِلْخُطُوطِ فَإِذَا

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب التوبة، باب في الحظ على التوبة والفرح بها (6893)

أَخْطَاهُ وَاحِدٌ نَهَشَهُ الْآخِرُ وَهَذَا الْأَمَلُ
لِللَّخْطِ الْخَارِجِ. ❶

چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر
والے خط کے متعلق فرمایا: ”یہ مصائب ہیں ایک اسے
چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر
والے خط کے متعلق فرمایا: ”یہ امید ہے۔“

فوائد:



(۱) نبی کریم ﷺ اس طرح اپنے ہاتھ سے نقشہ بنا کر لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں کہ مربع خط یہ موت ہے اور درمیان کھینچی سیدھی لائن یہ انسان کی امید ہے جو کہ اتنی لمبی ہوتی ہے کہ موت آجاتی ہے لیکن وہ ختم نہیں ہوتی اور درمیان میں پائے جانے والے خطوط اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ۱۔ دنیا میں حاصل ہونے والی خیر و شر۔ ۲۔ آفات۔ یعنی انسان آفات برداشت کر کرتا آخر امید کے سہارے موت کی وادی میں جا داخل ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی امید ابھی باقی ہوتی ہے لیکن موت کا فرشتہ اسے آدبوچتا ہے۔

(۲) معلم اور استاذ کا شاگردوں کو سمجھاتے ہوئے مثال و تختہ سیاہ وغیرہ کا استعمال بات کو ذہن میں راسخ کرنے کے لیے عمدہ و بہتر ہے۔ (واللہ الموفق)

[21]..... بَابُ مَا ذُبَّانَ جَائِعَانَ

دو بھوکے بھیڑیوں کی حیثیت

2772- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنِ ابْنِ.....

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الأمل وطوله (6417) والترمذی، کتاب صفة القيامة والرفاق والورع، باب (22) و(الحديث 2454)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں انہیں اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا کہ آدمی کا دولت اور عزت کا لالچ اس کے دین کو خراب کر دیتا ہے۔“

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ذُئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حُرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. ❶

فوائد: مال اور مرتبے کی ہوس انسان کو باؤلہ کر دیتی ہے حتیٰ کہ انسان اپنے اصولوں اور دینداری کو تھوڑی قیمت پر آمادہ ہو جاتا ہے ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ.)) (ترمذی) ”یقیناً ہر امت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔“ لہذا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو ان فتنوں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو جائے۔

[22]..... بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ
اللہ سے حسن ظن رکھنا

2773۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَزَاةِ عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ.....

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بندے سے ویسے ہی پیش آؤں گا جیسے وہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔“

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيُظَنَّ بِي مَا شَاءَ. ❷

فوائد: انسان اللہ کے بارے جیسا گمان رکھے گا اللہ اس سے اسی کے مطابق سلوک کرے گا اگر وہ یہ سمجھتا ہے اللہ اسے معاف کر کے اسے اپنی جنت کا مستحق بنائے گا تو اللہ اس کی لالچ رکھے گا اس کے برعکس گمان پر اس کے مطابق سلوک ہو سکتا ہے۔ لیکن گمان کے ساتھ ساتھ اعمال شرط ہیں کیونکہ وہی ملازم ترقی کی امید رکھ سکتا ہے جو فیکٹری کے اصول و ضوابط کی پابندی کرتا ہو۔ (فتنبہ و ففك اللہ)

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الزہد، باب (53) (الحديث 2376)

❷ صحیح: ابن حبان (633)

[23].... تفسیر ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کی تفسیر

2774- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”اے قریش کے گروہ! اپنے نفسوں کو اللہ سے بچا لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبدمناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے جو مانگنا چاہتی ہو ابھی مانگ لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔“

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتُ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. ❶

فوائد: (۱) اپنے اعزاء و اقرباء کو تبلیغ کرنے کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مختر کل نہیں تھے جہی تو ہر ایک کو عمل کی دعوت دے کر اللہ کے ہاں اپنی معذوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ (۳) جب تک اعمال پاس نہ ہوں تو اونچی نسبت بھی انسان کے کام نہیں آسکتی۔ (۴) معلوم ہوا ”اللہ کا پکڑا چھڑائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا“ یہ جملہ صریح جہالت پر مبنی ہے، شرع میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ فافہم و تدبر

[24].... بَابُ لَا يُنْجِي أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ

کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا

2775- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب في قوله تعالى (وأندر عشيرتك الأقربين) (500) والترمذی، كتاب تفسير القرآن باب ومن سورة الشعراء (3185)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(کاموں میں) کمی بیشی نہ کرو اور جان لو تم میں سے کوئی اپنے عملوں کی بدولت نجات نہیں پاسکتا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ”میں بھی نہیں مگر اس طرح کہ اللہ کی رحمت اور فضل مجھے ڈھانپ لے۔“

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَعَلِّمُوا أَنْ أَحَدًا مِنْكُمْ لَنْ يُنْجِيَهُ عَمَلُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ. ❶

فوائد: نجات کا دار و مدار فقط اللہ کی رحمت پر ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عمل میں کوتاہی و کمی کا کوئی نقصان نہیں یا عمل نہ بھی ہوئے تو رحمت کی بنا پر نجات ممکن ہے کیونکہ عمل باعث رحمت ہیں جتنے عمل زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ کی رحمت زیادہ ہوگی، جس طرح کہ کوئی بھی والد کا نافرمان اس سے رحمت اور عطا کی امید نہیں باندھ سکتا۔

[25]..... بَاب مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ

ہر ایک کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جن ہوتا ہے

2776- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ.....

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن اور فرشتہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔“ لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ”ہاں“ میرے ساتھ بھی مگر اس کے مقابلہ میں اللہ نے میری مدد کی اور وہ فرمانبردار ہو گیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں: اسلم سے مراد استسلم یعنی ذلیل ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَإِيَّايَ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ أُسْلِمَ اسْتَسْلَمَ يَقُولُ ذَلٌّ. ❷

فوائد: ”فَأَسْلَمَ“ اس کے اعراب بارے اختلاف ہے کہ ”أَسْلَمَ“ میم فتح کے ساتھ (وہ مسلمان یا مطیع ہو گیا) یا ”أَسْلَمَ“ میم ضمہ کے ساتھ (میں محفوظ رہتا ہوں) قاضی عیاض نے فتح کو ہی ترجیح

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب لمن يدخل أحد الجنة..... (2817)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب تحريش الشيطان وبعثه سرايا الفتنه الناس..... (7039)

دی ہے۔ (تسبیح الرواة: ۲۱/۱) یہ درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ مسلم میں اس سے آئے الفاظ ہیں ((قَلَّا يَا مُرْنِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) "وہ مجھے صرف خیر کا ہی حکم دیتا ہے۔"

[26]..... بَابُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں

2777- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا بہنتے اور زیادہ روتے۔"

2778- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....

حَدَّثَنَا قَسَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سیدنا قتادة رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[27]..... بَابُ فِي هَوَانَ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

اللہ کے نزدیک دنیا کا ذلیل ہونا

2779- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَخْلَةٍ جَرَبَاءٍ قَدْ أَخْرَجَهَا أَهْلُهَا قَالَ تَرُونَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جنگلی بکری کے پاس سے گزرے جس پر تار کول ملا ہوا تھا اور اس کے مالک نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: "تمہارے نزدیک یہ اپنے مالک کے ہاں ذلیل ہے؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "جس قدر یہ اپنے مالک کے پاس ذلیل ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ کے نزدیک دنیا ذلیل ہے۔"

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التفسیر، باب (لا تسألوا عن أشياء إن تبدلکم تسو کم) (4661) ومسلم، کتاب الفضائل، باب توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترك إكثار سؤاله عملا ضرورة إليه..... (6072)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔ صحیح: اس کا شاہد مسلم، فی الزهد (2957) نیز ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی هوان الدنیا علی اللہ (2321) میں ہے۔

فوائد: یہ حدیث اس بارے صریح ہے کہ دنیا اللہ کے ہاں انتہائی حقیر ہے۔ ”احمد“ میں ایک حدیث ہے ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً.)) ”اگر دنیا اللہ کے ہاں چھڑکے پر کے برابر بھی اہمیت کی حامل ہوتی تو اللہ اس سے کسی کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتے، یہ دنیا کی انتہائی رزالت و حقارت پر دال ہے۔ لہذا اس دنیا میں دل لگا لینا اور اسی کو سب کچھ سمجھ کر اپنی محنتوں تو انانیوں کا مقصد و ہدف ٹھہرا لینا پر لے درجے کی بیوقوفی ہے۔

[28]..... بَابُ أَيِّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

کون سے اعمال افضل ہیں؟

2780- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْمُرَّادِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ سَيِّدَنَا ابُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتِهِ هِيَ أَيْكَ آدَمِي نِي نَبِيِّ ﷺ سَلَمٍ سَلَمٍ
فَقَالَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ
بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❶
”اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔“

فوائد: (۱) اس سے جہاد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اسی لیے اسے ((ذِرْوَةٌ سَنَامِهَا)) ”اسلام کے کوہان کی چوٹی قرار دیا گیا ہے۔ (۲) بسا اوقات نماز وغیرہ کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔ تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ مختلف اوقات کے لحاظ سے ہے کسی وقت کوئی عمل افضل کسی وقت کوئی یعنی جیسے حالات کا تقاضا ہو۔

2781- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتِهِ هِيَ أَيْكَ آدَمِي نِي نَبِيِّ ﷺ سَلَمٍ سَلَمٍ
أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللَّهِ إِيْمَانٌ لَا
شَكَّ فِيهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَبُو جَعْفَرٍ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. ❷
”اللہ کے نزدیک افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں شک نہ ہو۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابو جعفر ایک انصاری تھے۔“

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل (2382) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون الإیمان بالله افضل الأعمال (646)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الإیمان، باب من قال إن الإیمان هو العمل (26) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان و کون الإیمان بالله افضل الأعمال (244)

[29]..... بَاب لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

2782- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا
يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. ❶
سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے
بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا
ہے۔“

2783- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. ❷
سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی اس
وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے
والدین اولاد اور سب لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔“

فوائد:..... (۱) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے
محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہیے، تبھی ایمان کامل ہو سکتا ہے۔ (۲) محبت کا یہ اصول ہے کہ ((إِنَّ
الْمُحِبَّ لِمَنْكَ يُحِبُّ يَطِيعُ.)) ”محبت اپنے محبوب کی پیروی کرتا ہے۔“ لہذا اگر آپ کو کوئی شخص
رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب ہے تو یقیناً تم مقابلتاً اسی کی پیروی کرو گے اور اسی کا حکم مانو گے جس کو آپ
زیادہ چاہتے ہیں ایسی صورت میں ایمان میں نقص اور گناہ لازم ہو جائے گا لہذا کمال ایمان کے لیے آپ کی
محبت سب سے زیادہ دل میں ہونا شرط ہے۔

(۳) حدیث میں ہے: ((مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي
الْجَنَّةِ.)) (او کما قال) ”جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ
سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔“ گویا اللہ کے نبی ﷺ کی سنت سے پیار ہونا یہ دعویٰ محبت
رسول کے لیے ضروری ہے۔

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لآخيه ما يحب لنفسه (13) ومسلم، کتاب الإيمان، باب
الدلیل علی أن خصال الإيمان أن يحب..... (168)

❷ متفق عليه: البخاری، کتاب الإيمان، باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الإيمان (10) ومسلم، کتاب
الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله أكثر..... (167)

(۴) امام خطابی رحمہ اللہ اس سے اختیاری محبت مراد لیتے ہیں نہ کہ طبعی کیونکہ یہ انسان کے بس سے باہر

ہے۔ (تنقیح الرواة : ۱۰/۱)

[30]..... بَابُ أَيِّ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرٌ

کون سا مومن بہتر ہے؟

2784- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بَكْرَةَ.....

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. ❶

سیدنا ابوبکرؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے کہا: ”یا رسول اللہ! کون سے لوگ بہتر ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”جن کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔“ اس نے کہا: کون سے لوگ برے ہیں؟ فرمایا: ”جن کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں۔“

فوائد: (۱) جو جس قدر اعمال کا حامل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی قدر رفعتوں اور عظمتوں کا مالک ہوگا اور کثرت اعمال زیادتی عمر کے بغیر ناممکن ہے سو معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ لمبی عمر انسان کے لیے فائدے کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے امت محمدیہ کو لیلیۃ القدر سے نوازا کیونکہ یہ اپنی چھوٹی عمر کی بنا پر سابقہ لمبی عمر والے مومنین سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

2785- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❷ علی بن زید سے اسی طرح روایت ہے۔

[31]..... بَابُ فِي فَضْلِ آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے آخری لوگوں کی فضیلت

2786- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ بْنِ

دُرَيْكِقٍ.....

❶ صحیح بالشواہد: أخرجه الترمذی، کتاب العمر للمؤمن (2338) اس کا شاہد حاکم 339/1، والبیہقی فی الحائز

، باب طویبی لمن طال عمره وحسن عمله 381/3 میں ہے۔

❷ مسند ضعیف: سابقہ تخریج ہی ملاحظہ کریں۔

عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَحَدُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَعَدَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِى وَلَمْ يَرُونِى. ❶

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جمعہ سے کہا جو صحابی ہیں کہ ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے کہا: ”ہاں! میں تم سے بہت عمدہ حدیث بیان کروں گا۔ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم ایمان لائے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔“

فوائد: (۱) ((قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ.)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جمعہ صحابی رسول تھے کسی ذات کے بارے اتنا ہی معلوم ہو جانا اس کی تعدیل، ثقاہت کے لیے کافی ہے کیونکہ محدثین، اصولیین کا قاعدہ ہے ((الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدْوٌ.)) صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔ (۲) صحابہ کی سوچ کا محور عموماً دینی اعتبار سے بہتر یا افضل ہونا ہوتا تھا۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے بعد جہاد کو انتہائی عظیم عمل سمجھتے تھے۔ (۴) جو شخص آپ ﷺ پر بن دیکھے ایمان لائے وہ صحابہ سے بہتر ہے، لیکن یہ بہتری مطلق نہیں ہوگی کیونکہ ((لَيْسَ الْخَيْرُ كَالْمَعَايِنَةِ.)) کہ سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ سننے سے بات اس طرح دل میں نہیں جمتی جس طرح دیکھنے یا مشاہدہ کرنے سے اس کا اثر دل پر ہوتا ہے، اب جب انہوں نے اللہ کے نبی کو دیکھا ہے، آپ کی زندگی کا اٹھنے بیٹھنے کا مشاہدہ کیا ہے، آپ پر وحی اور فرشتوں کے نزول اور دیگر نشانیوں کو دیکھا ان کے لیے ایمان لانا آسان ہے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان چیزوں کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ انہوں نے غیب پر ایمان لا کر زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ہٹ کر صحابہ کو دوسروں کی نسبت ہر اعتبار سے برتری حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((لَا تَسْبُوا أَصْحَابِيْ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.)) ”میرے صحابہ کو گالی نہ دو، سو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد غلہ یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ (متفق علیہ)

[32]..... بَاب فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی حفاظت کرنا

2787- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِسْمَا
لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ
وَكَيْتُ بَلْ هُوَ نَسِيَ فَاسْتَذْكُرُوا
الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفْصِيًّا مِنْ صُورِ
الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِيهَا. ❶

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے: ”میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں۔“ بلکہ اسے بھلا دیا گیا تم قرآن کو یاد کرو کیونکہ وہ آدمی کے سینے سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے۔“

فوائد: (۱) اللہ اگر قرآن یاد کرنے کی توفیق دے تو اس کو دھرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ بھول نہ جائے کیونکہ عدم خیال سے قرآن جلد ذہن سے نکل جاتا ہے۔ (۲) قرآن کے بھولنے پر وارد ہونے والی احادیث جن میں اس پر وعید کا ذکر ہے کوئی بھی صحت کے درجے تک نہیں پہنچتی لہذا اس کے بھولنے پر گناہ تو نہیں البتہ اپنی سستی کی بناء پر بھلا دینے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا جیسا کہ حدیث کے الفاظ اس پر شاہد ہیں کہ آدمی بھولنے کی نسبت اپنی طرف نہ کرے جو اس کی تقصیر ظاہر ہو بلکہ اس کی نسبت شیطان کی طرف کی جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب استذکار القرآن و تعاہدہ) کے تحت۔

[33]..... بَاب لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

کسی کے لائق نہیں ہے کہ وہ یوں کہے: ”میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔“

2788- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسے نہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب استذکار القرآن و تعاہدہ (5032) و مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضائل القرآن یعلق بہ (1838)

ہوں۔“

بُنِ مَتَى. ❶

فوائد: اس سے معلوم ہوا اپنے آپ کو کسی پیغمبر سے افضل قرار دینا ممنوع ہے حتیٰ کہ آپ نے انبیاء کے درمیان بھی تفصیل سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ((لا تخیروا بین الانبیاء)) (متفق علیہ) انبیاء کو آپس میں ایک دوسرے سے بہتر قرار نہ دو۔“

[34]..... بَابُ عَلِيٍّ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے

2789- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”ہر مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے۔“ لوگوں نے کہا:

یا رسول اللہ! اگر وہ طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ آپ نے

فرمایا: ”اپنے ہاتھ سے کمائے پھر اس سے کھائے اور صدقہ

کرے۔“ کہا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: حاجت منڈ

مصیبت زدہ کی مدد کرے۔“ اس نے کہا: اگر وہ ایسا بھی نہ

کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلائی کا حکم دے۔“ کہا: اگر

ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ”کسی کے ساتھ برائی

سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔“

[35]..... بَابُ مَنْ رَأَى رَأَى اللَّهِ بِهِ

جو ریا کاری کرتا ہے اللہ سے اس کے ساتھ رسوا کرے گا

2790- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا

يَقُولُ.....

سیدنا ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ”جو شخص شہرت حاصل

حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِبَايَ

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى (وإن يونس لمن المرسلين) (34:12)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الزکاة، باب صدقة العبد (1445) ومسلم، کتاب الزکاة، باب بیان إن اسم الصدقة يقع

على كل نوع من المعروف (2330)

وَسَمِعَةَ رَأَى اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَرْنِي كِي لِي كَام كَرِي كَا اللّٰهُ تَعَالَى قِيَامَت كِي دن
 وَسَمِعَ. ❶ اسے رسوا كرنے كے ليے اس كِي شهرت كَرِي كَا۔“

[36]..... بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ مسلمان كِي مثال كِيھيتي كِي طرح ہے

2791- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
 عَنْ أَبِيهِ.....

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ
 الزَّرْعِ تَفْسِيئُهَا الرِّيحُ تَعْدِلُهَا مَرَّةٌ وَتُضْجِعُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ
 وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأُرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ
 أَنْجَعًا فَهِيَ مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْخَامَةُ الضَّعِيفُ. ❷

سَيِّدنا كعب بن مالك ؓ كہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن كِي مثال كمزور كِيھيتي كِي طرح ہے جسے ہوا ہلاتي رہتي ہے ايک دفعہ اسے سيدھا كر ديتي ہے دوسري دفعہ لٹا ديتي ہے حتي كہ اسے موت آجاتي ہے اور كافر كِي مثال اس تنے كے ہے جو اپني جڑ پر سيدھا كھڑا ہے اسے كوئي مصيبت نيس پہنچتي حتي كہ ايک ہی دفعہ وہ اكلھڑ جاتا ہے۔“ ابو محمد كہتے ہیں: خامہ كا معني كمزور ہے۔

فوائد: (۱) ”الخامة“ جمع خام، خامات۔ ترو تازہ گھاس كو كہا جاتا ہے۔ (السنجد ماده رخ، ی، م)..... (۲) مومن كا رويہ كچك دار ہونا چاہيے يعني ايمان پر جمار بنے والا اور حالات كے مطابق اپنے آپ كو ڈھال ليے والا نہ كہ اپنے نظريات ميں تعصب كو اپنالے اور كسي غلطی سے رجوع كرنے كے بجائے اسلام سے ہی جاتا رہے۔

[37]..... بَاب الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ

دنیا سرسبز كِيھيتي ہے

2792- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

❶ صحيح: أخرجه احمد 5/270 والطبرانی والكبير 22/319 والدولابي في الكنز 1/60

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب المرض، باب في كفارة المرض (5643) ومسلم، كتاب صفة المنافق، باب مثل المؤمن

كمثل الزرع ومثل الكافر كشجر الأرز (7025)

سیدنا حکیم بن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دی، پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا ہے جو شخص اسے بے پروائی سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ جو شخص اسے لالچ سے لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَمَا لَدِي بِأَكْلٍ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. ❶

فوائد:..... دنیا ایک حینہ کے روپ میں بد شکل چڑیل ہے۔ اسی لیے قرآن میں اسے متاع غرور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ لہذا جو اس کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو مد نظر رکھتا ہے اور اس سے بقدر ضرورت لیتا ہے وہ تو اس کے دھوکے سے بچ جاتا ہے اور جو اس کے ظاہری حسن میں کھو کر اس کی حقیقت سے صرف نظر کر لیتا ہے وہ بالآخر ہولنا کیوں کے مہیب گڑھوں میں جا گرتا ہے جن میں گرجانے کے بعد سوائے حسرت و یاس کے انسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ (اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا.)

[38]..... بَابُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَقَالَ

زیادہ باتیں کرنا اللہ کو ناپسند ہے

2793- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغْبِرَةِ.....

سیدنا مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے ماؤں کی نافرمانی کرنے، روکنے اور مانگنے، زیادہ بولنے، کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع

عَنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَادِ النَّبَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَعَنْ مَنَعِ وَهَاتٍ وَعَنْ قَيْلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةِ

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الزکاة، باب الاستغفاف عن المسألة (1472) والترمذی، کتاب صفة الفیامة، باب (29) الحدیث (2463) والنسائی، کتاب الزکاة، باب الید العلیا (2530)

[41]..... بَابُ الدِّينِ النَّصِيحَةُ

دین خیر خواہی ہے

2796- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَنَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالَ قُلْنَا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ. ①

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین خیر خواہی ہے۔“ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ فرمایا: ”اللہ اس کے رسول اس کی کتاب مسلمان کے رہنما اور عام مسلمانوں کے لئے۔“

[42]..... بَابُ الْإِسْلَامِ بَدَأَ غَرِيبًا

اسلام کی ابتداء غریب سے ہوئی

2797- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا أَظُنُّ حَفْصًا قَالَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ وَمَنْ الْغُرَبَاءُ قَالَ النَّزَاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ. ②

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اسلام کی ابتداء غریب سے ہوئی اور عنقریب وہ غریبوں میں لوٹ آئے گا۔“ میرا خیال ہے حفص نے کہا: ”غریبوں کے لئے خوش خبری ہو۔“ کہا گیا: ”غریبوں کون ہیں؟ کہا: ”قبیلے کے مسافر لوگ۔“

فوائد:..... (۱) (النزاع) یہ جمع ہے ”النزاع“ سے اس کے معنی مسافر و اجنبی ہونا ہے۔ اور ”نزاع

القبائل“ قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگوں پر بولا جاتا ہے۔ (المجد مادہ نزع) (۲) مسلم میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں (کما بدأ) کے بعد (فطوبی للغریب) کے الفاظ بلا تردد منقول ہیں۔ (۳) ابتدا اسلام میں مسلمانوں کی قلت کی بنا پر انہیں معاشرے میں اجنبی سمجھا جاتا تھا آخر دور

① صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإيمان، باب بیان ان الدین النصیحة (194) و ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی النصیحة (4944)

② صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإيمان، باب بدأ الإسلام غریباً و سيعود کما بدأ و هو یأرز بین المسجدين (370) و ابن ماجه، کتاب الفتن، باب بدأ الإسلام غریباً (3986)

میں پھر اسلام کے ماننے والے تھوڑے رہ جائیں گے اور معاشرے میں اجنبی اجنبی سے محسوس ہوں گے حتیٰ کہ وہ سکڑتے ہوئے مدینہ تک محدود ہو جائیں گے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے: ((إِنَّ الْإِيْمَانَ لِيَارِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.)) "یقیناً ایمان مدینہ کی طرف سکڑ آئے گا جس طرح سانپ اپنی بل کی جانب سکڑ آتا ہے۔"

[43]..... بَاب فِي حُبِّ لِقَاءِ اللَّهِ

اللہ سے ملاقات کو پسند کرنا

2798- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.....

سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی کسی بیوی نے کہا: "ہم موت کو نا پسند کرتے ہیں۔" آپ نے فرمایا: "یہ بات نہیں ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضا مندی اور عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔"

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَرْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ. ❶

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه (6507) ومسلم، کتاب الذکرو

الدعاء، باب من أحب ذكر الله أحب الله لقاءه..... (6861)

[44]..... بَاب فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ

اللہ کے لئے محبت کرنا

2799- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيُّنَ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِ الْيَوْمِ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ فرمائے گا: ”میری عظمت کی خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا آج میرے سائے کے علاوہ اور جوئی سایہ نہیں ہے۔“

فوائد:..... (۱) حدیث میں سات افراد کا ذکر آتا ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ مرحمت فرمائیں گے کہ جس دن عرش کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا جب کہ اس حدیث میں اختصاراً ان میں سے فقط ایک کا ہی تذکرہ کیا گیا ہے۔ (۲) اللہ کے لیے محبت یہ ہے کہ اس کے محبوب بندوں سے پیار کیا جائے ان کی محبت کو دل میں بسایا جائے یہ گویا محبوب کی ذات سے نہیں بلکہ اس کی صفات جو کہ عبادت و ریاضت کی اس نے اپنائی ہوئی ہیں ان سے محبت ہے جس کی قدر کرتے ہوئے اللہ اس سے یہ کریمانہ سلوک کرے گا۔ (اللهم و فقنا لذلك)

[45]..... بَاب لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے

2800- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَا إِحْسَانًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک ہو تو شاید وہ زیادہ نیکیاں کر لے اگر وہ برا ہے تو شاید توبہ کر لے۔“

فوائد:..... موت کی تمنا یہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ایک تو جو صریح وجہ ہے وہ حدیث میں وارد

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب في فضل الحب في الله (6494)

ہو چکی ہے نیز یہ گویا اللہ کے عطیے کی ناقدری بھی ہے۔ صراحتاً موت کی طلب حرام ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے ہاں اگر کوئی ایسی مجبوری پڑ گئی ہے کہ انسان کو موت کے علاوہ اس سے چھٹکارے کا کوئی حل بھائی نہیں دے رہا تو پھر آپ ﷺ نے ان الفاظ کے استعمال کی اجازت دی ہے کہ بندہ کہے: ((اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَوَةُ خَيْرًا إِلَيَّ وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.)) (متفق علیہ) ”اے اللہ! مجھے جب تک میرے لیے میری زندگی بہتر ہے تب تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے فوت کر لینا۔“

[46]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ”میں اور قیامت

ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہیں“

2801- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ.....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ وَهْبٌ بِالسَّاحَةِ وَالْوُسْطَى. ⑥

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں اور آپ نے اپنا شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کی طرف اشارہ کیا۔“

[47]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَّمِ

نبی ﷺ کا قول ”تم آخری امت ہو۔“

2802- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ.....

حَدَّثَنَا بِهِزُبُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ وَفِيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ. ⑥

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”تم سے سترائیس پوری ہو گئی ہیں تم آخری امت ہو اور اللہ کے نزدیک معزز ہو۔“

① صحیح: أخرجه البخاری، کتاب المرض، باب تمنی المریض الموت (7235)، والنسائی، کتاب الحناظر، باب تمنی الموت (1818)

② متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی صلعم (بعثت أنا والساعة كهاتين) (6504)، ومسلم، کتاب الفتن، باب قرب الساعة (7330)

③ حید: أخرجه احمد 3-5/5، والترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب (4) ومن سورة آل عمران (1300) وابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلعم (4288)

[48]..... بَاب فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرٍ

اہل بدر کی فضیلت

2803- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيْنَ
 فَلَانٌ فَغَمَزَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّهُ وَإِنَّهُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا
 قَالُوا بَلَى قَالَ فَلَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَى
 أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
 غَفَرْتُ لَكُمْ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”فلاں کہاں ہے؟“ اس آدمی نے اسے برا کہا: وہ ایسا اور
 ایسا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا وہ جنگ بدر میں
 موجود نہ تھا۔“ انہوں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“ آپ نے
 فرمایا: ”شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کی طرف متوجہ ہو کر
 یہ فرمایا ہو:“ (آج کے بعد) تم جو چاہو عمل کرو میں نے
 تمہیں بخش دیا ہے۔“

[49]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَقُولَ مُطْرُنًا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا

”فلاں فلاں ستارے کی بدولت بارش ہوئی“ کہنا ممنوع ہے

2804- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ
 حُنَيْنٍ.....
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ حَبَسَ اللَّهُ الْفَطْرَ عَنْ
 أُمَّتِي عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ
 مِنْ أُمَّتِي بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ هُوَ بِنُوءٍ
 مَجْدَحٍ قَالَ الْمَجْدَحُ كَوْكَبٌ. ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: ”اگر اللہ میری امت سے دس سال تک بارش روک
 لے پھر بارش برسائے تو ایک گروہ اس کا انکار کرے گا اور
 وہ کہیں گے: ”یہ بارش ”مجدح ستارے کی وجہ سے ہوئی
 ہے۔“ راوی کہتا ہے: ”مجدح ستارے کو کہتے ہیں اسے
 دبران بھی کہا جاتا ہے۔“

فوائد: (۱) بارش برسانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، اگر وہ اسے روک لے تو کوئی بھی اسے

مجبور نہیں کر سکتا۔ (۲) اصل مؤثر اور عامل ذات اللہ وعدہ ہی کی ہے مادی اسباب فقط ایک بہانہ ہیں ورنہ ان

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب السنة، باب في الخلقاء (4654)

❷ جيد: صحيح ابن حبان (6130)

کا پایا جانا سبب کے وجود کے لیے ضروری نہیں بلکہ اس کا انحصار اللہ کی ذات پر ہے۔ (۳) کسی بھی قسم کے عذاب یا رحمت کے لیے مادی سبب کو اصل مؤثر قرار دینا شرک ہے۔

[50]..... بَابُ الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

نیکی کا دس گناہ ثواب ہے

2805- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عَيْشَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عِيَّاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَعُوذُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. ①

عیاض بن غطفیف کہتے ہیں ہم ابو عبیدہ بن جراح کے پاس ان کی عیادت کے لئے آئے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”ایک نیکی کا دس گناہ تک اجر ملتا ہے۔“

[51]..... بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهِينِ

خوشامد کرنے والے کے متعلق وعید

2806- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنِ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ شَرِيكٌ وَرَبِّمَا قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَنْظَلَةَ.....

عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهِينِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. ②

سیدنا عمار رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”دنیا میں جو خوشامد کرتا ہے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں لگائی جائیں گی۔“

فوائد: (۱) ”ذوالوجہین“ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو ضمیر میں موجود بات کے برعکس بات کرے۔ (المعجم: مادہ: وجہ) (۲) خوشامد کرنے والا انسان یقیناً خود غرض ہوتا ہے جو کہ کسی کی جھوٹی تعریف کر کے اپنا کام نکلوانا چاہتا ہے اس کو صرف اپنی غرض سے مطلب ہے اگلے کا بے شک نقصان ہی ہو لہذا ایسے بندے کو مذکورہ وعید کی روشنی میں اپنا انجام یاد رکھنا چاہیے۔

① حید: رواہ البخاری، فی الأدب المنفرد بسند حسن

② حسن: أخرجه ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی ذی الوجہین (4873)

[52]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيَّمَا رَجُلٍ لَعْنَتُهُ أَوْ سَبَبَتُهُ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ”الہی جسے میں نے لعنت کی یا برا کہا ہو اسے رحمت کر“
2807- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعْنَتُهُ أَوْ شَتَمَتُهُ أَوْ جَلَدَتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں انسان ہوں لہذا جس مسلمان کو میں نے لعنت کی یا اسے برا کہا یا اسے مارا ہو اسے اس کے لئے بخشش اور رحمت اور قربت کا باعث بنا جس کی بنا پر قیامت کے دن مجھے تیری قربت حاصل ہو۔“

2808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ.....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنْ فِيهِ زَكَاةٌ وَرَحْمَةٌ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔ مگر اس میں بخشش کی جگہ پاکی اور رحمت کا لفظ ہے۔

[53]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ”اگر میرے لئے احد پہاڑ

جتنا سونا ہو تو میں کچھ بھی چھوڑ دینا پسند نہیں کرتا“

2809- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَسْرُنِي أَنْ جَبَلَ أُحُدٍ لِي ذَهَبًا أَمْوَتْ يَوْمَ أَمْوَتْ عِنْدِي دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ إِلَّا لِعَرِيمٍ. ❸

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ قرضدار کے قرض کے علاوہ ایک دینار یا آدھا دینار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔“

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه النبي صلعم أو سبه أو دعا عليه..... (6559)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه أو سبه أو دعا عليه..... (6560)

❸ حید: سويد بن حارث کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه احمد 5/148-149

فوائد:..... مال رکھنا اسے جمع کرنا اسلام میں قطعی معیوب نہیں بشرطیکہ اس میں سے حقوق کی ادائیگی ہوتی رہے ورنہ وہ وبال جان ہوگا مثلاً زکوٰۃ و صدقات کا آدمی اہتمام کرتا رہے بلکہ اس کام کی نیت کر کے مال اکٹھا کرنا ثواب کا کام ہے۔ مسلم میں حدیث ہے: ((ان اللہ يحب العبد التقى الغنى الخفى))
”یقیناً اللہ تعالیٰ متقی امیر اور گم نام آدمی کو پسند کرتا ہے۔“

صاحب مشکوٰۃ نے اس پر باب باندھ ہے: ((باب استحباب المال والعمر للطاعة)) ”مال و عمر کا طاعت کے لیے ہونا مستحب ہے۔“ لہذا معلوم ہوا کہ مال کو اپنے پاس رکھنا معیوب نہیں ہاں اتنا ضروری ہے کہ مال پاس ہو تو اس کی دیکھ بھال کرنا اس کو بڑھانے کی فکر میں رہنا یہ انسان کو بسا اوقات غفلت میں مبتلا کر دیتا ہے لہذا آپ فقر کو ہی پسند رکھتے تھے تاکہ بندہ مال و دولت کے جھنجھٹ سے بچ کر زیادہ وقت اطاعت الہی میں صرف کر سکے، سو اس روایت کو بیان کرنے والے صحابہ رسول بھی ساری عمر آپ کی اسی سیرت کو اپنائے رہے اور فقر کی حالت میں ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

[54]..... بَابُ فِي الْمُوبِقَاتِ

ہلاک کرنے والے افعال

2810- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبٌ.....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ لَنَا تَوْنٌ أُمُورًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ فَذَكَرَ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَبْرِينَ فَقَالَ صَدَقَ قَارِي جَرَّ الْإِزَارِ مِنْ ذَلِكَ. ❶

حمید بن ہلال کہتے ہیں عبادۃ بن قرطہ نے کہا: ”تم لوگ بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں حالانکہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاک کرنے والے افعال میں شمار کرتے تھے۔“ محمد یعنی ابن سیرین سے کہا گیا: انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا۔ میرے نزدیک تمہ بندے نیچے لٹکانا بھی انہیں سے ہے۔

[55]..... بَابُ الْحَمِيِّ مِنَ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار و دوزخ کے جوش سے ہوتا ہے

2811- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ.....

❶ صحیح: أخرجه أحمد 3/370 و 5/89 نیز مجمع الزوائد (404) میں خدری کی حدیث اس شاہد بھی ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ كَيْفَ كُنْتُمْ تَجِدُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي حَرِّ يَوْمٍ؟ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "بِخَارِ جَهَنَّمَ كَيْفَ جَوْشٍ مِنْ جَوْشِ جَهَنَّمَ أَوْ مِنْ قُورِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ." ❶

سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخارِ جہنم کے جوش سے ہوتا ہے یا فرمایا: جہنم کی بھاپ سے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

فوائد:..... (۱) ”فیح“ فاح یفیح (ضرب) سے مصدر ہے اور ”فور“ باب فار یفور سے مصدر ہے، دونوں کا معنی گرمی کی تیزی ہے۔ (دیکھئے: المنجد: مادة، فور و فح)..... (۲) بخار کو جہنم کی گرمی اس لیے قرار دیا گیا ہے کیونکہ بخار زدہ کے جسم میں جو حرارت ہوتی ہے وہ جہنم کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے جس کو اللہ عبرت بنا کر اسباب کے تقاضوں کے مطابق ظاہر کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس بارے اور بھی اقوال ہیں بہر حال یہی بات بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (۳) (فَادْبِرْ دُوَهَا بِالْمَاءِ .) ابن ماجہ میں (بِالْمَاءِ الْبَارِدِ) ٹھنڈا پانی، جب کہ مسند احمد (بِمَاءٍ زَمَزَمٍ) کے الفاظ ہیں بہر حال کوئی بھی ٹھنڈا یا سادہ پانی استعمال کر لیا جائے وہ ان شاء اللہ نافع ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں سات کنوؤں کا پانی منگوا کر ان کو اپنے اوپر بہایا تھا۔ (۳) مولانا احمد حسن محدث دہلوی اور شرف الدین محدث دہلوی تنقیح الرواۃ میں فرماتے ہیں: ((والخطاب فی هذا الحدیث خاص باهل الحجاز وما والاہم اذ كان اكثر الحمیات التي تعرض لهم من العرضیة الحادثة عن شدة الحرارة.....)) (تنقیح الرواۃ: ۳/۲۵۸) ”اس حدیث کے مخاطب اہل حجاز اور ان کے ارد گرد کے لوگ ہیں جیسا کہ انہیں اکثر بخار سخت گرمی لگنے سے ہی ہوتے ہیں۔“ ایسی حالت میں ٹھنڈا پانی پینا اور اس سے غسل کرنا مفید ہے کیونکہ بخار دل میں پیدا ہونے والی حرارت سے ہوتا ہے جو کہ خون کے توسط سے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ (۶) بخار جتنی دیر رہے یہ بندے کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ أم سائب یا مسیب کو فرماتے ہیں: ((لَا تَسْبِي الْحُمَى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ .)) (مسلم) ”بخار کو گالی نہ دے یہ بندے کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔“ نیز آئندہ حدیث کا عموم بھی اس کا شاہد ہے۔

[56]..... باب الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ

بیماری (گناہ کا) کفارہ ہے

2812- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمُورَةَ.....

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الطب، باب الحمی من فیح جہنم (5726) و مسلم، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوی (5723)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان بدنی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں سے فرماتا ہے: ”میرا بندہ جب تک میری بندش میں قید ہے ہر دن اور رات میں اس کے لئے ویسی ہی نیکی لکھو جیسی وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ الْحَفَظَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ فَقَالَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ مَا كَانَ مُحِبُّو سَأْفِي وَثَاقِي. ❶

[57].... بَابُ أَجْرِ الْمَرِيضِ مَرِيضِ كَا جِر

2813- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ.....

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھ کر کہا: ”یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت بخار ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔“ میں نے کہا: ”اس کے بدلہ میں آپ کے لئے دو ہرا اجر ہوگا۔“ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں، جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچی ہو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَرَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا فَقَالَ إِنِّي أُوَعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ ذَلِكَ بَأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلٌ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حُطَّ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ❷

فوائد: (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار دو آدمیوں کے برابر ہوتا تھا۔ (۲) جو ذات خود مصائب کا شکار ہو وہ دوسروں کی مصیبتوں کا مداوا نہیں کر سکتی ہے لہذا آپ مختار کل نہ ہوئے جب آپ مختار کل نہیں تو پھر کوئی دوسرا کیسے اس مقام پر فائز ہو سکتا ہے، چاہے وہ کتنا بڑا ولی ہی کیوں نہ ہو۔ (فافہم و تدبر زادك اللہ فہمًا) (۳) مومن کی کوئی حالت بھی خیر سے خالی نہیں اس کی ایک ایک مصیبت اس کی ترقی کا زینہ بن جاتی ہے۔

❶ متفق علیہ أخرجه البخاری، کتاب المرض، باب شدة المرض (5647) ومسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه..... (6504)

❷ صحيح: أخرجه البخاری، کتاب المرض، باب شدة المرض (5647) ومسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن يصيبه..... (2571)

[58]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

2814. أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں کرتا ہے۔“

2815. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يُرَى الْبُشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بُشْرًا لَمْ نَكُنْ نَرَاهُ قَالَ أَجَلٌ إِنَّ مَلَكَاتِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ بَلَى. ❷

سیدنا عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرہ پر خوشی تھی کہا گیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ایسی خوشی دیکھ رہے ہیں جو پہلے نہیں دیکھی آپ نے فرمایا: ”جی ہاں ایک فرشتے نے میرے پاس آ کر مجھ سے کہا: یا محمد آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک بار آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار رحمتیں نازل کروں گا۔ جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں۔“

2816. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ.....

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الصلاة، باب فی ثواب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (911) و ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار (1530) والنسائی، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (1295)

❷ حید: أخرجه النسائی، کتاب السهو، باب فضل التسليم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (1282)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو روئے زمین پر گھومتے رہتے ہیں مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. ❶

[59]..... بَاب فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے متعلق

2817- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ.....

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ”میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں میں ماجی ہوں اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر مٹاتا ہے اور میرا نام حاشر ہے لوگ میرے پیچھے جمع ہوں گے اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔“

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحَشِّرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ. ❶

فوائد: (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی نام ہیں کچھ ذاتی اور کچھ صفاتی جیسا کہ حدیث میں بھی اشارہ موجود ہے کہ آپ کے ذاتی نام محمد اور احمد کی تفصیل بیان کی گئی جب کہ صفاتی نام کی ساتھ ہی توجیہ و تفسیر کر دی گئی ہے۔ (۲) اس کے علاوہ بھی آپ کے بہت سے نام ہیں جو کہ یہاں ذکر نہیں ہوئے، جیسے قرآن میں مذکور ہیں مثلاً منزل، مدثر وغیرہما۔

[60]..... بَاب فِي أَكْلِ الشُّحْتِ

حرام کھانے کے متعلق

2818- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ

❶ صحیح: ابن حبان (913)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی أسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (3532) ومسلم، کتاب الفضائل، باب فی أسماءہ صلی اللہ علیہ وسلم (6058)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْبٍ. ❶

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ شخص ہرگز داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت حرام بنا ہوا ہو۔“

[61]..... بَابُ الْمُؤْمِنِ يُوجِرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

مومن کے لئے ہر کام میں اجر ہے

2819- أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رُوْحُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجَبًا مِنْ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ إِنَّ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرُهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنُ. ❷

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ مسکرائے اور فرمایا: ”تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟“ لوگوں نے کہا: آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا: ”مسلمان کی حالت عجیب ہے اس کی ہر بات اچھی ہے اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے نیکی ہوتی ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے نیکی ہے۔ اور مومن کے علاوہ کوئی نہیں جس کی ہر بات نیکی ہو۔“

[62]..... بَابُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَإِدْيَانٍ مِنْ مَالٍ

اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھری دو وادیاں ہوں تو.....

2820- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَشْيَاءُ أَنْزَلَ عَلَيْهِ أَمْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ وہ آپ پر نازل

❶ اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان (1723)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن امره كله خير (7425)

ہوئی تھی یا آپ کا فرمان تھا وہ یہ تھی: ”اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ ان کے ساتھ تیسرا بھی تلاش کرے گا، مٹی کے علاوہ کسی چیز سے انسان کا پیٹ نہیں بھرتا، جو شخص تو بہ کرتا ہے اللہ تو بہ قبول کرتا ہے۔“

شَيْءٌ يَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ
آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَعَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا
وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّرَابُ
وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ. ❶

فوائد: انسان جس قدر مال حاصل کرتا جاتا ہے اسی قدر اس کی حرص مزید بڑھتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ ہر کام سے بیگانہ ہو کر دنیاوی مال کے حصول کو ہی اپنا ہدف و آرزو بنا لیتا ہے حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ.)) (مسلم) ”اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں فقط اس قدر ہے کہ انسان انگلی کو دریا میں ڈبوئے اور دیکھے کہ اس کو کتنا پانی لگا ہے۔ گویا کس قدر غافل ہے یہ شخص کہ اتنی عظیم شے کے مقابلے میں کس قدر حقیر شے کا انتخاب کئے ہوئے ہے۔ یہ دولت کی حرص و ہوس انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی جب کہ اس کے بالمقابل حقیقی کامیابی وہ ہے جس سے آپ نے آگاہ فرمادیا۔ ((قد افلح من اسلم و رزق كفافاً و قنعهُ اللهُ بما آتاهُ)) (مسلم) ”تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اسلام قبول کر لیا اور اسے پورا پورا رزق دے دیا گیا اور اللہ نے اسے اپنی عطا پر قناعت دے دی۔“ حقیقت میں قناعت ہی اصل دولت و غناء ہے کہ جس کے حاصل ہو جانے پر بندہ غنی و امیری ۹ وہ جاتا ہے ورنہ خزانے بھی مل جائیں تو انسان فقیر ہی رہتا ہے اور اس کی فقیری ختم ہونے پر نہیں آتی۔ (اللَّهُمَّ قَنَعْنَا عَلَى عَطَائِكَ)

[63]..... بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقَصَصِ

وعظ کہنے کی ممانعت

2821- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ.....

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وعظ وہ کرتا ہے جو امیر جماعت ہو یا وہ جسے امیر کی طرف سے اجازت ہو۔ وہ شخص جو شہرت چاہتا ہوں۔“

عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْضُ
إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَأٍ قُلْتُ لِعَمْرٍو
بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّا كُنَّا نَسْمَعُ مُتَكَلِّفٌ فَقَالَ

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الركاة، باب لو أن لابن آدم واديان لا يتغى ثالثا (2412)

هَذَا مَا سَمِعْتُ. ❶ میں نے عمرو بن شعیب سے کہا: ہم نے 'شہرت' کی جگہ

'تکلف' کا لفظ سنا ہے انہوں نے کہا: "میں نے یہ نہیں سنا۔"

فوائد: معلوم ہوا کہ امیر جب چاہے عوام سے مخاطب ہو کر انہیں نصیحت کر سکتا ہے یا اگر وہ کسی کو نامزد کر دے اسے نصیحت کرنے کے لیے آگے کھڑا کر دے اس سے ہٹ کر اگر کوئی خود آگے بڑھ کر خود مسند ارشاد پر فروکش ہو کر لوگوں کو وعظ شروع کر دیتا ہے تو یہ سراسر خود نمائی اور ریا ہے، جہاں یہ بندہ اپنے اعمال کو برباد کرتا ہے، وہیں مخاطبین کی بلاوجہ سمع خراشی کرتا ہے، ہاں البتہ اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو کوئی بُرا کام ہوتا دیکھتا ہے یا لوگوں کا جم غفیر دیکھ کر اس موقع کو دعوت کے لیے سازگار پاتا ہے تو وہ انہیں نصیحت آموز باتیں بتا دیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کفار کی مجالس میں جا کر انہیں وعظ ارشاد کیا کرتے تھے۔

[64]..... بَابُ فِي الرُّخْصَةِ وَعِظُ كَرْنِي كِي اجازت

2822- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرْدُوسًا وَكَانَ قَاصًّا يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَنَّ أَقْعَدَ فِي مِثْلِي هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعِ رِقَابٍ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَيُّ مَجْلِسٍ يَعْنِي قَالَ كَانَ حِينِيذٍ يَقْضُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ هُوَ عَلِيٌّ. ❷

عبد الملک بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ کر دوس (واعظ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرا اس محفل میں بیٹھنا میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے مراد کون سی مجلس ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ مجلس جس میں آپ نے وعظ کیا ہو۔

امام دارمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابی سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

❶ صحیح بالشواہد: أخرجه احمد 3/178 و مجمع الزوائد (921-922-923)

❷ اسنادہ جید: اور دیکھئے حدیث نمبر (746-924)

فوائد: قصہ گوئی اگر فضولیات اور جھوٹ سے پاک ہو تو یہ انتہائی مفید چیز ہے کیونکہ قصہ، گزشتہ واقعہ یہ انسان کی توجہ کو مرکوز کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن میں بھی اکثر واقعاتی انداز اختیار کیا گیا ہے جیسا کہ سابقہ انبیا اور ان کی قوموں کے واقعات اسی طرح یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو ”حسن القصص“ بہترین بیان“ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے خود ایک مجلس کا مشاہدہ کیا جو کہ جید علماء کرام پر مشتمل تھی اور وہ ایک قاص، قصہ گوئی تقریریں کر چکیاں لے کر رو رہے تھے جو کہ اس کی تاثیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

[65]..... الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ كَمَا جَرَى الدَّمُ

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

2823- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنْ عَائِرٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَرَبَّمَا سَكْتُ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا
تَدْخُلُوا عَلَى الْمَغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ كَمَا جَرَى الدَّمُ)).
قَالُوا وَمِنْكَ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ)) ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے شوہر گھر میں نہیں ہیں کیونکہ ”شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔“ لوگوں نے پوچھا: آپ کے جسم میں بھی؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں، لیکن اس کے متعلق اللہ نے میری مدد کی تو وہ فرمانبردار ہو گیا۔“

[66]..... بَابُ فِي أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً

لوگوں میں سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والے شخص کا بیان

2825- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ.....

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ
النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ
الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُتَلَّى الرَّجُلُ عَلَى
حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَابَةٌ
زَيْدٌ صَلَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے پوچھا گیا: ”لوگوں میں سب سے زیادہ کون آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”انبیاء پھر جو اس کے قریب ہوں پھر جو اس کے قریب ہوں آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہو

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الأدب، باب لا یلدغ المؤمن من حجر مرتین (6133) وأخرجه مسلم، کتاب الزهد، باب

لا یلدغ المؤمن من حجر مرتین (7423)

تو مضبوطی اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہو تو وہ اس سے بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ آدمی کا مسلسل امتحان ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ بے گناہ ہو کر زمین پر چلتا ہے۔“

فوائد: ایک سمجھدار آدمی کی علامت ہے کہ وہ اپنے قریبی چاہنے والے کو ٹھونک بجا کر دیکھتا ہے کہ واقعی وہ اس کے ساتھ مخلص ہے یا فقط آسانیوں کا ساتھی ہے اور ضرورت پڑتے پر بھاگ جانے والے ہیں ایسے ہی اللہ بھی اپنے محبوبوں، بندوں کو آزما کر ان کی چھان پھنک کرتا ہے اگر وہ ڈٹے رہیں تو ان کو مزید اپنے قرب سے ہمکنار کرتا ہے اور انہیں اپنے لیے خالص کر لیتا ہے لہذا مومن بندے کو اول تو آزمائش سے پناہ مانگنی چاہیے لیکن اگر آزمائش آپڑے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اسے اپنے لیے قرب کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔

[67]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُطْرُونِي

نبی ﷺ کا فرمان: مجھ سے نہ بڑھاؤ

2826- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا تُطْرِي النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَلَكِنْ قُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)) .
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے نہ بڑھاؤ“ جس طرح نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھاتے ہیں۔ البتہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔“

فوائد: قرآن میں ہے ﴿ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ﴾ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے اس کے وجود سے نکلنے والا اس کا ایک حصہ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ایسی غلو کاری اور افتراء پر وازی سے روک دیا کہ کہیں تم بھی انڈی عقیدت میں مبتلا ہو کر حق سے روگردانی نہ کرنا جب کہ ہمارے کچھ صاحبوں نے تعلیمات نبوی کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اور اہل کتاب کی روش کو اپناتے ہوئے آپ ﷺ کو اللہ حصہ قرار دے دیا کہا کہ آپ ﷺ نور اللہ ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ اللہ کا واضح فرمان ہے ﴿ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴾ نہ اس سے کچھ نکلا اور نہ وہ خود کسی سے نکلا ہے چنانچہ اس کج روی سے

① صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء (2398) وابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر

علی البلاء (4023)

② صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الأنبياء، باب (واذکر فی الکتاب مریم) (3445)

احتراز برتا چاہیے اور آپ کی واضح تعلیم (عبداللہ) اللہ کا بندہ اس کو تسلیم کر لینا ہی باعث خیر ہے نیز مشرکین مکہ کا آپ ﷺ ہر اعتراض ہی یہ تھا کہ ہماری طرح بشر بندے ہیں اگر آپ کوئی نورانی مخلوق، فرشتے ہوتے تو ہم آپ کی نبوت کو تسلیم کر لیتے۔ علینا البلاغ و عند اللہ رشاد

[68]..... بَابُ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ

یقیناً اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

2827- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور زمین میں ایک حصہ بھیجا جس کی بدولت لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے اٹھا لیتا ہے تاکہ اس خوف سے کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْأً وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وِلْدَانِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)).^①

فوائد: جب اس رحمت کے سو حصے میں سے رحم کچھ حصہ حاصل کر کے ماں اپنے بچے پر اس قدر رحیم ہو سکتی ہے تو وہ الرحمن والرحیم ذات اپنی مخلوق کے حق کس قدر شفیق ورحیم ہوگی سو اس کے باوجود رحمت الہی سے محروم ہو کر جہنم کا ایندھن بن جانا انتہائی خسارے کا باعث ہوگا

[69]..... بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ

نیکی کا ارادہ کرنے والے شخص کا بیان

2828- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءَ الْعَطَّارِ دِيَّ قَالَ.....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيَمَا يَرُوبِهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کیا فرمایا: ”تمہارا رب مہربان

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله (606) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ما يرجي من رحمة الله يوم القيامة (4293)

ہے جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اگر وہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک (یا اس سے بھی) کئی گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر ارتکاب نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے کرتا ہے تو ایک برائی لکھی جاتی ہے یا وہ اسے مٹا دیتا ہے اور اللہ کے ہاں وہی ہلاک ہوتا ہے جو خود ہلاک ہونا چاہتا ہے۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ رَحِيمٌ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً أَوْ يَمْحُوهَا وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ)) ❶

[70]..... بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے

2829- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کی طرح عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا: ”اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔“ میں نے کہا: ”میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِمْ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّتِ)) قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتِ)) ❷

[71]..... بَابُ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

اس چیز کا بیان کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے

2730- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا عَيْلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِيِّ كَرَبٍ

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسية (6491) ومسلم، کتاب الإیمان، باب اذا هم العبد بحسنة (336)

❷ صحيح: أخرجه ابو داود، کتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه (5126)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو اس سے پہلے تو جس حالت پر بھی ہوا میں تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو بھری ہوئی زمین بھی گناہوں کی لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اسی کے برابر بخشش لے کر تجھ سے ملوں گا مگر جبکہ تو نے میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو“ اے ابن آدم! اگر تو گناہ کرے حتیٰ کہ تیرے گناہ آسمان کے برابر ہو جائیں۔ پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِرُؤْيِهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تُلْقَانِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لِقَيْتِكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَذُئِبَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَكَ وَلَا أُبَالِي)). ❶

فوائد: (۱) شرک ناقابل معافی جرم ہے حتیٰ کہ اللہ اپنے رسول کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو ”لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ“ آپ کے عمل بھی لازماً ضائع ہو جائیں (اعاذنا اللہ منہ) (۲) اللہ کی رحمت کے سبب بڑے بڑے گناہوں کی بخشش کی امید کی جاسکتی ہے بشرطیکہ سینات میں شرک کی شمولیت نہ ہو۔

[72]..... بَابُ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ نیکی اور گناہ کے متعلق

2831- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ النَّقَاضِيُّ
عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَعْلَمَهُ النَّاسُ)). ❷

نواس بن سمعان کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اچھا اخلاق نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھلے تو اس بات کو برا سمجھے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو۔“

❶ حسن: أخرجه احمد 5/172 و 5/148 نیز ترمذی میں انس بن مالک کی حدیث اس کی شاہد ہے کتاب الدعوات، باب غفران الذنوب مهما عظمت (3534)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب البر والصلة، باب تفسیر البر والإثم (6463) والترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی البر والإثم (2389)

فوائد:..... اس حدیث کا تعلق جوامع الکلم سے ہے کہ آپ ﷺ نے کوڑے میں دریا کو سمودیا کہ اللہ نے ایک صالح الفطرت انسان کے اندر ضمیر ایک ایسی چیز رکھی ہے جو کہ افعال محمودہ و سیتہ میں تفریق کر دیتا ہے لہذا نیکی اچھا اخلاق اور برائی وہ جس کو انجام دیتے ہوئے ضمیر مضطرب ہو جائے اور تو اسے لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرے لیکن شرط یہ ہے کہ ضمیر زندہ ہو۔

2832- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ نُوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ كَيْفَ هِيَ رِسْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا فَرَمَّيَا: النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ ① .

”کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔“

[73]..... بَابُ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کا بیان

2833- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ.....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيِّدُنَا أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ هِيَ رِسْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا فَرَمَّيَا: ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَةَ))

”جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو اس سے برائی مٹ جائے گی۔ اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔“

فوائد:..... برائی کرنے سے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے جیسا کہ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ برائی سرزد ہو جانے پر فوری نیکی کر ڈالی جائے تو وہ اس نقطے کو صاف کرنے کا باعث ہوگی بعینہ کہ جس طرح قلم سے کوئی حرف غلط لکھ دیا جائے تو اسے ربڑ سے فوری مٹا دیا جاتا ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيِّدُنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ هِيَ رِسْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظَرًا فَرَمَّيَا: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا))

”کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔“

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

② قوی بشواہد: أخرجه الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس (1987)

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) ❶

[74]..... بَاب فِي الرَّفْقِ

نرمی سے پیش آنے کا بیان

2835- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ وَحَمِيدٍ عَنِ

الْحَسَنِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطَى عَلَيَّ الْعُنْفُ)) ❷

سیدنا عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے جو ثواب نرمی کرنے پر دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔“

2836- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيِّدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَهْتِي هِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَى فَرَمَايَا: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) ❸

”اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“

فوائد:..... ”رفق“ نرمی یہ انسانیت کا ذریعہ ہے اس سے آراستہ انسان معاشرے میں محبوب الخلاق اور اللہ کے ہاں بڑا معزز ہوتا ہے لہذا اپنی شخصیت کو ہر وقت ایسے اعلیٰ اخلاق سے مزین کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

[75]..... بَابُ فِيمَنْ ذَهَبَ بَصْرُهُ فَصَبَرَ

نظر ختم ہونے پر صبر کرنے کا بیان

2837- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيدٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

2837. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذْهَبِ حَبِيبِيهِ فَصَبِرَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَذْهَبِ حَبِيبِيهِ فَصَبِرَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی دو محبوب چیزیں چلی جائیں وہ صبر کرے اور اجر

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه (4682) وأخرجه ابن ابى شبيبہ 516/8

❷ صحيح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب فى الرفق (4807) واحمد 87/4

❸ متفق عليه: أخرجه البخارى، كتاب الأدب، باب الرفق فى الأمر كله (6024) ومسلم، كتاب السلام، باب النهى عن

الابتداء أهل الكتاب بالسلام (5621)

واحتسب لم ارض له بثواب دون
کی امید رکھے۔ تو اسے اس کے بدلہ میں جنت دی جائے
الجنتہ .

[76]..... بَاب فِي الْعَدْلِ بَيْنَ الرَّعِيَّةِ

رعيت میں انصاف کرنے کا بیان

2838- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ : جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ

عَنِ النَّسَمِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَادَ
مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ
فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ إِنِّي مُحَدِّثُكَ
بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ
عَلِمْتُ أَنَّ بِي حَيَاةٌ مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا
مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ
يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). ❶

سیدنا حسن کہتے ہیں عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی
عیادت کی جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھا۔ پس معقل
نے ان سے کہا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اگر مجھے علم ہوتا کہ میری
زندگی ابھی باقی ہے تو میں اسے بیان نہ کرتا میں نے رسول
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: ”جس آدمی کو
اللہ رعیت کا نگران بنا دے اور وہ رعیت کی خیانت کرتے
ہوئے مرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“

[77]..... بَاب فِي الطَّاعَةِ وَلِزُومِ الْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت اور جماعت کے ساتھ رہنے کا بیان

2839- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي زُرَيْقُ بْنُ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي فِرَازَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَطَةَ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول
اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تمہارے اچھے
سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت
کرتے ہیں۔ تمہارے برے سردار وہ ہیں جن سے تم بغض
رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنت

سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكِ الْأَشْجَعِيَّ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ
وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ
عَلَيْكُمْ وَبِشْرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب الأھکام، باب من استرعى رعية فلم ينصح (6731-6732) ومسلم، کتاب الإیمان، باب

استحقاق الوالی (361)

کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسی حالت میں ہم لڑائی اختیار نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ مگر جو شخص اپنے حاکم کو اللہ کی نافرمانی کا کام کرتے ہوئے دیکھے اسے چاہئے کہ اسے برا جانے اور اس کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچے۔“ ابن جابر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوالمقدام! اللہ کی قسم یہ حدیث تم نے مسلم بن قرظہ سے سنی؟ تو وہ قبلہ رو ہر کردوں زانوؤں کو موڑ کر بیٹھے اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے مسلم بن قرظہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے اپنے چچا عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)). قُلْنَا أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ وُلِيَ عَلَيْهِ وَالِ فَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرِهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ اللَّهُ يَا أَبَا الْمُقَدِّمِ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرِظَةَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجِئًا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اللَّهُ لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرِظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمِي عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ. ❶

فوائد: (۱) بہترین ائمہ، حکمران وہ ہے جو عوام سے محبت کریں اور عوام ان سے جب کہ بدترین وہ جو عوام سے خار کھاتے ہوں اور عوام ان سے (۲) حکمران اگر معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو تب بھی اس کی اطاعت لازم ہے البتہ اس کی برائی سے نفرت کی جائے گی (۳) حکام کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک وہ نماز کو قائم کرتے رہیں اگر وہ اس میں سستی برتیں تو ان کی لازم نہیں لیکن یاد رہے ایسی صورت میں اگر صالحین اتنی قوت و استعداد رکھتے ہیں کہ وہ ایسے حکمرانوں کو اپنے سروں سے اتار سکیں تو فیہا و نعمت۔ ورنہ وہ اصلاح احوال کی حتی الوسع کوشش کرتے رہیں اور کسی ایسے انتشار کا سبب نہ بنیں جو مسلمانوں کے کلمے کو تقسیم کر دے اور کفار کو اپنی ریشہ دوانیوں کا موقع ملے۔

[78]..... باب فِي نَفْخِ الصُّورِ

صور پھونکنے جانے کا بیان

2840- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بَشِيرِ

بْنِ شَعَابٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصُّورِ فَقَالَ: ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)) ❶ .
 سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے صور کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ”وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔“

[79]..... بَابُ فِي شَأْنِ السَّاعَةِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَعَالَى

قیامت کی حالت اور رب تعالیٰ کے نزول کا بیان

2841- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ.....

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)) ❷ .
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ زمین کو سینے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا۔ پھر فرمائے گا: ”میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

2842- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ: ((ذَلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهٖ يَنْطُ كَمَا يَنْطُ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَائِقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيَجَاءُ بِكُمْ حَفَاةً عُرَاهُ عُرَاهُ عُرَاهُ فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُوتَى بِرِيْطَتَيْنِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے پوچھا گیا: مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اترے گا اور وہ تنگی کی وجہ سے اس طرح چرچراتی ہوگی جیسے نیا پالان چرچراتا ہے حالانکہ وہ اتنی کشادہ ہوگی جتنی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر تختوں کے لائے جاؤ گے تو سب سے پہلا شخص جسے لباس پہنایا جائے گا وہ سیدنا ابراہیم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔“ تو

❶ صحیح: أخرجه ابوداؤد، كتاب السنة، باب في ذكر البعث والصور (4742) وترمذی، كتاب تفسير القران، باب ومن

سورة الزمر (334)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، كتاب التفسیر، باب والأرض جميعا قبضته يوم القيامة (4812)

جنت سے دو (سفید) چادریں لائی جائیں گی، پھر مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایسے مقام میں کھڑا ہوں گا کہ پہلے اور بعد والے تمام لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔“

بَيْضًا وَوَيْنٍ مِنْ رِبَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسِيَ عَلَى إِيْرِهِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغِيْبُنِي الْاَوْلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ)) ❶

فوائد: قیامت کو سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام لباس پہنایا جائے گا۔ یہ نمرود کی طرف سے آپ کو آگ میں پھینکے جانے پر جو آپ کے کپڑے جل گئے تھے اس کا بدلہ ہوگا۔ دیکھیے لفتح 11/384

[80]..... بَابُ النَّظْرِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

2843- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر بادل نہ ہوں تو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں! یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا: ”اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی تنگی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ آپ نے فرمایا: ”تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔“

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِنَبِيِّ ﷺ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ)) ❷

[81]..... بَابُ فِي صِفَةِ الْحَشْرِ

میدان حشر کا بیان

2844- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ

❶ اسنادہ ضعیف جداً: عثمان بن عیمر کو احمد و بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں دیکھیے فتح الباری

385-384/11

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الأذان، باب فضل السجود (806)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پاس ننگے جسم اور ننگے بدن والے اکٹھے کئے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی: ”جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا، اس حالت میں لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اسے پورا کرنے والے ہیں۔“ (انبیاء: ۱۰۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا تَمَّ قَرَأُ)) كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَّا عَلَيْهَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿ (الأنبياء: ۱۰۴) . ❶

[82]..... باب فِي سُجُودِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مومنین کے سجدہ کرنے کا بیان

2845- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ہی جگہ پر جمع کرے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: ”سب لوگ اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہو جائیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔“ تو سب لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ اور (موحد) لوگ اپنے حال پر باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: ”کیا معاملہ ہے؟ سب لوگ چلے گئے تم یہاں ہو۔“ وہ کہیں گے ”ہم اپنے معبود کا انتظار کر رہے ہیں۔“ اللہ فرمائے گا: ”کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جب وہ ہمیں پہچان کرائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو وہ سب

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْعِبَادَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ نَادَى مُنَادٍ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى النَّاسُ عَلَى حَالِهِمْ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ مَا بَالُ النَّاسِ ذَهَبُوا وَأَنْتُمْ هَاهُنَا فَيَقُولُونَ نَنْتَظِرُ إِلَيْنَا فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ إِذَا تَعَرَّفَ إِلَيْنَا عَرَفْنَاهُ فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقِهِ فَيَقْعُونَ سُجُودًا فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ)) يَبْقَى كُلُّ

❶ صحيح البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى (واتخذ الله ابراهيم خليلاً)..... (3349) ومسلم، كتاب

الحنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة (7130)

سجدہ میں گر پڑیں گے اور اسی کا بیان اس آیت میں ہے: ”جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔“ (القلم: ۴۲) اور منافق باقی رہ جائیں گے وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے۔ پھر اللہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔

[83]..... بَابُ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

2846- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا دُخَيْنُ الْحَجْرِيُّ.....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَّغَ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا لِمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُونَ انْطَلِقُوا إِلَى آدَمَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَكَلَّمَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْكُمْ بَنُوْحُ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ أَذَلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِّيِّ قَالَ فَيَأْتُونِي فَيَأْذُنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ فَيُتَوَرَّ مُجَلِّسِي أُطِيبَ رِيحُ

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جب اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جب فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن کہیں گے ہمارے رب نے تو ہمارے درمیان فیصلہ کر دیا اب کون ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ کہیں گے سیدنا آدم کے پاس چلو اللہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ اور اس سے کلام کیا وہ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: ”اٹھئے اور اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے آدم علیہ السلام کہیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں ابراہیم علیہ السلام کی خبر دیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں موسیٰ علیہ السلام کی خبر دیں گے وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا بتائیں گے سیدنا عیسیٰ کہیں گے: میں تمہیں نبی امی کی خبر دیتا ہوں“

① صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التوحید، باب قوله (وجوه يومئذ ناضرة) (7437) والترمذی، کتاب صفة الجنة، باب

خلود أهل الجنة (2557)

فرمایا: ”پھر وہ میرے پاس آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے گا میں اس کے پاس کھڑا ہوں گا میری مجلس سے ایسی خوشبو اٹھے گی جو پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ حتیٰ کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں گا اور وہ میری سفارش قبول کریں گے اور اللہ میرے سر سے میرے قدموں کو نور سے بھر دیں گے۔ پھر کافر لوگ شیطان سے کہیں گے: ”مومنین کو تو ایسا آدمی مل گیا جس نے ان کی سفارش کی اب تو کھڑا ہو اور اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر“ کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا۔“ جب وہ اٹھے گا تو اس کی مجلس سے ایسی بدبو اٹھے گی جو اس سے پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی پھر وہ بہت گریہ زاری کریں گے، گا اس وقت شیطان کہے گا: ”جب فیصلہ ہو جائے تو شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کرے۔“ مکمل آیت (سورۃ ابراہیم: ۲۲)

شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ حَتَّىٰ آتَىٰ رَبِّي
فَيَشْفَعُنِي وَيَجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ
رَأْسِي إِلَىٰ طُفْرِ قَدَمِي يَقُولُ الْكَافِرُونَ
عِنْدَ ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ
مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ
رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضَلُّنَا قَالَ فَيَقُومُ
فَيُثْوِرُ مَجْلِسَهُ أَنْتَنَ رِيحِ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ
ثُمَّ يَعْظُمُ نَجِيهَهُمْ يَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ
﴿ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأُمْرَانِ
اللَّهُ وَعَدْتُكُمْ وَعَدَّ الْحَقُّ وَوَعَدْتُكُمْ
فَأَخْلَفْتُكُمْ ﴾ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ .

[ابراہیم: ۲۲]. ❶

[84]..... بَابُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً

یقیناً ہر نبی کے لئے ایک (مقبول) دعا ہے

2847- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے کروں گا۔“

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
(لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأُرِيدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى أَنْ أُخْتَبَءَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً
لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ) . ❷

❶ ضعیف: اس میں عبدالرحمان بن زیاد بن النعم ضعیف ہے۔ أخرجه الطبرانی في الكبير 320/17

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب احتیاء النبی صلعم دعوة الشفاعة لامته (489)

فوائد: (۱) ”نکل نبیؐ دعوة“ سے مراد ہر نبی کو ایک مقبول دعا عطا کی گئی کہ وہ جو مانگیں انہیں عطا کیا جائے گا۔ (۲) نبی کائنات ﷺ نے اپنی دعا قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی سفارش کے لیے رکھ چھوڑی یہ آپ کے رحمتہ العالمین ہونے کی دلیل ہے (اللہم صل وسلم علی نبینا محمد) 2848- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ أَسِيدٍ مِنْ جَارِيَةٍ مِثْلَ ذَلِكَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . ①
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[85]..... بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ

میری امت کے ستر ہزار آدمی (بغیر حساب) جنت میں داخل ہو جائیں گے کا بیان

2849- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ)). فَقَالَ عَنَّكَاشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَدَعَا فَقَالَ آخِرُ ادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ سَبَقَتْ بِهَا عَنَّكَاشَةُ . ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔“ عکاشہ نے کہا: ”یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے۔“ آپ نے دعا کی تو ایک اور آدمی نے کہا: میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے پہلے سبقت لے گیا۔“

[86]..... بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ

رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ”میری امت کے

ایک آدمی کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت میں جائیں گے

2850- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

① صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

② صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين بغير حساب أو عذاب (519)

سیدنا عبداللہ بن ابوجعاء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ ”میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنو تمیم کی تعداد جتنے لوگ جنت میں جائیں گے۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کے سوا؟ آپ نے فرمایا: ”میرے سوا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكْدُخُلْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قَالُوا يَا سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((سِوَايَ)). ❶

فوائد: (۱) معلوم ہوا مومنین ایک دوسرے کی سفارش کریں گے (۲) اس سفارش کرنے والے آدمی بارے مختلف اقوال مروی ہیں کہ وہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں دوسرا قول ہے کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں مزید قول بھی ہیں۔

[87]..... بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ

یوم تبدل الارض غیر الارض والسماوات کی تفسیر

2851- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَبْنَانَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اے ام المومنین! اللہ کا فرمان ہے: جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے اور آسمان بھی اور سب اللہ واحد زبردست کے روبرو حاضر ہوں گے۔“ تو اس دن لوگ کہاں ہوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: ”پل صراط پر ہوں گے۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَتَرَوُنَّ إِلَهَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ أَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). ❷

فوائد: قیامت والے دن لوگوں صاف ٹکیہ کی مانند سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جیسا کہ

بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث آتی ہے اور حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس زمین کے مفہوم بارے سلف میں اختلاف رہا ہے کہ کیا زمین ذاتی و صفاتی دونوں اعتبار سے تبدیل ہو

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب في البعث والنشور وصفة (6987) والترمذی، كتاب تفسیر الفرقان، باب ومن سورة ابراهيم (3121)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفة القيامة والحنة والنار، باب في البعث والنشور وصفة الأرض يوم القيامة (2798) والترمذی، كتاب التفسیر الفرقان، باب ومن سورة ابراهيم (3121)

گی یا فقط صفاتی اعتبار سے تو حدیث کے مطابق اول الذکر بات ہی راجح ہے (دیکھیے تفسیر جلالین)

[88]..... بَابُ فِي وُرُودِ النَّارِ

آگ پر وارد ہونے کا بیان

2852- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مَرَّةً عَنْ قَوْلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرُدُّ النَّاسُ
النَّارَ ثُمَّ يَصْطُرُّونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ
فَأَوْلُهُمْ كَلِمَةِ الْبُرْقِ ثُمَّ كَالرَّيْحِ ثُمَّ
كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ
ثُمَّ كَشِدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشِيهِ)).¹

سعدی کہتے ہیں میں نے مرۃ سے اللہ عزوجل کے اس قول
کے متعلق ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ
حُتْمًا مَّقْضِيًّا“ پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا
عبداللہ بن مسعود نے ان کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال
کے مطابق اس سے نکلیں گے پہلے لوگ بجلی کی طرح پھرتیز
گھوڑے کی طرح پھر سواری پر سواری کی طرح پھر جس
طرح آدمی دوڑتا ہے پھر جس طرح آدمی چلتا ہے۔“

فوائد:..... سبھی لوگ آگ پر وارد ہوں گے اس سے مراد پل صراط پر سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے
اوپر بچھایا جائے گا اور ہر ایک کے لیے اس پر سے گذرنا لازم ہوگا قرآن میں اسی طرف اشارہ ہے (ان من
احد الا و اردھا) کہ ہر کوئی اس میں (یعنی جہنم) وارد ہونے والا ہے۔

[89]..... بَابُ فِي ذُبْحِ الْمَوْتِ

موت کو ذبح کرنے کا بیان

2853- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهَالٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((بُوتِيَ بِالْمَوْتِ بِكَبْشٍ أَغْبَرٍ فَيُوقَفُ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
فَيْشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ
النَّارِ فَيْشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَرَوْنَ أَنَّ

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”موت کو خاکستری مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔
اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور کہا
جائے گا اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا
جائے گا: اے دوزخ والو! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔“

¹ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة مريم (3159)

قَدْ جَاءَ الْفَرْجُ فَيَذْبَعُ وَيُقَالُ خُلُوْدٌ لَا
 خِيَالٌ كَرِيْسٌ كَمَا كَشَادُغِي (کی کوئی راہ نکل) آئی ہے
 ، تو مینڈھا زخ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: ”اب بھیگتی
 موت“۔ ❶

ہے اور موت نہیں۔“

[90]..... بَابُ فِي تَحْذِيرِ النَّارِ

دوزخ سے ڈرانے کا بیان

2854- أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ:
 ((الَّذِي تَكْتُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمْ
 النَّارَ)). فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى لَوْ كَانَ
 فِي مَقَامِي هَذَا لَسَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ
 حَتَّى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ
 عِنْدَ رِجْلَيْهِ. ❷

سیدنا نعمان بن بشر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول
 اللہ ﷺ سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے: ”میں
 نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے
 ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے وہ کہتے
 رہے حتیٰ کہ اگر وہ میری اس جگہ ہوتے تو بازار والے بھی
 سن لیتے۔ حتیٰ کہ آپ کی چادر آپ کے قدموں میں گر
 پڑی۔“

[91]..... بَابُ فِي مَنْ قَالَ إِذَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي بِالنَّارِ

اس شخص کے متعلق جس نے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالو

2855- أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيْلٍ قَالَ.....

أَخْبَرَنَا بَهْرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ
 يَقُولُ: ((كَانَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَكَانَ
 لَا يَدِينُ لِلَّهِ دِينًا وَإِنَّ لَيْتَ حَتَّى ذَهَبَ
 مِنْهُ عُمْرٌ وَبَقِيَ عُمْرٌ فَعَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَرُ

بہر بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں
 انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے
 تھے: ”اللہ کا ایک بندہ تھا وہ اللہ کی بالکل عبادت نہ کرتا تھا
 وہ زندہ رہا حتیٰ کہ اس کی کچھ عمر گزر گئی اور کچھ باقی رہی تو
 اسے خیال ہوا کہ اس نے کوئی نیکی اللہ کے ہاں جمع نہ کی

❶ حسن: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار (4327)

❷ حيد: أخرجه البيهقي، كتاب الجمعة، باب رفع الصوف بالخطبة 3/207 مجمع الزوائد (3169)

اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور پوچھا: مجھے کس طرح کا باپ سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ”ہم آپ کو اچھا باپ جانتے ہیں۔“ اس نے کہا: میں اپنا سارا مال تم سے لے لوں گا ورنہ وہ کام کرو جو تمہیں حکم دوں، آپ نے فرمایا: ”میرے رب کی قسم! اس نے ان سے وعدہ لیا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا۔ حتیٰ کہ جب میں کونکہ ہو جاؤں تو کوٹ کر ہوا میں اڑا دینا“ آپ نے فرمایا: ”محمد کے رب کی قسم! جب وہ مر گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اچھا بنا کر لایا گیا اور اپنے رب کے سامنے پیش کیا گیا تو فرمایا: ”تجھے جلائے جانے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: ”اے رب! تیرے خوف نے۔“ فرمایا: ”میں تجھے خوفزدہ سمجھتا ہوں اور اسے بخش دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں ”تَبَيَّنَ“ ذخیرہ کرنے کو کہتے۔

فوائد: یہ رحمت الہی کی بہت بڑی دلیل و علامت ہے لیکن ایسے واقعات کو اپنی عملی کوتاہی پر دلیل بنا لینا غلط اور عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم کے برعکس ہے۔

[92]..... بَابِ دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ فِي هِرَّةٍ

بلی کی وجہ سے دوزخ میں جانے والی عورت کا بیان

2856- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔“ کہا گیا: ”تو نے اسے کھلایا نہ پلایا نہ ہی چھوڑا کہ وہ خود زمین کے حشرات کھا لیتی۔“

عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا فَدَعَا بَيْنَهُ فَقَالَ أَيُّ أَبٍ تَعْلَمُونِي قَالُوا خَيْرُهُ يَا أَبَانَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَدْعُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَالًا هُوَ مِنِّي إِلَّا أَحَدْتُهُ مِنْكُمْ أَوْ لَتَفْعَلَنَّ مَا أَمْرُكُمْ قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِثْقَالَ وَرَبِّي قَالَ أَمَا أَنَا إِذَا مِتُّ فَخُدُونِي فَأَحْرَقُونِي بِالنَّارِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ حُمًّا فُدُّونِي ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ حِينَ مَاتَ فَجِيءَ بِهِ أَحْسَنَ مَا كَانَ قَطُّ فَعَرَضَ عَلَى رَبِّهِ فَقَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَى النَّارِ قَالَ خَشَيْتُكَ يَا رَبِّ قَالَ إِنِّي أَسْمَعُكَ لَرَاهِبًا قَالَ فَيَبِ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَتَّبِعُ يَدَّخِرُ) ①

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ فِي هِرَّةٍ فَقِيلَ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَسَقَيْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَتَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ②

① جید: أخرجه احمد5/5 و الطبرانی فی الكبير19/423(1076-1077)

② صحيح: أخرجه البخاری، کتاب المساقاة، باب فضل سقى الماء(2365) ومسلم، کتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة(2242)

[93]..... بَابُ فِي شِدَّةِ عَذَابِ أَهْلِ النَّارِ

اہل دوزخ کو شدید عذاب ہونے کا بیان

2857- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ مِقْلَاصٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكُنِيَّتُهُ أَبُو يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ.....

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تَيْبِنًا تَهْشُهُ وَتَلْدَعُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَلَوْ أَنَّ تَيْبِنًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْتَبَتْ خَضْرَاءٌ)).¹

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کئے جائیں گے جو اسے قیامت تک مسلسل کاٹتے اور ڈستے رہیں گے اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو سبزہ نہ اگے۔“

[94]..... بَابُ فِي أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ

دوزخ کی وادیوں کا بیان

2858- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَيَّانٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْكَاتَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهُبٌ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ)). فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابوبروۃ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور اسے کہا کہ: ”تمہارے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے اس میں سرکش لوگ رہیں گے تم ان میں شامل ہونے سے بچنا۔“

[95]..... بَابُ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِهِ

وہ لوگ جنہیں اللہ اپنی رحمت سے دوزخ سے آزاد کر دے گا

2859- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

¹ضعیف: جب کہ مستدرمصلی (6644) میں اس کا شاہد بھی ہے۔

²ضعیف: أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 2/256 والحاکم 4/596-597

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ قطعی دوزخی ہیں انہیں وہاں موت نہ آئے گی کچھ ایسے ہوں گے کہ اپنے گناہوں کے موافق وہاں جلتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ کونکہ ہو جائیں گے تو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو دوزخ سے جوق در جوق نکالے جائیں گے پھر وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگائیں گے جنتیوں سے کہا جائے گا: ان پر پانی بہاؤ تو وہ ان پر بہائیں گے ان کا گوشت ایسے اگے گا جیسے سیلاب کے کچھڑ میں دانہ اگتا ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِي النَّارِ وَأَمَا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّ النَّارَ تُصَيِّهُمُ عَلَى قَدَرِ ذُنُوبِهِمْ فَيَحْرَقُونَ فِيهَا حَتَّى إِذَا صَارُوا فَحْمًا أُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَيُنْشَرُونَ عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يُفِيضُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَاءِ قَالَ فَيَفِيضُونَ عَلَيْهِمْ فَتَبَّتْ لُحُومُهُمْ كَمَا تَبَّتْ الْحَيَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ)) ❶

[96]..... بَابُ فِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

2860- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عُمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“ ❷

[97]..... بَابُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَا يَبُوسُ

جنتی شخص ہمیشہ خوش رہے گا اور محتاج نہ ہوگا

2861- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب اثبات الشفاعة (458) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة (4309)

❷ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير (10479)254/10، وذكره المنذرى في الترغيب والترهيب 89/4

((مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يُنْعَمُ لَا يَبُؤُسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ)) ❶

”جو شخص جنت میں داخل ہوگا ہمیشہ خوش رہے گا اور کبھی محتاج نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی اس کے لئے جنت میں وہ چیزیں ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا۔“

[98]..... بَابُ لَمْوَضِعِ سَوَطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہونے کا بیان

2862- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمْوَضِعُ سَوَطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ)) فَمَنْ رُحِمَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ الْآيَةَ ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہے دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”ہر نفس موت چکھنے والا ہے، اور قیامت کے دن تم اپنے اجر پورے دیئے جاؤ گے پس جو جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔“

(آل عمران: ۱۸۵)

[99]..... بَابُ فِي بِنَاءِ الْجَنَّةِ

جنت کی عمارت کا بیان

2863- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنِ أَبِي مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُدَلَّةَ

أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: ((لَبْنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبْنَةٌ مِنْ فِصَّةٍ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّلُؤُ وَتُرَابُهَا الرَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کے مکان کس طرح کے ہوں گے آپ نے فرمایا: ”اس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک چاندی کی اور اس کا گارنٹیس کستوری کا ہوگا۔ اور اس کی کنکریاں یا قوت اور موتی ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران ہوگی۔ جو شخص

❶ صحیح: أخرجه مسنم، كتاب الجنة، باب دوام نعيم أهل الجنة (7085)

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله..... (2793) والترمذی، كتاب التفسیر، باب ومن سورة آل عمران (3013)

يَخْلُدُ فِيهَا يَنْعَمُ لَا يَبُؤُسُ لَا يَفْنَى
 اس میں داخل ہوگا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا وہ خوش رہے
 گاکسی محتاج نہیں ہوگا۔ نہ ہی ان کی جوانی ختم ہوگی اور نہ
 سُبَابُهُمْ وَلَا تَبَلَىٰ ثِيَابُهُمْ)) ❶

اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔“

[100]..... بَاب فِي جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ

جنت الفردوس کا بیان

2864- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَّامَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ
 سیدنا ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((جَنَّاتُ
 الْفِرْدَوْسِ أَرْبَعٌ ثِنْتَانِ مِنْ ذَهَبٍ
 حَلِيَّتُهُمَا وَأَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَثِنْتَانِ
 مِنْ فِضَّةٍ حَلِيَّتُهُمَا وَأَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا
 وَلَيْسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى
 رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَىٰ وَجْهِهِ فِي
 جَنَّاتِ عَدْنٍ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَشْخُبُ مِنْ
 جَنَّاتِ عَدْنٍ فِي جَوْبَةٍ ثُمَّ تَصْدَعُ بَعْدَ
 أَنْهَارًا)). قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ جَوْبَةٌ مَا
 يُجَابُ عَنْهُ الْأَرْضُ ❶

ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جنت الفردوس کی چار اقسام ہیں: دو قسم کی وہ ہیں کہ ان
 کے زیور برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور دو قسم کی
 وہ ہیں کہ ان کے زیور برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں
 گی۔ اور عدن کی جنتوں میں لوگوں کے اپنے رب کو دیکھنے
 میں کوئی چیز بھی حائل نہیں ہوگی سوائے اس کبریائی کی چادر
 کے جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ پر ہوگی اور یہ نہریں جنت عدن
 سے ایک گڑھے کی شکل میں پھوٹی ہیں، پھر بعد میں نہریں
 بن جاتی ہیں عبد اللہ کہتے ہیں کہ ”جوبہ“ گڑھے کو کہتے
 ہیں۔

فوائد: جنت الفردوس یہ عرش کے نیچے سب سے اعلیٰ جنت ہے یہیں سے جنت کی نہریں پھوٹی
 ہیں اور اول درجے کے مومنین کو یہاں ٹھہرایا جائے گا اس لیے اللہ سے جب بھی مانگی جنت الفردوس ہی مانگی
 جائے (فاذا سالتم الله فاستلوه الفردوس) (ترمذی)

❶ حید: أخرجه الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة (2526)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب (6539-6540) ومسلم، کتاب الزکاة،

باب (20) الحديث (2345)

[101]..... بَاب فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کا بیان

2865- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَحْسَنِ كَوَكَبٍ إِضَاءَةً فِي السَّمَاءِ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ : ((سَبَقَتْ بِهَا عُكَّاشَةُ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی وہ ایسی ہوگی جیسے چودھویں رات کا چاند پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے۔ وہ ایسے ہوں گے جیسے عمدہ ستارہ آسمان میں روشن ہو۔“ تو عکاشہ نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! اسے ان لوگوں سے کر دے۔“ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔“

[102]..... بَاب مَا يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا

جنت میں داخلہ کے وقت جنتیوں سے کہے جانے والے کلمات کا بیان

2866- أَخْبَرَنَا عُمَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((نُودُوا أَنْ بَلَّغْتُمْ الْجَنَّةَ)) قَالَ ((نُودُوا صِحُوا فَلَا تَسْقُمُوا وَأَنْعَمُوا فَلَا تَبُؤُوا وَسُؤُوا فَلَا تَهْرَمُوا وَأَخْلَدُوا فَلَا تَمُوتُوا)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”آزادی جائے گی یہ تمہاری جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔“ اس آیت کے متعلق نبی نے فرمایا: ”انہیں کہا جائے گا: تندرست رہو بیمار نہ ہو خوش رہو محتاج نہ ہو جو ان رہو بوڑھے نہ ہو ہمیشہ رہو تمہیں موت نہ آئے۔“

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة الجنة وأنها مخلوقة (3254) ومسلم، کتاب الجنة، باب اول زمرة تدخل الجنة (7078)

❷ صحيح بشواهد: أخرجه احمد 3/95 ومسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها، باب صفة الجنة وأهلها (2837) والترمذی فی التفسیر، باب ومن سورة الزمر (3241)

[103]..... بَابُ فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

اہل جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان

2867- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِمِيِّ قَالَ
 سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجَمَاعِ وَالشَّهْوَةِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ مِنْهُ الْحَاجَةُ قَالَ: ((بَفَيْضٍ مِنْ جِلْدِهِ عَرَقٌ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمَرَ)).^①

سیدنا زید بن ارقم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتیوں میں سے ایک آدمی کو کھانے پینے، صحبت اور شہوت میں سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔“ ایک یہودی نے کہا: ”جو شخص کھائے پئے گا اسے قضاے حاجت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے جسم سے پسینہ نپے گا اسی سے اس کا پیٹ سمٹ جائے گا۔“

فوائد: (۱) جنت کی خصوصی و اعلیٰ نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی سوجوانوں جتنی طاقت کا

حاصل ہوگا (۲) جنتی پیشاب و پاخانے کی حاجت سے مبرا ہوگے۔

2868- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ
 سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ شَبَابٌ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)).^②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنتی جوان ہوں گے ان کے جسم پر نہ بال ہوں گے اور نہ داڑھی موچھیں، سرمئی آنکھوں والے، ان کے کپڑے بھی پرانے نہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔“

2869- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ

① صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب صفات الجنة وأهلها (8076) والترمذی، كتاب تفسير

الفرق، باب من سورة الزمر (3246)

② حسن: أخرجه الترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ثياب أهل الجنة (2539) والطبرانی فی الصغير 140/2

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو عاصم سے کہا گیا: ”کیا نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا؟ انہوں نے کہا: ”جی ہاں“ جنتی نہ پیشاب کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ ان سب کے بدلہ صرف ڈکار لیں گے کھائیں گے اور پیئیں گے۔ ان کے دل میں سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح ڈال دیا جائے گا۔ جیسا سانس لینا ان کے دل میں ڈالا گیا ہے۔“

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَبِيلَ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَا يُسُولُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَيَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُمْ جُشَاءً يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ . ❶

[104]..... بَاب مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ

اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کی ہوئی اشیاء کا بیان

2870- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اگر اس کی دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”کسی کے علم میں نہیں کہ مسلمانوں کے عمل کے بدلہ میں ان کے آنکھوں کی ٹھنڈ ک کی کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔“ (السجدة: ۱۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَأُوا إِنَّ شَيْئًا: قَلَّا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾

[السجدة: ۱۷] . ❶

[105]..... بَاب فِي أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

ادنی مرتبہ کے جنتی کا بیان

2871- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب صفات الجنة وأهلها (7081) وابدواؤد، كتاب السنة، باب في الشفاعة (4741)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة نعيمها، باب الجنة وصفة نعيمها وأهلها (7066)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ادنی مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہوگا کہ اللہ سے کوئی خواہش کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمہارے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی حتیٰ کہ اس کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی کہ فلاں فلاں چیز مانگ وہ مانگے گا تو اس سے کہا جائے گا: تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے کہا جائے گا: ”تیرے لئے یہ بھی ہے اس کے ساتھ دس گنا اور بھی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ فَيَقَالَ لَهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ إِلَّا أَنَّهُ يُلْقَى سِوَى كَذَا وَكَمَا فَيَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيَقَالَ لَهُ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ)).¹

فوائد: جنت کے سب سے ادنیٰ کمین کا یہ حال ہوگا کہ اسے اس کی مانگ کے مطابق ہر شے دی جائے گی حتیٰ کہ اسے یاد کروا کر عطا کیا جائے گا اور جب اس کے مانگنے کی انتہا ہو جائے گی تب اللہ اسے دس گنا مزید عطا فرمادے گا تو مراتب کے فرق کے باوجود وہ ادنیٰ مرتبے کا جنتی اپنے آپکو ہفت اقلیم کا شہنشاہ سمجھے گا لہذا کسی کا اعلیٰ رتبہ اس کے لیے حسرت و پشیمانی کا باعث نہیں ہوگا۔

[106]..... بَاب فِي عُورِ الْجَنَّةِ

جنت کے بالا خانے کا بیان

2872- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ.....

سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنتی جنت کے بالا خانوں کے اہل کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔“

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوَنَ أَهْلَ الْعُرْفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ فِي السَّمَاءِ)).²

2873- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَحَدَّثَنِي.....

1 حسن: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية (183) (130) والبخاري، كتاب اذان، باب فضل السجود (806)

2 متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار (6555) ومسلم، كتاب الجنة، باب ترائي أهل الجنة أهل العرف (2830)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَيِّدُنَا ابُو سَعِيدٍ خُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "آسَمَانُ كَارُوشُنْ سِتَارُهُ ((الْكُوكَبُ الدَّرِّيُّ فِي السَّمَاءِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ))." ❶

[107]..... بَاب فِي صِفَةِ الْخُورِ الْعَيْنِ

بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان

2874- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ زَوْجَتَانِ إِنَّهُ لَيَسْرَى مَخَّ سَاقِيهِمَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً مَا فِيهَا مِنْ عَرَبٍ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ہر آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں گی۔ ستر جوڑے لباس کے پہنے ہوئے ہوں گی۔ اور ان کی پنڈلیوں سے اندر سے رخ (بہجا) نظر آئے گا، ان میں کوئی بھی بیوی کے بغیر نہ ہوگا۔"

[108]..... بَاب فِي خِيَامِ الْجَنَّةِ

جنت کے خیموں کا بیان

2875- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ رَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمْ الْآخَرُونَ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت کا خیمہ اندر سے خالی موتیوں کا ہوگا جس کی لمبائی آسمان میں ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مؤمن کے گھر والے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔"

❶ صحیح: سابقہ والی تخریج ہی ہے۔ ❷ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم

وذریعہ (3327) ومسلم، کتاب الجنة ونعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة (7078)

❸ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب يدر الخلق، باب صفة الجنة (3243) ومسلم، کتاب الجنة، باب في صفة خيام

الجنة (7087)

[109]..... بَاب فِي وَلَدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی اولاد کا بیان

2876- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَالْقَوَارِيرِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَنَ عَامِرِ الْأَحْوَالِ عَنِ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ.....

عَنْ أَبِي السَّعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا شَتَّهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا شَتَّهَى.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا۔ تو اس کی خواہش کے مطابق تھوڑی دیر میں حاملہ ہونا، جننا اور بڑھنا سب کچھ ہو جائے گا۔“

[110]..... بَاب فِي صُفُوفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی صفوں کا بیان

2877- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ.....

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ تَمَانُونَ مِنْهَا أُمَّتِي وَأَرْبَعُونَ سَائِرُ النَّاسِ)).¹

علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہتے ہیں: سیدنا سلیمان میرا خیال ہے، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی ان سے اسی (۸۰) میری امت کی ہوں گی اور چالیس (۴۰) باقی لوگ ہوں گے۔“

فوائد:..... معلوم ہوا کہ دو تہائی اہل جنت امت محمدیہ کے افراد ہوں گے۔

[111]..... بَاب فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ جنت کی نہروں کا بیان

2878- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ.....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ

سیدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک دودھ کا سمندر ہے ایک شہد کا اور ایک شراب کا سمندر ہے۔ پھر اس

¹ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی وصف أهل الجنة (2546) وابن ماجه، کتاب الزهد، باب

الْحَمْرُ ثُمَّ تَشَقُّقُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ)). ❶ سے اور نہریں نکلتی ہیں۔“

[112]..... بَاب فِي الْكُوْثَرِ

حوض کوثر کا بیان

2879- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ.....

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: ”ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا۔“ (کوثر: 1) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ وہ موتی اور یاقوت پر بہتی ہے اس کی مٹی کستوری ہے۔ زیادہ خوشبودار ہے اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے۔“

جنت کے درختوں کا بیان

[113]..... بَاب فِي أَشْجَارِ الْجَنَّةِ

2880- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو۔“ اور اگر دلیل چاہئے ہو تو یہ آیت پڑھو: ”اور لے لے لے سائے۔“ (واقعہ: ۳۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَافْرَتُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلِّ مَمْدُودٍ ﴾ [الواقعة: ۳۰]. ❷

2881- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الصَّحَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ.....

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة انهار الجنة (2571)

❷ صحیح بشواهد: أخرجه الترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورة الكوثر (3361) وابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة الجنة (4334)

❸ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب بدد الحلق باب فی صفة الجنة وأنه مخلوقة (3252) ومسلم، کتاب الجنة، باب إن فی الجنة شجرة يسیر الراكب فی ظلها مئة عام لا یقطعها (7067)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار ایک برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو وہ دائمی درخت ہے۔“

[114]..... بَاب فِي الْعَجْوَةِ

عجوة کا بیان

2882- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عجوة جنت کی کھجور ہے اور وہ زہر سے شفاء دیتی ہے۔“

فوائد:..... عجوة یہ حجاز کی بہترین کھجور ہے اور حدیث کے مطابق یہ زہر کا بہترین تریاق ہے اسی طرح روزانہ سات عدد عجوة کھجوروں کا کھانا یہ جادو کے دفیعی کے لیے بھی موثر ہے۔

[115]..... بَاب فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

جنت کے بازار کا بیان

2883- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ.....

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے لوگوں نے کہا: وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس میں کستوری کے ٹیلے ہیں۔ لوگ وہاں جا کر جمع ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس سے وہ اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: ہمارے بعد تمہارا حسن بڑھ گیا ہے اور وہ اپنے گھر والوں سے یوں کہیں گے۔“

① صحیح: سابقہ کر رہے۔

② صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الکماة والعجوة (2066) واحمد/511

③ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الجنة ونعيمها، باب فی سوق الجنة (7075)

2884- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ ❶
سیدنا انس نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[116]..... بَابُ حُقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

جنت مشقتوں سے گھری ہوئی ہے

2885- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
”جنت نفسانی مشقات سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ
بِالشَّهَوَاتِ“ ❷
نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔“

فوائد: حصول جنت کے لیے آسانئوں کو خیر باد کہنا مشقتوں کے درپے ہونا لازم ہے کیونکہ
جان کو مصیبت میں ڈال کر ہی کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ اس کے برعکس نفس کی خواہشوں کو پورا کرنے اور
لطف ولذت کی تگ و دو یہ آدمی کو جہنم کا ایندھن بنانے کا باعث ہے۔

[117]..... بَابُ فِي دُخُولِ الْفُقَرَاءِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ

غریبوں سے پہلے جنت میں داخل ہونے کا بیان

2886- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ
أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي
الْمَسْجِدِ وَحَلَقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ
فَعُوذُ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَعَقَدَ إِلَيْهِمْ
فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
لَهُمْ: ((لِيُشْرُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا
سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں
بیٹھا ہوا تھا اور غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بھی تھا۔
نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں
بھی اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا، نبی ﷺ نے ان سے
فرمایا: ”غریب مہاجرین کو خوشخبری ہو۔ جو ان کے چہروں

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب صفة الجنة (7061) والترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات (2559)

پر خوشی لائے؛ کیونکہ وہ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ان کے رنگ چمکنے لگے۔ حتیٰ کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں بھی اس کے ساتھ ہوتا۔

يَسْرُ وُجُوْهُهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بَارُبْعِيْنَ عَامًا)). قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اُسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ . ❶

فوائد: فقراء چونکہ محرومیوں کا شکار رہے ہونگے ان کے پاس حساب دینے کے لیے کچھ ہوگا ہی نہیں چنانچہ وہ اغنیاء سے قبل فارغ ہو کر جنتوں کے وارث بن جائینگے اسی لیے یہ دعا کرنی چاہیے ”اللہم احسینی مسکینا و امتی مسکینا و احسرنی فی ذمرتی المساکین“ اے اللہ مجھے مسکین ہی زندہ رکھنا مسکین ہی مارنا اور (قیامت کو) مسکینوں کے زمرے میں ہی اکٹھا کرنا۔

[118]..... بَابِ فِي نَفْسِ جَهَنَّمَ

دوزخ کا سانس لینے کا بیان

2887- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ: اے میرے رب! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصے کو کھا لیا تو اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سردی میں، اسی وجہ سے تمہیں سخت گرمی اور سخت سردی کی تکلیف پہنچتی ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((: اَشْتَكْتُ النَّارَ اِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكُلْ بَعْضِي بَعْضًا فَاذِنْ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَهِيَ اَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيِّ)). ❷

2888- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَوْوِهِ . ❸

❶ صحیح: اس میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت عبداللہ بن وہب کے ساتھ موجود ہے۔ أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 137/5 وابن حبان فی صحیحہ (277)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الإبراد بالظھر فی شدة الحر (1400)

❸ اسنادہ حسن: جب کہ سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

[119]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ كَذَا جُزْئًا

نبی ﷺ کے قول: تمہاری آگ اتنے حصوں کا ایک حصہ ہے اس کا بیان

2889- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْهَجْرِيُّ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَبْتُمْ هِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نِي فَرَمَايَا:

اللَّهُ ﷻ: ((إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ

سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)). ❶ حصہ ہے۔

[120]..... بَاب فِي أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

بلکہ عذاب والے دوزخی کا بیان

2890- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَيِّدُنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَبْتُمْ هِيَ نَبِي ﷺ نِي فَرَمَايَا: ”سَب

((أَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)). ❷ سے بلکہ عذاب اس شخص کا ہوگا جو آگ کی دو جوتیاں پہنے

ہوئے ہوگا جن سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔“

فوائد:..... اس سے مراد آپ ﷺ کے چچا ابوطالب ہیں جن کو آپ ﷺ کی حمایت و نصرت

کی بناء پر اس بلکہ عذاب سے دو چار کیا جائے گا لیکن وہ ایسا محسوس کرے گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا

جا رہا ہے۔

[121]..... بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان ”کیا کچھ اور زیادہ بھی“ کا بیان

2891- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَبْتُمْ هِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نِي فَرَمَايَا:

قَالَ: ((يُلْقَى فِي النَّارِ أَهْلُهَا وَتَقُولُ: ”دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے وہ کہے گی: ”کیا اور

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب في شدة حر نار جهنم وبعد قصرها..... (7094)

❷ حسن: أخرجه احمد 2/432 وابن ابی شیبہ 13/157 (15979)

کچھ بھی ہے؟ کیا اور کچھ بھی ہے؟ تین بار کہے گی حتیٰ کہ
اس کا رب تعالیٰ اس کے پاس آئے گا اپنا قدم اس پر
رکھے گا تو وہ سمٹنے لگے گی اور کہے گی: ”بس، بس، بس۔“

هَلْ مِنْ مَزِيدٍ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى
يَأْتِيَهَا رَبُّهَا فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتُزَوَى
وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ. ❶



❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب (وتقول هل من مزيد) (4850) ومسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب
النار يدخلها الجبارون (7104)

۲۱..... ومن كتاب الفرائض علم میراث کے بیان میں

”فرائض“ یہ فرض کی جمع ہے اس سے مراد اللہ کا بندوں پر مقرر کیا ہوا قانون ہے (المجد: 40) شرعی طور پر یہ ایسے اموال یا حقوق ہیں جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پاتا ہے۔ فرائض کو میراث سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جو کہ فی الحقیقت ایک ہی ہیں۔

[1]..... بَاب فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

مسائل وراثت سیکھنے کا بیان

2892- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ قَالَ.....

قَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَعَلَّمُوا سَيِّدَنَا عَمْرُ بْنُ خَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعْلَمُ مِيرَاثَ، صِحَّةَ اغْلَاظِ الْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ وَالسُّنَنِ كَمَا
اور سنتیں اس طرح سیکھو جس طرح تم قرآن سیکھتے ہو۔“
تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ . ❶

فوائد: (۱) علم الفرائض ایک اہم علم ہے لیکن جس قدر یہ اہم ہے اسی قدر اسے قابو رکھنا مشکل ہے لہذا بہت کم اہل علم ایسے ملیں گے جو علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فرائض، میراث کے فن سے بہرہ ور ہوں یہی وجہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جانب خصوصاً راغب کر رہے ہیں (۲) اسی طرح قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لیے لغت کو سیکھنا لازم ہے کیونکہ جب تک معلوم نہ ہو یہ لفظ اس دور میں کس معنی و مفہوم میں استعمال ہوتا تھا تب تک قرآن و حدیث کا مفہوم سمجھنا دشوار ہے (۳) سنت کی تعلیم کا رجحان دور صحابہ میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا اور ان کے بعد اسی طرح یہ مسلسل ذوق و شوق سے سیکھی جاتی رہی ہے چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (9975)459/10 والبيهقي في الفرائض، باب الحث على تعليم الفرائض 209/6

اہمیت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ سنت کے بغیر قرآن کا سمجھنا دشوار و ناممکن ہے لہذا انہوں نے اس کے سیکھنے و سکھانے میں بھرپور توانائیاں صرف کیں (واللہ المستعان)

2893- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ: عُمَرُ تَعَلَّمُوا
الفرائض فإنها من دينكم. ❶
ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”علم وراثت سیکھو؛
کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہے۔“

2894- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ الْمَاجِشُونُ قَالَ قَالَ ابْنُ
شَهَابٍ لَوْ هَلَكَ عُثْمَانُ وَزَيْدٌ فِي
بَعْضِ الزَّمَانِ لَهَلَكَ عِلْمُ الْفَرَايِضِ
لَقَدْ أَتَى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَمَا يَعْلَمُهَا
غَيْرُهُمَا. ❷

یوسف ماجشون کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ”اگر ایک
زمانہ میں عثمان اور زید فوت ہو جاتے تو وراثت کا علم ضائع
ہو جاتا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آیا ہے کہ ان دونوں کے
علاوہ کوئی بھی ایک علم المیراث نہ جانتا تھا۔“

فوائد:..... (۱) علم الفرائض چونکہ کثرت اہتمام کا متقاضی ہے اس کی محافظت پر دوام کی ضرورت
ہے یہی وجہ ہے کہ اس علم کے ماہر ہر دور میں کم رہے ہیں۔ (۳) فرائض کے مسئلے میں ان دو بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہما
کی بات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

2895- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ.....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَلَّمُوا
الْقُرْآنَ وَالْفَرَايِضَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ
يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ أَوْ
يُنْفِي فِي قَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ. ❶

قاسم کہتے ہیں، عبداللہ نے کہا: ”قرآن اور علم وراثت سیکھو
کیونکہ قریب ہے آدمی ایسے علم کا محتاج ہوگا جسے وہ جانتا
تھا۔ یا وہ ایسی قوم میں رہ جائے گا جو جاہل ہوں گے۔“

2896- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ قَالَ.....

❶ منقطع ضعيف: أخرجه ابن ابى شيبه (11081)234/11 والبيهقى فى الفرائض، باب الحث على تعليم الفرائض/6/209

❷ مقطوعاً صحيح: أخرجه البيهقى فى الفرائض، باب ترجيح قول زيد بن ثابت على قول غيره من الصحابة h فى علم الفرائض/6/210

❸ صحيح بشواهد: أخرجه ابن منصور (3) ومجمع الزوائد (7232)

قَالَ أَبُو مُوسَى مَنْ عَلِمَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْلَمْ الْفَرَائِضَ فَإِنَّ مَفْلَهُ مَثَلُ الْبُرْنُسِ لَا وَجْهَ لَهُ أَوْ لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ. ❶

ابوموسی فرماتے ہیں کہ: ”جس نے قرآن پڑھا اور مسائل میراث نہ پڑھے اس کی مثال ایسی چادر کی ہے جس کا چہرہ نہ ہو۔“

2897- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِعَلْفَمَةَ مَا أَدْرِي مَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ أُمْتُ جِيرَانَكَ. ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے علقمہ سے کہا: ”میری سمجھ میں نہیں آتا میں تجھ سے کس چیز کے متعلق پوچھوں؟“ انہوں نے کہا: ”اپنے پڑوسیوں کو مار ڈالو۔“

فوائد: ”أُمْتُ جِيرَانَكَ“ سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی سوال ذہن میں نہیں آ رہا ہے تو پڑوسیوں کے افراد بارے تو تمہیں علم ہی ہوگا لہذا یہ پوچھ سکتے ہو کہ ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے اس کے چار بچے ہیں ایک بیوی، والدین حیات ہیں اس کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی یعنی پڑوسی کو فوت تصور کر کے اس کے لیے میراث کی تقسیم بارے پوچھ لو۔ واللہ اعلم۔

2898- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ. ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”وراثت طلاق اور حج کے مسائل سیکھو کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہیں۔“

2899- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يُرَغَّبُونَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَائِضِ وَالْمَنَاسِكِ. ❹

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”لوگ قرآن، وراثت اور حج کے مسائل سیکھنے کی ترغیب دیتے تھے۔“

فوائد: مناسک حج سے بھی چونکہ کبھی کبھار یا زندگی میں ایک بار واسطہ پڑتا ہے اس لیے ان کے سیکھنے کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا یا سیکھ کر بھلا دیا جاتا ہے۔ اسی لیے مناسک کا خصوصی تذکرہ آیا ہے۔

2900- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

❶ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/234 (11082)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/236 (11090) والبیہقی فی الفرائض، باب الحث علی تعلیم الفرائض 209/6

❸ منقطع ضعیف: أخرجه البيهقي، في الفرائض، باب الحث على تعليم الفرائض 209/6

❹ صحیح:

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جس نے قرآن پڑھا وہ میراث کا علم بھی سیکھے کیونکہ اگر اسے کوئی دیہاتی ملے اور کہے: ”اے مہاجر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ کہے جی ہاں تو پھر وہ اس سے کہے کیا تو علم میراث کا علم رکھتا ہے تو وہ کہے نہیں تو وہ دیہاتی اس کو کہے گا: ”اے مہاجر! تجھے مجھ پر کیا فضیلت ہے؟“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ فَإِنَّ لِقِيَهُ أَعْرَابِيٌّ قَالَ
يَا مَهَاجِرُ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ قَالَ نَعَمْ
قَالَ تَفَرِّضُ فَإِنَّ قَالَ نَعَمْ فَهُوَ زِيَادَةٌ
وَخَيْرٌ وَإِنْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا فَضَّلَكَ
عَلَى يَا مَهَاجِرُ؟ ①

2901- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

مسلم کہتے ہیں ہم نے سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اچھی طرح مسائل میراث جانتی تھیں؟ انہوں نے کہا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے محمد ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا کہ وہ وراثت کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تھے۔“

عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْنَا مَسْرُوقًا كَانَتْ
عَائِشَةُ تُحَسِّنُ الْفَرَائِضَ قَالَ وَالَّذِي
لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ رَأَيْتُ الْأَكَابِرَ مِنْ
أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يَسْأَلُونَهَا عَنِ
الْفَرَائِضِ ②

فوائد: (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا فرائض کی ماہر تھیں بیشتر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ (۲) عیبیہ شوہر دیدہ عورتوں سے شادی کے بعد کنواری اور نو عمر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی میں ایک یہ بھی حکمت تھی کہ بہت سے مسائل جو انسان کو گھریلو زندگی میں پیش آتے ہیں اور بسا اوقات ان کے پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تو ایسے مسائل کو گھریلو عورت ہو جو اچھی طرح یاد رکھے اور لوگوں کو آگاہ کر سکے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی (رضی اللہ عنہا ارضاہا)

[2]..... بَابُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے شخص کا بیان

2902- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ
قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ
سَيِّدَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَمْعُ شُعْبَةَ
نَعَمْ وَهِيَ سَبِيحَةٌ مِنْ رَمَى بِسَهْمٍ

① منقطع ضعيف : أخرجه ابن أبي شيبة (11080)233/11 والطبرانی في الكبير (162-161/9) (8742)

② صحيح : أخرجه النسوي في (المعرفة والتاريخ) 489/1 وابن أبي شيبة (11084)234/11

تیر اندازی کی تھی۔ اور ابوبکرہ طائف سے قلعہ اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے باپ کے علاوہ غیر کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں۔ اس پر جنت حرام ہے۔“^①

فوائد: (۱) اسلام کے سب سے پہلے رامی، تیر انداز ابوبکرہ رضی اللہ عنہ تھے (۲) اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نسبت کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب اور جہنمی ہے جب تک کہ اس گناہ سے توبہ نہ کرے اور باز نہ آجائے۔ اگرچہ منہ بولا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے ولایت کے خانے میں حقیقی باپ کا نام ہی درج کیا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید کوزید بن محمد (رضی اللہ عنہ) کہنے سے روک دیا گیا۔

2903- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.....

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”یہ اللہ کی بہت بڑی ناشکری ہے کہ نامعلوم نسب کی طرف نسبت کی جائے۔ اور اللہ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی نسب کا انکار کیا جائے۔ اگرچہ ہلکا سا ہی ہو۔“

2904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي يَعْنَى قَالَ سَمِعْتُ.....

أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوًا
ابووائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی
حدیث کی طرح نقل کیا۔
مِنْهُ ③

2905- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورِ السَّلُولِيُّ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ.....

① متفق علیہ: البخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابيه (6766-6767) ومسلم، کتاب الإیمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابيه وهو یعلم (63)

② صحیح علی شرط مسلم: أخرجه ابن ابی شیبہ (762/8) (6160)

③ صحیح شرط بخاری: معجم الطبرانی الکبیر (261/17) (719)

سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بیعت کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ میں پہنچا تو آپ فوت ہو چکے تھے اور ابو بکر آپ کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے حمد و ثناء کی اور بہت زیادہ روئے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی غیر کی طرف نسبت کی جائے اگرچہ ہلکا ہی ہو۔ اور یہ کہ کسی نامعلوم نسب کا دعویٰ کیا جائے۔“

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأُبَايَعَهُ فَجِئْتُ وَقَدْ قُبِضَ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ فِي مَقَامِهِ فَأَطَابَ الشَّاءَ وَأَكْتَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُفْرٌ بِاللَّهِ انْتِفَاءً مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ وَادَّعَاءَ نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ)). ❶

2905- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ..... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ اور کسی طرف نسبت کرے یا غلامی سے آزاد ہو کر اپنے آزاد کرنے والے سے بھاگ جائے اور اس کے علاوہ کسی اور شخص کو مالک قرار دے تو قیامت تک اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ نہ اس کے نفل قبول ہوتے ہیں اور نہ فرض۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا رَجُلٌ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ وَالِدِهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ الَّذِينَ أَعْتَقَرُوهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. ❷

فوائد: غیر آباء کی طرف نسبت اور غلام کا اپنے آزاد کرنے والے کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف منسوب ہونا یہ دائمی لعنت اور فرض و نفل کی عدم قبولیت کا باعث ہیں۔ حتیٰ کہ بندہ تابع ہو جائے اور اپنی اصلاح کر لے ورنہ ان گناہوں پر اصرار کے ساتھ کوئی بھی نیکی جہنم سے چھٹکارے کا سبب نہیں بن سکتی۔

[3]..... بَابُ فِي زَوْجٍ وَأَبْوَيْنِ وَامْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ

شوہر اور والدین اور بیوی اور والدین کا بیان

2907- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستہ پر چلاتے تھے تو ہم اسے آسان پاتے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا وَجَدَنَا

❶ نفعاً صحيح: دیکھئے احادیث الباب، خصوصاً آئندہ حدیث نیز العلل للدار قطنی 253/1

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 727/8 (6162)

سَهْلًا وَإِنَّهُ قَالَ فِي زَوْجِ وَأَبَوَيْنِ تھے اور شوہر اور والدین کے متعلق انہوں نے کہا: ”شوہر لِلزَّوْجِ الْبِصْفِ وَلِلْأَمِّ ثُلُثٌ مَا بَقِيَ ۱۔ کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔“

فوائد: (۱) عمر رضی اللہ عنہ کی جرأت مندانہ فقہت کو اسلام میں وہ اہمیت حاصل ہوئی جو کہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی حتیٰ کہ بعض مقامات پر اس العظیم ذات نے عمر کے فیصلوں کو وحی کی صورت میں ڈھالا جس سے آپ کی سوچ منشاء الہی کے مطابق قرار پائی (اللہ اکبر) (۲) بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کو نصف حصہ ملے گا بشرطیکہ عورت کی اولاد نہ ہو قرآن میں ہے ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوَصِّينَ بِهَا أُولَئِكَ﴾ (النساء: 11) اور تمہارے لیے آدھا ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر ان کا بچہ نہ ہو اگر ان کا بچہ ہو تو تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائیں ان کی گئی وصیت کے بعد یا قرض کے ماں تہائی حصے کی وارث ہوگی جب میت کی اولاد اور ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں قرآن میں ہے: ﴿فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾ (النساء: 11) اگر اس (میت) کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین وارث بن رہے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تہائی حصہ ہے اور اگر اس میت کے (زیادہ) بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ماں کو کل مال کی بجائے خاوند کا حصہ نکال لینے کے بعد بچنے والے مال سے تہائی حصہ دیا جائے گا نیز باقی ماندہ مال میں سے ثلث یہ دو مقامات پر ماں کو دیا جاتا ہے۔ (۱) جب میت کے ورثہ میں خاوند اور والدین ہوں (ب) جب میت بیوی اور والدین کو چھوڑے۔ فافہم زادك الله فهما ان دونوں مسألوں کو غراوین یا عمرتین کہا جاتا ہے کیونکہ ان مسئلوں میں سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ مذکورہ مسئلے میں ماں کو بقیہ مال میں سے ثلث دینے کی وجہ یہ ہے کہ کل مال میں سے ثلث دینے سے مال کا حصہ باب سے بڑھ جاتا ہے جو کہ غیر مناسب ہے لہذا ماں کو بقیہ مال میں سے تہائی حصہ دیا گیا۔ جمہور بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی بات درست ہے۔

2908- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ قَالَ سَأَلْتُ يَزِيدَ رَشَكٍ كَيْفَ هِيَ فِي مِثْلِ بَنِي سَعِيدِ بْنِ مَيْتَبٍ مِنْ أَس

۱ صحیح بشواہد: أخرجه ابن ابی شیبہ (11104) والبیہقی فی الفرائض، باب ومن الأم 228/6

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ
آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے والدین اور بیوی
امْرَأَتَهُ وَأَبُوهُ فَقَالَ قَسَمَهَا زَيْدُ بْنُ
چھوڑے انہوں نے کہا: ”یزید بن ثابت اسے چار حصوں
ثَابِتٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ. ❶
میں تقسیم کرتے۔“

فوائد: میت کے ورثہ میں ایک بیوی اور والدین ہونے کی صورت میں 4 سے مسئلہ بنے گا یہ
مسئلہ بھی چونکہ غراوین میں سے ہے لہذا بیوی کو چوتھا حصہ اور ماں کو بقیہ ثلث اور باقی ماندہ مال باب قریبی
مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ لے لے گا۔ اس کی صورت یوں ہوگی:

4	
1	بیوی
1	ماں
2	باپ

2909- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ
اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ فِي امْرَأَةٍ
سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق
کھا کہ: ”بیوی کے لئے چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لئے
بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔“

2910- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
الْمُهَلَّبِ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَرْأَةِ
الرُّبْعُ سَهْمٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَا
بَقِيَ سَهْمٌ وَلِلْأَبِ سَهْمَانِ. ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:
”بیوی کے لئے چوتھائی یعنی چار حصوں میں سے ایک حصہ
ہے۔ اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی ایک حصہ
اور باپ کے لئے دو حصے۔“

2911- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ حَجَّاجِ
.....

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب فرض الأما/228/6 وأخرجه عبدالرزاق (19-21)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 238/11 (97-11) والبيهقي في الفرائض، باب فرض الأم/228/6

❸ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُثْمَانَ. ❶

عمیر بن سعید نے حارث اعور سے بیوی اور والدین کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عثمان کے قول کی طرح کہا۔

2912- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأَبْوَيْهَا لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلْأُمِّ ثُلُثًا مَا بَقِيَ. ❷

سیدنا سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنا شوہر اور والدین چھوڑے کہ: ”شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ۔“

2913- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عَلِيٍّ فِي امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ قَالَ مِنْ أَرْبَعَةِ لِلْمَرْأَةِ الرَّبْعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَا بَقِيَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق کہا: ”بیوی کے لئے چار حصوں میں سے چوتھائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔“

2914- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عَمْرٌ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا اتَّبَعْنَاهُ فِيهِ وَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَإِنَّهُ قَضَى فِي امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ مِنْ أَرْبَعَةٍ فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرَّبْعَ وَالْأُمَّ ثُلُثًا مَا بَقِيَ وَالْأَبَ سَهْمَيْنِ. ❹

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستے پر چلاتے جس میں ہم ان کی پیروی کریں تو ہم اسے آسان پاتے تھے۔ اور انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق فیصلہ کیا۔ ”چار سے تقسیم کر کے بیوی کو چوتھائی حصہ دیا جائے اور ماں کو باقی کا تہائی اور باپ کو دو حصے دیئے جائیں۔“

2915- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَيْسَى.....

❶ ضعیف: حجاج بن أرتاة ضعیف ہے، أخرجه البيهقي في الفرائض باب فرض الأم 228/6

❷ صحيح: أخرجه أبي شيبة (11098)

❸ ضعیف: محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 11/238-239 (11099) و (11103)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبہ (11104) و ابن منصور (6) و عبدالرزاق (19010)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ
ذَلِكَ. ❶
شعبي کہتے ہیں سیدنا زید بن ثابت نے سابق حدیث کی
طرح کہا۔

2916۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ
اللَّهُ لِيَرَانِي أَنْ أَفْضَلَ أُمَّ عَلَى أَبِي. ❷
سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے: ”اللہ
تعالیٰ کبھی مجھے اس حال میں نہ دیکھے کہ میں ماں کو باپ
سے بڑھا دوں۔“

2917۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُرْسِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَيَّ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَابِتٍ أَتَجَدُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ
لِلْأَمِّ لَوْلَا مَا بَقِيَ لَقَالَ زَيْدٌ إِنَّمَا أَنْتَ
رَجُلٌ تَقُولُ بِرَأْيِكَ وَأَنَا رَجُلٌ أَقُولُ
بِرَأْيِي. ❸
سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے زید بن
ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس (آدمی) بھیجا اور پوچھا کہ آپ کو
کتاب اللہ میں یہ بات ملتی ہے کہ ماں کے بقیہ مال کا
تہائی ہے؟ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”تم ایک
آدمی ہو، اپنی رائے سے کہتے ہو اور میں ایک آدمی ہوں
اپنی رائے سے کہتا ہوں۔“

فوائد: (۱) جمہور کی رائے کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ ماں کو مذکورہ مسئلے میں بھی
کل مال کا تہائی حصہ ملے گا۔ یہ سات مرتب ہے کیونکہ قرآن میں ﴿فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَرَثَةٌ أَوْ وَاوَاهُ
فَلِأَمِّهِ الثَّلَاثُ﴾ (النساء: 11) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا ثلث، تہائی حصے کا مستحق ہونا اس بات پر
موقوف ہے کہ میت کی اولاد نہ ہو دوسرا ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں تو یہ دو صورتیں ہوں گئیں یعنی ان کی
موجودگی سدر، چھٹا حصہ، عدم موجودگی یعنی جب والدین اکیلے ہوں تو تہائی حصہ، ان دو صورتوں کے علاوہ
تیسری صورت یہ ہے کہ اولاد بہن بھائیوں میں بھی کوئی نہ ہو اور اکیلے بھی نہ ہوں تو یہ صورت یہی ہے کہ
والدین کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو۔ سو قرآن و سنت اس حالت کا ذکر نہیں کہ اس حالت میں والدہ
کا کیا حصہ ہوگا لہذا جمہور اہل علم اسی بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ اس صورت میں باقی ماندہ تہائی حصے کی وارث

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19017)

❷ منقطع ضعيف: مسيب بن رافع السلمي نے مسعود السلمي سے نہیں سنا۔ أخرجه عبدالرزاق (19019) وابن ابی شیبہ
241/11 (11107) اس کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے 4/336 اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19020) وابن ابی شیبہ 241/11 (11110) وابن حزم فی المحلی 261/9-262

ہوگی۔ (ربنا زدنا علما وفہما) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔ اعلام الموقعین ص 357,358)

2918- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي زَوْجِ وَأَبْوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَمِّ نُلُوكَ جَمِيعِ الْمَالِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ. ❶

حجاج، شعبی سے اور عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے شوہر اور والدین کے متعلق کہا: ”شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے تمام مال کا تہائی اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔“

2919- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَنبَأَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِلْأَمِّ نُلُوكَ جَمِيعِ الْمَالِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ وَفِي زَوْجِ وَأَبْوَيْنِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق اور شوہر اور والدین کے متعلق کہا: تمام مال سے ماں کے لئے تہائی حصہ ہے۔“

2920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الْقِبْلَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ، جَعَلَ لِلْأَمِّ النُّلُوكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس نے بیوی اور والدین کے متعلق تمام مسلمانوں کے خلاف کہا اور ماں کے لئے تمام مال سے تہائی مقرر کی۔

[4]..... بَابُ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ

بٹی اور بہن کا بیان

2921- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ.....

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ قَضَى مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ فَأَعْطَى

اسود بن زید کہتے ہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں بٹی اور بہن کے متعلق فیصلہ کیا۔ بٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی

❶ صحیح بالشواہد: أخرجه ابن أبي حزم في المحلى 260/9

❷ منقطع ضعيف: ابراهيم نے علی کو نہیں پایا، أخرجه ابن أبي حزم المحلى 260/9

❸ رجاله ثقات: أخرجه ابن أبي شيبة 240/11 (1105) وعبدا الرزق (19018) والبيهقي في الفرائض، باب فرض

الْبِنْتُ النِّصْفَ وَالْأُخْتُ النِّصْفَ . ❶ نصف دیا۔

فوائد: بیٹی اور بہن ان کے درمیان مال نصف نصف تقسیم ہوگا کیونکہ شریعت میں ان کے اکیلے ہونے کی صورت میں ان کے لیے نصف حصہ مقرر کیا گیا ہے قرآن میں بیٹی کا تذکرہ یوں ہے ﴿وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: 11) اور اگر وہ اکیلی ہو تو اسی کے لیے نصف ہے اور بہن بارے یوں ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنَّ أَمْرًا هَكَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ﴾ (النساء: 176) تم سے وہ فتویٰ مانگتے ہیں کہہ دو اللہ تمہیں کلامہ بارے فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کا بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ) ہے اور وہ اسے وارث بنا رہا ہو اگر اس کا بیٹا نہیں۔

2922۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِسْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ لَا يُورِثُ الْأُخْتَ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَعَ الْبِنْتِ حَتَّى حَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ جَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ وَاللُّأْحَبِ النِّصْفَ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَخْبِرْهُ بِذَلِكَ وَكَانَ قَاصِيَهُ بِالْكُوفَةِ . ❷

ابراہیم اسود بن یزید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن زبیر حقیقی بہن کو بیٹی کے ساتھ وارث نہ ٹھہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اسود نے ان سے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نصف بیٹی کے لئے اور نصف بہن کے لئے مقرر کیا۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میری طرف سے قاصد بن کر عبد اللہ بن عتبہ کے پاس جاؤ اسے اس بات کی خبر دو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے۔

فوائد: معلوم ہوا عاتقی (یعنی باپ کی طرف سے) اخیانی (ماں کی طرف سے) بہن کا حکم بھی شقائق، سگی بہنوں والا ہے۔

2923. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ بِنْتًا وَأُخْتًا فَقَالَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَالْأُخْتِهِ مَا

بشر بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابوزناد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تو انہوں نے کہا بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور جو باقی رہ گیا وہ بہن کو

❶ صحیح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة (1110)243/11 أخرجه البخاري في الفرائض، باب ميراث البنات

(6734)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (1118)244/11

بقی وقال أخبرني أبي عن خارجة بن زيد أن زيد بن ثابت كان يجعل الأخوات مع البنات عصة لا يجعل لهن إلا ما بقى. ❶

ملے گا اور انہوں نے کہا: میرے والد نے خارجہ بن زید کی روایت سے مجھے بیان کیا۔ کہ زید بن ثابت بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کو عصبہ بناتے تھے۔ اور ان کو وہی دیتے تھے جو باقی بچتا تھا۔

فوائد: ایک سے زیادہ بیٹیاں اور بہنیں ہونے کی صورت میں بیٹیوں کو ان کا فرض حصہ دو تہائی یعنی 2/3 ملے گا جبکہ بہنیں بطور عصبہ ایک تہائی یعنی 1/3 حصہ لیں گی۔

[5].....باب فِي الْمُشْرَكَةِ

سب رشتہ داروں کو وراثت میں شریک ٹھہرانے کا بیان

2924- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأُمٍّ قَالَ كَانَ عَمْرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ وَزَيْدٌ يُشْرِكُونَ وَقَالَ عَمْرٌ لَمْ يَرِدْهُمْ الْأَبُ إِلَّا قُرْبًا. ❷

براہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ شوہر، ماں، حقیقی اور اخیانی بھائیوں سب کو شریک کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے قرب حاصل ہوتا ہے۔“

فوائد: اقرب یعنی قریبی وارث کی موجودگی میں دور والا محروم ہوتا ہے لیکن سگے بھائیوں کو موجودگی میں اخیانی بھائی بھی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوں گے اور موجودہ صورت میں سبھی بطور عصبہ وراثت سے حصہ پائیں گے۔

2925- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ لَا يُشْرِكُ. ❸

حارث کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو ورثہ میں شریک نہ کرتے تھے۔

2926- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ

❶ صحیح بخاری نے اسے کتاب الفرائض، باب میراث الولد من أبيه وأمه بصيغة الجزم میں معلق روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ سعید بن منصور نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ صحیح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (1909) والبيهقي في الفرائض، باب فرض الأم 256/6

❸ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة 258/11 (11154) والبيهقي في الفرائض، باب فرض الأم 357/6

عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُشْرِكُ
وَعَلِيُّ كَانَ لَا يُشْرِكُ. ❶

ابوجلز کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ شریک نہیں کرتے تھے۔

فوائد:..... علی رضی اللہ عنہ عمرو عثمان رضی اللہ عنہما اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے برعکس موقف رکھتے تھے کہ سگے بھائی چونکہ قریبی ہیں لہذا ان کی موجودگی اخیانی یعنی صرف ماں کی جانب سے بھائی محروم ہوں گے لیکن ان کی یہ بات مرجوح ہے۔

2927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ أَنَّ زَيْدًا كَانَ
يُشْرِكُ. ❷

ابن زکوان کہتے ہیں کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2928- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَيْحٍ
أَنَّهُ كَانَ يُشْرِكُ. ❸

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں شرح تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2929- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
الْمُعْبِرَةِ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ
قَالَ فِي الْمَشْرِكَةِ لَمْ يَرِدْهُمْ إِلَّا
قُرْبًا. ❹

سعید بن فیروز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشرک کے متعلق کہا: ”حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے زیادہ قربت ہوتی ہے۔“

[6]..... بَابُ فِي ابْنِي عَمِّ أَحَدُهُمَا زَوْجٌ وَالْآخَرُ أَخٌ لِأُمِّ

دو چچا زاد بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک شوہر ہے اور دوسرا اخیانی بھائی ہو

2930- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19011) وابن ابی شیبہ 11/256 (11147) والبیہقی فی الفرائض، باب فرض الأم/6/255

❷ صحیح شرط بخاری پر ہے: أخرجه ابن منصور (27) وابن حزم فی المحلی 9/282

❸ جید: أخرجه ابن منصور (25) وابن ابی شیبہ 11/257 (11148)

❹ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/255 وعبدالرزاق (19009)

حارث عور کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا جن میں سے ایک اخیانی بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: تمام مال اس کے اخیانی بھائی کو ملے گا انہوں نے اسے حقیقی بھائی کی طرح شمار کیا۔ یا حقیقی بھائی کے مرتبہ پر گمان کیا۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا اور انہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے کہا: ”اللہ ان پر رحم کرے وہ عالم تھے میں تو اسے چھٹے حصے سے زیادہ ہرگز نہ دیتا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا۔ پھر ایک آدمی کی طرح ان میں تقسیم کرتا۔“

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعُورِ قَالَ أُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي فَرِيضَةِ بَنِي عَمِّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لِأُمِّ فَقَالَ الْمَالُ أَجْمَعُ لِأَخِيهِ لِأُمِّهِ فَانزَلَهُ بِحِسَابٍ أَوْ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ سَأَلْتُهُ عَنْهَا وَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهَا أَمَا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَزِيدَهُ عَلَيَّ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سَهْمُ السُّدُسِ ثُمَّ يَفَاسِمُهُمْ كَرَجُلٍ مِنْهُمْ . ❶

فوائد: مذکورہ حدیث میں عبداللہ رضی اللہ عنہ اخیانی بھائی کو قرمی مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ سبھی مال کے مستحق گردانتے ہیں جبکہ علی رضی اللہ عنہ قرآن کی اس آیت کے مطابق ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلِّلَةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنَ﴾ (النساء: 12) اگر دارث بنے والا کلالہ مرد یا عورت ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن تو ہر ایک کے لیے ان میں چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ زیادہ ہیں تو وہ ثلث میں شریک ہیں کی جانے والی وصیت یا قرض کے بعد۔ اخیانی بھائی کو چھٹا حصہ دیتے ہیں اور پھر باقی ماندہ مال کو اس اخیانی بھائی سمیت چچا زادوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سواں مسئلے میں ترجیح علی رضی اللہ عنہ کے قول کو ہی ہوگی۔ (دیکھیے: الوجیز فی المیراث لمتشاور عثمان عبود ص: 29)

2931- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

حارث کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا ان میں سے ایک اخیانی بھائی تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُسے تمام مال دیتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُنِيَ فِي ابْنِي عَمِّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِأُمِّ فَقِيلَ لِعَلِيِّ إِنْ ابْنُ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهَا

وَلَوْ كُنْتُ أَنَا أُعْطِيْتُهُ السُّدُسَ وَمَا بَقِيَ
 كَانُ بَيْنَهُمْ ① ..

کہا: ”وہ عالم آدمی تھے۔ اگر میں ہوتا تو اسے چھٹا حصہ
 دیتا۔ اور باقی دوسرے لوگوں کے درمیان تقسیم کرتا۔“

[7]..... باب فِي بِنْتِ وَأَبْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتِ لَابٍ وَأُمِّ

بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کا بیان

2932- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسِ الْأَوْدِيِّ.....

عَنْ هُرَيْبِ بْنِ شَرْحِبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
 إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَإِلَى سَلْمَانَ
 بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ بِنْتِ وَبِنْتِ ابْنٍ
 وَأُخْتِ لَامٍ وَأَبٍ فَقَالَا لِلْأَبْنَةِ النِّصْفُ
 وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ وَأْتِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ
 سَيَبْعُنَا فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
 فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّكَ
 إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَإِنِّي أَقْضِي
 بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَبْنَةِ
 النِّصْفُ وَالْأَبْنَةُ الْإِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ
 فَلِلْأُخْتِ ②

ہزریل بن شرحبیل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک
 آدمی ابو موسیٰ اشعریؓ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس گیا
 اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے متعلق پوچھا انہوں
 نے کہا: ”بیٹی کے لئے نصف ہے اور باقی بہن کے لئے۔“
 ابن مسعودؓ کے پاس جاؤ امید ہے کہ وہ بھی ہماری
 طرح ہی بیان کریں گے اس آدمی نے سیدنا عبداللہ بن
 مسعودؓ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھا انہوں نے
 کہا: ”ایسا ہوا تو میں گمراہ ہو جائیں گا۔ اور میں ہدایت
 یافتہ نہیں ہوں گا۔ اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول
 اللہ ﷺ نے کیا۔ بیٹی کے لئے نصف پوتی کے لئے چھٹا
 اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔“

فوائد:..... بیٹی، پوتی، سگی بہن ان میں میراث یوں تقسیم ہوگی بیٹی کو نصف قرآن میں ﴿فَإِنْ كُنَّ
 نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: 11) پس اگر
 عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے دوثلث ہے جو میت چھوڑ جائے اور اگر ایک ہی ہو تو اس کے لیے
 نصف (حصہ) ہے اور پوتی کو 2/3 یعنی دوثلث مکمل کرنے کے لیے چھٹا حصہ دیا جائے گا جبکہ بہن چونکہ بیٹیوں
 کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اس لیے باقی مال بہن کے حصے میں آئے گا۔ یہ مسئلہ تجھے سے بنے گا۔

① حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

② صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث ابنة ابن مع ابنة (2736) أخرجه البيهقي في الفرائض، باب فرض

ابنة الابن مع ابنة الصلب ليس معهما ذكر 230/6

6	
3	بیٹی
1	پوتی
2	بہن

[8]..... بَاب فِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ

بھائیوں، بہنوں، بیٹیوں اور پوتوں کا بیان

2933- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ.....

مسروق کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور
علاقی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے تھے۔ ”حقیقی
بہنوں کے لئے دو تہائی ہوگی۔ اور باقی مردوں کے لئے
ہے عورتوں کے لئے نہیں تو مسروق مدینہ گئے اور اس کے
متعلق زید رضی اللہ عنہ کا قول سنا انہیں یہ پسند آیا ان کے کچھ
ساتھیوں نے کہا: ”آپ سیدنا عبداللہ کا قول چھوڑتے
ہیں۔“ انہوں نے کہا: میں مدینہ گیا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
کو عظیم عالموں سے پایا۔ احمد کہتے ہیں: میں نے ابو شہاب
سے پوچھا: زید اس کے متعلق کیسے کہتے تھے؟ انہوں نے
کہا: ”وہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ فِي أَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةِ
وَأَخَوَاتِ لِأَبٍ لِلْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ
الثَّلَاثَانِ وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَوْرِ دُونَ الْإِنَاثِ
فَقَدِمَ مَسْرُوقٌ الْمَدِينَةَ فَسَمِعَ قَوْلَ
زَيْدٍ فِيهَا فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ
أَصْحَابِهِ أَتُتْرِكُ قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
إِنِّي أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ مِنَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ قَالَ
أَحْمَدُ فَقُلْتُ لِأَبِي شَهَابٍ وَكَيْفَ قَالَ
زَيْدٌ فِيهَا قَالَ شَرِكٌ بَيْنَهُمْ ①

فوائد:..... سگی بہنیں جب دو یا دو سے زیادہ ہوں تو میت کے کلام ہونے کی صورت میں 2/3

دو تہائی حصے کی وراثت بنتی ہیں قرآن میں ہے: ﴿فَإِنْ كَانَتْ إِثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثَّلَاثَانِ مِمَّا تَرَكَ﴾ (النساء: 176)
اگر وہ دو ہوں تو ان کے لیے دو ٹلث ہیں (میت) کے چھوڑے ہوئے مال سے۔ اور سگی بہنوں کی
موجودگی میں علاقی بہنیں محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی علاقی بھائی ہو تو اس کے ساتھ یہ بھی عصب بن کر

① صحیح: أخرجه ابن منصور (18) وابن حزم في المحلى 239/9 وعبدالرزاق (19013)

وارث حق دار ٹھہرتی ہیں۔ لہذا زید رضی اللہ عنہ کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2934- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي أَخْوَاتِ لَابٍ وَأُمِّ وَإِخْوَةٍ وَأَخْوَاتِ لَابٍ أَنَّهُ كَانَ يُعْطَى لِلأَخْوَاتِ مِنَ الأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَقَالَ حَكِيمٌ قَالَ زَيْدٌ بِنُ تَابِتٌ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَرِثَ الرَّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ إِنْ إِخْوَتَهُنَّ قَدَرُوا عَلَيْهِنَّ. ❶

اسماعیل کہتے ہیں ہم نے حکیم بن جابر کے پاس ذکر کیا۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور علاقائی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے ہیں: ”حقیقی بہنوں کو دو تہائی دی جاتی تھی اور باقی مردوں کو دیا جاتا تھا عورتوں کو نہیں۔“ حکیم نے کہا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ”یہ جاہلیت کی رسم ہے کہ مردوں کو وارث بنایا جائے اور عورتوں کو نہ بنایا جائے۔ ان کے بھائیوں نے ان تک ان کا حصہ پہنچایا ہے یعنی جو بھائیوں سے بچ گیا ہے وہ عورتوں کو مل جائے گا۔“

2935- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُشْرِكُ بَيْنَ ابْنَتَيْنِ وَابْنِ وَابْنِ ابْنِ تَعْطَى الْإِبْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَشَرِبَهُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ يُعْطَى الذَّكُورُ دُونَ الْإِنَاثِ وَقَالَ الْأَخْوَاتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ. ❷

مسروق کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دو بیٹیوں ایک پوتی اور ایک پوتے کو وراثت میں شریک کرتی تھیں۔ دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور باقی میں پوتے اور پوتی کو شریک کرتی تھیں۔ اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ شریک نہ کرتے تھے۔ مردوں کو دیتے تھے عورتوں کو نہ دیتے تھے۔ اور کہتے تھے: بہنیں بیٹیوں کی مانند ہیں۔

فوائد: دو بیٹیاں پوتی اور پوتا ان میں وراثت یوں تقسیم ہوگی کہ بیٹیاں قرآن کے مطابق دوثلث (۲/۳) کی مستحق قرار پائیں گی اور بقیہ مال پوتی پوتے میں بطور عصبہ تقسیم ہوگا۔ بیٹیوں کے ہوتے پوتی محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی پوتے کی موجودگی میں یہ بھی بطور عصبہ وارث ٹھہرتی ہے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف ہی راجح ہے۔

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/347 (11127) وابن حزم 9/270

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 11/347 (11126) وابن حزم في المحلى 9/270 والبيهقي في المفرائض، باب ميراث

أولاد الابن 6/230

2936- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ
فِي بِنْتِ وَبْنَاتِ ابْنِ وَابْنِ ابْنِ إِنْ كَانَتْ
الْمُقَاسِمَةُ بَيْنَهُمْ أَقْلٌ مِنَ السُّدُسِ
أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ
السُّدُسِ أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ .^①

شعبي کہتے ہیں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ پوتوں اور پوتے
کے متعلق کہتے تھے: ”اگر ان میں چھٹے حصے سے کم مال
تقسیم ہو تو انہیں چھٹا حصہ دو اگر چھٹے حصے سے زیادہ ہو تو
پھر بھی انہیں چھٹا حصہ دو۔“

فوائد: یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہر حال مذکورہ مسئلے میں بیٹی نصف کی حقدار ہوگی جبکہ بقیہ ایک
حصہ پوتوں میں تقسیم ہوگا۔

2937- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ كَانَ يُشْرِكُ فَقَالَ لَهُ
عَلَقْمَةُ هَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَثْبُتُ مِنْ عَبْدِ
اللَّهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ
وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشْرِكُونَ فِي ابْنَتَيْنِ
وَبِنْتِ ابْنِ وَابْنِ ابْنِ وَأُخْتَيْنِ .^②

مسروق سے مروی ہے کہ وہ تمام وارثوں کو ترکے میں
شریک کرتے تھے۔ ان سے علقمہ نے کہا: ”کیا کوئی شخص
سیدنا عبداللہ سے بڑھ کر بھی تھا؟ تو اس نے کہا: نہیں لیکن
اس نے سیدنا زید بن ثابت اور اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ دو
بیٹیوں اور ایک پوتی، ایک پوتے اور دو بہنوں کو ترکے میں
شریک کرتے تھے۔“

2937- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سُرَيْحِ فِي
امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَهَا وَأُخْتَهَا
لَابِيهَا وَأُمَهَا وَأُخْتَهَا لِابِيهَا وَأُخُوْتَهَا
لَأُمِّهَا جَعَلَهَا مِنْ سِتَّةِ ثَمَّ رَفَعَهَا فَلَمَّتْ
عَشْرَةَ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةَ أَبِيهِمْ

محمد بن سیرین کہتے ہیں شرح نے ایک عورت کے متعلق
جس نے شوہر، ماں اور حقیقی بہن، علاتی بہن اور اخیانی بھائی
چھوڑے تھے چھ سے تقسیم کیا، پھر اسے اٹھایا تو دس تک
پہنچا شوہر کے لئے نصف یعنی تین حصے حقیقی بہن کے
لئے نصف یعنی تین حصے ماں کے لئے چھٹا حصہ اخیانی

① صحیح بالشواہد: أخرجه ابن أبي شيبة (11122)249/11

② صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19013) وابن أبي شيبة (11128-11129) وابن حزم في المحلى

270/9 والبيهقي في الفرائض، باب ميراث الاولاد الابن 230/6

وَلِلأُخْتِ لِيَلَابِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ثَلَاثَةٌ
 أَسْهُمٌ وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ سَهْمٌ وَلِلْأُخْتِ
 مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ وَلِلأُخْتِ مِنَ
 الْأَبِ سَهْمٌ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ ❶

بھائیوں کے لئے ایک تہائی دو حصے اور علاقائی بہن کے
 لے ایک حصہ مقرر کیا تاکہ دو تہائی مکمل ہو جائے۔

فوائد: مرنے والی درج ذیل ورثہ کو پیچھے چھوڑ گئی۔ (۱) خاوند (۲) ماں (۳) سگی بہن (۴)
 علاقائی بہن (۵) اخیانی بہن بھائی۔ لہذا میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے خاوند نصف، جبکہ ایک سے زیادہ بہن
 بھائی ہونے کی وجہ سے ماں اور سگی بہن میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے نصف جب کہ اخیانی بہن بھائی ایک
 سے زیادہ ہونے کی بنا پر ثلث اور علاقائی بہن ایک حصہ یعنی سدس حاصل کرے گی جو کہ بہن کو ملنے والے نصف
 کو 2/3 میں تبدیل کرنے کا باعث ہوگا۔

[9]..... باب فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان

2939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْنًا كَانَا لَا
 يَحُجَبَانِ بِالْكَفَّارِ وَلَا بِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا
 يُورَثَانِهِمْ شَيْئًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحُجَبُ
 بِالْكَفَّارِ وَبِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا يُورَثُهُمْ ❷

شععی کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ غلاموں اور
 کافروں کے ساتھ وارثوں کو محبوب نہ کرتے تھے۔ اور نہ
 ان کو وارث بناتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کافروں اور
 غلاموں کے ساتھ محبوب کر دیتے تھے اور انہیں وارث نہ
 بناتے تھے۔

فوائد: (۱) کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا ہے (۲) محروم کسی کے لیے حاجب
 یعنی اس کو حصے سے محروم نہیں کر سکتا (۳) جمہور کے نزدیک علی و زید رضی اللہ عنہما کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2940- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْنًا قَالَا:
 الْمَمْلُوكُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَحُجُّونَ

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا:
 ”غلام اور اہل کتاب محبوب نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ خود

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19034) وابن ابی شیبہ (11238)283/11

❷ صحیح: أخرجه سعد بن منصور (148) وابن ابی شیبہ (11193)27/11 وعبدالرزاق (19103)

وَلَا يَرْتُونَ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْجُبُونَ وارث ہوں گے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”وہ وَلَا يَرْتُونَ“ ❶

مُجُوبٌ تَوَكَّرِينَ مَكَرٌ خُودِ وَاوْرَثَ نَهَبْنِي لَمْ يَكُنْ

[10]..... بَابُ الْجَدِّ

دادا کی وراثت کا بیان

2941- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى.....

عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ كَتَبَ مِيرَاثَ الْجَدِّ حَتَّى إِذَا طُعِنَ دَعَا بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ سَتَرُونَ رَأْيَكُمْ فِيهِ ❷

سَعِيدٌ كَقِيْلَتِهِ هِيَ سَيِّدُنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَادَا كِي مِيرَاثَ لَكْهِي تَقِي۔ حَتَّى كِي كَبِ وَهُ زَنِي هُوَ تُو اس كُو مَنكَلُو اِيَا اور مَنَا دِيَا۔ اور فَرَمَا يَا: ”اس كِي مَتَلِقُ تَمِ اِنِي رَا عَ دِيكْهُو۔“

فوائد: (۱) ”جدّ“ دادا کی میراث کتاب و سنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں مختلف آراء رکھتے تھے۔ (۲) جس مسئلے میں شریعت کی طرف سے وسعت ہو اسے مقید کرنا غیر مناسب ہے بلکہ ایسے میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیے (۳) عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی بات بھی جب کتاب و سنت سے ہٹ کر ہو تو وہ بھی مردود چر جائیکہ کسی امام کا قول ہو (۴) ایک مسئلے میں اپنی رائے کے غلط ثابت ہونے پر اس سے رجوع کر لینا عظمت کی علامت ہے۔

2942- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ.....

عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ حَدَّثَنِي عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ إِنِّي لِأَحْفَظُ فِي الْجَدِّ ثَمَانِينَ قَضِيَّةً مُخْتَلِفَةً ❸

ابن سيرين کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا: دادا کے متعلق مجھ سے کچھ بیان کریں انہوں نے کہا: ”دادا کے متعلق مجھے مختلف قسم کے فیصلے یاد ہیں۔“

2943- أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةِ الْجَدِّ فَقَالَ إِنَّ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ فَهَاتَهَا ❹

عبید بن عمرو خارفی کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور فرائض کا مسئلہ پوچھنا چاہا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر اس میں دادا نہ ہو میں اسے بیان کروں۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/320 (11317) و عبد الرزاق (19183)

❷ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب التشديد في الكلام في سنلة الجد 6/245 و عبد الرزاق (19044)

❸ اسنادہ جيد عبد اللہ بن عمرو الخارفي کو ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے 5/137 و دیکھئے الأنساب 5/14 و أخرجه ابن ابی

شيبه 11/319 (11303)

فوائد: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس بات بارے نہیں جزم وایقان انشراح صدر نہ ہوتا اس کے بارے رائے زنی میں حد درجہ احتیاط برتتے یہی وجہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ دادا کی میراث کو بیان کرنے سے احتراز کر رہے ہیں۔

2944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَلْبَانَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ قَبِيلَهُ مَرَادُكَ مِنْ أَدَمٍ مِنْ مَرَدٍ هُوَ كَمَا اس نَسَبًا مَنِ سَرَّهُ أَنْ يَتَفَحَّمَ جَرَائِمَ جَهَنَّمَ عَلَى رَسُولِهِ كَمَا يَكْفُرُ سَائِرُ النَّاسِ بِمَا جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ هُوَ كَمَا اس نَسَبًا فَلْيُقْضَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ. ①

پسند ہو وہ دادا اور بھائیوں کے متعلق فیصلہ کرے۔“

[11]..... بَابُ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیدنا ابو بکر کے قول کا بیان

2945- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ابْنِ بَلْبَانَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (دادا کو باپ قرار دینے کے متعلق) روایت کرتے ہیں۔“

2946. وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيِّدَنَا أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيْنَا ابْنُ بَلْبَانَ السَّخْتِيَانِيِّ (دادا کو باپ قرار دیا۔)

فوائد: معلوم ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ جہد، دادا کو باپ کی عدم موجودگی میں اس کے قائم مقام گردانتے تھے اور یہی بات رائج ہے لیکن چار جگہوں میں یہ باپ کی طرح نہیں ہوگا۔ مزید دیکھیے ابو جزینی المیراث، لمنشأوی، ص: 13، 14)

2947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ.....

① ضعيف: أخرجه ابن منصور (57) وابن أبي شيبة (11313)319/11 والبيهقي في الفرائض، باب التشديد في الكلام في مسألة الجد/245/6

② صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (11250)288/11 والبيهقي في الفرائض، باب من لم يورث الإخوة مع الجد/246/6

③ صحيح: (2952) کے تحت اس کی صحیح سند آئے گی۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ سَيِّدَنَا ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا سَيِّدَنَا ابْنُ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَعَلَ الْجَدُّ أَبَا. ❶

دادا کو باپ قرار دیا۔

2948- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنِ كُرْدُوسٍ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدُّ سَيِّدَنَا ابْنِ مَوْسَى كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا سَيِّدَنَا ابْنُ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَعَلَ الْجَدُّ أَبَا. ❷

قرار دیا تھے۔

2949- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مَرْوَانَ.....

عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ سَيِّدَنَا عِثَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا سَيِّدَنَا ابْنُ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَعَلَ الْجَدُّ أَبَا. ❸

قرار دیتے تھے۔

2950- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنْ عُثْمَانَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ سَيِّدَنَا عِثَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا سَيِّدَنَا ابْنُ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَعَلَ الْجَدُّ أَبَا. ❹

قرار دیتے تھے۔

2951- أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةَ.....

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ لَقِيتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّ الْجَدَّ لَا يُنْزَلُ فِيكُمْ مِنْزِلَةَ الْأَبِ وَأَنْتَ لَا تُنْكِرُ؟ قَالَ قُلْتُ وَ لَوْ كُنْتُ أَنْتَ لَمْ تُنْكِرْ. قَالَ مَرْوَانَ فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ شَهِدَ سَيِّدَنَا ابْنِ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَهْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا سَيِّدَنَا ابْنِ مَوْسَى صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَعَلَ الْجَدُّ أَبَا. ❺

❶ اسنادہ حید: أخرجه ابن حزم في المحلى حزم في المحلى 287/9 وابن منصور (43) والبيهقي في الفرائض، باب من

لم يورث الإخوة مع الجد 246/6

❷ حید: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❸ حید: سابق ولاحق حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

❹ اسنادہ حید: أخرجه ابن منصور (43) والدارقطنی 92/4

عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُ أَبٌ. ❶

نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دی کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔ جبکہ اس کے نیچے کوئی اور باپ نہ ہو۔“

2952- حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2953- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَهُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخْوَةَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ)). يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ جَعَلَهُ أَبًا يَعْنِي الْجَدَّ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: دادا کو باپ اس شخص نے قرار دیا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا لیکن اسلام میں بھائی چارہ افضل ہے۔“ اس سے مراد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔“

فوائد: (۱) اہل ارض میں سے کوئی بھی آپ کا خلیل نہ تھا (۲) آپ ﷺ سے زیادہ

قریب ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے (۳) اعلیٰ کی بات بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔

2954- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُدَيْكَةَ.....

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❹

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

2955- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.....

أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ الْجَدَّ قَدْ مَضَتْ سُنَّتُهُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ

اشعث کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادا کے متعلق شرعی طریقہ گزر چکا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار

❶ صحیح: (2949) میں مختصراً گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (42) وللمحلی 288/9

❸ صحیح: أخرجه الحاكم 339/4، والبخاری، فی الفرائض، باب میراث الجامع الأب والأخوة (6738)

❹ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلعم، باب قول النبی صلعم، وکنت متخذًا خلیلاً (3658) وعبدالرزاق (19049)

الْجَدُّ أَبَا وَلَكِنَّ النَّاسَ تَحَيَّرُوا. ❶ دیا مگر لوگوں نے خود مختاری پسند کی۔“

[12]..... بَاب فِي قَوْلِ عُمَرَ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2956- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.....

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جَدِّ وَرَثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ. ❷
سیدنا عاصم کہتے ہیں شعبی نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے۔

فوائد:..... کسی بھی میدان میں اولیت کا حامل ہونا یہ وجہ التفات اور باعث فضیلت ہوتا ہے اس اعتبار سے عمر رضی اللہ عنہ صاحب فضیلت ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بطور دادا وراثت پانے والے آپ ہی ہیں۔

2957- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَوَّلُ جَدِّ وَرَثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ فَأَخَذَ مَالَهُ فَأَتَاهُ عَلِيُّ وَزَيْدٌ فَقَالَا لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ إِنَّمَا أَنْتَ كَأَحَدِ الْأَخَوَيْنِ. ❸
شعبی کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے۔ انہوں نے اپنا مال لے لیا تو سیدنا علی اور زید رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر کہا: ”یہ آپ کے لئے جائز نہیں ہے آپ تو ایسے ہیں جیسے دو بھائیوں میں سے ایک بھائی۔“

2958- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيْسَى الْخِطَّابِ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الْأَخِ وَالْأَخَوَيْنِ فَإِذَا زَادُوا أَعْطَاهُ الْفُلْكَ وَكَانَ يُعْطِيهِ مَعَ الْوَلَدِ السُّدُسَ. ❹
شعبی کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دو بھائیوں کے ساتھ دادا کو تقسیم میں شریک کرتے تھے جب زیادہ بھائی ہوتے تو دادا کو تہائی دیتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ چھٹا حصہ دیتے تھے۔

❶ ضعیف: لیکن اس معنی کا حسن کا صحیح قول ابن منصور (53) میں ہے۔ ❷ حید: أخرجه عبدالرزاق (19041)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 296/11 (11277) وأخرجه البيهقي في الفرائض، باب من ورث الإخوة للأب والأم 647/6

❹ صحیح بالشاهد: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات 249/6 اور دیکھئے السحلي 285/

2959۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

مردان بن حکم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب جب زخمی ہوئے تو لوگوں سے مشورہ کر کے دادا کے متعلق کہا: ”میں نے دادا کے بارے میں ایک رائے اختیار کی تھی، اگر تم چاہو تو اس کی پیروی کرو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”اگر ہم آپ کی رائے مان لیں تو ٹھیک ہے کیونکہ یہ بھلائی کی بات ہے۔ اور اگر شیخ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات مانیں تو وہ بھی درست ہے کیونکہ ان کی رائے بہت اچھی تھی۔“

فوائد:..... (۱) اکابر کی غلط رائے کو غلط کہنا یہی طریقہ سلف ہے (۲) ائمہ حق کی بھی یہ شان ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ہر طرب و یابس ماننے کا نہیں کہتے بلکہ انہیں چناؤ کا اختیار دیتے ہیں (۳) اجتہاد پر مبنی فیصلہ ہی رشد و ہدایت کا منبع ہوتا ہے جب تک کہ اس کا قرآن و سنت کے منافی ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

[13]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2960۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْشَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.....

شعسی سے مروی ہے کہتے ہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا میرے پاس دادا اور چھ بھائیوں کا مسئلہ آیا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”دادا کو چھٹا حصہ دو۔ اور اس کے علاوہ کسی اور کو کچھ نہ دو۔“

فوائد:..... باپ چونکہ وراثت سے سدرس، چھٹے حصے کا مستحق ہوتا ہے اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کا قائم مقام ٹھہراتے ہوئے اسے سدرس دینے کا حکم دیا لیکن اس مسئلے میں جرم و ایقان نہ ہونے کے

① اسنادہ جید: أخرجه عبدالرزاق (1905) وابن حزم في المحلى 283/9 والحاكم 340/4

② صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات 249/6 وابن حزم في

المحلى 284/9 وابن أبي شيبة 293/11 (11269)

باعث مستقل ایسا کرنے سے روک دیا (واللہ اعلم)

2961- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

اسماعیل کہتے ہیں شععی نے چھ بھائیوں اور دادا کے متعلق کہا: ”دادا کو چھٹا حصہ دو۔“ ابو محمد (دارمی) کہتے ہیں: گویا کہ شععی علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح مراد لیتے ہیں۔

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدَ قَالَ أَعْطِ الْجَدَّ السُّدُسَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَلِيًّا الشَّعْبِيُّ يَرُويهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ①

2962- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ.....

سیدنا عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَخًا حَتَّى يَكُونَ سَادِسًا ②

فوائد: دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھا جائے تب بھی اور اگر پانچ بھائیوں میں چھٹا دادا ہو تب

بھی دونوں قسم کے موقف رکھنے والے علماء کی مراد برآتی ہے کہ دادا کو چھٹا حصہ دے دیتے ہیں اصل میں دادا اور بھائیوں میں تقسیم مختلف فیہ اور علماء فرائض کا خاص موضوع ہے امام ابوحنیفہ دادا کو باپ کا مقام دیتے ہوئے دادا کی موجودگی میں باپ کی طرح بھائیوں کو محبوب قرار دیتے ہیں جبکہ ابو یوسف اور محمد اور مالک وشافعی کا موقف اس کے برعکس ہے۔ وہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو حصہ دینے کے قائل ہیں یعنی یہ ایک صورت ہے جس میں دادا کا حکم باپ سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ اس کی توضیح کچھ یوں ہے جب دادا اور بھائیوں کے ساتھ کوئی صاحب فرض، حصہ دار نہیں ہے تو دادا ان دو معاملوں میں سے افضل کا حقدار ہوگا (۱) جمیع مال کا ثلث، تہائی حصہ (۲) بھائیوں کے ساتھ برابر کی تقسیم اور مومنوں کے ساتھ ان کے بالمقابل دو گنا حصہ۔

اور اگر کوئی حصہ دار بھی ہو تو پھر دادا کو تین امور میں سے افضل کا اختیار ہوگا۔ (۱) جمیع مال کا سدس (۲)

اصحاب الفروض کے بعد باقی ماندہ مال سے ثلث تہائی (۳) بھائیوں کے ساتھ شراکت۔

2963- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ.....

① صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 293/4 (11268)

② حسن: أخرجه ابن ابی شیبہ 293/4 (11268) والبیہقی فی الفرائض 249/6، باب کیفیة المقاسمة بین الحدو

الإحواة والأجوات وابن حزم فی المحلی 284/9

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُشْرِكُ
الْجَدَّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى السُّدُسِ .^①
سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں
کے ساتھ چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:..... سدس، چھٹے حصے تک شریک کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر بھائیوں کے ساتھ دادا کا حصہ
سدس سے کم ہوتا تو حصے کے مطابق دے دیتے لیکن اگر سدس سے زیادہ بن رہا ہوتا تو سدس تک ہی دیتے
زائد نہ دیتے۔

2964- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيُّ
يُشْرِكُ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ حَتَّى
يَكُونَ سَادِسًا .^②
عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو
بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک ٹھہراتے تھے۔“

2965- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلِيُّ يُشْرِكُ
الْجَدَّ إِلَى سِتَّةٍ مَعَ الْإِخْوَةِ يُعْطَى كُلُّ
صَاحِبٍ فَرِيضَةَ فَرِيضَتِهِ وَلَا يُورَثُ أَخًا
لِأُمِّ مَعَ جَدِّ وَلَا أُخْتًا لِأُمِّ وَلَا يَزِيدُ الْجَدَّ
مَعَ الْوَالِدِ عَلَى السُّدُسِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
غَيْرَهُ وَلَا يُقَاسِمُ بِأَخٍ لِأَبٍ مَعَ أَخٍ لِأَبٍ
وَأُمٍّ وَإِذَا كَانَتْ أُخْتُ لِأَبٍ وَأُمٌّ وَأَخٌ
لِأَبٍ أُعْطِيَ الْأُخْتُ النَّصْفَ وَالْبِصْفَ
الْآخَرَيْنِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ نِصْفَيْنِ وَإِذَا
كَانُوا إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ شَرَكَهُمْ مَعَ الْجَدِّ
إِلَى السُّدُسِ .^③
ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ
چھٹے حصہ تک شریک کرتے تھے۔ ہر حصہ دار کو اس کا حصہ
دیتے تھے۔ اخیانی بھائی، بہن کو دادا کے ساتھ وارث نہیں
بناتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹے حصہ سے زیادہ
نہ دیتے تھے۔ مگر اس وقت کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہو
اور حقیقی بھائی کے ساتھ علاقائی بھائی کو تقسیم میں شریک
کرتے تھے۔ اور جب حقیقی بہن اور علاقائی بھائی ہوتا تو بہن
کو نصف دیتے۔ اور دوسرے نصف میں نصف نصف دادا
اور بھائی میں تقسیم کرتے۔ جب بھائی اور بہنیں ہوتی تو
انہیں چھٹے حصے تک دادا کے ساتھ شریک کرتے تھے۔

① صحیح: أخرجه ابن حزم في المحلى 284/9

② حسن: صحيح (2963) میں گزر چکی ہے۔

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19067) وابن ابی شیبہ 298/11 (11282) والبیہقی فی الفرائض، باب کیفیة

المقاسحة بین الجدو والإخوة والأخوات 249/6

[14].... بَابُ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بیان

2966- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَبْسِيِّ هُوَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ أَيُّ أَبِي لَكَ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنَا آدَمُ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ ۝
 سیدنا عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دادا کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: تمہارے کون سے والد سب سے بڑے ہیں میں نے کہا: ”سیدنا آدم علیہ السلام۔“ انہوں نے کہا: تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے آدم کے بیٹو۔“

2967- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمْعَانَ.....

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوِ دِدْتُ أَبِي وَالَّذِينَ يُخَالِفُونِي فِي الْجَدِّ تَلَاعَنَّا أَيُّنَا أَسْوَأُ قَوْلًا ۝
 ایک آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”میرا دل چاہتا ہے میں اور وہ لوگ جو دادا کے متعلق میری مخالفت کرتے ہیں دونوں آپس میں لعان کریں کہ کس کا قول برا ہے۔“

2968- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حدیثنا ابن طاووس، عن أبيه عن ابن عباس: أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا ۝
 حدیثنا ابن طاووس، عن أبيه عن ابن عباس: أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا ۝
 دیا۔

فوائد: معلوم ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور اس میں بہت سختی

کرتے تھے۔

[15].... بَابُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق ابن مسعود کے قول کا بیان

2969- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

① منقطع ضعیف: عبد اللہ بن عباس سے سماع ثابت نہیں أخرجه ابن ابی شیبہ (289/11) (11254) والبیہقی فی

الفرائض، باب من لم یورث الإخوة مع الجد 246/6

② صحیح بالشاهد: أخرجه عبدالرزاق (19024) وسعید بن منصور (37)

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19055-19056)

ابو اسحاق کہتے ہیں میں شریح کے پاس اپنی قوم کی ایک معزز عورت کی وراثت کے متعلق پوچھنے گیا۔ جس نے شوہر ماں، علاقائی بھائی اور دادا چھوڑا تھا اور شریح کے پاس عامر ابراہیم اور عبدالرحمن بن عبداللہ موجود تھے۔ شریح نے مجھ سے پوچھا کیا کوئی بہن بھی ہے میں نے کہا: ”ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”شوہر کے لئے نصف اور ماں کے لئے تہائی۔“ میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے کوئی اور جواب بھی دیں گے مگر انہوں نے صرف یہی جواب دیا۔ تو ابراہیم عامر اور عبدالرحمن بن عبداللہ نے کہا: ”تمہارے جیسا مشکل فرائض کا مسئلہ کسی نے نہ دیا۔“ میں پھر عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا جاتا تھا کوفہ میں عبیدہ اور حارث اعمور سے بڑھ کر فرائض کا مسئلہ کوئی اور نہیں جانتا۔ اور عبیدہ مسجد میں بیٹھتے تھے۔ جب شریح کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آتا جس میں دادا ہوتا تھا تو وہ اسے عبیدہ کے پاس بھیج دیتے تھے وہ حصے بنا دیتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اگر تم چاہو تو میں اس کے متعلق تمہیں عبداللہ بن مسعود کے قول کے مطابق حصے بتا دوں انہوں نے اس طرح حصے مقرر کئے۔ نصف یعنی تین حصے شوہر کے لئے باقی کا تہائی ماں کے لئے یعنی اصل مال کا چھٹا حصہ اور بھائی کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ۔ ابو اسحاق کہتے ہیں: ”جُد سے صرف دادا مراد ہیں۔“

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى شُرَيْحٍ وَعِنْدَهُ عَامِرٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي فَرِيضَةِ امْرَأَةٍ مِنَ الْعَالِيَةِ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا وَجَدَّهَا فَقَالَ لِي هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْبُعْلِ الشَّطْرُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ قَالَ فَجَهَدْتُ عَلَى أَنْ يُجِيبَنِي فَلَمْ يُجِيبَنِي إِلَّا بِذَلِكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَعَامِرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا جَاءَ أَحَدٌ بِفَرِيضَةِ أَعْضَلَ مِنْ فَرِيضَةِ جُنْتِ بِهَا قَالَ فَأَتَيْتُ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيَّ وَكَانَ يُقَالُ لَيْسَ بِالْكَوْفَةِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِفَرِيضَةِ مِنْ عَبِيدَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْمُرِ وَكَانَ عَبِيدَةُ يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا وَرَدَتْ عَلَى شُرَيْحٍ فَرِيضَةٌ فِيهَا جَدٌّ رَفَعَهُمْ إِلَى عَبِيدَةَ فَفَرَضَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ نَبِّئْتُكُمْ بِفَرِيضَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي هَذَا جَعَلَ لِلزَّوْجِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمِ الْبِصْفِ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَا بَقِيَ السُّدُسُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَدُّ أَبُو الْأَبِ . ①

① ابو اسحاق تک اس کی سند صحیح ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19071) وابن ابی شیبہ 208/11 (11303) وأخرجہ البيهقي في

الفرائض، باب ميراث ابني عم احدهما زوج والاخ أم 240/6

موقف کو ہی ترجیح گرانے ہیں۔

[17]..... بَابُ الْأُكْدَرِيَّةِ زَوْجٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمِّ وَجَدٍّ وَأُمِّ
شوہر، حقیقی بہن، دادی اور ماں کے متعلق

2973۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ.....

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي
أُخْتِ وَأُمِّ زَوْجٍ وَجَدٍّ قَالَ جَعَلَهَا مِنْ
سَبْعِ وَعَشْرِينَ لِلْأُمِّ سِتَّةَ وَاللِّزَوْجِ تِسْعَةَ
وَلِلْجَدِّ ثَمَانِيَةَ وَلِلْأُخْتِ أَرْبَعَةَ. ①

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شوہر، ماں،
حقیقی بہن اور دادا کے متعلق ستائیس سے تقسیم کر کے ماں کو
چھ حصے، شوہر کو نو دادا کو آٹھ اور بہن کو چار حصے دیئے۔

فوائد:..... (۱) اس مسئلے کو اکر ریہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے زید رضی اللہ عنہ کے مسلک کو مکرر، گدلا
کر دیا ہے کیونکہ وہ اس مسئلے کے علاوہ کہیں بھی دادا کے ساتھ بہن کا حصہ مقرر نہیں کرتے بلکہ میراث نہ بچنے کی
صورت میں بھائی بہن کو گرا دیتے ہیں پھر دوفرضوں کے جمع ہونے پر انہیں عصبہ کی صورت میں سب میں تقسیم
کر دیا۔ یا پھر اس لیے کہ مرنے والی کا تعلق اکر قبیلے سے تھا۔ واللہ اعلم۔ (۲) مسئلے کی صورت یوں ہوگی ایک
عورت خاوند، ماں، حقیقی بہن اور دادا چھوڑ کر فوت ہو جاتی ہے تو اس میں مسئلہ 6 سے بنے گا جو کہ نو کی طرف
عمل ہوگا۔ بہن اور دادا میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَّيْنَ﴾ کے مطابق تقسیم کریں تو کسر واقع ہے نسبت
تخالف کی وجہ سے تین کو نو سے ضرب دی تو ستائیس حاصل ہو اور وارث کے حصے کو 3 سے ضرب دیں
تو ہر وارث کا حق نکل آئے گا۔ اس طرح بہن اور دادا کو چار ملے جب تین سے ضرب دی تو 12 ہو گئے اب دادا
کو 8 اور بہن کو 4 حصے ملیں گے اس کی صورت یوں ہوگی۔

27	9	6	مسئلہ بنا ہے
9	3	3	خاوند
6	2	2	ماں
4	3	3	بہن
8	1	1	دادا

① سندہ : صحیح أخرجه عبدالرزاق (19074) وابن ابی شیبہ (301/11) (11289)

اس مسئلے کو منفصلاً بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اصولاً دادا کے ساتھ بہن صاحبہ فرض نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے بھائی کی طرح عصبہ ہوتی ہے مگر اس مسئلے میں اسے صاحبہ فرض قرار دے کر نصف ترکہ دیا گیا ہے اور پھر دونوں کے حصے ملا کر تقسیم کر لیے گئے ہیں اس طرح بہن نصف کی بجائے چھٹے جب کہ دادا تہائی کا وارث ہوا۔

[18]..... بَاب فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق

2974- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ.....

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ابن سیرین کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سب سے پہلے دادی کی حیثیت سے جسے اسلام میں حصہ دیا گیا وہ باپ کی ماں تھی اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔“

فوائد:..... سند اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن مذکورہ مسئلے میں اختلاف ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق مروی ہے جیسا کہ ابو عمر الشیبانی کہتے ہیں (کان یورث) کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو باپ کی موجودگی میں وارث بناتے تھے لیکن راجح بات اور جمہور کا موقف یہی ہے کہ باپ کی موجودگی میں دادی وارث بنے گی۔ (واللہ اعلم)

2975- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْعَمَ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔

فوائد:..... دادیوں کے حصے بارے کتاب و سنت سے کوئی بھی صحیح ثبوت نہیں ملتا بعض روایات میں سدس کا ذکر آتا ہے کہ آپ ﷺ نے دادیوں کو چھٹا حصہ دیا جو کہ ہیں تو ضعیف بہر حال ائمہ و محدثین نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

2976- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ.....

① ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ (331/11) وابن منصور (109) والبیہقی فی الفرائض 226/2، باب لا میرث مع الأب ابواہ اس مسالہ بارے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیٹے کے ہوتے ہوئے دادی کو وارث بنایا ہے اور بعض نے نہیں۔

② ضعیف: أخرجه ابن ماجہ، کتاب الفرائض، باب میراث الحدیة (2725) وابن ابی شیبہ (331/11) والبیہقی فی الفرائض، باب فرائض الحدیة والحدیثین 234/6

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ
جَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا. ❶

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادی
کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا۔

2977- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ

سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَطْعَمَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ سُدَّسًا قَالَ
قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ مَنْ هُنَّ قَالَ جَدَّتَاكَ
مِنْ قَبْلِ أَبِيكَ وَجَدَّتُكَ مِنْ قَبْلِ
أُمِّكَ. ❷

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین
دادیوں کو چھٹا حصہ دیا۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا: وہ
کون تھیں؟ انہوں نے کہا: ”دو تیرے باپ کی طرف سے
اور ایک تیری ماں کی طرف سے تھی۔“

فوائد: حدیث میں ضعیف ہونے کے باوجود عمل اسی پر ہے کہ اگر ایک ہی رتبے میں ایک سے
زیادہ دادیاں جمع ہو جائیں تو سدرس ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

2978- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنِي الْحَسَنُ قَالَ تَرِكَ
الْجَدَّةَ وَأَبْنَهَا حَيًّا. ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادی اپنے بیٹے
کی زندگی میں وارث بنے گی۔“

2979- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا تَرِكَ أُمَّ
أَبِ الْأُمِّ ابْنَهَا الَّذِي تُدْلِي بِهِ لَا يَرِكَ
فَكَيْفَ تَرِكَ هِيَ. ❹

داؤد کہتے ہیں شعبی نے کہا: ”میت کی پرانی وارث نہیں
بنے گی جس بیٹے کی وجہ سے وہ میت سے تعلق رکھتی ہے وہ
تو وارث ہوتا نہیں تو اس کی ماں کیسے وارث ہوگی؟“

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19094) وابن منصور (90) وابن ابی شیبہ (11347)331/11 والبیہقی فی
الفرائض، باب لا لمت مع الأب ابواہ (226/6)

❷ معضل ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ (11323)322/11 والبیہقی فی الفرائض، باب توریت، ثلاث جدات
متحاذیات أو اکثر (231/6)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (11353/11) وابن منصور (97) وابن ابی حزم فی المحلی (281/9) اور دیکھتے سنن
البیہقی (226/6)

❹ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب توریت ثلاث الجدات المتحاذيات أو أكثر (236/6) وابن منصور (89) وابن
حزم (275/9)

فوائد:..... دادی کے وارث بننے کے لیے الجدة الصغیرة ہونا لازم ہے یعنی صحیح دادی یہ ہر اس دادی پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان جدہ فاسد یعنی فاسد دادا نہ ہو جدہ فاسد اس دادے پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان مونث ہو مثلاً اب الام یعنی نانا اب نانی کی ماں وارث نہیں بن سکتی ہے۔

2980- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.....

عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ. ①

ابودھماء کہتے ہیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادی اپنے بیٹے کی زندگی ہی میں وارث بنے گی۔“

فوائد:..... یہ حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے جو کہ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”وقد ورث بعض اصحاب النبی ﷺ الجلسة مع ابنها ولم يورثها بعضهم.“ الترمذی مع التحفد 6/2880 بعض صحابہ (دادی کو) اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث بناتے ہیں جب کہ بعض نہیں۔ نیز مالکی وشافعی، حنفی اور حنبلی ایک روایت کے مطابق۔ دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں محروم گردانتے ہیں اور یہی بات ان شاء اللہ درست ہے۔

[19]..... بَابُ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدَّاتِ
داویوں کے متعلق سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2981- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ جَدَّةٌ أُمُّ أَبِي أَوْ أُمُّ أُمِّ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوْ ابْنَ ابْنَتِي تُوَفِّي وَبَلَغَنِي أَنَّ لِي نَصِيبًا فَمَا لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَلُ النَّاسَ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي

زہری کہتے ہیں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی آئی جو باپ کی ماں تھی یا ماں کی ماں تھی۔ اس نے کہا: میرا پوتا یا میرا نواسا فوت ہو گیا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بھی حصہ ہے مجھے کیا ملے گا؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہیں کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہے مگر میں لوگوں سے پوچھوں گا جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو انہوں نے کہا: تم سے کس نے سنا ہے کہ رسول

① صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11349)331/11 والبيهقي في الفرائض، باب لا يرث مع الأب أبواه 6/226

اللہ ﷺ نے دادی کے متعلق کچھ فرمایا ہو۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: ”میں نے سنا ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے علاوہ کوئی اور بھی اس بات کو جانتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا: مغیرہ نے سچ کہا۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا۔ پھر ایسا ہی واقعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا البتہ میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ تو لوگوں نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ما اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دادی اور نانی سے جو اکیلی ہو اسے چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر دونوں ہوں تو وہی دونوں کو تقسیم کر کے دیا جائے گا۔“

الْجَدَّةُ شَيْئًا فَقَالَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَا قَالَ مَاذَا قَالَ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُدُسًا قَالَ أَيْعَلَمُ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ صَدَقَ فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ فَجَاءَتْ إِلَى عُمَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَلْتُ النَّاسَ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ الْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَقَالَ عُمَرُ أَيُّكُمَْا خَلَّتْ بِهِ فَلَهَا السُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا ①

فوائد: (۱) جس مسئلے بارے اشکال ہو وہ اہل علم سے دریافت کر لینا چاہیے (۲) اہل علم کی یہ شان ہے کہ کسی مسئلے بارے جزم نہ ہونے پر وہ تکلف برتنے کی بجائے اس کی تحقیق کرنا اور مسائل سے وقت لے لینا بہتر خیال کرتے ہیں (۳) مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کا چاہنا اس بنا پر نہیں تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہوتی بلکہ مسئلے کی حساسیت کی بنا پر اور کبھی کبھار پیش آنے کی بنا پر اس بارے مزید دریافت کیا گیا ورنہ رمضان کا روزہ ایک آدمی کی گواہی پر رکھنا اسی طرح ایک عورت کی گواہی پر رضاعت کو تسلیم کر لینا اور عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو گواہی پر مجوس سے جزیہ لینا ایسے مسائل سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ خبر واحد اسلام میں حجت ہے (۴) جب ایک رتبے میں جدات اکٹھی ہو جائیں تو وہ سبھی سدس میں شریک ہوں گی۔

[20]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيِّ وَزَيْدِ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2982- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ.....

شععی کہتے ہیں سیدنا علی اور زید نے کہا: ”جب دادیاں برابر ہوں تو تین دادیاں وارث ہیں۔ دو دادیاں میت کے باپ کی یعنی اس کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں۔ اور تیسری اس کی ماں کی دادی اگر ان میں سے کوئی زیادہ قریبی ہو تو اور رشتہ داروں کا حصہ ہوگا۔“

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَا إِذَا كَانَتْ الْجَدَّاتُ سَوَاءً وَرِكَ ثَلَاثُ جَدَّاتٍ جَدَّتَا أَبِيهِ أُمَّ أُمِّهِ وَأُمَّ أَبِيهِ وَجَدَّةُ أُمِّهِ فَإِنَّ كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ أَقْرَبَ فَالْسَّهْمُ لِذَوِي الْقُرْبَى ①

2983- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَشْعَثَ.....

شععی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادی یعنی باپ کی ماں کو باپ کے ساتھ وارث نہیں ٹھہراتے تھے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يُورِثَانِ الْجَدَّةَ أُمَّ الْأَبِ مَعَ الْأَبِ ②

2984- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ.....

زہری کہتے ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو بیٹے کی زندگی میں وارث نہ بناتے تھے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يُورِثُ الْجَدَّةَ وَابْنَهَا حَتَّى ③

فوائد: زہری رضی اللہ عنہ کے مطابق عثمان رضی اللہ عنہ بھی اب۔ یعنی باپ کی موجودگی میں دادی کو وارث بنانے کے قائل نہیں امام ترمذی رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل نہیں تھے اور یہی بات راجح اور درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[21]..... بَابُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2985- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ.....

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادیوں کے لئے میراث نہیں اور وہ جو دادی کو دیا گیا تھا اسے کچھ کھانے کے لئے دیا گیا تھا۔ اور اس کے متعلق نزدیک اور دور کی دادیاں برابر ہیں۔“

عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الْجَدَّاتِ لَيْسَ لَهُنَّ مِيرَاثٌ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أُطْعِمْنَهَا وَالْجَدَّاتُ أَقْرَبُهُنَّ وَأَبْعَدُهُنَّ سَوَاءٌ ④

① حسن لغیره: أخرجه ابن منصور (84) والبيهقي 236/6 وابن حزم 275/9

② ضعيف: الضعف ضعيف ہے سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

③ سند صحيح الى الزهري: أخرجه عبدالرزاق (19091) والبيهقي في الفرائض 6/225-226 باب لا يرث مع الأب، ابواه

④ حسن لغیره: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/326 (11337) وعبدالرزاق (19089) وابن حزم في المحلى 277/9

2986- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغْبِرَةِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَرِكَ ابراهيم کہتے ہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”داوی اپنے
الْجَدَّةُ وَابْنَهَا حَتَّى ۱. بیٹے کی زندگی میں وارث بنے گی۔“

[22]..... بَابُ قَوْلِ مَسْرُوقٍ فِي الْجَدَّاتِ
داوی کے متعلق سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2987- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جِئْتُ أَرْبَعَ جَدَّاتٍ شععی کہتے ہیں: مسروق کے پاس آگے پیچھے چار دادیاں
يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ فَأَلْفَمِي أُمَّ أَبِي آئیں انہوں نے باپ کے باپ کی ماں کو ساقط قرار دیا۔
الْأَبِ وَوَرِكَ ثَلَاثًا جَدَّتِي أَبِيهِ أُمَّ أُمِّهِ اور تین کو وارث بنایا۔ دو دادیاں میت کے باپ کی یعنی اس
وَأُمُّ أَبِيهِ وَجَدَّةُ أُمِّهِ ۲. کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں اور تیسری اس کی ماں کی
داوی ہے۔

فوائد: یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ اسی طرح ہے کہ ایسی جدہ جو جد فاسد کے بعد واقع ہو
وہ محروم ہوگی (جد فاسد کی تعریف حدیث 2979 کے تحت دیکھیے) جب کہ ایک مرتبے میں پائے جانے والی
سبھی جدات سدس میں شریک ہوں گی۔

[23]..... بَابُ قَوْلِ عَلِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ وَزَيْدِ فِي الرَّدِّ

وراثت لوٹانے میں سیدنا علی، عبداللہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہم کے قول کا بیان

2988- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي ابْنَةِ وَابْنَةِ ابراهيم کہتے ہیں عبداللہ نے ایک بیٹی اور پوتی کے متعلق کہا:
ابنٍ قَالَ الْبِصْفُ وَالسُّدُسُ وَمَا بَقِيَ ”بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور
فَرْدٌ عَلَى الْبُنْتِ ۳. جو باقی بچے گا وہ بیٹی کو دوبارہ ملے گا۔“

① منقطع ضعیف: أخرجه ابن منصور (109) وابن ابی شیبہ (11/331) (11348) والبیہقی فی الفرائض، باب لایرث مع
الأب أبواه 226/6

② ضعیف: أخرجه البيهقي فی الفرائض، باب من لم یورث اکثر من حدتین 236/6 وعبدالرزاق (19081) وابن حزم فی
المحلّی 275/9

③ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (11/277) (11224) ومصنف عبدالرزاق (19128) دیکھئے بطور
شاهد، البخاری، کتاب الفرائض، باب میرات الإخوه مع البنات عصبی

فوائد: (۱) مذکورہ صورت میں بیٹی کو قرآن کے مطابق نصف جب کہ پوتی کو 2/3 دو تہائی مکمل کرنے کے لیے سدس دیا جائے گا (۲) جب ترکہ سهام، حصوں سے زیادہ ہو تو پھر اصحاب الفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد بقیہ ان پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹا دیا جاتا ہے یہی جمہور کا موقف ہے۔

2989- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ اتَى فِي إِخْوَةِ لَأْمٍ وَأُمِّ فَأَعْطَى الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ وَالْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ وَقَالَ الْأُمُّ عَصَبَةٌ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ. ①

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی اخیانی بھائیوں اور مال کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اخیانی بھائیوں کو تہائی حصہ دیا اور باقی تمام مال ماں کو دے دیا۔ اور کہا: ”جس کا عصبہ نہ ہو اس کی ماں عصبہ ہے۔“

فوائد: رد کا یہ طریقہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد ورائے پر مبنی ہے جب کہ جمہور اہل علم جمیع اصحاب الفروض النسیہ پر رد کے قائل ہیں نیز النسبیہ کی قید لگانے سے میاں بیوی دونوں خارج ہو گئے کیونکہ ان کا آپس میں نسبی تعلق نہیں ہوتا۔

2990- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يَعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ. ②

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شععی سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنی بیٹی چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور وارث معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ: ”تمام مال اسی کو ملے گا۔“

2991- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى أَخٍ لِأُمٍّ مَعَ أُمٍّ وَلَا عَلَى جَدَّةٍ إِذَا كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مَنْ لَهُ فَرِيضَةٌ

شععی کہتے ہیں کہ ابن مسعود ماں کے ساتھ اخیانی بھائی کو دوبارہ نہیں دیتے تھے۔ اور نہ اس وقت دادی کو دوبارہ دیتے تھے جب اس کے ساتھ کوئی اہل فریضہ ہوتا۔ اور نہ

① صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/274 (11213) وابن منصور (127)

② صحیح ابی شعیب: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/276 (11218) وعبدالرزاق (19130)

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور نہ بیوی اور شوہر کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیوی اور شوہر کے علاوہ ہر حصہ دار کو دوبارہ دیتے تھے۔

وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ وَرُوحٍ وَكَانَ عَلِيُّ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ وَالرُّوحَ. ①

2992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ أُتِيَ فِي ابْنَةِ أَوْ أُخْتٍ فَأَعْطَاهَا النِّصْفَ وَجَعَلَ مَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ. ②

خارجہ بن زید کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی ایک بیٹی یا ایک بہن کے متعلق پوچھنے آیا انہوں نے اسے نصف دیا۔ اور باقی بیت المال میں جمع کروادیا۔

فوائد: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن ردِّ مخالفین جیسے مالک و شافعی وہ اسی بات کے قائل ہیں کہ روکی بجائے بقیہ مال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ رد سے مقررہ حصوں میں زیادتی ہو جائے گی جو کہ درست نہیں کیونکہ دادا بھی سدس لینے کے بعد بقیہ مال بطور عصبہ لے سکتا ہے جب وہ زیادتی شمار نہیں ہوتی تو یہ بھی درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[24]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ

لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا بیان

2993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِي ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ قَالَ مِيرَاثُهُ لِأُمِّهِ. ③

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق کہا: ”اس کی میراث اس کی ماں کو ملے گی۔“

فوائد: یہ اثر اگرچہ منقطع ہونے پر ضعیف ہے بہر حال ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ”ان

- ① ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (115-116) والبيهقي في الفرائض، باب من جعل مافضل عن أهل الفرائض 244/6
- ② اسنادہ ضعیف: محمد سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (114) والبيهقي في الفرائض 244/6 نیز ابن منصور (113) اور عبد البرزاق (19131) میں اس معنی کی بھی صحیح سند روایت ملتی ہے۔
- ③ حسن لغیرہ: أخرجه الحاكم 341/4 وعبد الرزاق (1247) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث الملاعنة 258/6

النبي ﷺ جعل ميراث ابن الملائنة لامه ولو رثتهامن بعدها .“ (ابوداؤد: 2523) يقيناً نبى ﷺ نے ابن الملائنة کی ميراث اس کی ماں اور اس (ماں) کے بعد اس کے ورثہ کے لیے مقرر کی۔ نیز امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لعان کرنے والی عورت کا بچہ اس کے شوہر کا وارث نہیں بنے گا۔ (نیل الاوطار: 4/133)

2994- أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو إِهَيْمٍ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا سَأَلَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِيَّاحٍ عَنْ
وَلَدِ الْمُتَلَاعِنِينَ لِمَنْ مِيرَاثُهُ قَالَ لِأُمِّهِ
وَأَهْلِهَا . ❶

ابراہیم بن طھمان کہتے ہیں میں نے ایک آدمی سے سنا وہ
عطاء بن ابورباح سے لعان والوں کی اولاد کے متعلق پوچھ
رہا تھا کہ اس کی میراث کسے ملے گی۔ انہوں نے کہا: ”اس
کی ماں اور اس کے اہل کو۔“

2995- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي سَهْلٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
الْمُلَاعِنَةِ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَأُمَّهُ لِأَخِيهِ
السُّدُسُ وَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ
فَيَصِيرُ لِلْأَخِ الثُّلُثُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ وَ
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِأَخِيهِ السُّدُسُ وَمَا
بَقِيَ فَلِلْأُمِّ . ❷

شععی کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے
بیٹے کے متعلق فرمایا جس نے ایک اخیانی بھائی اور ماں
چھوڑی تھی۔ ”اس کے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور ماں
کے لئے تہائی۔ پھر انہیں دوبارہ دیا جائے گا تو بھائی کی
ایک تہائی ہوگی اور ماں کے لئے دو تہائیاں۔“ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی
ہے وہ ماں کے لئے ہے۔

2996- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي ابْنِ
الْمُلَاعِنَةِ تَرَكَ ابْنُ أَخٍ وَجَدًّا قَالَ
الْمَالُ لِابْنِ الْأَخِ . ❸

ابو سہل کہتے ہیں۔ کہ شععی نے لعان والے کے بیٹے کے
متعلق کہا: جس نے ایک بھتیجا اور دادا چھوڑا اس کا تمام
مال بھتیجے کو ملے گا۔

2997- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (12483)

❷ ضعيف: ابوالفضل محمد ضعيف ہے۔ أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملائنة 258/6 وابن ابى شيبة 341/11 (11383)

❸ ضعيف: محمد بن سالم ضعيف ہے۔ أخرجه ابن ابى شيبة 341/11 (11382)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ لِأُمِّهِ
الثَّلْثِ وَالْفُلْثَانِ لِبَيْتِ الْمَالِ ❶

سیدنا سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت نے
لعان والے کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا: ”اس کی
ماں کو تہائی ملے گی اور دو تہائی بیت المال میں جمع ہوگا۔

فوائد: زید رضی اللہ عنہ رد کے قائل نہیں بلکہ بیچ جانے والے مال کو بیت المال کا حصہ قرار دیتے ہیں
لیکن یہ بات درست نہیں بلکہ بقیہ مال کو بھی ماں ہی وارث ہوگی (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے دیکھیے سابقہ
2993 باب الرد)

2998- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادٍ.....
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مِيرَاثُهُ
لِأُمِّهِ تَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ
عَنِ الْحَسَنِ لِأُمِّهِ الثَّلْثُ وَبَقِيَّةُ الْمَالِ
لِعَصْبَةِ أُمِّهِ ❷

ابراہیم کہتے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لعان والے کے
بیٹے کی میراث اس کی ماں کو ملے گی اس کی ماں کے عصبہ
اس کی طرف سے دیت دیں گے اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا
حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اس کی ماں کو تہائی ملے گی۔ اور
باقی مال ماں کے عصبہ کو ملے گا۔

فوائد: فائدہ 2993 میں گزرنے والی حدیث کے مطابق عبداللہ رضی اللہ عنہ کا موقف ہی قابل ترجیح
ہے کہ میراث ماں کے عصبہ کی بجائے فقط ماں کو ہی ملے گی البتہ بیچے کے جرم پر دیت اس عورت کے عصبہ ادا
کریں گے۔ (واللہ اعلم)

2999- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.....
أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا
فِي وَلَدِ مَلَاعِنَةَ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَإِخْوَتَهُ
لِأُمِّهِ قَالَ لِلْجَدَّةِ الثَّلْثُ وَلِلْإِخْوَةِ الْفُلْثَانِ
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدَّةِ السُّدُسُ
وَلِلْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ الثَّلْثُ وَمَا بَقِيَ فَلِيبْتِ
الْمَالِ ❸

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے لعان والے کی اولاد کے متعلق کہا: جس نے نانی
اور اخیانی بھائی چھوڑا ہو۔ تو نانی کو تہائی ملے گی اور
بھائیوں کو دو تہائی اور زید بن ثابت نے کہا: ”نانی کو چھٹا
حصہ ملے گا اور اخیانی بھائیوں کو تہائی۔ اور بقیہ بیت المال
میں جمع کروایا جائے گا۔“

❶ حسن: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث، ولد الملاءعة/6/259

❷ حسن لغیره: أخرجه ابن أبي شيبة/11/339(11365) والحاكم/4/341 وابن منصور(119)

❸ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث، ولد الملاءعة/6/258-259 وابن منصور(119)

3000- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحَمِيدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ
تَرِثُهُ أُمُّهُ يَعْنِي ابْنَ الْمَلَاعِنَةِ. ❶

سیدنا یونس اور حمید کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا:
”لعان والے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔“

3001- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.....

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنَّ النَّعْمِيَّ وَالشَّعْبِيَّ
قَالَا تَرِثُهُ أُمُّهُ. ❷

حجاج کہتے ہیں نخعی اور شعبی نے کہا: ”لعان والے کی ماں
اس کی وارث ہوگی۔“

3002- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنٍ عُمَيْرٍ قَالَ
كَتَبْتُ إِلَى أَخٍ لِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ أَسْأَلُهُ
لِمَنْ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ
فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ لِأُمِّهِ
هِيَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَأَبِيهِ وَقَالَ سُفْيَانُ
الْمَالُ كُلُّهُ لِلْأُمِّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ
وَأُمِّهِ. ❸

عبداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے بنو زریق سے
اپنے بھائی کو لکھ کر پوچھا کہ نبی ﷺ نے لعان والے کی
اولاد کے متعلق کس کے لیے فیصلہ کیا؟ اس نے مجھے لکھا کہ
نبی ﷺ نے اس کی ماں کے لئے فیصلہ کیا۔ وہی اس کی
ماں اور باپ کے مرتبہ پر ہے اور سفیان نے کہا: ”تمام مال
ماں کے لئے ہے وہی اس کی ماں اور باپ کے مرتبہ پر
ہے۔“

فوائد: فرمان رسول ﷺ کے مطابق ولد الملاعنة کی ماں اس کی ماں باپ دونوں کے قائم

مقام ہوگی۔ نیز مال سارا ماں کے حصے آئے گا۔

3003- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي ابْنِ
الْمَلَاعِنَةِ تَرَكَ أُمُّهُ وَعَصَبَةُ أُمِّهِ قَالَ
الثُّلُثُ لِأُمِّهِ وَمَا بَقِيَ فَلِعَصْبَةِ أُمِّهِ. ❹

ہشام کہتے ہیں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے
کے بیٹے کے متعلق کہا جس نے اپنی ماں اور ماں کا عصبہ
چھوڑا تو تہائی حصہ اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال
ماں کے عصبہ کے لئے ہے۔“

❶ صحیح: یہ (3005) کے تحت مطولا آئے گی۔

❷ ضعیف: حجاج بن أرطاة ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 11/348 (11405) و عبد الرزاق (12486)

❸ صحیح: أخرجه عبد الرزاق (12477) والحاکم 4/341 والبیہقی فی الفرائض، باب میراث ولد الملاعنة 6/259

❹ صحیح: دیکھئے سنن البیہقی، باب میراث ولد الملاعنة 6/258 وابن ابی شیبہ (11383)

فوائد: اس کی تفصیل (2998) میں گزر چکی ہے۔

3004- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْلَى.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ فِي ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ قَالَا عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ. ①
عمر کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے لعان والے کے بیٹے کے متعلق کہا: ”اس کے عصبہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔“

3005- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْحَلْبِيُّ مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ.....

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِيرَاثُ وَوَلَدِ الْمَلَاعِنَةِ لِأُمِّهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ لَهُ أُخٌ مِنْ أُمِّهِ قَالَ لَهُ السُّدُسُ. ②
یونس کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ”لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔“ میں نے کہا: اگر اس کا اخیانی بھائی ہو۔ انہوں نے کہا: اس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

فوائد: اخیانی بہن یا بھائی اگر اکیلا ہو تو وہ سدس کا مستحق ہوتا ہے لہذا اسے چھٹا حصہ دیا جائے گا۔

3006- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ.....

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ وَوَلَدِ الْمَلَاعِنَةِ لِأُمِّهِ تَرِثُ فَرِصَتَهَا مِنْهُ وَسَائِرُ ذَلِكَ فِي بَيْتِ الْمَالِ. ③
اوزاعی کہتے ہیں زہری نے ہمیں بیان کیا: لعان کرنے والے کی اولاد اپنی ماں کے پاس ہوگی۔ ماں اس کے مال سے اپنا حصہ لے گی۔ اور باقی بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

فوائد: زید رضی اللہ عنہ کی طرح امام زہری رضی اللہ عنہ بھی بیچ جانے والی میراث کو بیت المال میں داخل

کرنے کے قائل ہیں لیکن ان کی یہ بات مرجوح ہے جبکہ ردہی اولیٰ ہے۔

3007- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَلَاعَنَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْتَمِعَا وَدَعَى الْوَالِدُ نَافِعُ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جب میاں بیوی لعان کریں تو ان کو جدا کر دیا جائے گا۔ اور وہ دونوں

① ضعیف: محمد بن ابی لیل حافظ خراب ہے۔ أخرجه عبدلرزاق (12482) والطبرانی فی الکبیر 9/330 (9663)

② صحیح:

③ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/337 (11370)

لَأُمِّهِ يُقَالُ ابْنُ قُلَانَةَ هِيَ عَصْبَتُهُ يَرِثُهَا
 وَتَرِثُهُ وَمَنْ دَعَاهُ لِزَيْنِيَةِ جُلْدًا ❶
 اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور اولاد اپنی ماں کے نام سے پکاری
 جائے گی، کہا جائے گا: فلاں کا بیٹا ہے وہی عصبہ ہوگی اور
 وہی اس کی وارث ہوگی۔ اور بیٹا ماں کا وارث ہوگا اور جو
 اسے کہے زانیہ کا بیٹا ہے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

فوائد:..... یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے بہر حال مسئلہ صحیح ہے یعنی (۱) لعان کے بعد خاوند اور بیوی
 کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی (۲) ولد الملائعہ کے ولدیت کے خانہ میں ماں کا نام لکھا اور پکارا جائے
 گا (۳) مذکورہ بچے کو ولد زانیہ حرام کا نطفہ کہنے والے پر کوڑوں کی حد جاری کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)
 3008۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ.....

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي وَدِّ
 الْمُتْلَاعَيْنِ أَنَّهُ تَرِثُهُ عَصْبَةُ أُمِّهِ وَهُمْ
 يَقُولُونَ عَنْهُ ❷
 شیبانی کہتے ہیں شعبی نے لعان کرنے والے کی اولاد کے
 متعلق کہا: اس کی ماں کے عصبہ اس کے وارث ہوں
 گے۔ اور وہی اس کی طرف سے دیت دیں گے۔

3009۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ.....
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي
 وَدِّ الْمَلَاعِنَةِ هُوَ الْوَدِيُّ لَا أَبَ لَه تَرِثُهُ
 أُمُّهُ وَإِخْوَتُهُ مِنْ أُمِّهِ وَعَصْبَةُ أُمِّهِ فَإِنْ
 قَدَفَهُ قَادِفٌ جُلِدَ قَادِفُهُ ❸
 سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ
 نے لعان کرنے والے کی اولاد کے متعلق کہا: "جس کا باپ
 نہ ہو اس کی ماں، اس کے اخیانی بھائی اور اس کی ماں، کے
 عصبہ اس کے وارث بنیں گے۔ اگر کوئی اس پر زنا کی
 تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔"

3010۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ.....
 عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ
 مِيرَاثِ وَدِّ الْمَلَاعِنَةِ لِمَنْ هُوَ قَالَ
 جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمِّهِ فِي سَبَبِهِ
 نعمان کہتے ہیں کہ مکحول سے لعان کرنے والی کی اولاد کی
 میراث کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کسے ملے گی۔ انہوں نے
 کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے ماں کے لئے مقرر کیا

❶ ضعیف: أخرجه عبدالرزاق (12478) وابن أبي شيبة (11376)340/11

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (11367)336/11

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (8522)561/9

ہے۔ اس کی ماں کی مصیبت اٹھانے کی وجہ سے اس کے اخیانی بھائیوں کے لئے بھی مقرر کیا۔ اور کھول نے کہا: ”اگر ماں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ پھر اس کا بیٹا بھی فوت ہو جائے جو اس کا قرار دیا گیا تھا اس کی میراث اس کے اخیانی بھائیوں کے لئے ہوگی۔ کیونکہ لڑکا اپنے اخیانی بھائیوں کی ماں اور نانا کا ہے۔ اور لڑکے کے نانا کو اپنے نواسے سے چھٹا حصہ ملتا ہے۔ اور نانا اسی مرتبہ میں وارث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ماں کا باپ ہوتا ہے۔ اور اخیانی بھائی اپنی ماں کا اور نانا اپنی بیٹی کا صرف اس لئے وارث ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو مال لڑکے کو ملتا ہے وہ ماں کے ورثاء کو ملے گا۔ اور وہ اکیلے نانا کو ملے گا جب اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔

3011۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کچھ لوگ لعان کرنے والوں کی اولاد کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا لے کر گئے لڑکے کے والد کے عصبہ اس کی میراث کے لئے آئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس کے باپ نے اس سے علیحدگی اختیار کی تھی لہذا تمہیں اس کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا اور اس کی ماں کے لئے اس کی میراث کا فیصلہ کیا۔ اور اسی کو عصبہ قرار دیا۔

لِمَا لَقِيََتْ مِنَ الْبَلَاءِ وَلَا خَوْتَهُ مِنْ أُمِّهِ. وَ قَالَ مَكْحُولٌ فَإِنْ مَاتَتِ الْأُمُّ وَ تَرَكَتْ ابْنَهَا ثُمَّ تَوَفَّى ابْنَهَا الَّذِي جُعِلَ لَهَا كَانَ مِيرَاثُهُ لِإِخْوَتِهِ مِنْ أُمِّهِ كُلُّهُ لِأَنَّهُ كَانَ لِأُمِّهِمْ وَ جَدِّهِمْ وَ كَانَ لِأَبِيهَا السُّدُسُ مِنْ ابْنِ ابْنَتِهِ وَ لَيْسَ يَرِثُ الْجَدُّ إِلَّا فِي هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ أَبُ الْأُمِّ وَإِنَّمَا وَرِثَ الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ أُمَّهُمْ وَ وَرِثَ الْجَدُّ ابْنَتَهُ لِأَنَّهُ جُعِلَ لَهَا فَالْمَالُ الَّذِي لِلْوَلَدِ لِوَرِثَةِ الْأُمِّ وَ هُوَ يُحْرَزُهُ الْجَدُّ وَ حُدَّهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ①

بِسْمَاكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي وَادٍ الْمُتَلَاعِنِينَ فَجَاءَ عَصَبَةُ أَبِيهِ يَطْلُبُونَ مِيرَاثَهُ فَقَالَ إِنَّ أَبَاهُ كَانَ تَبْرًا مِنْهُ فَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ فَقَضَى بِمِيرَاثِهِ لِأُمِّهِ وَ جَعَلَهَا عَصَبَتَهُ. ②

① صحیح: أخرجه ابو داؤد، کتاب الفرائض، باب میراث ابن الملاءنة (2907) والبيهقي في الفرائض، باب میراث ولد

الملاءنة 259/6

② ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب میراث ولدا الملاءنة 258/6

[25]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ الْخُنْثَى

بیچڑے کی میراث کا بیان

3012- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى.....

أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَمَانِيٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ مَنْ وَمَا لِلْمَرْأَةِ مِنْ أَيْهَمَا يُوْرَثُ فَقَالَ مَنْ أَيْهَمَا بَالٌ ①

محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیچڑے کے متعلق کہا: ”وہ جدھر سے پیشاب کرے گا اسی طرح سے وارث ہوگا۔“

فوائد:..... (۱) ”الخنثی“ یہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس میں بیک وقت زنانہ و مردانہ شرمگاہیں پائی جائیں جبکہ اصلاً کوئی بھی صحیح کام نہ کرتی ہو۔ (۲) ان کی میراث ان کی تمیین و تعیین پر ہوگی اگر یہ مردانہ صفات کے حامل ہوں تو مثلاً پستان ابھرے نہ ہوں، چہرے پر داڑھی ہو اور مردانہ شرمگاہ سے پیشاب کرے تو ان کا حکم مردوں والا ہوگا ورنہ عورتوں والا اگر تعیین مشکل ہو تو اسے خنثی مشکل کہا جاتا ہے اور اس کو مرد یا عورت جس صورت میں کم میراث ملے وہ دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3013- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغْبِرَةَ عَنْ شَبَّاحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ عَلِيٍّ فِي الْخُنْثَى قَالَ يُوْرَثُ مِنْ قَبْلِ مَبَالِهِ ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عنث کے متعلق کہا: ”وہ پیشاب کرنے کی طرف سے وارث بنایا جائے گا۔“

3014- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو هَانَءٍ قَالَ سِئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ وَلَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَيْسَ لَهُ مَا لِلْأُنْثَى يُخْرَجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبُولِ وَالْعَائِطِ سِئِلَ عَنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ يَصْفُ حِطًّا

ابو ہانی کہتے ہیں کہ عامر سے اس بچے کے متعلق پوچھا گیا جو اس طرح پیدا ہوا کہ نہ مرد ہے اور نہ عورت نہ اس کی مرد کی طرح شرم گاہ ہے اور نہ عورت کی طرح اس کی ناف سے پیشاب اور پاخانہ نکلتا ہے اس کی میراث کس طرح مقرر ہوگی؟ انہوں نے کہا: ”نصف حصہ مرد کا نصف

① ضعیف: محمد بن علی اپنے پڑاؤے علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

② منقطع ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/349 (11410) وابن منصور (126) و عبد الرزاق (19204)

عورت کا۔“

الدَّكْرُ وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنثَى . ❶

[26]..... بَابُ الْكَلَالَةِ

ایسے شخص کا بیان کہ جس کا باپ اور اولاد نہ ہو

3015- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ إِنِّي سَأَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ أَرَاهُ مَا خَلَا الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ فَلَمَّا اسْتُخْلِيفَ عُمَرُ قَالَ إِنِّي لَا اسْتَحْيِي اللَّهَ أَنْ أُرَدَّ شَيْئًا قَالَهُ أَبُو بَكْرٍ . ❶

شعبي کہتے ہیں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق اپنی رائے سے کہوں گا۔ اور اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے۔ اگر غلط ہو تو وہ میری اور شیطان کی طرح سے ہے۔ میرے خیال میں کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے کہا: ”مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات کو رد کر دوں۔“

فوائد:..... (۱) ”کلالہ“ ایسی میت پر بولا جاتا ہے جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو یہ اکلیل سے مشتق ہے یہ ایسی چیز پر بولا جاتا ہے جو سر کو اطراف کو کناروں سے گھیر لے، کلالہ کو بھی کلالہ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اصول و فروغ میں سے تو کوئی اس کا وارث نہ بنے لیکن اطراف و اکناف سے وارث قرار پائیں (فتح القدر و ابن کثیر) (بحوالہ تفسیر صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ) معلوم ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات درست ہے (۲) ہر طرح کے کمال کی نسبت اللہ کی جانب کرنا یہی طریقہ سلف اور درمیانہ راستہ ہے (۳) اگر کسی بڑے کی رائے کا قرآن و سنت کے خلاف ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی رائے کو ٹھکرا دینا دیوار پر دے مارنا لازم ہے ورنہ اکابر کی رائے کا احترام آدمی کی سمجھداری سے ہے۔ (واللہ الموفق)

3016- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

❶ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة 350/11 (11413) والدارقطني 81/4

❷ منقطع: ضعیف أخرجه عبدالرزاق (19191) والطبري 280/4 والبيهقي الفرائض، باب حجب الأخوة والأخوات من كانوا بالأب والابن وابن الابن 224/6

حَبِيبٌ عَنْ مَرْتَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ
 عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَيْنِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا
 أُعْضِلَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 شَيْءٌ مَا أُعْضِلَتْ بِهِمُ الْكَلَالَةُ. ❶
 عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”صحابہ
 کو اس قدر مشکل کسی بات میں نہ ہوئی جس قدر ان کو کلالہ
 میں مشکل ہوئی۔“

3017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
 مُحَمَّدٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْكَلَالَةُ مَا خَلَا
 الْوَالِدَ وَالْوَالِدَةَ. ❷
 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:
 ”کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔“

3018- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ أَنَّهُ
 كَانَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ
 يُوْرِكُ كَلَالَةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتُ
 لِأُمِّهِ. ❸
 قاسم بن عبد اللہ کہتے ہیں سعد یہ آیت پڑھتے تھے: ”اگر
 مرد یا عورت کلالہ (یعنی جس کا باپ و اولاد نہیں ہے) کے
 وارث ہیں اور اس کی بھائی یا بہن ہیں۔“ (سورۃ النساء:
 ۱۲) سعد نے کہا: اخیانی۔“

فوائد: مذکورہ حدیث میں مذکور بہن، بھائیوں سے مراد اخیانی بہن، بھائی ہیں جن کے ہتھکے کا
 ذکر ہو رہا ہے۔ (واللہ اعلم)

[27]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

ان رشتہ داروں کی میراث کا بیان (جن کا حصہ مقرر نہیں کیا گیا)

3019- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 نَوْفَلٍ.....

أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ
 أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ التَّمَسِّيَّ
 عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا
 عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اس شخص کو تلاش کیا جو ابن جدحہ

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 416/11 (11648)

❷ صحیح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19189) والطبرانی فی التفسیر 284/4 والبيهقي فی الفرائض، باب
 حجب الإخوة والأخوات من كانوا بالأب وابن وابن الأبن 225/6

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 416-417/11 (11650) والطبرانی 287/4

مَنْ يَرِثُ ابْنَ الدَّحْدَاحَةِ فَلَمْ يَجِدْ
وَارِثًا فَدَفَعَ مَالَ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ إِلَى
أَحْوَالِ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ . ❶

کا وارث ہوا انہوں نے کوئی وارث نہ پایا تو ابن دحداحہ کا مال اس کے ماموں کو دے دیا۔

3020- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ.....

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَللَّهِ
وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ
وَارِثٌ مَنْ لَا وَاْرِثَ لَهُ . ❷

طاؤس کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”جس شخص کا کوئی حمایتی نہیں، اللہ اور اس کا رسول اس کے حمایتی ہیں۔ اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔“

ہے۔

فوائد:..... (۱) ایک مؤمن مسلمان کو کبھی بھی اپنے آپ کو تنہا نہیں سمجھنا چاہیے دور نبوی میں اللہ اور اس کے رسول جب کہ آپ کے فوت ہو جانے کے بعد اللہ مسلم کا حمایتی و مددگار ہے (۲) اگر مرنے والا کوئی بھی وارث موجود نہ ہو تو ماموں اس کا وارث قرار پائے گا۔

3021- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ زِيَادٍ قَالَ قَالَ أَبِي عُمَرَ فِي عَمِّ لَأُمِّ
وَعَالِيَةٍ فَأَعْطَى الْعَمَّ لِلْأُمِّ الثَّلَاثِينَ
وَأَعْطَى الْوَالِيَةَ الثَّلَاثَ . ❸

زیاد کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی سوتیلے چچا اور خالہ کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اس کے چچا کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دی۔

فوائد:..... میت کی ماں کا چچا اور خالہ اگرچہ وارث نہیں لیکن وارث کی عدم موجودگی میں خالہ کو ماں کا حصہ ایک تہائی جب کہ اس کے چچا کو بطور عصبہ (3/2) تہائی دے دیا معلوم ہوا ترکہ میت کے ورثہ یا پھر ان کے نہ ہونے پر دوسرے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا ان کی عدم موجودگی میں بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا۔

3022- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ.....

❶ منقطع ضعیف

❷ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الحال (2105) و عبدالرزاق (19124) وابن منصور (171)

❸ اسنادہ جید: زیادہ بن عیاض کو ابن حبان نے الثقات 4/368 میں ذکر کیا ہے جب کہ بخاری و ابن ابی حاتم اس پر خاموش ہیں۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 260/11 (11161) وابن منصور (153) و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) 4/399

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
أَعْطَى الْخَالََةَ الثَّلَاثَ وَالْعَمَّةَ الثَّلَاثِينَ .^❶
حسن کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے خالہ کو ایک
تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی دی۔

3023. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ غَالِبِ بْنِ
عَبَّادٍ.....

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرِ النَّهْشَلِيِّ قَالَ أَتَى
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِي خَالَاتِهِ
وَعَمَّةٍ فَقَامَ شَيْخُ فَقَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْخَالََةَ الثَّلَاثَ
وَالْعَمَّةَ الثَّلَاثِينَ قَالَ فَهَمَّ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ
ثُمَّ قَالَ أَيْنَ زَيْدٌ عَنْ هَذَا .^❷
قیس بن حبتہ نہشلی کہتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے
پاس کوئی آدمی خالہ اور پھوپھی کے متعلق پوچھنے آیا تو ایک
بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو
تہائی دی۔ تو عبد الملک نے اسے لکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر
انہوں نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہ معلوم
ہوتا؟

3024. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْخَالََةُ
بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَالْعَمَّةُ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ
وَبِنْتُ الْأَخِ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ وَكُلُّ رَجْمٍ
بِمَنْزِلَةِ رَجْمِهِ الَّتِي يُدْلَى بِهَا إِذَا لَمْ
يَكُنْ وَاِرْكٌ ذُو قَرَابَةٍ .^❸
مسروق کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”خالہ ماں کے مرتبہ پر
ہے اور پھوپھی باپ کے مرتبہ پر ہے اور بھتیجی بھائی کے مرتبہ
پر ہے اور ہر رشتہ دار جب وارث رشتہ دار نہ ہو تو اس رشتہ
دار کے مرتبہ پر ہوگا جس کے ذریعے اسے میت سے تعلق
ہوگا۔“

فوائد: یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن سابقہ صحیح آثار سے اسی موقف کا راجح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[28]..... بَابُ الْعَصْبَةِ

عصبہ کے متعلق

3025. أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاتَةَ قَالَ.....

❶ حسن تک سند ”صحیح“ ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19113) وابن ابی شیبہ 261/11 (11168)

❷ ضعیف جداً: أخرجه عبدالرزاق 19112

❸ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19115) وابن منصور (155) والبیہقی فی الفرائض، باب من قال

یتورث ذوی الأرحام 217/6

ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طاوعون، عمواس (یا زمانہ اسلام میں طاعون) والوں میں فیصلہ کیا کہ جب وہ باپ کی طرف سے برابر کے رشتہ دار ہوں تو ماں کی اولاد مقدم ہوگی۔ اور جب کوئی دوسرے سے باپ کے زیادہ قریب ہو تو مال کے وہی زیادہ حق دار ہیں۔

حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي أَهْلِ طَاعُونٍ عَمَوَاسٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا مِنْ قَبْلِ الْأَبِ سَوَاءً فَبَنُو الْأُمِّ أَحَقُّ وَإِذَا كَانَ بَعْضُهُمْ أَقْرَبَ مِنْ بَعْضٍ بِأَبٍ فَهَمُّ أَحَقُّ بِالْمَالِ. ❶

فوائد: معلوم ہوا بھائی بھی عصبہ ہوتے ہیں جب باپ کی طرف سے برابر ہوں تو باپ اور ماں کی اولاد (سگے بھائی) زیادہ حقدار ہونگے اسی طرح جو باپ کا زیادہ قریبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ مستحق ہوگا۔

3026- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں پیامہ کے دن ابو حذیفہ کے غلام سالم قتل کئے گئے۔ تو ان کی میراث دو سو درہم کو بیٹی سیدنا عمر رضی اللہ عنہا نے کہا: ”مال اس کی ماں کے لئے روک رکھو حتیٰ کہ وہ سب مال پالیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أُصِيبَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ الْيَسَامَةِ فَبَلَغَ مِيرَاثَهُ مَائَتِي دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ أَحْبَسُوهَا عَلَيَّ أُمِّي حَتَّى تَأْتِيَّ عَلَى آخِرِهَا. ❷

فوائد: پوتا میراث میں سے حصہ پائے گا جب کہ نواسہ اس کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے میراث میں اس کا کوئی حصہ مقرر نہیں۔ (واللہ اعلم)

3027- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اخیانی بھائی آپس میں وارث ہوں گے سوتیلے بھائی وارث نہ ہوں گے آدمی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا نہیں۔“

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمَّهُ دُونَ أُخِيهِ لِأَبِيهِ. ❸

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب من قال يتورث ذوى الارحام/6/239

❷ اسنادہ قوی: أخرجه عبدالرزاق (16337) ❸ حسن: أخرجه ابن ماجه في الفرائض، باب ميراث العصبه (2739)

3028- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ
عُمَرَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا تَرَكَ ابْنَ ابْنَتِهِ
أَبِيْرْتُهُ قَالَ لَا . ❶
نعمان بن سلام کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے
بتائے اگر ایک آدمی نے نواسہ چھوڑا کہ وہ اس کا وارث ہو
گا؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

3029- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ.....

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ الْأُمُّ عَصَبَةٌ مِنْ لَا عَصَبَةَ
لَهُ وَالْأَخْتُ عَصَبَةٌ مِنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ . ❷
عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا عصبہ نہیں اس کی عصبہ
ماں ہے اور جس کے عصبہ نہیں اس کی عصبہ بہن ہے۔

3030- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ
لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ . ❸
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:
”حصے حصہ داروں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ قریبی رشتہ
دار مرد کے لئے ہے۔“

فوائد:..... فرائض یعنی مقررہ حصے ورثہ میں تقسیم کر دینے کے بعد بقیہ بچ جانے والا سارا مال قریبی

مذکر کو دے دیا جائے گا جسے علم المیراث میں عصبہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

[29]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَهْلِ الْإِسْلَامِ

مشرك اور مسلمان کی میراث کا بیان

3031- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَنَّ عَمَّةً لَهُ
تُوفِيَتْ يَهُودِيَّةً بِالْيَمَنِ فَذَكَرَ ذَلِكَ
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ
النَّاسِ إِلَيْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا . ❹
محمد بن اشعث کہتے ہیں ان کی یہودیہ پھوپھی یمن میں
فوت ہوئی انہوں نے اس بات کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب
سے کیا انہوں نے کہا: ”اس کے وارث اس کے مذہب
کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی ہوگا۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 286/11 (11245)

❷ منقطع ضعیف: ابراہیم نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا، أخرجه ابن منصور (166)

❸ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث الولد من ابیه وامه (6732) و مسلم، کتاب الفرائض، باب

الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا (1615)

❹ حید: أخرجه مالك في الفرائض، باب میراث اهل الملل (12) و عبدالرزاق (9859) و ابن ابی شیبہ (372/11)

(11490)

فوائد: ثابت ہوا کوئی مسلمان کسی کافر اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا بلکہ میت

کے ہم مذہب ہی آپس میں وارث ٹھہریں گے۔

3032- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلَمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ مَاتَتْ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَآتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَهْلُ دِينِهَا يَرِثُونَهَا. ①

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوئی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا: ”وہ اس کے وارث اس کے مذہب کے لوگ ہوں گے۔“

3033- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَهْلُ الشِّرْكِ لَا نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا. ②

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”شُرکوں کے نہ ہم وارث بنیں گے اور نہ ہی وہ ہمارے وارث بنیں گے۔“

3034- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عَيْسَى الْخَطَّاطِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالُوا لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ دِينَيْنِ. ③

شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تینوں نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے۔“

3035- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ. ④

عامر کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہ ہوں گے۔“

فوائد: ایک تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ کافر و مسلم باہم وارث نہیں بنیں گے دوسرا اس کے ظاہری

مفہوم سے یہ بات بھی مترشح ہے کہ کفار بھی جب ان کی ملت دین ایک نہیں ہوگا وہ آپس میں وارث نہیں

① صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (11484)370/11 وعبدالرزاق

② ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (9856- 19294) وابن منصور (141)

③ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (9871)

④ متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب الفرائض، باب لا یرث الکافر المسلم والمسلم الکافر (6764) و رواه مسلم فی

الفرائض (1614)

نہیں گے یہی قول امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (الروضۃ النندیۃ 2/706)

3036- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا نَرِيكَ أَهْلَ الْكِتَابِ سَيِّدَنَا جَابِرٌ رضي الله عنه نے فرمایا: ”نہ ہم اہل کتاب کے وارث وَلَا يَرْتُونَا إِلَّا أَنْ يَمُوتَ لِلرَّجُلِ عَبْدُهُ ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔ اس کے علاوہ أَوْ أُمَّتُهُ. ❶ کہ آدمی کا غلام یا لونڈی مر جائے (تو وہ اس کا وارث ہو گا)۔“

فوائد: مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بات درست ہے غلام یا لونڈی چونکہ بندے کا مال ہوتا ہے تو وہ مال کی طرح ہی اس کا مالک ہوتا ہے چاہے وہ غلام کا نفس اس کی ذات ہو یا مال و سامان۔

3037- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيِّدَنَا جَابِرٌ رضي الله عنه کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا نَرِيكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرْتُونَا إِلَّا الرَّجُلُ يَرِيكَ عَبْدُهُ أَوْ أُمَّتُهُ)). ❷ وارث ہوں گے مگر آدمی اپنے غلام یا لونڈی کا وارث ہو گا۔“

3038- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يُورَثُ مَسْرُوقٌ رضي الله عنه کہتے ہیں کہ معاویہ رضي الله عنه مسلمان کو کافر کا الْكُافِرِ وَلَا يُورَثُ الْكُافِرِ وارث بناتے تھے۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بناتے مِنَ الْمُسْلِمِ قَالَ قَالَ مَسْرُوقٌ وَمَا تھے۔ مسروق رضي الله عنه کہتے ہیں: ”اس سے زیادہ محبوب حَدَّثَ فِي الْإِسْلَامِ قِصَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ میرے نزدیک اسلام میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔“ ابو محمد سے كَهِتُ قَبِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ: تَقُولُ بِهَذَا قَالَ کہا گیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ لَا. ❸

❶ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة 373/11 (11495)

❷ ضعیف

❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 374/11 (11497) وابن منصور (147)

فوائد: ابو محمد رضی اللہ عنہ کی رائے ہی سنت کے قریب ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں (لا یتوارث

اہل ملتین) کے الفاظ اس پر شاہد ہیں نیز عمر رضی اللہ عنہ کا محمد بن اشعث رضی اللہ عنہ کے لیے فیصلہ اس کا شاہد ہے۔

3039- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ

عامر کہتے ہیں معزلة بنت حارث یمن میں فوت ہوئی اور وہ یہودیہ تھی اشعث بن قیس ان کی میراث کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ان کی پھوپھی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یہ تمہارا حق نہیں ہے اس کے مذہب کا قریبی رشتہ دار اس کا وارث ہوگا“ دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوتے۔“

عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الْمُعْزَلَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تُوَفِّقَتْ بِالْيَمَنِ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَرَكَبَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَتْ عَمَّتَهُ، إِلَى عُمَرَ فِي مِيرَاثِهَا فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ. ❶

3040- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

انس بن سیرین کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ”دو مختلف مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے اور نہ ہی لا وارث کو محبوب کریں گے۔“

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ شَتَّى وَلَا يَحُجُّبُ مَنْ لَا يَرِثُ. ❷

3041- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔“

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. ❸

3042- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ

ابو معشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”جب فوت ہونے والا فوت ہو گیا تو حقداروں کا حق ثابت ہو گیا۔ اور جو شخص

عَنْ أَبِي مَعْشَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ وَجَبَتْ الْحُقُوقُ لِأَهْلِهَا

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (144)

❷ منقطع ضعيف: أخرجه ابن منصور (138) الكافر ولا الكافر المسلم (6764) ومسلم في الفرائض (1614)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب الفرائض، باب لا یرث المسلم

وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ أَسْلَمَ أَوْ أُعْتِقَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَمَ الْمِيرَاثُ شَيْئًا. ①
وراثت تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو یا اسے آزاد کیا گیا تو اس کے لئے انہوں نے کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔“

3043- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ.....

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْكُافِرُ وَلَا الْكُافِرُ الْمُسْلِمَ. ②
سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔“

3044- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَثْمَانَ.....

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْكُافِرُ وَلَا الْكُافِرُ الْمُسْلِمَ)) ③.
سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔“

[30]..... بَابُ الْمَكَاتِبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کا بیان

3045- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلْمَكَاتِبِ مِيرَاثٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَكَاتِبِهِ. ④
مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: ”مال معین ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کے لیے اس وقت تک میراث نہیں جب تک اس کی مکاتبت کے مال سے اس کے ذمہ کچھ بھی قرض باقی ہو۔“

فوائد: (۱) ”مکاتب“ ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے مالک سے لکھت پڑت کر لی ہو کہ اتنی رقم کی ادائیگی کی عوض میں آزاد ہو جاؤنگا۔ (۲) معلوم ہوا ادائیگی مکمل ہونے تک وہ غلام ہی رہے گا اور

① صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 424/11 (11675) وعبد الرزاق (9889)

② صحیح: (3041) حدیث ہی مکرر ہے۔

③ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

④ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

وارث نہیں بنے گا کیونکہ غلام کسی رشتہ دار کا وارث نہیں بن سکتا۔

3046- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ

عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ لَهُ بَنُونَ قَدْ أُعْتِقَ
مِنْ بَعْضِهِمُ الْبِصْفُ وَمِنْ بَعْضِ الثَّلَاثِ
وَمِنْ بَعْضِ الرَّبْعِ قَالَ لَا يَرِثُونَ حَتَّى
يُعْتَقُوا. ①

عطاء سے اس شخص کے متعلق مروی ہے کہ جس کے چند بیٹے ہوں اور بعض کا نصف حصہ آزاد ہوا ہو اور بعض کا تہائی اور بعض کا چوتھائی تو لڑکے کے وارث نہ ہوں گے حتیٰ کہ وہ پورے پورے آزاد ہو جائیں۔“

فوائد: یعنی ایک آدمی کے کئی بیٹے غلام ہیں اب وہ ان کی آزادی کے لیے ادائیگی کر رہا ہے بعض کی آدمی رقم ادا کر دی ہوئی ہے جب کہ بعض کی تہائی اور بعض کی چوتھائی، چونکہ ان میں کوئی بھی ابھی مکمل آزاد نہیں ہوا لہذا ان میں سے کوئی بھی باپ کی وفات پر وارث نہیں بن سکتا۔

3047- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ
اشْتَرَى ابْنَهُ فِي مَرَضِهِ قَالَ إِنْ خَرَجَ
مِنَ الثَّلَاثِ وَرَثَتُهُ وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ
السَّعَابَةُ لَمْ يَرِث. ②

حماد کہتے ہیں ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنے مرض میں اپنے بیٹے کو خرید لیا اگر وہ تہائی آزاد ہو گیا تو وہ اس کا وارث ہوگا اور اگر اسے کمانا پڑا تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

فوائد: کوئی بیمار آدمی اپنے غلام بیٹے کی ادائیگی کرتا ہے وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال سے ہی آزاد ہو جاتا ہے تو آزاد ہونے کی بناء پر وہ وارث ہوگا لیکن اگر ادائیگی مکمل نہیں ہو سکی بیٹے کو آزادی کے لیے مشقت وہ مزدوری کرنا پڑی تو لازماً ابھی اس کی غلامی باقی ہے ایسی حالت میں وہ وارث نہیں بن سکتا۔ (واللہ اعلم)

3048- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
حَسَنَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ (11872) وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ (16485)

حسن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ”مکاتب

① صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (614) 149/6 (15722) وعبد الرزاق (15722) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) 111/3 والبيهقي مرفوعاً في المكاتب، باب المكاتب عبد مایقی علیہ درہم 342/10 اس کی سند حسن ہے۔

② صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11872) 177/11 (11872) وعبد الرزاق (16485)

قَالَ حَدُّ الْمَكَاتِبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ كِي حَدِّ (حالت) غلام کی طرح ہے حتی کہ وہ آزاد ہو
حَتَّى يُعْتَقَ. ❶
جائے۔“

فوائد: جب مکاتب مکمل آزاد نہ ہونے کی بناء پر وارث نہیں بن سکتا تو اس پر آزاد والی حد بھی
نہیں لگائی جاسکتی لہذا اس پر غلام والی حد ہی جاری ہوگی (واللہ اعلم)
[31]..... بَابُ الْوَلَاءِ

ولاء کا بیان

3049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ.....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
(الْمَوْلَى أَخٌ فِي الدِّينِ وَنِعْمَةٌ أَحَقُّ
النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ أَقْرَبُهُمْ مِنَ الْمُعْتَقِ) . ❷
زہری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آزاد کردہ غلام
دینی بھائی ہے اور اس کی میراث کا مستحق وہ شخص ہے جو
آزاد کرنے والے کے سب سے زیادہ قریب ہو۔“

فوائد: (۱) ”الولاء“ آزاد کرنے والے اور ہونے والے کے درمیان پیدا ہونے والے رشتے
کو کہتے ہیں نہ تو یہ ہبہ کی جاسکتی ہے اور نہ بیٹی جاسکتی ہے (۲) ”مولى“ آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے
اس کا مقام عام اہل اسلام جتنا ہوتا ہے ﷺ آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ نہ ہوں تو اس کے مال کا مستحق اس
کو آزاد کرنے والا یا اس کے قریبی عزیز ہوں گے۔

3050- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ
بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أُعْتِقَ
مَمْلُوكًا ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلَى وَالْمَمْلُوكُ
وَتَرَكَ الْمُعْتِقُ أَبَاهُ وَأَبْنَهُ قَالَ أَلَا الْمَالُ
لِلْأَبْنِ ❸
منصور حسن سے اور محمد بن سالم، شعبی سے روایت کرتے
ہیں کہ ان دونوں نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے ایک
غلام آزاد کیا پھر وہ اور غلام دونوں مر گئے اور آزاد کرنے
والے نے اپنا باپ اور بیٹا چھوڑا تو (حسن اور شعبی)
دونوں کا کہنا ہے وہ مال بیٹے کو ملے گا۔“

فوائد: معتق آزاد کرنے والے کی عدم موجودگی میں ولاء کا مستحق اس کا بیٹا یا پوتا ہوگا نیز آئندہ

❶ صحیح: اس کی شاہد ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ابن ابی شیبہ 6/148 (611) میں اور طحاوی (شرح معانی الآثار) 111/3 میں۔

❷ صحیح: دیکھئے مقدمہ فتح الباری (ص: 455) وأخرجه والبيهقي في المکاتب، باب الولاء لکبر 304/10

❸ صحیح: ابی الحسن أخرجه ابن منصور (262) وابن ابی شیبہ 11/394 (11565)

حدیث ملاحظہ کیجیے۔

3051- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ تَرَكَ أَبَاهُ وَابْنَ ابْنِهِ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِابْنِ الْإِبْنِ. ❶
زید بن ثابت سے اس آدمی کے متعلق مروی ہے: ”جس نے اپنا باپ اور پوتا چھوڑا ولاء پوتے کو ملے گی۔“

3052- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ حَدَّثَنَا حُصَيْفٌ.....

عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا ثُمَّ تَوَقَّيْتُ وَتَرَكَتُ ابْنَهَا وَأَخَاهَا ثُمَّ تَوَقَّيْتُ مَوْلَاهَا فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ ابْنَ الْمَرْأَةِ وَأَخُوهَا فِي مِيرَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِيرَاتُهُ لِابْنِ الْمَرْأَةِ)). فَقَالَ أَخُوهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّهُ جَرَّ جَرِيْرَةً عَلَيَّ مِنْ كَانَتْ قَالَ عَلَيْكَ. ❷
زیاد بن ابومریم کہتے ہیں ایک عورت اپنا غلام آزاد کر کے فوت ہوگئی اور اس نے اپنا ایک بیٹا اور بھائی چھوڑا پھر اس کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا۔ عورت کا لڑکا اور اس کا بھائی اس کی میراث کے متعلق پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث عورت کے بیٹے کو ملے گی۔“ اس کے بھائی نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس نے کوئی جرم کیا ہوتا تو وہ کس کے ذمہ ہوتا؟ آپ نے فرمایا: ”تیرے ذمہ ہوتا۔“

فوائد: معلوم ہوا ”ولاء“ آزاد کردہ غلام کے مال کا مستحق معتنق کی عدم موجودگی میں اس کا بیٹا

ہوگا البتہ اس کے جرم کی پوچھ گچھ وہ بڑوں سے ہوگی۔

3053- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ.....

أَخْبَرَنَا مُعْيِرَةُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى فَتَرَكَ الْمُعْتَقُ أَبَاهُ وَابْنَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ كَذَا وَمَا بَقِيَ فَلِابْنِهِ. ❸
مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنا غلام آزاد کیا پھر وہ خود بھی فوت ہو گیا اور اس کا غلام بھی فوت ہو گیا۔ اور آزاد کرنے والے نے اپنا باپ اور بیٹا چھوڑا انہوں نے کہا: ”اس کے باپ کو اتنا ملے گا اور بقیہ اس کے بیٹے کا ہے۔“

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة (393/11 11566) وعبدالرزاق (16298)

❷ حسن: إرواء الغليل (1697) وعبدالرزاق 35/9

❸ صحيح: أخرجه ابن منصور (261) وابن أبي شيبة (393/11 11567) وعبدالرزاق (11257, 16297)

فوائد: موجودہ اثر کے برعکس سابقہ آثار کو ہی وجہ ترجیح پائے جانے کی بناء پر ترجیح حاصل ہوگی۔

3054- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَادًا
شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد دونوں سے سنا وہ فرماتے
تھے: "سارا مال بیٹے کو ملے گا۔" ❶

3055- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى
الْبُقَيْعِ فَرَأَى رَجُلًا يَبِيعُ فَاتَاهُ فَسَاوَمَ
بِهِ ثُمَّ تَرَكَهُ فَرَأَاهُ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ
ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي
اشْتَرَيْتُ هَذَا فَأَعْتَقْتُهُ فَمَا تَرَى فِيهِ
فَقَالَ ((هُوَ أَحْوَكُ وَمَوْلَاكَ)).
قَالَ مَا تَرَى فِي صُحْبَتِهِ فَقَالَ: ((إِنْ
شَكَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ وَشَرُّكَ وَإِنْ
كَفَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ وَشَرُّ لَكَ)).
قَالَ مَا تَرَى فِي مَالِهِ قَالَ: ((إِنْ مَاتَ
وَلَمْ يَتْرِكْ عَصَبَةً فَأَنْتَ وَارِثُهُ)). ❷

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف گئے
ایک آدمی وہاں فرخت کیا جا رہا تھا آپ نے وہاں جا کر
اس کی قیمت لگائی پھر اسے چھوڑ دیا۔ پھر اسے کسی اور آدمی
نے دیکھا تو اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر اسے لے
کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: "میں نے اسے خرید کر
اسے آزاد کیا ہے آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟"
آپ نے فرمایا: "وہ تیرا بھائی اور تیرا آزادہ کردہ غلام
ہے۔" اس نے کہا: اس کی صحبت کے متعلق آپ کا کیا
خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر وہ تیرا شکر کرے تو وہ اس
کے لئے بہتر ہے اور تیرے لئے برا ہے اگر تیری ناشکری
کرے تو وہ تیرے لئے بہتر اور اس کے لئے برا ہے۔"
اس نے کہا: "اس کے مال کے متعلق آپ کا کیا خیال
ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر وہ مر جائے اور عصبہ نہ چھوڑے
تو تو اس کا وارث ہوگا۔"

3056- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَبَانًا أَشْعَثُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ ابْنَةَ حَمْرَةَ
أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ

❶ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/394 (11570) و عبد الرزاق (16267)

❷ ضعیف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب الميراث بالولاء 6/240، و عبد الرزاق (16214)

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ حمزہ کی بیٹی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اس نے اپنی ایک بیٹی حمزہ کی ایک بیٹی اور اپنی آزاد کرنے والی چھوڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کی اپنی بیٹی اور حمزہ کی بیٹی آزاد کرنے والی میں نصف نصف تقسیم کر دی۔

وَمَوْلَاتِهِ بِنْتُ حَمْزَةَ فَفَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِيرَاثَهُ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاتِهِ بِنْتُ حَمْزَةَ نِصْفَيْنِ . ❶

فوائد: آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ موجود ہیں تو اس کے ترکے کے وہ مستحق ہوں گے لیکن اگر

ان میں کوئی عصبہ نہیں ہے اور مال بچ گیا ہے تو وہ معتق آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

3057- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ

شموس کندریہ کہتی ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے والد کے متعلق بیان کیا جنہوں نے میرے اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ چھوڑا۔ آدھا مال مجھے اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

عَنْ شُمُوسَ الْكِنْدِيَّةِ قَالَتْ قَاصِيْتُ إِلَى عَلِيٍّ فِي أَبِي مَاتٍ فَلَمْ يَدَعْ أَحَدًا غَيْرِي وَمَوْلَاهُ فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَأَعْطَى مَوْلَاهُ النِّصْفَ . ❷

3058- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ

ابوالکنود کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکی اور آزاد کرنے والا لایا گیا۔ انہوں نے آدھا لڑکی کو دیا اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

عَنْ أَبِي الْكُنُودِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى بِابْنَةٍ وَمَوْلَى فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْمَوْلَى النِّصْفَ قَالَ الْحَكَمُ فَمَنْزِلِي هَذَا نَصِيبُ الْمَوْلَى الَّذِي وَرَثَهُ عَنْ مَوْلَاهُ . ❸

3059- أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَشْعَثَ

حکم کہتے ہیں عبدالرحمن بن مدج فوت ہوئے۔ اور اپنی بیٹی اور آزاد کرنے والے چھوڑے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آدھا ان

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُدْلِجٍ أَنَّهُ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوْلِيَهُ

❶ صحیح بالشواہد: أخرجه ابن ابی شیبہ (885) والبیہقی 241/6 مزید کیجئے شرح معانی الآثار 401/4

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 267/11 (11186) وابن منصور (176)

❸ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 268/11 (11188)

فَأَعطَى عَلِيٌّ ابْنَتَهُ النَّصْفَ وَمَوَالِيَهُ
کی بیٹی کو دیا اور آدھا ان کے آزاد کرنے والوں کو۔“
النِّصْفَ ❶.

3060- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ.....
شمس کہتی ہیں ان کے والد فوت ہوئے تو سیدنا علیؑ نے نصف ان کی بیٹی کو دیا اور نصف ان کے آزاد کرنے والوں کو۔“

3061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ.....
ہم بن دینار کہتے ہیں کہ ابراہیم سے دو بہنوں کے متعلق پوچھا گیا جن میں سے ایک نے اپنے والد کو خرید کر آزاد کیا پھر والد فوت ہوا تو انہوں نے کہا ان دونوں کو دو تہائی ملے گی کتاب اللہ میں بھی ان کا یہی حصہ ہے اور جو باقی ہے وہ آزاد کرنے والی کو ملے گا دوسری کو نہیں ملے گا۔

فوائد:..... یہ اثر اگر چہ ضعف کا حامل ہے بہر حال ترکہ کی تقسیم مذکورہ تقسیم کے مطابق ہی ہوگی۔
نیز یاد رہے کہ غلام محرم قرہبی رشتے دار کے خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

3062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ.....
اشعث کہتے ہیں شعبی نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنے والد کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا۔ اور اس نے چار بیٹیاں چھوڑیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے، فرمایا: لڑکی کا اس پر کچھ احسان نہیں انہیں دو تہائی ملے گی اور وہ بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

فوائد:..... باقی ماندہ حصہ معقہ کو دینا ہی صحیح معلوم ہوتا ہے لہذا سابقہ اثر والا مسئلہ درست ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ صحیح: أخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/204 والبیہقی فی الفرائض، باب میراث بالولاء 6/241

❷ ضعیف: السُّمُوسُ مجهول ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 11/268 (11187)

❸ ضعیف: أشعث ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (16215) یہ سند زہری تک صحیح ہے۔

❹ ضعیف: دارمی منفرد ہیں۔

[32]..... بَابُ فِيمَنْ أُعْطِيَ ذَوِي الْأَرْحَامِ دُونَ الْمَوَالِي

آزاد کرنے والوں کے علاوہ ذوی الارحام کو میراث دینے والے شخص کا بیان

3063- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

حیان بن سلمان کہتے ہیں میں سوید بن غفلہ کے پاس تھا۔ ان کے پاس کسی آدمی نے آ کر اس شخص کی میراث کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیٹی اور بیوی چھوڑی تھی۔ انہوں نے کہا: میں تم سے علیؓ کا فیصلہ بیان کروں گا اس نے کہا: مجھے علیؓ کا فیصلہ کافی ہے۔ انہوں نے کہا: سیدنا علیؓ نے اس کی بیوی کے لئے آٹھویں حصے کا فیصلہ کیا۔ اور نصف اس کی بیٹی کے لئے۔ پھر بقیہ اس کی بیٹی کو واپس کر دیا۔

عَنْ حَيَّانِ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأَمْرَأَتَهُ قَالَ أَنَا أَنْبُئُكَ قَضَاءَ عَلِيٍّ. قَالَ حَسْبِي قَضَاءُ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى عَلِيٌّ لِأَمْرَأَتِهِ الثُّمْنَ وَلَا بِنْتِهِ النِّصْفَ ثُمَّ رَدَّ الْبَقِيَّةَ عَلَى ابْنَتِهِ. ①

فوائد:..... باقی ماندہ مال کو مولیٰ کے ورثہ پر لوٹانے کی بجائے اس کے آزاد کرنے والے کو دینا یہی زیادہ

اولیٰ ہے (ان شاء اللہ) جیسا کہ (3057) میں شمس کندیہ بارے علیؓ کا فیصلہ گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3064- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

ابراہیم سے نقل کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی ایک آزاد لونڈی فوت ہو گئی۔ اس نے مال چھوڑا میں نے ابراہیم سے کہا تو انہوں نے کہا: اس کے رشتہ دار موجود ہیں۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مَوْلَاةً لِإِبْرَاهِيمَ تُوَفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَالًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ إِنَّ لَهَا ذَا قَرَابَةٍ. ②

[33]..... بَابُ الْوَلَاءِ لِلْكَبْرِ

ولاء بڑے شخص کو ملے گی

3065- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ.....

① صحیح: حبان بن سلمان، اس کو ابن ابی حاتم نے (الجرح والتعديل) 3/245 میں ابن معین کی جانب سے نقد قرار دیا ہے۔

أخرجه ابن ابی شیبہ 11/273 (11208) والفسوی فی المعرفة والتاریخ 3/191 وأخرجه البیهقی فی الفرائض 6/242

② صحیح: أخرجه ابن منصور (182) وعبدالرزاق (16196)

شععی کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور میرا خیال ہے کہ شععی نے عبد اللہ کا بھی ذکر کیا ان سب نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ بڑے سے مراد وہ شخص ہے جو والدین کے واسطے سے زیادہ قریب ہو۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ يَعْنُونَ بِالْكَبِيرِ مَا كَانَ أَقْرَبَ بِأَبٍ أَوْ أُمٍّ ❶

فوائد: مذکورہ مسئلے میں تقریباً سبھی آثار ضعف سے خالی نہیں جب کہ اس کے برعکس زید رضی اللہ عنہ

سے (3-51) میں گزر چکا ہے کہ انہوں نے معتق کے باپ اور پوتے میں سے پوتے کو ولاء کا مستحق ٹھہرایا یہی بات راجح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے (واللہ اعلم)

3066- حَدَّثَنَا يَزِيدٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ

عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف فلیبہ بنت سمعان کے متعلق لکھا گیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے اس نے اپنا حقیقی بھائی اور سوتیلا بھتیجا چھوڑا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: اس کی ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي شَأْنِ فُلَيْبَةَ بِنْتِ سَمْعَانَ أَنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ ابْنَ أُخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَابْنَ أُخِيهَا لِأَبِيهَا فَكَتَبَ عُمَرُ إِنَّ الْوَلَاءَ لِلْكَبِيرِ ❷

3067- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

سیدنا علی اور زید رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ عبد اللہ اور شریح نے کہا: وارثوں کو ملے گی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا قَالَا الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَشَرِيحٌ لِلْوَرَثَةِ ❸

3068- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنْ أَشْعَثَ

شععی کہتے ہیں سیدنا عمرو اور عبد اللہ اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے ولاء کا فیصلہ بڑے شخص کیلئے کیا۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَضَى عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ لِلْكَبِيرِ بِالْوَلَاءِ ❹

3069- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيحٌ

❶ ضعیف: أخرجه البيهقي في الولاء باب الولاء للكبير 303/10

❷ صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ترتيب العصابة 239/6

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 404/11 (11607) وابن منصور (268)

❹ ضعیف: احدث ضعیف ہے۔

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوِّفِيَتْ
فُكَيْهَةُ بِنْتُ سَمْعَانَ وَتَرَكَتْ ابْنَ أُخِيهَا
لِأَبِيهَا وَبَنِي بَنِي أُخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا
فَوَرَّتْ عُمَرُ بِنِي أُخِيهَا لِأَبِيهَا. ❶

اشعث کہتے ہیں ابن سیرین نے کہا: فکیہہ بنت سمعان فوت ہوگئی اس نے اپنے علاقے بھتیجے اور حقیقی بھتیجوں کے بیٹے چھوڑے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سوتیلے بھتیجے کو وارث ٹھہرایا۔

3070- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ
أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا عمر اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

3071- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعْبِرَةَ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي أَحْوَيْنَ وَرِثًا مَوْلَى
كَانَ أَعْتَقَهُ أَبُوهُمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا
وَتَرَكَ وَلَدًا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ
وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُونَ الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم ان دو بھائیوں کے متعلق کہتے تھے۔ جو آزاد کردہ غلام کے وارث ہوئے، جن کو ان کے والد نے آزاد کیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور اس نے ایک بیٹا چھوڑا ”کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔“

3072- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ.....

سَمِعْتُ مَطْرًا الْوَرَّاقَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ
وَعَلِيٌّ الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ. ❹

مطرو راق کہتے ہیں کہ سیدنا عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔“

3073- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى عَنْ رَوْحِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْوَلَاءُ
لِلْكَبِيرِ. ❺

ابن طاؤس کہتے ہیں کہ: ”ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔“

3074- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ.....

❶ ضعیف: سابقہ (3066) آئندہ (3072) اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 404/11 (11606) والبیہقی فی الولاء، باب الولاء للکبیر 303/10

❸ ضعیف: أخرجه ابن منصور (266)

❹ منقطع ضعیف: البشیر جملہ حسن سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔

❺ مدلس، ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 405/11 (11610)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ ❶
 ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔“

[34]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ
 کسی دوسرے سے دوستی کرنے والے شخص کا بیان

3075- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....
 عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَسُفْيَانَ عَنْ
 يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوَالِي
 الرَّجُلَ قَالَا هُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ
 سُفْيَانُ وَكَذَلِكَ نَقُولُ ❷
 مطرف شعبی سے اور یونس حسن سے روایت کرتے ہیں کہ
 انہوں نے اس شخص کے متعلق کہا جو کسی سے دوستی کرے کہ
 وہ بھی مسلمانوں کا ایک آدمی ہے۔ سفیان کہتے ہیں: ”ہمارا
 بھی یہی قول ہے۔“

3076- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ
 قَالَ.....

سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
 السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ يُسَلِّمُ
 عَلَيَّ يَدِي رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ
 بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)) ❸
 تمیم داری کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے
 پوچھا: یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق شرعی طریقہ کیا ہے
 جو کافر ہو اور مسلمانوں سے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی زندگی اور موت (اور
 ہر حالت) میں وہی سب سے زیادہ اسے مقدم ہے۔“

نوٹ: جو آدمی جس آدمی کے ذریعے اسلام جیسی نعمت سے سرفراز ہو وہی اس کا زیادہ قریبی ہوگا

اور اس کے مال کا وارث بنے گا مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

3077- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

❶ صحیح: سابقہ (3071) دیکھئے۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (9875) وابن ابی شیبہ (411/11) (13611)

❸ صحیح

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُنِلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ قَالَ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ. ❶

منصور کہتے ہیں ابراہیم سے اس دیہاتی شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو انہوں نے کہا: ”وہی اس کی طرف سے دیت دے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔“

[35]..... بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَرِثُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا

قتل عمد اور قتل خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت سے وارث ہوگی کہنے والے شخص کا بیان

3078- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا فِي الْعَمْدِ وَالْخَطِئِ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”عمد اور خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے وارث ہوگی۔“

فوائد:..... حدیث یہ بھی میراث کی طرح ہوتی ہے یہ بھی ورثہ میں ویسے ہی تقسیم ہوگی جس طرح

عام میراث تقسیم ہوتی ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے ”ان العقل میراث بین ورثة القتل علی قرابتهم فما فضل فللعصبه.“ (سنن: ابوداؤد 3818) دیت میں میراث ہے ورثہ کے درمیان مقتول کے ان کی قرابت کے مطابق اور جو بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہے۔ لہذا اس میں سبھی اعزۃ حقدار ہوں گے۔

3079- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الدِّيَّةُ عَلَى فَرَائِضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”دیت اللہ عزوجل کے فرائض کی طریقہ پر ہوگی۔“

3080- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ.....

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ الدِّيَّةُ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ. ❹

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”دیت کا طریقہ میراث کا طریقہ ہے۔“

3081- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (9873، 16272) وابن منصور (204)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (313/9، 7602) وابن حزم فی المحلی 475/10

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (300) وابن ابی شیبہ (314/9، 7607، 7609)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (315/9، 7608) وابن حزم فی المحلی 475/10

عَنْ حُمَيْدٍ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنْ يُورَثَ الْإِخْوَةَ
مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❶

حمید اور داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے
لکھا تھا اخیانی بھائی دیت کے وارث ہوں گے۔

3082- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ.....

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
الْعَقْلُ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى
كِتَابِ اللَّهِ وَفَرَائِضِهِ. ❷

یونس بیان کرتے ہیں ابن شہاب نے کہا: ”دیت کتاب
اللہ اور فرائض کے مطابق مقتول کے وارثوں میں تقسیم ہو
گی۔“

3083- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُورِثِ
الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جس نے
اخیانی بھائیوں کو دیت سے وارث نہ بنایا اس نے ظلم کیا۔“

3084- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَالِمٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ
قَالُوا الدِّيَةُ تُورَثُ كَمَا يُورَثُ الْمَالُ
حَظُّهُ وَعَمْدُهُ. ❹

شعبی کہتے ہیں سیدنا عمر و علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ”خطا
اور عمد کی دیت کا اسی طرح وارث بنایا جائے گا جس طرح
مال کا وارث بنایا جاتا ہے، اسی طرح جاری ہوگی جس
طرح وراثت کے مال میں جاری ہوتی ہے۔“

[36]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُورَثُ

اس شخص کا بیان جو کہتا ہے کہ کسی کو وارث نہیں بنایا جائے گا

3085- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ.....

عَنْ غَامِرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ لَا يُورَثُ
الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ وَلَا الزَّوْجَ وَلَا الْمَرْأَةَ

عامر کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ دیت میں نہ اخیانی بھائیوں
کو وارث بناتے تھے اور نہ میاں بیوی کو، عبداللہ کہتے ہیں:

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 316/9 (7616) وابن حزم فی المحلی 475/10

❷ صحیح معناً: أخرجه ابن حزم فی المحلی 475/10 وابن ابی شیبہ 314/9 (7604)

❸ ضعيف: اس کی سند میں جہالت ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 316/9 (7613) وابن منصور (303) وعبدالرزاق (17771)

❹ ضعيف: اس کی سند میں محمد بن سالم ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ 314/9 وابن حزم فی المحلی 475/10

مَنْ الدِّيَةِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْضُهُمْ
 ”بعض لوگ اسماعیل اور عامر کے درمیان ایک اور آدمی کا
 يَدْخُلُ بَيْنَ إِسْمَاعِيلَ وَعَامِرٍ رَجُلًا. ❶
 واسطہ دیتے ہیں۔“

فوائد: جیسا کہ پچھلی حدیث نمبر (3078) میں وضاحت ہو چکی ہے کہ دیت میراث کی طرح
 ہوتی ہے لہذا اسے سبھی اہل فرائض میں ان کے فریضوں کے مطابق ہی تقسیم کیا جائے گا یہی بات زیادہ درست
 ہے (واللہ اعلم)

3086- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ الْأَعْلَمِ
 عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تُوَرِّثُ الْإِخْوَةَ مِنْ
 حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”اخینانی بھائیوں کو
 الدِّمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❷
 دیت سے میراث نہ ملے گی۔“

[37].....بَابُ مِيرَاثِ الْغُرَقِيِّ

ڈوب کر مرنے والے کی میراث کا بیان

3087- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
 خاریجہ بن زید کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ”جو لوگ
 قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثِينَ عَمِي مَوْتُهُمْ
 آپس میں وارث ہوں اور وہ کسی چیز کے نیچے دب کر یا پانی
 فِي هَذِهِ أَوْ غَرَقِي فَإِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ
 میں ڈوب کر مرنے کی وجہ سے نامعلوم ہوں تو آپس میں
 يَرْتَهُمُ الْأَحْيَاءُ. ❸
 وارث نہ ہوں گے بلکہ ان کے زندہ وارث ہوں گے۔“

فوائد: غرق، عمارت کے ڈھے جانے، یا جلنے کے باعث اگر کئی رشتے دار اکٹھے فوت ہو جاتے
 ہیں تو وہ آپس میں وارث نہیں بنیں گے بلکہ زندہ ہی وارث بنیں گے یہی بات راجح ہے۔

3088- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي
 بَعْضِ كُتُبِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (305)

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (306)

❸ حسن: أخرجه ابن منصور (241) والدارقطنی 119/4 والبيهقي في الفرائض، باب ميراث عن من عمي موته

یحییٰ بن عتیق کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کی بعض کتابوں میں ان لوگوں کے متعلق پڑھا جن پر مکان گر پڑتا ہے معلوم نہیں کہ پہلے کون شخص فوت ہوا کہ مرے ہوئے آپس میں وارث نہ ہوں گے بلکہ زندہ مردوں کے وارث ہوں گے۔

الْقَوْمَ يَفْعُ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ لَا يُدْرَى
أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ قَالَ لَا يُورَثُ
الْأَمْوَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَيُورَثُ
الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ ①

3089- حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید ایک ہی دن فوت ہوئے۔ رونے والیاں راستہ میں ملیں دونوں میں سے کوئی کسی کا وارث نہیں ہوا۔ اور 'حرۃ' والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔ اور اسی طرح 'صفین' والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ
وَأَبْنَاهَا زَيْدًا مَاتَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَالْتَقَتْ
الصَّائِحَتَانِ فِي الطَّرِيقِ فَلَمْ يَرَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَأَنَّ أَهْلَ
الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَأَنَّ أَهْلَ صَفِينٍ لَمْ
يَتَوَارَثُوا ②

3090- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ شععی نے کہا: "ملک شام میں ایک مکان لوگوں پر گر پڑا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آپس میں وارث بنایا۔"

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ
بَيْنَنَا بِالشَّامِ وَقَعَ عَلَى قَوْمٍ فَوَرَّثَ عُمَرُ
بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ①

فوائد: راجح بات کے مخالف اور ضعیف ہونے کی بناء پر یہ اثر قابل التفات نہیں۔

3091- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَمِيَانُ.....

حریش اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دو بھائیوں کو آپس میں وارث بنایا جو صفین میں مارے گئے تھے۔

عَنْ حُرَيْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ وَرَّثَ
أَخَوَيْنِ قِتْلًا بِصَفِينٍ أَحْلَهُمَا مِنَ الْآخَرِ ②

① صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19161) وابن ابی شیبہ (11395)345/11

② حسن: أخرجه ابن منصور (240) وأخرجه البيهقي، كتاب الفرائض، باب ميراث من عمى موته 222/6

③ ضعيف: أخرجه ابن منصور (232) وابن ابی شیبہ (11390)343/11

④ ضعيف: ابوجریس مجهول ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19152) وابن ابی شیبہ (11390)343-344

[38]..... بَاب مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

ذَوِي الْأَرْحَامِ كِي مِيرَاثِ كَا بِيَان

3092- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ.....

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَأُعْطِيَ عُمَرُ الْعَمَّةِ نَصِيبَ الْأَخِ وَأُعْطِيَ

بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ ایک شخص ہلاک ہو گیا اس نے اپنی پھوپھو اور خالہ چھوڑی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھو کو بھائی کا حصہ دیا اور خالہ کو بہن کا حصہ دیا۔

الْخَالَهٖ نَصِيبَ الْأُخْتِ . ①

3093- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَدْلَى بِرَحِمِ أُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا . ②

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جو شخص کسی کے ذریعہ سے میت تک پہنچتا ہے اس کو اسی رشتہ کے مطابق ملے گا جس کے ذریعہ وہ پہنچتا ہے۔“

فوائد:..... ذوی الارحام کی میراث کے باب میں یہی قول درستگی کے زیادہ قریب ہے کہ جو رشتہ دار جس رشتے کی بناء پر میت کے قریب ہوتا ہے اس کو اسی اعتبار سے میراث میں سے حصہ دیا جائے گا (واللہ اعلم)

3094- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ قَالَ.....

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَأَبْنَةَ أُخِيهِ قَالَ الْمَالُ لِأَبْنَةِ أُخِيهِ . ③

ابو اسحق شیبانی کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنی پھوپھو اور بھتیجی چھوڑی۔ تمام مال اس کی بھتیجی کو ملے گا۔

3095- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ . ④

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔“

① منقطع، ضعیف: أخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 400/4

② حید: أخرجه ابن ابی شیبہ 261/11، 279 (11167، 11229)

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19125) وابن ابی شیبہ 278/11 (11227)

④ صحیح بالشواهد: أخرجه الدارقطنی 86/4 (62) والبیہقی فی الفرائض، باب من قال بتورث ذوی الارحام 215/6

فوائد: یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ صحیح ہے کہ جس میت کا کوئی صاحب فرض نہ ہو

اس کو وارث ماموں ہوگا۔

3096- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عُبَيْدَةَ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ رَأَيَا أَنَّ
ابراہیم کہتے ہیں: سیدنا عمرو عبداللہ رضی اللہ عنہما کی رائے ہے کہ
یورثا خلا ۱. ماموں کو وارث بنایا جائے۔

3097- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي إِسْحَاقَ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي عَمَّةٍ وَبِنْتِ أَخٍ قَالَ
شععی پھوپھی اور بھتیجی کے بارے میں کہتے ہیں: ”مال بھتیجی
المال لابنة الأخ ۲. کو ملے گا۔“

3098- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ بَعْضِهِمْ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْعَمَّةِ ۳.
ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”مال پھوپھی کو
ملے گا۔“

3099- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي بِنْتِ أَخٍ وَعَمَّةٍ قَالَ
شععی سے مروی ہے کہ انہوں نے پھوپھی اور بھتیجی کے
متعلق کہا: ”تمام مال بھتیجی کو دیتا ہوں۔“

3100- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ تُوَفِّي
عامر کہتے ہیں: مسروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو
فوت ہوا تو اس کی بھتیجی اور ماموں کے علاوہ کوئی وارث
نہیں: ”ماموں کو اس کی بہن کا حصہ ملے گا اور بھتیجی کو اس
قَالَ لِلْحَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ وَلَابِنَةِ الْأَخِ
نَصِيبٌ أَبِيهَا ۴. کے باپ کا۔“

3101- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ.....

۱ ضعیف: أخرجه ابن منصور (159) وابن أبي شيبة (11175) والطحاوي 4/400

۲ صحیح: (3094) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۳ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11228) 278/11

۴ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11227) 278/11

۵ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 264/11

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ مَسْرُوقٌ يَنْزِلُ
الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ
وَالْحَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ إِذَا لَمْ تُكُنْ أُمًّا. ❶
3102- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ
عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوَفِّيَ ابْنُ
الدَّحْدَاحَةِ وَكَانَ أُتَيْسًا وَهُوَ الَّذِي لَا
يُعْرَفُ لَهُ أَصْلٌ فَكَانَ فِي بَنِي الْعَجْلَانِ
وَلَمْ يَتْرِكْ عَقِبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْلَمُونَ لَهُ فِيكُمْ
نَسَبًا قَالَ مَا نَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَدَعَا
ابْنَ أُخْتِهِ فَأَعْطَاهُ مِيرَاثَهُ. ❷

محمد بن حیان اپنے دادا اور اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ
واسع بن حبان نے کہا: ابن دحداحہ نے انتقال کیا اور وہ
”أتی“ تھا یعنی اس کی اصل کا پتہ نہ تھا وہ بنو عجلان میں رہتا
تھا۔ اس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی رسول اللہ ﷺ نے
عاصم بن عدی سے فرمایا: ”کیا تمہیں اپنے لوگوں میں اس
کا نسب معلوم ہے؟“ اس نے کہا: ”یا رسول اللہ! ہمیں
معلوم نہیں۔“ تو آپ نے اس کے بھانجے کو بلا کر اسے
اس کی میراث دے دی۔

فوائد: (۱) ”أتیسا“ ایسے اجنبی پر بولا جاتا ہے جو کسی قوم میں رہنے لگے اور ان کی طرف
منسوب ہو جائے لیکن ان میں سے نہ ہو۔ (۲) مذکورہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن وضاحت ہو چکی ہے کہ
اصحاب الفروض کی موجودگی میں ذوی الارحام وارث ہوں گے۔

3103- حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرٍ أَنَّهُ أُعْطِيَ خَالًا
الْمَالِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو مال دیا۔

3104- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو هَانَءٍ قَالَ سَيْلٌ عَامِرٌ عَنِ
امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ تُوَفِّيَ وَتَرَكَ خَالَةً وَعَمَّةً

ابوہانی کہتے ہیں: عامر سے ایک عورت یا مرد کے متعلق
پوچھا گیا جو فوت ہوا اور اس نے ایک خالہ اور پھوپھی

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 261/11 (11164) وابن منصور (161، 162)، وعبد الرزاق (19116)

❷ ضعيف: أخرجه عبد الرزاق (19120) وابن ابی شیبہ 265/11 (11170) وابن منصور (164) والطحطاوی فی

شرح معانی الآثار 396/4

❸ ضعيف: أخرجه ابن ابی شیبہ 264/11 (11175) وابن منصور (159)

قَالَ لَيْسَ لَهُ وَاثٌ وَلَا رَحْمٌ غَيْرُهُمَا
فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَنْزِلُ
الْحَالَةَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَيَنْزِلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ
أَخِيهَا. ❶

چھوڑی ابو ہانی کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ اس کا کوئی
وارث اور رشتہ دار نہیں انہوں نے کہا: ”عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ خالہ کو ماں کے مرتبہ پر ٹھہراتے اور پھوپھی کو اس کے
بھائی کے مرتبہ پر ٹھہراتے۔“

[39]..... بَابُ فِي الْإِدْعَاءِ وَالْإِنْكَارِ

اقرار اور انکار کرنے کا بیان

3105- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ
اغْتَرَفَ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالْفِ دِرْهَمٍ لِرَجُلٍ
وَأَقَامَ آخَرَ بَيْنَهُ بِالْفِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ
الْمَيْتَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا
نِصْفَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُفْلِسًا فَلَا يَجُوزُ
إِقْرَارُهُ. ❷

عمر و کہتے ہیں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق جس نے
موت وقت ایک شخص کے لئے ہزار درہم کا اقرار کیا اور
دوسرے شخص نے ہزار درہم کے متعلق گواہ پیش کیا اور میت
نے ہزار درہم چھوڑے۔ انہوں نے کہا: ”دونوں میں
نصف نصف مال تقسیم ہو جائے گا، اگر مفلس ہو تو اس کا
اقرار جائز نہیں۔“

3106- أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ قُلْتُ
لِشَرِيكَ كَيْفَ ذَكَرْتُ فِي الْأَخْوَانِ
يَدْعِي أَحَدُهُمَا أَخًا قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ
فِي نَصِيْبِهِ قُلْتُ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ جَابِرٌ
عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ. ❸

ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے کہا: دو بھائیوں کے
متعلق جن میں سے ایک بھائی کسی شخص کے بھائی ہونے کا
دعویٰ کرتا ہے انہوں نے کہا: ”وہ اس کے حصہ میں شریک
ہو جائے گا۔“ میں نے کہا: یہ آپ سے کس نے بیان کیا؟
انہوں نے کہا: ”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کے
واسطے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔“

3107- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَخْوَةِ

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے ان بھائیوں کے متعلق کہا جن

❶ ضعیف: ابوہانی، عمر بن بشیر ضعیف ہے۔

❷ ضعیف: عمرو بن عبید بن باب ضعیف و متہم راوی ہے۔

❸ ضعیف: جابر بن یزید بھی ضعیف ہے۔

میں سے ایک بھائی کسی شخص کے متعلق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے اور دوسرے انکار کرتے ہیں۔ ”وہ بھی ان میں داخل ہوگا اس غلام کے مرتبہ پر جو چند بھائیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے۔ کہا: عامر و حکم اور ان کے ساتھی کہتے تھے: ”وہ اس کے حصہ میں شریک ہوگا جس نے اس کے بھائی ہونے کا اقرار کیا۔“

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وکیع نے کہا: ”جب دو بھائی ہوں اور ان میں سے ایک کسی کے بھائی ہونے اقرار کرے اور دوسرا انکار کرے تو ابن ابولیلی کہتے تھے: ”ترکہ پیچھے سے تقسیم ہو کر تین حصے انکار کرنے والوں کو ملیں گے، دو اقرار کرنے والے کو اور ایک اسے جس کے متعلق اقرار کیا گیا۔“

بَدَعِيَ بَعْضُهُمُ الْآخِ وَيُنْكِرُ الْآخَرُونَ
قَالَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِمَنْزِلَةِ عَدِيٍّ يَكُونُ
بَيْنَ الْإِخْوَةِ فَيُعْتِقُ أَحَدَهُمْ نَصِيْبَهُ قَالَ
وَكَانَ عَامِرٌ وَالْحَكَمُ وَأَصْحَابُهُمَا
يَقُولُونَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا فِي نَصِيْبِ الَّذِي
اعْتَرَفَ بِهِ. ❶

3108. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ
إِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ فَأَدْعَى أَحَدُهُمَا أَخًا
وَأَنْكَرَهُ الْآخَرُ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى
يَقُولُ هِيَ مِنْ سِتَّةٍ لِلَّذِي لَمْ يَدْعِ ثَلَاثَةٌ
وَالْمُدْعَى سَهْمَانٌ وَالْمُدْعَى سَهْمٌ. ❷

3109. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ.....

مغیرہ کہتے ہیں حماد نے اس شخص کے متعلق کہا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ کہے: میرا تہائی مال میرے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے اور درمیانہ بیٹا کہے: مجھے منظور ہے بڑا کہے: مجھے منظور نہیں۔ ”نو سے تقسیم ہو کر تین حصہ نکال لئے جائیں گے پھر چھوٹے کو اس کا حصہ اور اس شخص کا حصہ ملے گا جس نے منظور کر لیا۔“ اور حماد نے کہا: ”سب کے حصے انہیں دیئے جائیں۔“ عامر نے کہا: ”جس نے واپس کیا اس نے واپس کر کے اپنے آپ کو ہی دے دیا۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ حَمَادٍ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ
لَهُ ثَلَاثَةٌ بَيْنَيْنِ فَقَالَ ثُلثِي لِأَصْغَرِ بَنِي
فَقَالَ الْاَوْسَطُ اَنَا أَجِيزُ وَقَالَ الْاَكْبَرُ لَا
أَجِيزُ قَالَ هِيَ مِنْ سِتْعَةٍ يُخْرِجُ ثَلَاثَةٌ فَلَهُ
سَهْمُهُ وَسَهْمُ الَّذِي أَجَازَ وَقَالَ حَمَادٌ
يَرُدُّ السَّهْمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَقَالَ عَامِرٌ
الَّذِي رَدَّ إِنَّمَا رَدَّ عَلَى نَفْسِهِ. ❸

❶ ضعف: عبدالرحمن مدلس کا معتمد ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 385/11 (11543) و عبدالرزاق (19143)

❷ ضعف: محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی انتہائی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 386/11 - 387 (11547)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 229, 230 (11072) و عبدالرزاق (19145)

فوائد: اگر باپ دولت میں سے کسی ایک بیٹے کو زیادہ دینا چاہے تو دوسرے بیٹوں کی اجازت لینا ضروری ہے پھر جو اجازت دے دے اس کے حق میں سے اس قدر منھا کر کے اس بیٹے کو مال دے دیا جائے گا جب کہ باقی کو ان کا پورا حصہ دیا جائے گا۔

3110- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سِيرِينَ.....

عَنْ شَرِيحٍ فِي رَجُلٍ أَقْرَبَ بِأَخٍ قَالَ بَيْنَتْهُ
أَنَّهُ أَخُوهُ. ❶

شرح سے اس شخص کے متعلق کہا جس نے بھائی ہونے کا اقرار کیا۔ ”فرماتے ہیں اس کی گواہی (معتبر) ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔“

3111- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

عَنْ مُعِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي
رَجُلٍ أَقْرَبَ عِنْدَ مَوْتِهِ بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً
وَأَلْفٍ ذَنْبًا وَلَمْ يَدْعُ إِلَّا أَلْفَ دِرْهَمٍ
قَالَ يُبْدَأُ بِالذَّنْبِ فَإِنْ فَضَلَ فَضْلُ كَانَ
لِصَاحِبِ الْمُضَارَبَةِ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں حارث عکلی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے موت کے وقت ہزار درہم مضاربت اور ہزار درہم قرض کا اقرار کیا اور ہزار درہم ہی چھوڑے ”پہلے قرض دیا جائے گا پھر اگر کچھ بچے وہ مضاربت والے کے لئے ہوگا۔“

فوائد: قرض کا معاملہ چونکہ حساس ہوتا ہے اور میت کی پکڑ کا باعث ہوتا ہے لہذا سب سے پہلے اسے چکایا جائے گا پھر کوئی دوسرا معاملہ بنایا جائے گا۔ قرآن میں ہے (من بعد وصية يوصي بها أو دين) (النساء) یعنی میت کی وصیت اور قرض کے بعد میراث تقسیم ہوگی اور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔

3112- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ.....

عَنْ مُطْرِفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ مَاتَ
وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَثَلَاثَةَ بَنِينَ
فَجَاءَ رَجُلٌ يَدْعِي مِائَةَ دِرْهَمٍ عَلَى

مطرف کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق جو فوت ہوا اور تین سو درہم اور تین لڑکے چھوڑے ایک شخص نے آ کر میت کے ذمہ سو درہم کا دعویٰ کیا ان میں سے ایک نے

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة (11545) 386/11

❷ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (11057) 225/11

اس کا اقرار کیا، کہا: ”وہ شخص اپنے حصے کے مطابق شریک ہوگا۔“ شععی نے کہا: ”میرے نزدیک قرض ادا کئے بغیر میراث نہیں ہو سکتی۔“

الْمَيِّتِ فَأَقْرَأَهُ أَحَدَهُمْ قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ بِالْحِصَّةِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا أَرَى أَنْ يَكُونَ مِيرَاثًا حَتَّى يُقْضَى الدَّيْنُ. ❶

3113- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ مُضَعَبُ بْنُ سَعِيدِ الْحَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

اشعث کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق جو فوت ہوا اور دو بیٹے اور دو ہزار درہم چھوڑے دونوں نے دو ہزار تقسیم کر لیے۔ ان میں سے ایک کہیں غائب ہو گیا ایک آدمی نے آ کر میت کے ذمہ ہزار درہم اپنا حق ہونے کا دعویٰ کیا، کہا: ”موجود بھائی کے پاس جو کچھ ہے وہ سارا لے لے گا اور اس سے کہا جائے گا اپنے غائب بھائی کے پیچھے جاؤ اور اس سے نصف لے لو۔“

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ وَتَرَكَ أَلْفِي دِرْهَمٍ فَأَقْتَسَمَا أَلْفِي دِرْهَمٍ وَغَابَ أَحَدُ الْإِبْنَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّ عَلَى الْمَيِّتِ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يَأْخُذُ جَمِيعَ مَا فِي يَدِهِ هَذَا الشَّاهِدِ وَيُقَالُ لَهُ اتَّبِعْ أَخَاكَ الْغَائِبِ وَخُذْ نِصْفَ مَا فِي يَدِهِ. ❷

3114- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ الْأَعْلَمِ.....

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب وارث کسی قرض کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصہ کے مطابق ہو گا۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَقْرَأَ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بَدْيَيْنِ فَهُوَ عَلَيْهِ بِحِصَّتِهِ. ❸

فوائد: یعنی اپنے حصے کی فیصدی کے اعتبار سے جتنا قرض ہوگا اتنے فیصد ادا کر دے گا جب کہ

بقیہ نہ مان رہے ہو اگر سارے ہی مان جائیں تو پھر پہلے قرض ادا کر کے بعد میں میراث تقسیم ہوگی۔

3115- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ.....

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب وارثوں میں سے دو شخص کسی قرض کی گواہی دیں تو وہ تمام مال سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ بَدْيَيْنِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (314) وابن ابی شیبہ (223/11) (11049)

❷ حسن: أخر ابن ابی شیبہ (223/11) (11045)

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (316) وابن ابی شیبہ (223/11) (11050)

إِذَا كَانُوا عَدُوًّا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَلَيْهِمَا
 ادا کیا جائے گا اگر وارث برابر ہوں تو شعبی نے کہا: ”انہیں
 دونوں کے ذمہ ان کے حصہ کے مطابق (قرض) ہوگا۔“
 فِي نَصِيحَتِهِمَا . ❶

فوائد: ابراہیم رضی اللہ عنہما کا موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام میں دو عادل
 گواہوں کی گواہی معتبر جانا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[40]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی میراث کا بیان

3116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
 عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ
 قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ ابن مسعود
 ابْنُ مَسْعُودٍ يُورَثُ أَهْلَ الْمُرْتَدِّ إِذَا
 مرتد کے رشتہ داروں کو وارث ٹھہراتے تھے جب وہ قتل کیا
 قُتِلَ . ❷ جاتا۔

3117- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
 عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ
 ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ
 أَبِي طَالِبٍ جَعَلَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ
 کی میراث اس کے مسلمان وارثوں کو دیتے تھے۔
 يُورَثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ❸

فوائد: احناف بھی علی رضی اللہ عنہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ فرق کرتے ہیں کہ حالت اسلام
 میں کمائی دولت تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگی جب کہ بقیہ بیت المال میں جائے گی جب کہ اس کے برعکس
 جمہور، مالکیہ و شافعیہ، حنابلہ کے مطابق نہ تو وہ مسلمانوں کا وارث بنے گا اور نہ اس کا وارث بنایا جائے گا۔
 (المغنی 6/298) اور یہی بات درست و راجح ہے (واللہ اعلم)

3118- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ
 عَنْ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَضَى فِي مِيرَاثِ
 حکم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کی میراث کے متعلق
 الْمُرْتَدِّ لِأَهْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ❹
 اس کے مسلمان وارثوں کے لئے فیصلہ کیا۔

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (322)

❷ ضعيف: القائم نے اپنے دادا کو نہیں پایا۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 11/354 والبیہقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/255

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (311) وابن ابی شیبہ 11/355 (11430) والبیہقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/254

❹ ضعيف: حجاج بن أرقطه ضعيف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19301) والبیہقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/254

[41]..... بَاب مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث کا بیان

3119- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو.....

عَنْ عَبْدِ الْكُرَيْمِ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ أَخَاهُ عَمْدًا لَمْ يُوْرَثْ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَا مِنْ دِيْنَتِهِ فَإِذَا قَتَلَهُ خَطَاً وَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يُوْرَثْ مِنْ دِيْنَتِهِ قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ ذَلِكَ ❶

عبدالکریم کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو ارادہ سے قتل کر دے تو وہ نہ اس کی میراث سے وارث ہوگا اور نہ اس کی دیت سے۔ اور جب وہ اسے غلطی سے قتل کر دے تو اس کی میراث سے وارث بنے گا دیت سے وارث نہیں ہوگا۔ اور عطاء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

فوائد:..... قاتل مقتول کا وارث نہیں بنے گا چاہے وہ قتل عمد ہوشبہ عمد ہو یا خطا سوائے ایسے قتل کے جو کسی سبب کی بناء پر ہو قاتل کی محرومی کا سبب آپ ﷺ کا قول ہے ”القاتل لا يرث“ (ترمذی) قاتل وارث نہیں بنتا (الوجیر لمشاری)

3120- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَمَى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا فَطَلَبَ مِيرَاثَهُ مِنْ إِخْوَتِهِ فَقَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ لَا مِيرَاثَ لَكَ فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ فَجَعَلَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ ❷

خلاص کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کسی شخص نے اپنی ماں کو پتھر سے قتل کیا۔ پھر اس نے اپنے بھائیوں سے میراث طلب کی اس کے بھائیوں نے کہا: تمہیں میراث نہیں ملے گی، پھر وہ سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمہ دیت مقرر کی اور اسے میراث سے نکال دیا۔

3121- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ.....

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلَ امْرَأَتَهُ خَطَاً أَنَّهُ يُمْنَعُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْعَقْلِ وَغَيْرِهِ ❸

حکم سے مروی وہ کہتے ہیں جب کوئی اپنی بیوی کو غلطی سے قتل کر دے تو اسے دیت سے میراث نہ ملے گی۔

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 362.361/11 (11452)

❷ منقطع، ضعيف: خلاص بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه البيهقي في الفرائض 6/220 وعبدالرزاق (17796)

❸ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

فوائد: مالکیہ کے نزدیک قتل اگر خطا سے ہوا ہو تو پھر قاتل وارث بن سکتا ہے کیونکہ اس نے یہ کام بلا قصد کیا ہے البتہ الفاظ کے عموم کے اعتبار سے (3119) کے تحت بیان کردہ موقف راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

3122- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ.....

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُولِ شَيْئًا ①
مجاہد کہتے ہیں: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”قاتل مقتول کا بالکل وارث نہ ہوگا۔“

3123- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.....

عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ وَجَاءَ بِشُهُودٍ فَرَجِمَتْ قَالَ يَرِثُهَا ②
معمر کہتے ہیں کہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق کہا: جس نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش کئے وہ رجم کی گئی، ”وہ شخص اس کا وارث ہوگا۔“

3124- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ.....

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حَمَادٍ فِي رَجُلٍ جَلِدَ الْحَدَّ أَرَاهُ مَاتَ شَكَّ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ يَتَوَارَثَانِ ③
ابو عوانہ کہتے ہیں کہ حماد نے اس آدمی کے متعلق جسے کوڑے کی حد لگائی گئی اور میرا خیال ہے وہ فوت ہو گیا۔ ابونعمان کو شک ہے: کہا: ”وہ دونوں آپس میں وارث ہوں گے۔“

3125- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ وَلَا يَحْجُبُ ④
عامر کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قاتل نہ خود وارث ہوگا اور نہ اس کی وجہ سے کوئی اور وارث محجوب ہوگا۔“

فوائد: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بات یونہی ہے کہ جو خود محروم ہو وہ دوسرے کے حجب کا باعث نہیں بن سکتا ہے (واللہ اعلم) یعنی نہ کسی صاحب فرض کا حصہ کم کر سکتا ہے اور نہ کسی کو مجبور کر سکتا ہے۔

3126- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ لَيْثٍ.....

① ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ (11443) 359/11

② صحیح: داری منفرد ہیں۔

③ صحیح: داری منفرد ہیں۔

④ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه البيهقي في الفرائض باب لا يرث القاتل 220/6

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يُوْرَثُ الْقَاتِلُ ①
ابو عمرو عبدی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قاتل وارث نہ ہوگا۔“

3127- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ خَطَاً وَلَا عَمْدًا ②
شعبی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قاتل وارث نہیں ہوگا خواہ قتل خطا سے ہو یا عمداً۔“

3128- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ ③
طاووس کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”قاتل وارث نہیں ہوگا۔“

[42]..... بَابُ فَرَائِضِ الْمَجُوسِ

مجوس کے فرائض کا بیان

3129- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ نَسَبَانِ وَرِثَ بِأَكْبَرِهِمَا يَعْنِي الْمَجُوسَ ④
معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ”جب دو نسب جمع ہو جائیں تو بڑے کے اعتبار سے وارثت جاری ہوگی۔“

3130- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ يَرِثُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَصْلُحُ وَلَا يَرِثُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ ⑤
حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ حماد بن ابوسلیمان نے کہا: ”وراثت اس طرف سے جاری ہوگی جس کی وراثت کی صلاحیت ہو اور اس طرف سے وراثت جاری نہ ہوگی جس کی صلاحیت نہ ہو۔“

3131- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ

① ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة (11445) 360/11

② ضعيف: شعبي نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه عبدالرزاق (17789) وابن أبي شيبة (11442) 259/11

③ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (17786)

④ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (11467) 365/11 والبيهقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 260/6

⑤ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (11471) 366/11 والبيهقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 260/6

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا
 فِي الْمَجُوسِ إِذَا أَسْلَمُوا يَرْتُونَ مِنْ
 الْقَرَابَتَيْنِ جَمِيعًا. ❶
 شععی کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا:
 ”مجوس جب مسلمان ہو جائیں تو دونوں رشتوں میں سے
 وارث ہوں گے۔“

[43]..... بَاب مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

قیدی کی میراث کا بیان

3132- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةٍ
 الْأَسِيرِ أَنَّهَا تَرْتُهُ وَيَرْتُهَا. ❷
 عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے
 کہا: ”قیدی کی بیوی اس کی وارث ہوگی اور وہ اس کا
 وارث ہوگا۔“

فوائد:..... اگر کوئی مسلم کسی کافر کی قید میں ہو تو وہ بھی بقیہ کی طرح وارث بنے گا اور اسے وارث

بنایا بھی جائے گا۔ اور اگر اس کی موجودگی کا پتہ نہ چل رہا ہو تو اسکا مرتد والا حکم ہوگا۔

3133- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ
 رَاشِدٍ.....

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْأَسِيرِ
 يُوصِي قَالَ أَجْزَلُهُ وَصِيَّتُهُ مَا دَامَ عَلَى
 دِينِهِ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ. ❸
 عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے اس قیدی کے بارے میں کہا جو
 وصیت کرتا ہے کہ میرے نزدیک اس کی وصیت جاری
 ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے پھر نہ گیا ہو۔“

3134- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ يُوْرَثُ
 الْأَسِيرُ إِذَا كَانَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ. ❹
 شععی کہتے ہیں شریح نے کہا: ”قیدی جب دشمن کے قبضہ
 میں ہو تو وارث ہوگا۔“

❶ ضعیف: اس میں مجہول راوی ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 366/11 (11470) والبیہقی فی الفرائض، باب میراث

المجوس 260/6

❷ حسن: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزق (10150) اوربخاری نے اسے کتاب الفرائض، باب میراث الأسیر بقولہ (وقال عمر بن
 عبدالعزیز.....) میں معلق بیان کیا ہے۔ دیکھئے فتح الباری 45/12، عبدالرزق نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❹ صحیح: أخرجه عبدالرزق (19202) وابن ابی شیبہ 380/11 (11518)

3135- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ

حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ يُوْرَثُ إِبْرَاهِيمَ كَيْتَيْ تَحْتِ: "قیدی وارث ہوگا۔"
الْأَسِيرُ. ①

3136- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ

عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ دَاوُدُ كَيْتَيْ هِي سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَيْتَبِ قَيْدِي كُو وَارثِ تَهْمِرَاتِي
كَانَ لَا يُوْرَثُ الْأَسِيرُ. ② تَحْتِ-

[44]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ الْحَمِيلِ

پھینکے ہوئے بچے کی میراث کا بیان

3137- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لَا يُوْرَثُ الْحَمِيلَ إِلَّا بَيِّنَةً وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ فِي حَرْقِهَا. ③
شعبي کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شرح کو لکھا کہ
حمیل بغیر دلیل کے وارث نہیں ہوگا اگرچہ عورت اسے
اپنے کپڑے میں لپیٹ کر لائے۔

3138- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُوْرَثُ الْحَمِيلُ. ④
منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "حمیل وارث ہوگا۔"

فوائد: (۱) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا قول ہی صحیح ہے (۲) حمل کی اکثر مدت بارے اختلاف ہے احناف

کے نزدیک دو سال جب کہ مالک وشافعی و احمد کے نزدیک چار سال ہے لہذا چار سال یا دو سال تک انتظار کیا جائے گا اگر حمل موجود ہو تو پھر میراث تقسیم ہوگی ہاں جن کے حصے پر حمل کا کوئی فرق نہیں پڑتا ان کو ان کا حصہ دے دینے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) یا پھر حمل کو مذکر تسلیم کرتے ہوئے بقیہ حصے تقسیم کر لیے جائیں اور وضع حمل کے بعد تصحیح کر لی جائے۔

① صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19202) وابن ابی شیبہ 381/11 (11522)

② صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 381/11 (11524)

③ قوی بطرق: أخرجه عبدالرزاق (19173) وابن حزم فی المحلی 303/8 وابن منصور (252)

④ صحیح: أخرجه ابن منصور (256) وابن حزم فی المحلی 303/9 وابن ابی شیبہ 352/11 (11421)

3139- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ ضَمْرَةَ وَالْفُضَيْلِ بْنِ فَصَّالَةَ وَابْنِ
أَبِي عَوْفٍ وَرَاشِدٍ وَعَطِيَّةَ قَالُوا لَا
يُورَثُ الْحَمَلَاءُ. ❶

ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمرة فضیل بن
فضالہ، ابن ابوعوف، راشد اور عطیہ سب نے کہا: ”حمیل
وارث ہوں گے۔“

فوائد: ان کا یہ قول مرجوح ہے جمہور اہل علم حمل کی میراث کے قائل ہیں۔

3140- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ
عِنْدَهُ قَوْلٌ مَنْ يَقُولُ فِي الْحَمِيلِ
فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ قَدْ تَوَارَتْ
الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بِنَسَبِهِمُ الَّذِي
كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❷

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا، ان کے پاس حمیل
کے متعلق کچھ لوگوں کا قول نقل کیا گیا تو انہوں نے اس کا
انکار کیا۔ اور انہوں نے کہا: ”مہاجر اور انصار اپنے کفر کے
زمانہ میں نسب سے وارث ہوں گے۔“

3141- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ
قَالَا لَا يُورَثُ الْحَمِيلُ إِلَّا بَيِّنَةً. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا:
”حمیل بغیر دلیل کے وارث نہ ہوں گے۔“

3142- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يُورِثُونَ الْحَمِيلَ. ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”سیدنا ابوبکر، عمر
اور عثمان رضی اللہ عنہم حمیل کو وارث نہ بناتے تھے۔“

3143- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ زَائِدَةَ.....

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَقْرَبَتْ
امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ جَلِيَّةٌ أَحَ لَهَا جَلِيبٌ

اشعث بن الوشعثاء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”قبیلہ
بنو محارب کی ایک عورت نے ایک حمیل کے نسب کا اقرار

❶ ضعیف جدًا: ابوسعید مجہول جبکہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم ضعیف ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11420) 352/11

❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11417) 351/11 وعبدالرزاق (19177) وابن منصور (255)

❹ ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة (11415) 351/11

فَوَرَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ. ❶ کیا۔ تو عبد اللہ بن عتبہ نے اسے بہن کی میراث دی۔“

3144- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ.....

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا أَنَا مَوْلَى فُلَانٍ قَالَ يَرِثُ مِيرَاثَهُ لِمَنْ سَمَى أَنَّهُ مَوْلَاهُ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَأْتُوا عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ بَعِيرٍ ذَلِكَ يَرُدُّونَ بِهِ قَوْلَهُ فَيَرُدُّ مِيرَاثَهُ إِلَيَّ مَا قَامَتْ بِهِ الْبَيِّنَةُ. ❷

ابن شہاب کہتے ہیں اگر کسی آدمی نے مرتے ہوئے کہا: ”میں فلاں آدمی کا دوست ہوں تو اس کی میراث اس آدمی کو دی جائے گی۔ جب کہ اس کے متعلق اس کی دلیل قائم ہو جائے تو پھر اس کی وراثت اس طرف لوٹائی جائے گی جس پر دلیل قائم ہوگی۔“

[45]..... بَابُ فِي مِيرَاثِ وَلَدِ الزَّوْنَا

زنا سے پیدا شدہ اولاد کی میراث کا بیان

3145- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ قَالَا وَوَلَدُ الزَّوْنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ. ❶ شععی کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ”زانی کی اولاد لعان کرنے والی کی اولاد کے مرتبہ پر ہے۔“

3146- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ أَنَّ وَوَلَدَ الزَّوْنَا لَا يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ وَلَا يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ. ❷ حسن بن حر کہتے ہیں مجھ سے حکم نے بیان کیا: ”زنا کی اولاد کا نہ وہ شخص وارث ہوگا جس نے اس کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اولاد اس کی وارث ہوگی۔“

فوائد: ولد الزنا اور زانی آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کیونکہ آپ ﷺ

نے فرمایا: ”الولد للفراش و للعاهر الحجر“ (دیکھیے: ۳۱۴۸) لڑکا صاحب بستر (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی) کا ہوگا اور زانی کو پتھر پڑیں گے۔

3147- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ.....

❶ صحیح: مصنف ابن ابی شیبہ 11/354 (11427) و عبد الرزاق (19179) و ابن حزم فی المحلی 9/303

❷ ضعیف: عبد اللہ بن صالح کا تب لیث ضعیف ہے۔

❸ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/347 (11404) و البیہقی فی الفرائض، باب میراث ولد الملاعنة (258/6)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/365 (11466)

زہری کہتے ہیں علی بن ابی النضر بن حسین زنا کی اولاد کو وارث نہیں ٹھہرائے تھے اگرچہ کوئی شخص اس کا دعویٰ کرے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُورَثُ وَلَدَ الزَّانَا وَإِنْ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ. ❶

3148- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ.....

بکیر کہتے ہیں سلیمان بن یسار نے کہا: ”جو شخص کسی لڑکے کے متعلق کہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے اور اس نے اس کی ماں سے زنا کیا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس لڑکے کے دعویٰ نہ کرے تو وہی اس کا وارث ہوگا۔“ بکیر کہتے ہیں: میں نے عروہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے وہی بات کہی جو سلیمان بن یسار نے کہی عروہ نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اولاد بستر والے کو ملے گی اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔“

عَنْ بَكِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَتَى إِلَى غُلَامٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ ابْنُ لَهُ وَأَنَّهُ زَانِي بِأُمِّهِ وَلَمْ يَدَّعِ ذَلِكَ الْغُلَامُ أَحَدًا فَهُوَ يَرِثُهُ قَالَ بَكِيرٌ وَسَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَقَالَ عُرْوَةُ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْغَائِبِ الْحَجَرُ. ❷

3149- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَمْرِو.....

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”لعان کرنے والی کی اولاد زنا کی اولاد کی طرح ہے۔“ اس کی ماں اور اس کی ماں کے وارث اس کے وارث ہوں گے۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ابْنُ الْمَلَاعِنَةَ مِثْلُ وَلَدِ الزَّانَا تَرِثُهُ أُمُّهُ وَوَرِثَتُهُ وَرِثَةُ أُمِّهِ. ❸

فوائد: ولد زنا اگر کنواری کا بیٹا ہے تو اس کا معاملہ ولد الملاءعۃ والا ہی ہوگا یعنی وہ ماں کا وارث

ہوگا اور ماں اس کی وارث ہوگی۔

3150- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ.....

منیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”زانی کی اولاد وارث نہیں ہوگی۔“

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُورَثُ وَلَدَ الزَّانَا. ❹

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 363/11 (11460)

❷ سندہ ضعیف: لیکن آخری عروہ کے الفاظ منوفاً صحیح ہیں۔ دیکھئے مسند موصلی (5148، 7390)

❸ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاءعة 258/6

❹ صحیح: آگے یہ مطولاً آرہی ہے۔

3151- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ أَوْ يُونُسَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي أَوْلَادِ الزَّوْنَا قَالَ
يَسْوَأُونَ مِنْ قَبْلِ الْأُمَّهَاتِ وَإِنْ وَلَدَتْ
تَوَامًا فَمَاتَ وَرَثَ السُّدَسُ . ❶

زہری سے مروی ہے کہ انہوں نے زنا کی اولاد کے متعلق
کہا: ’’وہ ماں کی طرف سے وارث ہوگی۔ اگر دن کو بچہ
پیدا ہوا اور فوت ہو گیا تو وہ چھٹے حصے کا وارث ہوگا۔‘‘

3152- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شَيْبَةَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَرِثُ وَوَلَدَ الزَّوْنَا
إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لَمْ يَقُمْ عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ أَوْ
تَمَلَّكَ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ أَوْ شِرَاءٍ . ❷

ابراہیم نقل فرماتے ہیں کہ: ’’زنا کی اولاد کو میراث نہیں ملے
گی، میراث اسی کو ملے گی جس کے باپ کو حد نہ لگائی گئی
ہو یا اس کی ماں نکاح یا ملک میں ہو (لوٹھی ہو)۔‘‘

3153- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ
يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ حُبْلَى فَإِنَّ الْوَلَدَ لَا
يُلْحَقُهُ . ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے اس شخص کے متعلق کہا جو کسی
عورت سے زنا کر کے پھر اس سے نکاح کر لے۔ اس کا
کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ اسی کو نہیں ملے گا۔‘‘

3154- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى

عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنْ لِكُلِّ
مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي
ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ بَعْدَهُ فَقَضَى إِنْ كَانَ مِنْ
أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ يَطْوُرُهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ
اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَبْلَهُ مِنَ
الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أُذْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جس بچے کا نسب اس
کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے، مثلاً اس
کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے وارث کا بچہ ہے)
تو آپ ﷺ نے اس میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لوٹھی
کے پیٹ سے ہو جس سے وہ وٹلی کرتا تھا اور وہ اس کا اس
وقت مالک تھا تو وہ اولاد اس سے مل جائے کہ جس نے

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (12493) وابن أبي شيبة (347/11) (11406)

❷ ضعيف: يشم بس عن من بيان كرتا ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة (365/11) (11465)

❸ ضعيف: اسماعيل ضعيف ہے۔

اس کا دعویٰ کیا ہے لیکن اس کو اس میراث میں سے حصہ نہ ملے گا، جو اسلام کے زمانہ سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اس کے باپ کے دوسرے وارثوں نے تقسیم کر لی ہو اور البتہ ایسی میراث جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا لیکن اگر اس (کے باپ) نے جس سے وہ ملایا جاتا ہے، اپنی زندگی میں اس کا انکار کیا ہے (یعنی یوں کہا ہو کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وارثوں کے ملانے سے وہ اب اس کا بچہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے جو اس مرد کی ملکیت نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو۔ جس سے اس نے زنا کیا تھا۔ تو اس کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہوگا۔ (اگر چہ مرد کے وارث اس بچے کو اس سے ملا دیں) اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہ ہوگا۔ (کیونکہ وہ ولد الزنا ہے) اگر چہ خود اس مرد نے بھی اپنی زندگی میں یہ کہا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے۔ بلکہ وہ ولد الزنا ہوگا، اور عورت کے خاندان والوں کے پاس رہے گا۔ خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی (مرد کے کنبے والوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہوگا)

فوائد: (۱) اگر باپ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے لڑکے کو اس کے ورثہ قبول کر لیتے ہیں تو وہ انہیں میں شمار ہوگا ان میں تقسیم ہونیوالی میراث میں سے حصہ دار ہوگا سوائے اس کے جو پہلے تقسیم ہو چکی ہے۔ (۲) لڑکے کو صاحب بستر کے ساتھ ملایا جائے گا اس سے اس کی نسبت ملائی جائے گی زانی کا اس سے نسبی تعلق نہیں ہوگا اور نہ ہی ہو اس کا وارث بنے گا۔

3155- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ

① حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الطلاق، باب في الدعاء والذ الزنا (2265، 2266) وابن ماجه، كتاب الفرائض، باب

في ادعاء الوالد (2746) والبيهقي في الفرائض، باب لا يرث ولد الزنا في الزاني ولا يرث الزاني (260/6)

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ
عَنْ مَمْلُوكٍ لِيْ وَلَدْنَا قَالَ لَا تَبِعُهُ
وَلَا تَأْكُلْ ثَمَنَهُ وَاسْتَعْدِمَهُ ❶

عمیر بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے اپنے غلام کے
متعلق پوچھا جو زنا کا بیٹا تھا انہوں نے کہا: ”اسے نہ بیچو اور
نہ ہی اس کی قیمت کھاؤ اور اس سے خدمت لو۔“

فوائد: یہ ورع و پرہیزگاری کی علامت ہے کہ مذکورہ کاموں سے احتراز کیا جائے ورنہ ولد زنا
کا اس میں کوئی گناہ نہیں وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس کے والدین کا جرم اس کے ذمے تھوپنا نہیں
جاسکتا لہذا اس کو بیچنا وغیرہ بھی جائز ہے

3156- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ سُئِلَ عَنْ وَالدٍ
زَنَّا يَمُوتُ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنُ عَرَبِيَّةَ
وَوَرِثَتْ أُمُّهُ الثَّلَثَ وَجُعِلَ بَقِيَّةُ مَالِهِ فِي
بَيْتِ الْمَالِ وَإِنْ كَانَ ابْنُ مَوْلَاةٍ وَوَرِثَتْ
أُمُّهُ الثَّلَثَ وَوَرِثَتْ مَوَالِبَهَا الَّذِينَ
أَعْتَقُوهَا مَا بَقِيَ قَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتُ
مَالِكًا يَقُولُ ذَلِكَ ❷

سعید کہتے ہیں کہ زہری سے زنا کی اولاد کے متعلق پوچھا
گیا جو مر جائے۔ انہوں نے کہا: ”اگر عربی عورت کا لڑکا ہو
تو اس کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور اس کا باقی مال
بیت المال میں داخل ہوگا اگر آزاد لونڈی کا لڑکا ہو تو اس
کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور باقی مال کے اس
کے مالک وارث ہوں گے جنہوں نے اسے آزاد کیا۔“

مروان کہتے ہیں: میں نے مالک کو اسی طرح کہتے ہوئے
سنا۔

3157- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ.....
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَضَى بِمِيرَاثِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ لِأُمِّهِ كَلْبَةَ
لِمَا لَقِيَتْ فِيهِ مِنَ الْعَنَاءِ ❸

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے
ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والے کی اولاد کی
میراث کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا۔ کیونکہ اس نے
اس کے لئے مشقت اٹھائی۔

3158- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ

- ❶ صحیح: عمیر کو ابن حبان نے الثقات 7/273 میں ذکر کیا ہے جبکہ امام بخاری و ابن ابی حاتم اس بارے خاموش ہیں۔
❷ صحیح: أخرجه مالك في الفرائض، باب ميراث والد الملاعنة وولد الزنا (16) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث
ولد الملاعنة 259/6
❸ حسن: أخرجه ابو داود، كتاب الفرائض، باب ميراث ابن الملاعنة والبيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 259/6

حَصِيرَةَ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ فِي
وَلَدِ الزَّوْنِ لِأَوْلِيَاءِ أُمَّهِ حُدُوا أَبْنَكُمْ
تَرْتُونَهُ وَتَعْفَلُونَهُ وَلَا يَرْتُكُمُ. ❶

زید بن وہب کہتے ہیں کہ سیدنا علیؑ نے زنا کی اولاد
کے متعلق اس کی ماں کے رشتہ داروں سے کہا اسے لوتم ہی
اس کے وارث ہوگے۔ اور تم ہی اس کی دیت دو گے۔ اور
وہ تمہارا وارث نہ ہوگا۔

[46]..... بَاب مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

سائبہ کی میراث کا بیان

3159- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.....
عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ السَّائِبَةُ يَصْعُقُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ
هَذَا مِنْ سَلَمَةَ أَحَدًا غَيْرِي. ❷

عمرو شیبانی کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: سائبہ جہاں چاہے
اپنا مال رکھ دے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں شعبہ نے کہا
اس بات کو سلمتہ سے میرے علاوہ کسی نے نہیں سنا۔

فوائد:..... (۱) ”السائبہ“ سے مراد آزاد کردہ غلام ہے (۲) آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ و موالی نہ
ہوں تو وہ اپنے مال کی جس طرح چاہے وصیت کر سکتا ہے۔

3160- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ.....
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ
السَّائِبَةِ فَقَالَ كُلُّ عَيْتِي سَائِبَةٌ. ❸

یونس کہتے ہیں حسن سے سائبہ کی میراث کے متعلق پوچھا
گیا۔ انہوں نے کہا: ہر آزاد کردہ سائبہ ہے۔

3161- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ.....
عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الصَّدَقَةُ
وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهِمَا. ❹

ابو عثمان کہتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا: صدقہ اور سائبہ اپنے
دن یا اپنے وقت یعنی قیامت کے دن کے لئے ہے۔

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 347/11، 348 (11403)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 369/11 (11480) والبيهقي في الولاء باب من استحَب من السلف التنزه.....
302/10

❸ صحیح: أخرجه ابن الجاشيه 368/11، 369 (11478)

❹ صحیح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب من استحَب من السلف التنزه عن ميراث السائبة..... 301/10 وابن أبي شيبة
368/11 (11465)

فوائد: عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب ہے صدقہ اور غلام آزاد کرنے کا ثواب، بدلہ یہ آخرت پر چھوڑ دینا چاہیے یعنی غلام کی ولاء بھی نہ لی جائے۔ (واللہ اعلم)

3162- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا.....

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلَ عَامِرٌ عَنِ الْمَمْلُوكِ يُعْتَقُ سَابِقَةً لِمَنْ وَلَاؤُهُ قَالَ لِلَّذِي أَعْتَقَهُ. ❶

عامر کہتے ہیں کہ عامر سے اس غلام کے متعلق پوچھا گیا جو سابقہ کہہ کر آزاد کیا گیا ہو اس کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے کہا: اس شخص کو جس نے اسے آزاد کیا۔

فوائد: معلوم ہوا ولاء کا مستحق معتنق آزاد کرنے والا ہوگا بشرطیکہ معتنق کے ورثہ عصبہ نہ ہوں نیز معتنق کے ولاء لینے میں کوئی حرج نہیں۔

3163- حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاتَ مَوْلَى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ وَوَلَّيْسَ لَهُ وَالٍ فَأَمَرَ بِمَالِهِ فَأَدْخَلَ بَيْتَ الْمَالِ. ❷

عبدالرحمن بن عمرو کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان کے زمانہ میں ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا جس کا کوئی وارث نہ تھا۔ تو سیدنا عثمان کے حکم سے اس کا مال بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔

3164- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَوْلَى عَتَاقَةٍ قَالَ مَالُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ. ❸

عامر کہتے ہیں مسروق نے اس آدمی کے متعلق کہا جو فوت ہو گیا اور اس کا کوئی آزاد کرنے والا موجود نہیں انہوں نے کہا: اس کا مال اسے دیا جائے گا جہاں اس نے وصیت کی۔ اگر اس نے وصیت نہ کی ہوگی تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا۔

فوائد: اگر آزاد کردہ غلام کے ورثہ و معتنق نہ ہو تو پھر اگر اس نے مال بارے وصیت کر دی ہوئی

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 368/11 (11477)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 413/11 (11637)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 413/11 (11638) وابن منصور (222,221)

ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا یہی بات درست ہے (واللہ اعلم)

3165۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو.....

ابوبکر بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمیرہ اور راشد بن سعد وغیرہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو سائبہ کہہ کر آزاد کیا گیا۔ کہ اس کا مال ولاء اس شخص کی ہے جس نے اسے آزاد کیا۔ اس نے تو اسے غلامی سے آزاد کیا۔ ولاء سے نہیں۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا فِيمَنْ أُعْتِقَ سَائِبَةٌ إِنْ وَلَائُهُ لِمَنْ أُعْتَقَهُ إِنَّمَا سَيِّئُهُ مِنَ الرِّقِّ وَلَمْ يَسَيِّئُهُ مِنَ الْوَلَاءِ. ①

3166۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ.....

منصور کہتے ہیں ابراہیم شعبی نے کہا: سائبہ کی ولاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا لَا بَأْسَ بِبَيْعِ وَلَائِ السَّائِبَةِ وَهَبَتِهِ. ②

3167۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ.....

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا۔ اور عبد اللہ کے پاس جا کر کہا میں نے اپنے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا تھا اور یہ اس کا ترکہ ہے انہوں نے کہا: ”یہ تیرا ہے۔“ اس نے کہا: ”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“ انہوں نے کہا: ”رکھ دو یہاں بہت سے وارث ہیں۔“

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ أُعْتِقَ رَجُلٌ غَلَامًا سَائِبَةً فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أُعْتَقْتُ غَلَامًا لِي سَائِبَةٌ وَهَذِهِ تَرَكْتُهُ قَالَ هِيَ لَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَضَعَهَا فَإِنَّ هَا هُنَا وَارِثًا كَثِيرًا. ③

[47]..... بَابُ مِيرَاثِ الصَّبِيِّ

بچے کی میراث کا بیان

3168۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

① ضعيف: جدًا أخرجه ابن منصور (228)

② صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (124/6) (519)

③ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16169) والبيهقي في الفرائض، باب من جعل ميراث من لم يدع وارثا ولا مولى في

بیت المال 243/6 وسعيد بن منصور (225)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرَثَ وَصَلَّى عَلَيْهِ. ❶

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب بچہ چلائے تو اسے میراث ملے گی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

فوائد: یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو جس کا پتہ اس کی چیخ سے چل جائے تو وہ وارث بھی بنے گا اور بنائے گا بھی اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

3169- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرَثَ وَوَرِثَ وَصَلَّى عَلَيْهِ. ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب بچہ چلائے تو وارث بنے گا اور وارث بنایا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی۔“

3170- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يَسْتَهَلُّ وَاسْتِهْلَالُهُ يَعْصِرُ الشَّيْطَانَ بَطْنُهُ فَيَصِيحُ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم کے سوا ہر بچہ پیدائش کے وقت چلاتا ہے کیونکہ شیطان اس کے پیٹ کو بھینچتا ہے۔

فوائد: (۱) ”استہلال“ چلانا یہ بچے کی زندگی سے کنایہ ہے یعنی شیطان کے لازمی چھونے کی بناء چلانے یا کسی بھی سبب بچے کی زندگی ثابت ہو جانے پر اس پر وراثت کے احکام عام وارثوں کی طرح لاگو ہوں گے (۲) ہر بچے کی پیدائش پر شیطان اسے چوکا مارتا ہے (د) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے شیطان سے محفوظ رکھا تھا۔

3171- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ حَمَزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهَلَّ صَارِحًا

مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ اگرچہ زندہ پیدا ہو جب تک نہ چلائے وارث نہ ہوگا۔“

❶ حسن لغیره: أخرجه الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ترک الصلاة علی الحنین حتی يستهل (1032) وابن

ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاة علی الطفیل (1508)

❷ ضعیف: شریک کا ابواسحاق سے سماع متأخر ہے۔

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس و جنوده (3286) و مسلم کتاب الفضائل، باب فضائل

عیسیٰ علیہ السلام (2366)

وَإِنْ وَقَعَ حَيًّا. ❶

فوائد:..... ”ان وقع كحيتها“ کے الفاظ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے حجت نہیں لہذا استحلال کو زندگی کی علامت پر محمول کیا جائے گا لہذا کسی بھی طرح ثابت ہو جانے پر وہ وارث ٹھہرے گا۔ استحلال چھیننا چونکہ ایک مکتوب، لا بدی امر ہے لہذا اس کا خصوصی تذکرہ کر دیا گیا۔ (واللہ اعلم) نیز آئندہ زہری رضی اللہ عنہ کا قول اس کی تائید کر رہا ہے

3172- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَ الْمُؤَلُّودُ

صَلَّى عَلَيْهِ وَوَرِّتَ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”جب بچہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بنایا جائے گا۔“

3173- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ.....

عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ ابُوذَيْبٍ كَيْتَبْتُمْ هُنَّ كَمَا زَهْرِي نَعَى كَمَا: ”میرے نزدیک آری الْعَطَّاسِ اسْتِهْلًا. ❸

چھیننا بھی چلانا ہی ہے۔“

3174- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مِغِيرَةَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُورَثُ الْمُؤَلُّودُ حَتَّى يَسْتَهَلَ وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتَهَلَ فَإِذَا اسْتَهَلَ صَلَّى عَلَيْهِ وَوَرِّتَ وَكَمَلَتِ الدِّيَّةُ. ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب تک بچہ نہ چلائے وارث نہ ہوگا اور جب تک نہ چلائے اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی جب وہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا اور اس کی دیت پوری ہوگی۔“

3175- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ.....

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ السَّقَطِ فَقَالَ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ

یونس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن شہاب سے ناقص بچے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ”اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی

❶ مرسل، ضعیف: باب کی دوسری احادیث دیکھیے۔

❷ حسن لغیرہ: (3168) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (11541) 385/11) وعبدالرزاق (6592، 18341، 18359)

❹ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (6595) وابن أبي شيبة (11531) 383/11

وَلَا يُصَلِّي عَلَى مَوْلُودٍ حَتَّى يَسْتَهْلَّ صَارِحًا ❶
جائے گی اور کسی بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جب تک وہ نہ چلائے۔

[48]..... بَاب فِي وِلَاةِ الْمَكَاتِبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کی ولاء کا بیان

3176- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ مَعْمَرٍ.....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ إِذَا ابْتِغَاءَ الْمَكَاتِبَانَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ هَذَا هَذَا مِنْ سَيِّدِهِ وَهَذَا هَذَا مِنْ سَيِّدِهِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ وَيَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْوِلَاةُ لِسَيِّدِ الْبَائِعِ وَيَقُولُونَ إِنَّمَا ابْتِغَاءُ هَذَا مَا عَلَى الْمَكَاتِبِ فَالْوِلَاةُ لِلْسَيِّدِ ❷

قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب ایک مکاتب دوسرے مکاتب کو خریدے یہ اس خنی مالک سے اور وہ اس کے مالک سے تو پہلے کی بیع معتبر ہوگی۔“ اہل مدینہ کہتے ہیں: ”ولاء بیچنے والے کے مالک کو ملے گی اور وہ کہتے ہیں اس نے تو وہ چیز خریدی ہے جو مکاتب کے ذمہ تھی لہذا ولاء مالک کو ملے گی۔“

[49]..... بَاب فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأُمَّةَ

جو لونڈی سے نکاح کرے اس آزاد شخص کا بیان

3177- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا حُرٍّ تَزَوَّجَ أُمَّةً فَقَدْ أَرْقَى نِصْفَهُ وَأَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ حُرَّةً فَقَدْ أَعْتَقَ نِصْفَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْوَلَدَ ❸

سعید بن عمرو کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جو آزاد آدمی لونڈی سے نکاح کرے اس نے اپنا آدھا حصہ غلام کر دیا اور جس غلام آدمی نے آزاد عورت سے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا حصہ آزاد کر دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”یعنی اولاد کو۔“

[50]..... بَاب مِيرَاثِ الْوِلَاةِ

ولاء کی میراث کا بیان

3178- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ.....

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (6598) وابن ابی شیبہ، کتاب الحناظر، باب من قال لا یصلی علیہ حتی یتستهل صاریحاً 318/3

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (15810)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (13103) وابن منصور (739، 740) وابن ابی شیبہ، باب الرجل یتزوج الأمة ومن

کرهه 174/4

شیبانی کہتے ہیں شععی نے اس غلام کے متعلق کہا جو کسی عورت سے نکاح کر کے طلاق دے دے اور اس سے اس کا کوئی بچہ بھی ہو: ”اگر عورت آزاد ہو تو اس کا خرچ اس کی ماں کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ غلام ہو تو اس کے مالک کے ذمہ ہوگا۔“

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ
يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةُ ثُمَّ يَطْلُقُهَا وَلَهُ مِنْهَا وَلَدٌ
قَالَ إِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَالِنَفَقَةِ عَلَى أُمِّهِ
وَإِنْ كَانَ عَبْدًا يَعْنِي الصَّبِيَّ فَعَلَى
مَوْلَاهِ. ❶

3179- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرِ بْنِ ح وَ.....

جریر کہتے ہیں مغیرہ اور ابراہیم دونوں نے کہا: ”ولاء اس شخص کو ملے گی جس نے پہلے اسے آزاد کیا۔“

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
أَنَّهَا قَالَا وَلَاؤُهُ لِمَنْ بَدَأَ بِالْعِتْقِ أَوَّلَ
مَرَّةٍ. ❷

[51]..... بَابُ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ

دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کر دے اس کا بیان

3180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ ح وَحَدَّثَنَا جَرِيرٌ.....

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حکم اور ابراہیم دونوں نے کہا: ”اگر اپنا حصہ آزاد کرنے والا باقی کا ضامن ہو تو ولاء اسے ملے گی اور اگر غلام سے کام لیا جائے تو ولاء سب میں مشترک ہوگی۔“

عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهَا قَالَا إِنْ ضَمِنَ كَانَ
الْوَلَاءُ لَهُ وَإِنْ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ كَانَ
الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ. ❸

3181- حَدَّثَنَا يَعْلَى وَابُو نَعِيمٍ قَالَا.....

زکریا عامر سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہوں اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو کہا: اس کی آزادی کو مکمل کیا جائے، پس اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو درمیان قیمت پر نصف کے بدلے میں غلام سے محنت کرائی جائے گی اور ولاء اس شخص کی ہوگی جس نے آزاد کیا۔“

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرِ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
أُعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ قَالَ يَتَمَمُ عِتْقُهُ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ فِي الْبَيْتِ
بِقِيْمَةِ عَدْلٍ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ. ❹

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 153/5 صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 521/6 (1901) 522/6 (1903)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 521/6 (1900) وعبدالرزاق (16720)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16723) وابن أبي شيبة 521/6 (1901)

فوائد: (۱) اگر مشترکہ غلام میں سے کوئی مالک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال کے ذریعے سارے غلام کو آزاد کروالیا جائے گا اگر مال نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کروائی جائے گی جس سے وہ رقم ادا کرے تو آزاد ہو جائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر غلام اسی قدر آزاد ہوگا جس قدر آزاد کرنے والے کا حصہ تھا۔ (۲) ایسے آزاد کردہ غلام کی ولاء آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی (واللہ اعلم)

3182- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ.....

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ فِي عَبْدِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ وَأَمْسَكَهُ الْآخَرُ قَالَ مِيرَاثُهُ بَيْنَهُمَا ①

ابن طاؤس اپنے والد سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو اور دوسرے نے روک رکھا ہو کہا: ”اس کی میراث دونوں میں مشترکہ ہوگی۔“

فوائد: اس قول کے مطابق اگر غلام آدھا ہی آزاد ہوتا ہے بقیہ غلام ہی رہتا ہے تو اس کی میراث اس کے مالک کو آدھا مال جب کہ آزاد کرنے والے کو آدھی بطور ولاء دے دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3183- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ.....

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مِيرَاثُهُ لِلَّذِي أَمْسَكَهُ وَقَالَ قَنَاصَةٌ هُوَ لِلْمُعْتِقِ كُتْلَةٌ وَتَمَنُّهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ ②

معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زہری نے کہا: اس کی میراث اسی شخص کو ملے گی جس نے اسے روک رکھا ہے اور قناصۃ یعنی کٹلہ ہے اور تمننہ یعنی کوفہ کے اہل کوفہ نے کہا: ”تمام میراث آزاد کرنے والے کو ملے گی اور اس کی قیمت اس کے ذمہ ہوگی۔“ اہل کوفہ اس کے قائل ہیں۔

[52]..... بَابُ مَا لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

عورتوں کے لیے ولاء کے حصہ کے بیان

3184- حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ مَكَاتِبًا وَلَهُ بَنُونَ وَبَنَاتٌ أَيْكُونُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

عبد الملک کہتے ہیں عطاء سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مکاتیب چھوڑ کر مر جائے اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں کیا عورتوں کو ولاء سے کچھ ملے گا انہوں نے کہا: ”عورتیں اس

① صحیح: أخرجه البيهقي في العتق، باب حكم المعتق نصفه 280/10

② صحیح: سابقہ حدیث ملاحظہ کریں۔

مال میں سے وارث ہوں گی جو مکاتب کے ذمہ اس کی کتابت سے باقی ہو اور ولاء مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں، مگر اس وقت جب وہ خود (اپنے غلام سے) مکاتبت کریں یا (اسے) آزاد کریں۔

شَيْءٌ قَالَ تَرِثُ النِّسَاءُ مِمَّا عَلَى ظَهْرِهِ
مِنْ مَكَاتِبَتِهِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلرِّجَالِ
دُونَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَاتَبْنَ أَوْ أُعْتَقْنَ . ❶

فوائد: مالک فوت ہو گیا پیچھے مکاتب غلام چھوڑ گیا بعد میں وہ مکاتب بھی فوت ہو جاتا ہے مکاتب چونکہ غلام ہی ہوتا ہے اب جتنا حصہ غلام کا غلامی میں تھا یعنی ادائیگی نہ کر سکا تھا اتنی مقدار مالک کے عصبہ بچے بچیاں سب حصے کے مطابق شریک ہوں گے اور جتنی ادائیگی کے عوض وہ آزاد ہو چکا تھا اس قدر ولاء صرف بچوں میں تقسیم ہوگی کیونکہ عورتیں ولاء کی مستحق نہیں بن سکتیں الا یہ کہ انہوں نے خود مکاتبت کی ہو یا آزادی دی ہو۔

3185- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

لیث کہتے ہیں طاؤس نے کہا: ”عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر اس وقت کہ جب وہ خود غلام آزاد کریں یا وہ شخص آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔“

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ لَا تَرِثُ
النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أُعْتَقْنَ أَوْ أُعْتَقَ
مَنْ أُعْتَقْنَ . ❷

3186- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَفِيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ.....

یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: ایک شخص ایک مکاتب چھوڑ کر فوت ہو گیا مکاتب بھی فوت ہو گیا اس نے کچھ مال چھوڑا تو ابن مسیب اور ابوسلمۃ بن عبدالرحمن نے کتابت کے باقی مال کو آزاد کرنے والے کی اولاد مردوں اور عورتوں میں ان کی میراث کے موافق تقسیم کیا اور کتابت کے بعد جو مال بچا وہ آزاد کرنے والے کی اولاد میں سے مردوں کو ملا عورتوں کو نہیں۔“

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ تُوَفِّي رَجُلٌ
وَتَرَكَ مَكَاتِبًا ثُمَّ مَاتَ الْمَكَاتِبُ
وَتَرَكَ مَالًا فَجَعَلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا بَقِيَ مِنْ
مَكَاتِبَتِهِ بَيْنَ بَنِي مَوْلَاهُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
عَلَى مِيرَاثِهِمْ وَمَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ
كِتَابَتِهِ فَلِلرِّجَالِ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي مَوْلَاهُ
دُونَ النِّسَاءِ . ❸

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في المکاتب، باب میراث المکاتب و ولاء 341/10

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16266)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (15759) والبيهقي في المکاتب، باب میراث المکاتب و ولاء 341/10، وابن منصور (478)

3187- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيِّ وَزَيْدِ
أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكَبِيرِ وَلَا يُورَثُونَ
النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أُعْتَقْنَ أَوْ
كَاتَبْنَ ①

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمرو علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ”ولاء
بڑے شخص کو ملے گی۔ وہ عورتوں کو ولاء سے میراث نہ
دیتے تھے مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں یا
مکاتب کریں۔“

3188- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي
قَلَابَةَ ح ②

خالد ابو قلابہ سے اور زہری سعید بن مسیب سے اور ابو زناد
سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
کہا: ”عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر جب وہ خود
آزاد کریں یا مکاتب کریں۔“

3189- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
ح ③

.....

.....

.....

3190- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ.....
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا
تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أُعْتَقْنَ أَوْ
كَاتَبْنَ ④

خالد ابو قلابہ رضی اللہ عنہ اور زہری رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب رضی اللہ
سے اور ابو زناد سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے کہا: ”عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر
جب وہ خود آزاد کریں یا مکاتب کریں۔“

3191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ.....
عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَرِثُ
النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أُعْتَقْنَ أَوْ

اشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حسن نے کہا: ”عورتیں ولاء سے
وارث نہ ہوں گی۔ مگر جب وہ خود آزاد کریں یا وہ شخص

① منقطع، ضعیف: أخرجه ابن أبي شيبة (11550) 388/11 والبيهقي في الولاء، باب لا ترث النساء الولاء إلا ما
عقتن 306/10

② صحيح: ابن أبي شيبة 389-388/11 (11554)

③ حسن: ابن أبي شيبة 389/11 (11555)

④ حسن: أخرجه سعيد بن منصور (480)

أُعْتَقَ مَنْ أُعْتِقْنَا إِلَّا الْمُلَاعَنَةَ فَإِنَّهَا تَرِثُ مَنْ أُعْتِقَ ابْنُهَا وَالَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ. ❶

آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔ مگر لعان کرنے والی عورت اس شخص کی وارث ہوگی جیسا کہ اس لڑکے نے آزاد کیا جس کا اس کے باپ نے انکار کیا۔“

فوائد:..... عورتیں بذات خود ایسے غلام کی ولاء کی مستحق بن سکتی ہیں جن کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو نیز ایسے آزاد کردہ غلام کی ولاء کی بھی وارث بن سکتیں ہیں جن کو ان کے آزاد کردہ غلاموں نے آزاد کیا ہو یا لعان کرنے والی عورت کے بیٹے نے آزاد کیا ہو۔ (واللہ اعلم)

3192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَرِثُ مَوَالِيَ عُمَرَ دُونَ بَنَاتِ عُمَرَ. ❷

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد غلاموں کے وارث ہوتے تھے۔ عمر کی بیٹیوں کے علاوہ۔

3193- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ بِنِيهَا فَوَرِثُوهَا مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ بَنُوهَا قَالَ يَرِثُجُ الْوَالَاءُ إِلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. ❸

خالد حداء کہتے ہیں ابو قلابہ نے کہا: ’جو عورت فوت ہو جائے اور بیٹے چھوڑے وہ اس کے مال اور (اس کے آزاد کردہ غلاموں کی) ولاء کے وارث ہوں گے پھر اس کے لڑکے مر جائیں۔ تو ولاء عورت کے عصبہ کو واپس ملے گی۔

3194- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ ثُمَّ مَاتَ وَتَرَكَ وَلَدًا رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ لِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ. ❹

منصور کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے کسی غلام سے مکاتبت کی پھر وہ مر گیا اور اس نے مرد و عورت اولاد میں چھوڑے انہوں نے کہا: ’ولاء مردوں کو ملے گی عورتوں کو نہیں۔‘

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 388/11 (11552)

❷ صحیح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 388، 389 (11554)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 389/11 (11557) والبیہقی فی الولاء، باب میراث المکاتب وولاءہ 341/10

3195- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلَى قَالَ الْوَلَاءُ لَبْنِيهَا فَإِذَا مَاتُوا رَجَعَ إِلَى عَصَبَتِهَا. ①

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن کہتے تھے جو عورت مر جائے اور آزاد کردہ غلام چھوڑے اس کی ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گی۔ جب وہ مر جائیں گے تو اس کے عصبہ کی طرف لوٹ جائے گی۔“

3196- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْءٌ إِلَّا مَا اُعْتَقَتْ هِيَ بِنَفْسِهَا. ②

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: ”عورتوں کے لئے ولاء سے کچھ نہیں مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں۔“

3197- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ مَاتَ مَوْلَى لِعُمَرَ فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ هَلْ لِنَنَاثِ عُمَرَ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ مَا أَرَى لَهُنَّ شَيْئًا وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُعْطِيَهُنَّ أُعْطِيَهُنَّ. ③

ابن عون کہتے ہیں محمد نے کہا: ”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کو میراث سے کچھ ملے گا؟ انہوں نے کہا: ”میرے نزدیک ان کے لئے کچھ نہیں اگر تم انہیں کچھ دینا چاہو تو دے دو۔“

3198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يُحْرَرُ الْوَلَاءُ مَنْ يُحْرَرُ الْمِيرَاثِ. ④

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”ولاء بھی وہی شخص لے گا جو میراث لیتا ہے۔“

فوائد:..... اس سے مراد عصبہ ہیں یعنی جو ساری باقی ماندہ جائیداد سمیٹ لیتے ہیں وہی ولاء کے بھی

وارث بنیں گے۔

3199- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى.....

① صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16254)

② صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 389/11 (11556) وابن منصور (481) وعبدالرزاق (16261)

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (15776)

④ صحیح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب من قال، من أحرز الميراث، أحرز الولاء 305/10

ابوبکر بن عمرو بن حزم کہتے ہیں محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اسی کو بہہ کر کے اسے آزاد کر دیا۔ اور اس نے اپنی ولاء عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کو بہہ کی اور فوت ہو گئی۔ تو آزاد کرنے والے عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کردہ غلام کی دلیل مانگی تو اس نے دلیل پیش کی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ”جس سے چاہو ولاء کا معاملہ کرو۔“ ابوبکر کہتے ہیں: ”اس نے عبدالرحمن بن عمرو بن حزم سے ولاء کا معاملہ کیا۔“

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَوَلَاءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ فَأَعْتَقَتْهُ فَوَهَبَتْ وَوَلَاءَ نَفْسِهِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ وَمَاتَتْ فَخَاصَمَتِ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَا عُثْمَانُ الْبَيْتَةَ عَلَى مَا قَالَ قَالَ فَاتَى الْبَيْتَةَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ. ❶

فوائد: ولاء ایک تعلق، رشتہ ہوتا ہے اسے نہ تو تحفہ دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی بیچا وہ فقط معتق یا اس کے عصبہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے مزید آئندہ ملاحظہ کیجئے۔

[53]..... بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

ولاء بیچنے کا بیان

3200- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَيْهِ. ❷

فوائد: جس طرح انسان اپنے نسبی تعلق اپنے رشتے کو فروخت نہیں کر سکتا بعینہ ولاء یہ بھی غلام کو آزادی دینے کے بدلے حاصل ہونے والا ایک تعلق ہے نہ تو اس کو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی تحفہ دیا جاسکتا ہے۔

3201- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَيْهِ. ❷

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (518) 124/6 وابن منصور (226)

❷ صحیح: (2614) کے تحت یہ ترجمہ ہے۔

بَيْعُ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةَ ①
کرنے سے منع فرمایا۔

3202- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
عطاء کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے
يَقُولُ لَا يَبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوهَبُ
سنا: ”ولاء نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور ولاء اس
وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ ②
کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔

3203- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَلَاءُ
ابراہیم کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”ولاء نسبی رشتہ کی طرح
لُحْمَةٌ كُلُّ حِمَّةِ النَّسَبِ لَا يَبَاعُ وَلَا
ایک رشتہ ہے نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے۔“
يُوهَبُ ③

3204- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ
سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حسن اور سعید بن مسیب
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْوَلَاءِ ④
دونوں نے ولاء بیچنے کو برا سمجھا۔

3205- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَبَاعُ
عطاء رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”ولاء نہ بیچی
الْوَلَاءُ أَبُو كُلِّ بَرَقِيَّةٍ رَجُلٍ مَرَّتَيْنِ ⑤
جائے گی کیا ایک مرد کا مال دو دفعہ کھایا جائے گا؟“

فوائد:..... گردن کے بدلے دو دفعہ کھانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک تو اسے آزاد کر کے ثواب کما لیا
پھر دوبارہ اس کی ولاء فروخت کر کے دنیاوی نفع بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[54]..... بَابُ فِي عَوْلِ الْفَرَائِضِ

وراثت کے مسئلہ ”عول“ کا بیان

3206- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

① صحیح: (2614) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

② صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16145) أخرجه البيهقي في الولاء، باب من أعتق مملوك له 294/10

③ حسن لغیره: أخرجه عبدالرزاق (16142) وابن ابی شیبہ (507) 122/6 والبيهقي في الولاء، باب من أعتق
مملوكاً له 294/10

④ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16149) وابن منصور (294) وابن ابی شیبہ (510) 122/6

⑤ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16144)

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْفَرَايِضُ مِنْ سِتَّةٍ لَا نُعِيلُهَا ①
 عطاء کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”فرائض چھ سے تقسیم ہوں ہم اسے عول نہیں کریں گے۔“

فوائد: (۱) ”عول“ لغوی طور پر ظلم و زیادتی کی طرف مائل ہونے کو کہتے ہیں جب کہ اصطلاحی طور پر یہ اصحاب الفروض کے حصوں کا ترکے کے حصوں سے بڑھ جاتا ہے۔ (۲) اصول المائل 7 قسموں پر منحصر ہیں جو کہ درج ذیل ہیں دو، تین، چار، آٹھ، چھ، بارہ، چوبیس ان میں سے پہلے چار میں تو عول نہیں ہوتا جب کہ آخر الذکر تین میں ہوتا ہے لہذا جب کبھی ورثہ کے سهام، حصے ترکے کے حصوں کے مطابق پورے پورے تقسیم نہ ہو رہے ہوں تو ترکے کے حصے سهام کے مطابق بڑھالیے جائیں گے۔

3207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ.....

شُرَيْحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
 اخْتَصِمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي بَنَتَيْنِ وَأَبْوَيْنِ
 وَزَوْجٍ فَقَضَى فِيهَا فَأَقْبَلَ الزَّوْجَ
 يَشْكُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ فَأَخَذَهُ وَبَعَثَ إِلَى شُرَيْحٍ
 فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ هَذَا يَخَالِنِي
 امْرَأً جَائِرًا وَأَنَا إِحَالُهُ امْرَأً فَاجِرًا يُظْهِرُ
 الشُّكُومَى وَيَكْتُمُ قِضَاءً سَائِرًا فَقَالَ لَهُ
 الرَّجُلُ مَا تَقُولُ فِي بَنَتَيْنِ وَأَبْوَيْنِ
 وَزَوْجٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ الرَّبْعُ مِنْ جَمِيعِ
 الْمَالِ وَاللَّابُؤَيْنِ السُّدْسَانِ وَمَا بَقِيَ
 فَلِلْبَنَتَيْنِ قَالَ فَلَايَ شَيْءٍ نَقَضْتَنِي قَالَ
 لَيْسَ أَنَا نَقَضْتُكَ اللَّهُ نَقَضَكَ لِلْبَنَتَيْنِ
 الْفُلَانِ وَاللَّابُؤَيْنِ السُّدْسَانِ وَاللِّزْوَاجِ الرَّبْعُ
 فَبِي مِنْ سَبْعَةٍ وَيَصِفُ فَرِيضَةٌ فَرِيضَةٌ

شریح بن حارث کہتے ہیں شرح کے پاس دو لڑکیاں اور والدین اور شوہر کے متعلق جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے اس میں فیصلہ کر دیا شوہر اس کی شکایت کرتا ہوا مسجد میں آیا تو عبداللہ بن رباح نے اس کے پاس آدمی بھیجا اور اسے پکڑ کر شرح کے پاس بھیجا اور کہا: آپ اسے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”یہ مجھے ظالم سمجھتا ہے اور میں اسے فاسق سمجھتا ہوں یہ اپنی شکایت ظاہر کرتا ہے اور باقی فیصلہ چھپاتا ہے اس آدمی نے ان سے کہا: ”آپ دو لڑکیوں، والدین اور شوہر کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”شوہر کے لئے تمام مال سے چوتھائی، والدین کے لئے دو چھٹے حصے اور باقی دونوں لڑکیوں کے لئے۔“ اس نے کہا: پھر آپ نے مجھے کیوں کم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ”میں نے تمہیں کم نہیں دیا تمہیں اللہ نے کم دیا ہے۔ دونوں لڑکیوں کا دو تہائی والدین کا دو چھٹے اور شوہر کا چوتھائی ہے لہذا ترکہ آپ سے تقسیم ہوگا تیرے فریضہ میں عول ہوا ہے۔“

عَائِلَةٌ •

فوائد: یہ مثال عول کے سمجھنے کے لیے کافی ہے مثلاً والدین دو بیٹیاں اور خاوند۔ ان کے درمیان تقسیم یوں ہوگی والدین دونوں کو چھٹا چھٹا حصے ملے گا دو بیٹیوں کو دو تہائی (2/3) جب کہ اولاد کی موجودگی میں خاوند کو چوتھا حصہ (1/4) لہذا سس ہونے کی بناء پر مسئلہ 6 سے بنے گا پھر سہام بڑھ جانے پر اسے 7¹/2 کی طرف عول کر دیا۔

7 ¹ /2	6	
1	1	ماں
1	1	باپ
4	4	2 بیٹیاں
1 ¹ /2	1 ¹ /2	خاوند

[55]..... بَابُ جَرِّ الْوَلَاءِ

ولاء حاصل کرنے کے حق کا بیان

3208- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.....

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
وَعُمَرَ وَزَيْدٍ قَالُوا الْوَالِدُ يُجْرُّ وَلَاءَ
اشعث کہتے ہیں شعبی نے کہا: علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہم سب نے کہا کہ: ”والد اپنے بیٹے کی ولاء لے سکتا ہے۔“

وَلَدِهِ •

فوائد: بچے کا جب کوئی وارث یا عصبہ نہ ہو اور نہ ہی وہ براہ راست کسی کا غلام ہو جب کہ اس کا والد کسی کا آزاد کردہ غلام ہو تو بچے کا ترکہ بھی اس کے والد کے موالی کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ آئندہ صحیح آثار آرہے ہیں جو اس پر دال ہیں۔ (واللہ اعلم)

3209- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.....

① صحیح: أخرجه و كعب في كتابه (أخبار القضاة) 364/2

② ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة 397/11 (11583) و عبدالرزاق (16276، 16277)

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْجَدُّ يَجْرُ عَنْ أَشْعَثَ كَيْتَيْ هِي شَعْمِي نِي كَمَا: "دادا ولاء حاصل کرے گا۔"
 ① الْوَلَاءُ .

3210- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ.....
 عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْوَالِدُ ابْن سیرین کہتے ہیں شرح نے کہا: "والد اپنی اولاد کی ولاء
 يَجْرُ وَوَلَاءٌ وَوَلَدِهِ. ② حاصل کرے گا۔"

3211- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.....
 حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ فِي مَمْلُوكٍ زکریا بیان کرتے ہیں عامر سے پوچھا گیا ایک غلام فوت
 تُوفِي وَوَلَهُ أَبٌ حُرٌّ وَوَلَهُ بَنُونَ مِنْ امْرَأَةٍ ہو گیا اور اس کا باپ ہے آزاد اس کے چند بیٹے آزاد
 حُرَّةٍ لِمَنْ وَوَلَاءٌ وَوَلَدِهِ قَالَ لِمَوَالِي عورت سے ہیں اس کی اولاد کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں
 الْجَدِّ. ③ نے کہا: "دادا کے آزاد کرنے والوں کو۔"

فوائد: معلوم ہوا عامر رضی اللہ عنہ پوتے کی ولاء کو دادا کی طرف منتقل کرنے کے قائل تھے تو پھر باپ
 کی طرف انتقال تو بالادولی درست ہوا (واللہ اعلم)
 3212- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ.....

عَنْ مُغْبِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مَكَاتِبٍ مَاتَ مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "اگر کوئی مکاتب فوت ہو
 وَقَدْ أَدَّى نِصْفَ مَكَاتِبِهِ وَوَلَهُ وَلَدٌ مِنْ جائے اور اس نے اپنی مکاتب کا نصف مال ادا کر دیا ہو
 امْرَأَةٍ حُرَّةٍ قَالَ مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ جَرَّ وَوَلَاءٌ اس کی اولاد آزاد عورت سے ہو تو میرے خیال میں اولاد
 وَوَلَدِهِ. ④ اپنے والد کی ولاء لے سکتی ہے۔"

3213- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ.....
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ شُرَيْحٌ لَا يَرْجِعُ ابراہیم کہتے ہیں: "شرح اپنے کئے ہوئے فیصلے کو منسوخ
 عَنْ قَضَاءٍ يَقْضِي بِهِ فَحَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ نہیں کیا کرتے تھے۔" اسود نے ان سے بیان کیا کہ سیدنا
 عُمَرُ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے

① صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16286) وابن أبي شيبة (11594) 400/11

② ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (16278) وابن أبي شيبة (11578) 398/11

③ صحیح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب ماجاء في جبر الولاء 307/10

④ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16287)

اور اس سے آزاد اولاد پیدا ہو پھر غلام بھی آزاد ہو جائے تو تو ان کے اپنے باپ کے آزاد کردہ موالیٰ کی طرف ولاء واپس ہو جائے گی۔“ شرح نے اسے اختیار کر لیا۔

فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا أَحْرَارًا ثُمَّ عَتِقَتْ بَعْدَ ذَلِكَ رَجَعَ الْوَلَاءُ لِمَوَالِي أَبِيهِمْ فَأَخَذَ بِهِ شُرَيْحٌ. ❶

3214- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ.....

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”غلام کے نکاح میں آزاد عورت ہو تو اولاد اپنی ماں کے آزاد ہونے کی وجہ سے آزاد ہوتی ہے جب باپ آزاد ہو گا تو اولاد ولاء لے گی۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْمَمْلُوكُ يَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ يُعْتَقُ الْوَلَدُ بِعَتِقِ أُمِّهِ فَإِذَا عَتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ. ❷

3215- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ.....

کثیر بن شظیر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ”اگر کوئی آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو جو اولاد غلامی کی حالت میں اس سے پیدا ہوگی اس کی ولاء عورت آزاد کرنے والے کو ملے گی۔ اور جو اولاد اس سے آزادی کی حالت میں ہوگی اس کی ولاء غلام کو آزاد کرنے والے کو ملے گی۔“

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ قَالَ أُمَّمَا مَا وَلَدَتْ مِنْهُ وَهُوَ عَبْدٌ فَوَلَاؤُهُمْ لِأَهْلِ نِعْمَتِهَا وَمَا وَلَدَتْ مِنْهُ وَهُوَ حُرٌّ فَوَلَاؤُهُمْ لِأَهْلِ نِعْمَتِهِ. ❸

3216- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو اور اسی سے اس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ اپنی ماں کی آزادی کی وجہ سے آزاد ہوگا۔ اس کی ولاء اس کی ماں کے آزاد کرنے والوں کو ملے گی۔ جب باپ آزاد ہو جائے گا تو (پھر پیدا ہونے والا بچہ) ولاء کو اپنے باپ کے آزاد کرنے والوں کی طرف کھینچ لائے گا۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِذَا كَانَتْ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا فَإِنَّهُ يُعْتَقُ بِعَتِقِ أُمِّهِ وَوَلَاؤُهُ لِمَوَالِي أُمِّهِ فَإِذَا أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ إِلَى مَوَالِي أَبِيهِ. ❹

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب ماجاء في جر الولاء 307/10 وعبدالرزاق (11287)

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16276، 16277) وابن ابی شیبہ (11582) والبيهقي في الولاء 306/10

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 403/11 (11597) وعبدالرزاق (16290)

❹ صحیح: أخرجه البيهقي في الولاء باب ماجاء في جرّ الولاء 306/10

3217- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ.....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مَوْلَاةً لِلْحُرَقَةِ وَكَانَ أَبِي يَعْقُوبُ مَكَاتَبًا لِمَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ثُمَّ إِنَّ أَبِي أَدَى كِتَابَتَهُ فَدَخَلَ الْحُرَقِيُّ عَلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ لِي الْحَقَّ يَعْنِي الْعَطَاءَ وَعِنْدَهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فَقَالَ ذَلِكَ مَوْلَايَ فَاخْتَصَمَا إِلَيَّ عُثْمَانَ فَقَضَيْتُ بِهِ لِلْحُرَقِيِّ ①

علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”میری والدہ ’حرقہ‘ قبیلے کی آزاد لونڈی تھی اور میرے والد یعقوب مالک بن اوس بن حدثان نصری کے مکاتب تھے۔ پھر میرے والد نے اپنی کتابت کا مال ادا کر دیا تو حرقی آدمی نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر میرا حق (وظیفہ) مانگا ان کے پاس مالک بن اوس بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا: ”وہ تو میرا آزاد غلام ہے۔“ دونوں اپنا جھگڑا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے حرقی آدمی کے حق میں فیصلہ کیا۔

[56]..... بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَا يَدْعُ عَصْبَةَ

جو شخص عصبہ چھوڑے بغیر فوت ہو جائے اس کا بیان

3218- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَوَةُ.....

أَخْبَرَنِي سَهْمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَمْرَاوِيُّ أَنَّ رَجُلًا تُوْفِيَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَكُتِبَ أَنْ قَسَمُوا مِيرَاثَهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فَقَسَمَ مِيرَاثَهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فِي عِرَافَتِهِ ②

سہم بن یزید حمراوی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اس کا کوئی وارث نہ تھا تو اس کے متعلق عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا گیا وہ خلیفہ تھے۔ انہوں نے لکھا: ”اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کر دو جن کے ساتھ وہ وظیفہ لیتا تھا۔“ اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کر دی گئی جن کے ساتھ وہ اپنی چودھری (سردار) ہونے کا وظیفہ لیتا تھا۔“

نوائد: اصحاب الفروض کی عدم موجودگی میں مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا اگر وہ بھی نہ ہوں

تو پھر بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا یا پھر اس کے متعلق تاقضی و حاکم جو فیصلہ فرمادیں وہی قابل عمل ہو گا۔ (واللہ اعلم)

① ضعیف: محمد بن اسحاق مدلس عن سے بیان کرتے ہیں، لیکن دیکھئے سنن البيهقي (315/10)

② اسنادہ جيد: دارمی منفرد ہیں۔ لیکن دیکھئے مصنف عبد الرزاق (16174)

۲۲..... ومن کتاب الوصایا

وصیتوں کا بیان

فوائد: وصایا یہ وصیت کی جمع ہے اس کے معنی زندگی میں یا موت کے بعد کسی کام کا عہد لینا ہے جب کہ شرعی طور پر یہ ایسے خاص عہد کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد کسی کام کی طرف منسوب ہو۔ نیل الاوطار 96/4 شروع اسلام میں مرنے سے قبل وصیت فرض تھی لیکن جب حقوق مقرر ہو گئے تو فرضیت منسوخ ہو گئی اور جواز باقی رہ گیا۔ قرآن میں ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (البقرة: 180) تم پر موت کی حاضری کے وقت وصیت فرض کر دی۔

[1]..... بَاب مَنْ اسْتَحَبَّ الْوَصِيَّةَ

وصیت کو مستحب سمجھنے والے شخص کا بیان

3219- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لِيَسْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) .¹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں وصیت کے بغیر گزار دے۔ اسے چاہئے کہ وصیت کے لائق کوئی چیز اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔“

فوائد: شروع میں وصیت فرض تھی لیکن اب ذوی الارحام یا دوسرے امور بارے وصیت کرنا مستحب ہے ضروری نہیں آپ ﷺ نے فرمایا (ان اللہ قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث) (ابن کثیر) یقیناً اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے اب وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔

¹ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الوصایا، ب۔ قول نسی صلعوم وصية الرجل مكتوبة عنده (2738) ومسلم فی

3220- حَدَّثَنَا عَفَّانُ.....

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابوالشہب بیان کرتے ہیں حسن بنی ثنوب نے کہا: ”مومن پیٹ
قَالَ الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ فِي كُلِّ بَطْنِهِ وَلَا بھر کر کھانا نہیں کھاتا اور اس کی وصیت ہمیشہ اس کے پاس
تَزَالُ وَصِيَّتُهُ تَحْتَ جَنْبِهِ. ❶“ ہوتی ہے۔“

[2]..... بَابُ فَضْلِ الْوَصِيَّةِ

وصیت کی فضیلت کا بیان

3221- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي ثُمَامَةُ قاسم بن عمر کہتے ہیں مجھے ثمامہ بن حزن نے کہا: تمہارے
بُنْ حَزْنٍ مَا فَعَلَ أَبُوكَ قُلْتُ مَاتَ والد کو کیا ہوا؟ میں نے کہا: ”وہ فوت ہو گئے ہیں۔“ انہوں
قَالَ فَهَلْ أَوْصَى فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِذَا نے کہا: ”کوئی وصیت کی؟ کیونکہ کہا جاتا ہے جب آدمی
أَوْصَى الرَّجُلُ كَانَ وَصِيَّتُهُ تَمَامًا لِمَا وصیت کرتا ہے اگر اس سے زکوٰۃ میں کچھ غلطی سرزد ہوگئی
ضَيَّعَ مِنْ زَكَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَ قَالَ ہو تو دور ہو جاتی ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: دوسرے ”القاسم
غَيْرُهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَمْرٍو. ❷“ بن عمرو کہتے ہیں۔

فوائد:..... زندگی میں واقع شدہ کمی و کوتاہی کی اصلاح کے لیے وصیت کر دینا بہتر ہے کیونکہ انسان
زندگی وصحت کی حالت میں مال کا حریص ہوتا ہے لہذا کئی فرائض اور خیر کے کاموں سے پہلو تہی کر جاتا ہے
جب کہ جاتے ہوئے چونکہ دل اگلے جہاں میں اٹکا ہوتا ہے دینا کی حرص دم توڑ چکی ہوتی ہے ایسے وقت
وصیت سابقہ کوتاہیوں کے ازالے کا باعث ہوتی ہے (واللہ الموفق)

3222- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ.....

أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ ابوہند کہتے ہیں شعبی نے کہا: کہا جاتا تھا: ”جو شخص وصیت
مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فَلَمْ يَجُرْ وَلَمْ يَحْفَ کرے ظلم اور نا انصافی نہ کرے اسے ایسا ثواب ملتا ہے
كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا أَنْ لَوْ تَصَدَّقَ جیسے وہ اپنی زندگی میں صدقہ کرتا ہے۔“
بِهِ فِي حَيَاتِهِ. ❸

❶ صحیح: القاسم بن عمرو کو بخاری وابن ابی حاتم نے ذکر تو کیا ہے لیکن جرح یا تعدیل نہیں کی، ابن حبان

نے اسے الثقات 7/337 میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 11/205 (10982) و عبدالرزاق (16330)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/203 (10979) وابن منصور (245)

3223- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يُونُسَ

قرعہ کہتے ہیں ہرم بن حیان سے کہا گیا۔ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے کہا: ”میں تمہیں سورۃ النحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں اور ابن حیان نے یہ آیتیں لوگوں کو حکمت کے ساتھ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ۔“ اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔ اور اگر بدلہ لو بھی بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچا یا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔ صبر کریں بغیر توفیق الہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر و فریب یہ کرتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ پر ہیروز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔“ (سورۃ النحل: ۱۶۸: ۱۶۹)

عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قِيلَ لِهَرِمِ بْنِ حَيَّانٍ أَوْصِيَهُ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْآيَاتِ الْأَوَاخِرِ مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ وَقَرَأَ ابْنُ حَيَّانٍ ﴿ اذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقَبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴾

[سورة النحل: ۵۲۱: ۵۲۱] ۱

فوائد: ان آیات میں چونکہ دعوت الی اللہ ہدایت پر جسے رہنا، مصائب پر صبر کرنا ایسی عظیم نصائح ہیں جن میں حالات کے جبر کے ستائے ہوؤں کے لیے عظیم خوشخبری ہے لہذا ہرم بن حیان اپنے پسماندگان کے لیے ان آیات کا چناؤ کرتے ہیں۔

[3]..... بَابُ مَنْ لَمْ يُوصِ
وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

طلحہ بن مصرف یامی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابوفی سے پوچھا کہ: ”کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: پھر وصیت لوگوں پر

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مِصْرَفٍ الْيَامِي قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا قَلْتُ فَكَيْفَ

۱ صحیح: أخرجه أبو نعيم في (حلية الاولياء) 2/121 وابن أبي شيبة (562/13) (17283)

کیوں فرض کی گئی یا کہا: لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا: ”آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی اور ہزریل بن شرحبیل نے کہا: ”سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر ہی عمل کرتے تھے۔ اور وہ یہ بات پسند کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی وصیت پا کر اپنے ناک میں اس کی تکمیل ڈال لیں۔“

كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ امْرُؤًا
بِالْوَصِيَّةِ فَقَالَ أَوْصِي بِكِتَابِ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ هَزْرِيْلُ بْنُ شَرْحَبِيلٍ أَبُو
بَكْرٍ كَمَا نَ تَسْمَرُ عَلَى وَصِي رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَذَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا فَخَرَمَ أَنْفَهُ
بِخَزَامَةٍ ذَالِكَ. ❶

فوائد: آپ ﷺ کا وصیت نہ کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وصیت اب لازم نہیں ہے

3225- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا.....

ہمام کہتے ہیں کہ قنادة رضی اللہ عنہ نے ”ان ترک خیران الوصیة“ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: ”خیر سے مراد مال ہے اور مال ایک ہزار یا اس سے زیادہ کو کہتے تھے۔“

هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ إِنَّ ﴿ تَرَكَ خَيْرًا
الْوَصِيَّةُ قَالَ الْخَيْرُ الْمَالُ كَانَ يُقَالُ
الْفَأْ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ ❷.﴾

فوائد: (۱) مفسر قرآن قنادة رضی اللہ عنہ کی تفسیر کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں کہ خیر سے مراد

مال ہے عام معروف بات کے مطابق وہ کم از کم ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہے کیونکہ تھوڑے بہت مال میں وصیت اتنی اہمیت نہیں رکھتی (۲) یہ آیت میراث کے ذریعے منسوخ ہے یعنی اب وصیت فرض نہیں رہی جیسا کہ فائدہ (3219) میں گزر چکا ہے

[4]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ بِالْوَصِيَّةِ مِنَ التَّشْهَدِ وَالْكَلامِ

بھلی باتوں اور شہادتین کی وصیت کے استحباب کا بیان

3226- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.....

ابن عون کہتے ہیں محمد بن سیرین نے اس طرح وصیت کی اور اس چیز کا ذکر کیا کہا: یہ اس چیز کا ذکر ہے جس کی محمد

أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ
أَنَّهُ أَوْصَى ذِكْرًا مَا أَوْصَى بِهِ أَوْ هَذَا

❶ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا (2740) ومسلم فی الوصیة (1634)، نیز ہزریل والی حدیث سابقہ سند کے ساتھ ہی موصولاً مروی ہے۔ أخرجه ابن ماجه فی الوصایا (2696) وابن سعد فی الطبقات 49/1/2

❷ صحیح: أخرجه الطبری فی التفسیر 121/2 وابن ابی شیبہ 208/11 (10991)

بن ابوعمرہ اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو وصیت کرتے ہیں اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات درست رکھو۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور انہیں اس بات کی وصیت کی جس کی ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی: ”اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کیا ہے لہذا تم اسلام کی حالت میں ہی مرو۔“ (سورۃ البقرۃ: ۱۳۲) اور انہیں اس بات کی وصیت کی کہ اس بات سے بے رغبت نہ ہونا کہ انصار کے حمایتی رہو اور ان کے دینی بھائی رہو اور پرہیزگاری اور سچائی زنا اور جھوٹ سے زیادہ بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے کہ میری اس بیماری میں اپنی وصیت میں تبدیلی کرنے سے پہلے کوئی حادثہ ہو جائے پھر انہوں نے اپنی وصیت کا ذکر کیا۔

ذِكْرُ مَا أَوْصَى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ بَنِيهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ أَنْ ﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴾ وَأَوْصَاهُمْ بِمَا وَوَصَى بِهِ إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَيَعْقُوبَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ لَا يَرُغَبُوا أَنْ يَكُونُوا مَوَالِيَ الْأَنْصَارِ وَإِخْوَانَهُمْ فِي الدِّينِ وَأَنَّ الْعِفَّةَ وَالصَّدَقَ خَيْرٌ وَأَتَقَى مِنَ الزَّانَا وَالْكَذِبِ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِي هَذَا قَبْلَ أَنْ أُعَيَّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ ثُمَّ ذَكَرَ حَاجَتَهُ. ❶

فوائد: عام ڈگر سے ہٹ کر ہر کام کے کچھ محاسن کچھ احسن انداز ہوتے ہیں جن کو اپنانے سے کام میں حسن و چاشنی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ وصیت و دیگر امور کی کتابت کرتے ہوئے ان میں حسن و دلکشی پیدا کرنے کے لیے ابتداء میں مقصد کی وضاحت آیات و احادیث سے اس پر استدلال یہ اس میں عمدگی کا باعث ہیں۔

3227۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ.....

ابن سیرین کہتے ہیں کہ انس نے کہا: ”لوگ اس طرح وصیت کرتے تھے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی فلاں کا بیٹا فلاں وصیت کرتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں قیامت

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ هَكَذَا كَانُوا يُوصُونَ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ فَلَانُ بْنُ فَلَانَ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ

آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ قبروں والوں کو اٹھائے گا۔ میں انہیں وصیت کرتا ہوں جن کو اپنے گھر والوں میں سے اپنے پیچھے چھوڑا کہ وہ اللہ سے ڈریں اور اپنے معاملے درست رکھیں اگر وہ مسلمان ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اور انہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی یعقوب و ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ: ”اے میرے بیٹوں! اللہ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے لہذا تم اسلام کو چھوڑ کر نہ مرنا۔“ اور میں اس بات کی وصیت کرتا ہوں اگر اس بیماری میں کوئی حادثہ ہو جائے تو یہ ضروری باتیں ہیں۔

فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَوْصَى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَيُصَلِّحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ وَأَوْصَاهُمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَيَعْقُوبَ: ﴿ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ وَأَوْصَى إِنْ حَدَّثَ بِهِ حَدَثٌ مِنْ وَجْهِهِ هَذَا أَنْ حَاجَهُ كَذَا وَكَذَا . ❶

3228- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ.....

حفص بن غیلان کہتے ہیں کہ مکحول نے جب وصیت کی کہا: ”ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں آپ اس پر گواہ رہنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور بتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس بات پر زندہ رہیں گے اور مریں گے اور اٹھائے جائیں گے اور اللہ کا دیا ہوا جو کچھ چھوڑ کر جائیں گے اس کے متعلق وصیت کرتے ہیں۔ اگر کوئی حادثہ ہو جائے۔ یہ وہ باتیں ہیں اگر ان میں سے کچھ رد و بدل نہ کیا جائے۔

عَنْ حَفْصِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ مَكْحُولٍ حِينَ أَوْصَى قَالَ: نَشْهَدُ هَذَا فَاشْهَدْ بِهِ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ عَلَى ذَلِكَ يَحْيَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَيَمُوتُ وَيَبْعَثُ وَأَوْصَى فِيمَا رَزَقَهُ اللَّهُ فِيمَا تَرَكَ إِنْ حَدَّثَ بِهِ حَدَثٌ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا إِنْ لَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِمَّا فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ تُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ هَذِهِ وَصِيَّةٌ

أَبِي الدَّرْدَاءِ ①

3229- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....

حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 كَتَبَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَصِيَّتَهُ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ الرَّبِيعُ
 بْنُ خُثَيْمٍ وَأَشْهَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللَّهِ
 شَهِيدًا وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَمُثَبِّيًا
 بِأَنِّي رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
 وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَإِنِّي أَمَرْتُ نَفْسِي وَمَنْ
 أَطَاعَنِي أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ فِي الْعَابِدِينَ
 وَنَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ وَأَنْ نَنْصَحَ
 لِدِجْمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. ②

ابو حیان تمیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”ربیع بن خثیم نے اس طرح وصیت کی تھی: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ یہ وہ چیز ہے جس کی ربیع بن خثیم وصیت کرتا ہے۔ اس پر اللہ کا گواہ ہونا اور اپنے نیک بندوں کو ثواب اور بدلہ دینے کے لئے بھی وہ کافی ہے۔ میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے راضی ہوں۔ میں اپنے آپ کو اور اس شخص کو جو میری فرمانبرداری کرے اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ عبادت کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ اور تعریف کرنے والوں کے ساتھ اس کی تعریف کریں۔ اور مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کریں۔“

3230- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ.....

ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ هَذِهِ
 وَصِيَّةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ
 ابن ثوبان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں مکحول نے کہا: ”یہ ابودرداء کی وصیت ہے۔“

[5]..... بَابُ مَنْ لَمْ يَرِ الوَصِيَّةَ فِي الْمَالِ الْقَلِيلِ

کم مال میں وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3231- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَيَّ
 مَرِيضٌ فَذَكَرُوا لَهُ الوَصِيَّةَ فَقَالَ عَلِيُّ
 ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی بیمار کے پاس گئے۔ لوگوں نے اس سے وصیت کا ذکر کیا۔

① ضعف: اس میں ولید بن مسلم کا معنی ہے جب کہ وہ ملس ہیں نیز دیکھئے آئندہ حدیث۔

② حسن: پچھلی حدیث دیکھئے۔

قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَرَكَ خَيْرًا وَلَا أَرَاهُ تَرَكَ خَيْرًا قَالَ حَمَادٌ فَحَفِظْتُ أَنَّهُ تَرَكَ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ مَائَةٍ ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔“ ”اگر بہت سا مال چھوڑے۔“ (تورۃ البقرۃ: ۱۸۰) اور میرا خیال ہے اس نے زیادہ مال نہیں چھوڑا۔“ حماد کہتے ہیں: ”مجھے یاد ہے اس نے سات سو سے زیادہ چھوڑے تھے۔“

فوائد: (۱) اس سے قنادة رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ موقف کی تائید ہوتی ہے کہ ”خیر“ اس سے کم از کم ہزار درہم مراد ہیں۔ (۲) وصیت کی فریضت کے ایام میں بھی تھوڑے بہت مال پر یہ فرض ولازم نہیں تھی۔

3232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَّاسَةَ.....

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلِيٌّ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَعُوذُهُ فَقَالَ أَوْصِي قَالَ لَا لَمْ تَدْعُ مَالًا فَدَعُ مَالَكَ لَوْلَاكَ ❷

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس بیمار پرسی کے لئے گئے۔“ اس آدمی نے کہا: میں وصیت کروں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، تم نے مال نہیں چھوڑا اپنا مال اپنی اولاد کے لئے چھوڑ دو۔“

[6]..... بَابُ فِي الَّذِي يُوَصِّي بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ

تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا بیان

3233۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَالْوَرَثَةَ شُهُودٌ مُقَرَّرُونَ فَقَالَ لَا يَجُوزُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي إِذَا أَنْكَرُوا بَعْدَ ❸

ابراہیم اس آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو وصیت کرے اور اس کے وارث موجود ہوں تو وہ جائز نہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی جب وہ اس کے بعد انکار کر دیں۔

فوائد: قریب المرگ کو صرف ثلث مال تک کی وصیت کرنا جائز ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے

ثلث، تہائی مال کو بھی کثیر قرار دیا۔ بقیہ مال چونکہ اب ورثہ کا ہے چنانچہ اگر وہ اجازت دیں پھر تو زائد مال کی وصیت بھی کی جاسکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دفنانے کے بعد بھی اس پر مقرر ہیں ورنہ زائد مال کی وصیت نافذ

❶ صحیح: اگلی تہیق ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16351-16352) وابن ابی شیبہ (10992)208/11) والبیہقی فی الوصایا، باب من

استحب ترك الوصية إذا لم يترك شيئاً كثيراً 270/6

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (389)

نہیں ہوگی۔ کیونکہ مرتے کو دیکھ کر کوئی بھی انکار کی جرأت نہیں کرتا لہذا اس جذباتی کیفیت کے بعد بھی اگر ورثہ اجازت دے دیتے ہیں تو پھر وصیت نافذ العمل ہوگی (واللہ اعلم بالصواب)

3234- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ.....

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ
وَحَمَّادًا عَنِ الْأَوْلِيَاءِ يُجِزُّونَ الْوَصِيَّةَ
فَإِذَا مَاتَ لَمْ يُجِزُّوا قَالَا لَا يَجُوزُ. ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد سے رشتہ داروں کے متعلق پوچھا جو وصیت قبول کرتے ہیں اور جب وصیت کرنے والا فوت ہو جائے تو وہ قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: ”یہ جائز نہیں۔“

3235- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.....

عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ الرَّجُلِ يُوَصِي
بِأَكْثَرِ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ إِنْ أَجَازَتْهُ الْوَرِثَةُ
أَجَزْنَاهُ وَإِنْ قَالَتِ الْوَرِثَةُ أَجْزَانَاهُ فَهُمْ
بِالْخِيَارِ إِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْقَبْرِ. ❷

عامر کہتے ہیں شریح نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی سے زیادہ وصیت کرتا ہے انہوں نے کہا: اگر اس کے وارث اسے قبول کریں تو ہم بھی اسے قبول کریں گے۔ اور اگر اس کے وارث کہہ دیں کہ ہمیں قبول ہے تو اس وقت انہیں اختیار ہوگا جب وہ قبر پر مٹی سے اپنے ہاتھ ہاتھ جھاڑیں۔

3236- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ.....

عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ أَنْ
يُوَصِيَ بِأَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ثُمَّ
رَجَعُوا فِيهِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا التَّكْرَهُ لَا يَجُوزُ. ❸

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے وارثوں سے تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کی اجازت مانگی انہوں نے اسے اجازت دے دی پھر مرنے کے بعد وہ بدل گئے۔ عبد اللہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ”ناپسندیدگی جائز نہیں۔“

3237- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

- ❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 152/11 (10777) وابن منصور (391)
❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16449) وابن منصور (388) وابن ابی شیبہ 151/11-153 و کعب فی أحبار الفضاة 2/264
❸ ضعیف: المسعودی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 152/11 (10779) وابن حزم فی المحلی 9/319

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ
يُوصِي بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ فَرَضِيَ الْوَرِثَةَ
قَالَ هُوَ جَائِزٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَجْزَأُهُ
يَعْنِي فِي الْحَيَاةِ . ❶

ہشام کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی
سے زیادہ وصیت کرے۔ اور اس کے وارث راضی ہو
جائیں تو وہ وصیت جائز ہے۔ ابو محمد کہتے ہیں: ہم بھی اسے
قبول کرتے ہیں۔

[7]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلَاثِ

تہائی کی وصیت کرنے کا بیان

3238- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ
وَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي
إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأَوْصِي بِمَا لِي كُلِّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ لَا قُلْتُ فَأَوْصِي بِالْبَنِّصِفِ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَأَوْصِي
بِالثَّلَاثِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ . ❷

محمد بن سعد اپنے والد سے نقل کرت ہیں کہ نبی ﷺ ان
کے پاس تشریف لائے اور وہ مکہ میں تھے۔ ایک بیٹی کے
علاوہ ان کا کوئی نہ تھا۔ میں نے آپ سے کہا: ایک بیٹی
کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے میں اپنے سارے مال کی
وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے
کہا: نصف کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا:
”نہیں۔“ میں نے کہا: تہائی کی وصیت کروں؟ تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تہائی (کی کرلو) اور تہائی بھی زیادہ
ہے۔“

فوائد:..... صدقے کا بہترین وقت وہ ہے جب آدمی صحیح ٹھیک یعنی تندرست اور مال کی لالچ رکھنے
والا ہو کیوں کہ موت کے وقت تو مال اب صاف جاتا نظر آ رہا ہوتا ہے اب مال کے خرچ کا وہ ثواب نہیں
جو پہلے ہوتا ہے اب چونکہ مال ورثہ کا ہونے والا لہذا قریب المرگ شخص کو فقط تہائی مال تک کی ہی وصیت
جائز ہے۔

3239- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

❶ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الكبير 271/9 (3161) وابن ابی شیبہ 151/11 (10775) وابن منصور (392) وعبد
الرزاق (16456)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجنائز، باب رثاء النبی صلعم سعد بن حوہ و مسلم فی الوصیة (1628) واحمد

عمر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ”میں نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں بیمار ہو گیا۔ حتیٰ کہ جب بیماری بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے میرا وقت قریب ہے اور میں بہت مالدار ہوں، میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: نصف؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے کہا: تہائی آپ نے فرمایا: ”تہائی کافی ہے البتہ تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو امیر چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ خرچ کرو گے اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا۔ حتیٰ کہ اس چیز کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔“

عَنْ عَمْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اشْتَكَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى أُذِنْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُرَانِي إِلَّا لِمَا بِي وَأَنَا ذُو مَالٍ كَثِيرٍ وَإِنَّمَا يَرْتَبِي ابْنَةُ لِي أَفَاتَّصَدَّقُ بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَيُصْفِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثلثِ قَالَ الثلثُ وَالثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِن تَتْرَكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُقَهُمْ فَقَرَاءَ يَكْفُفُونَ النَّاسَ بِأَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ لَا تُنْفِقُ نَفَقَةً إِلَّا أَجْرَكَ اللَّهُ فِيهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ .

فوائد: (۱) مال کی زیادتی تقویٰ و طہارت کے متضاد نہیں (۲) قریب المرگ شخص تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے (۳) ورثہ کے لیے مال چھوڑنا جس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑا جائے (۴) گھر والوں جن پر خرچ کرنا بندے کی ذمہ داری ہوتی ہے پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اللہ نے اپنی عبادت کو چند مخصوص عبادات تک محدود رکھنے کی بجائے ایک وسیع مفہوم عطا کیا ہے حتیٰ کہ ضروریات و ذمہ داریوں کو بھی ان کو سنت کے مطابق ادا کرنے پر عبادت کا درجہ دے دیا ہے (اللہم وفقنا لما تحب و ترضی)

[8]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِأَقْلٍ مِنَ الثَّلَاثِ

تہائی سے کم کی وصیت کا بیان

3240- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ.....

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث البنات (6733) و مسلم فی الوصایا (1628)

علاء بن زیاد سے منقول ہے کہ ان کے والد زیاد بن مطر نے وصیت کی اور کہا: میری وصیت وہ ہوگی جس پر اہل بصرہ کا اتفاق ہو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پانچویں حصے پر اتفاق کیا۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ مَطَرٍ أَوْصَى فَقَالَ وَصِيَّتِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَسَأَلْتُ فَاتَّفَقُوا عَلَى الْخُمْسِ . ❶

فوائد: آپ ﷺ کے ثلث کو کثیر قرار دینے پر علماء نے اس سے کم کو ہی ترجیح دی ہے یہی وجہ

ان کے خنس پر اتفاق کرنے کی ہے۔ (واللہ اعلم)

3241- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ

علاء بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا وارث کلاہ ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کر دوں؟ کہا: ”نہیں“ اس نے کہا: ”تہائی حصہ؟“ کہا ”نہیں“ اس نے کہا: ”چوتھا حصہ؟“ کہا نہیں۔“ اس نے کہا: پانچواں حصہ؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں حتیٰ کہ دس تک پہنچ گئے اور فرمایا: ”دسویں حصے کی وصیت کرو۔“

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ وَاثِيَّ كَلَالَةٌ أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالرُّبُعُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالْخُمْسُ؟ قَالَ لَا حَتَّى صَارَ إِلَى الْعُشْرِ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ . ❷

3242- حَدَّثَنَا يَعْلَى

اسماعیل بیان کرتے ہیں عامر نے کہا: لوگ چوتھے یا پانچویں حصے کی وصیت کرتے تھے اور تہائی انتہا کی سرکشی تھی۔ ابو محمد کہتے ہیں کہ جامع سے مراد ”گھوڑے کی خود سری منہ زوری“ ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمْسِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ الثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَمَاعِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي بِالْجَمَاعِ الْفَرَسَ الْجُمُوحَ . ❸

3243- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ

بکیر کہتے ہیں میں نے حمید بن عبدالرحمن کو وصیت کی انہوں نے کہا: ”میں اس شخص کی وصیت منظور نہیں کروں گا

عَنْ بَكْرِ قَالَ أَوْصَيْتُ إِلَى حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَقْبَلَ

❶ صحیح أخرجه ابن منصور (336)

❷ منقطع ضعيف (335) أخرجه سعيد بن منصور

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبہ 203/11 (10971) وابن منصور (340)

وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهُ وَلَدٌ يُوصِي بِالثَّلَثِ. ❶ جس کی اولاد ہو، اور وہ تہائی کی وصیت کرتا ہو۔“

3244- حَدَّثَنَا قَيْصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الثَّلَثُ جَهْدٌ وَهُوَ جَائِزٌ. ❷ محمد بن سیرین کہتے ہیں: شریح نے کہا: ”تہائی میں سختی ہے لیکن وہ جائز ہے۔“

3245- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ السُّدُسُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الثَّلَاثِ. ❸ منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”چھٹا حصہ لوگوں کو تہائی سے زیادہ پسند تھا۔“

[9]..... بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ وَمَا لَا يَجُوزُ

وصیت کرنے والے کے لیے جائز و ناجائز کا بیان

3246- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَصِيُّ أَمِينٌ فِيمَا أَوْصَى إِلَيْهِ بِهِ. ❹ مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”جسے وصیت کی گئی وہ اس چیز میں امانت دار ہے جس کی اسے وصیت کی گئی۔“

فوائد: آپ ﷺ کا ارشاد ہے ”المجالس بالامانة“ مجلسیں امانت ہوتی ہیں چونکہ یہ بھی وصیت کرنے والے کی ”وصی“ جس کو وصیت بارے آگاہ کر رہا ہے اس سے مجلس کا انعقاد کرتا ہے لہذا وصی کے فتنے لازم ہے کہ وہ وصیت کو بطور امانت اپنے پاس وقت مقررہ تک محفوظ رکھے اور کسی کو اس بارے آگاہ نہ کرے۔

3247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ.....

عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَمْرُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الرِّبَاعِ إِذَا بَاعَ يَبِعًا لَمْ يَقِلَّ وَهُوَ رَأَى يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ. ❺ ابن وہب کہتے ہیں مکحول نے کہا: ”گھر کے علاوہ ہر چیز میں اس شخص کا تصرف جائز ہے جسے وصیت کی گئی۔ جب وہ کوئی چیز بیچے تو اسے واپس نہ کرے اور یہی یحییٰ بن حمزہ کی رائے ہے۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (201/11) (10967)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (201/11) (10967) وابن منصور (341) وعبدالرزاق (16369)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (203/11) (10967) وابن منصور (341) وعبدالرزاق (16365)

❹ حسن: أخرجه ابن ابی شیبہ (213/11) (11013)

❺ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (214/11) (11015)

فوائد: (۱) ”رباع“ یہ ربع کی جمع ہے ربع القوم، ان کے محلے اور منزل کو کہتے ہیں (۲) مکھن و یحییٰ رضی اللہ عنہما کی رائے کے مطابق وصی جسے وصیت بتائی گئی ہے وہ مکان، گھر کے علاوہ میت کے جمع مال کے اندر دخل اندازی، اس کا لین دین کر سکتا ہے نیز اگر ورثے میں سے کوئی شے بیچ دے تو پھر اسے واپس نہیں لے گا۔

3248- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ الْوَصِيُّ أَمِينٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْعَتَقِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْوَلَاءَ. ❶

یحییٰ بن ابوبکر کہتے ہیں: ”جس شخص کو وصیت کی گئی وہ آزادی کے علاوہ ہر چیز کا امانت دار ہے اس کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ ولاء کو قائم رکھے۔“

3249- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ يَعْمَلُ بِهِ الْوَصِيُّ إِذَا أَوْصَى إِلَى الرَّجُلِ. ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے یتیم کے مال کے متعلق کہا: ”کسی شخص کی وصیت ہو تو وہ شخص جسے وصیت کی گئی ہو اس میں اسی کے ساتھ عمل کرے۔“

3250- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَصِيُّ الْيَتِيمِ يَأْخُذُ لَهُ بِالشُّفْعَةِ وَالْغَائِبُ عَلَيَّ شُفْعَتِهِ. ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے کہا: ”جس شخص کو یتیم کی وصیت کی گئی ہو وہی اس کے لئے شفیع لے گا اور غائب شخص کا شفیع قائم رہے گا۔“

3251- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ

عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو قَلَابَةَ إِذْ دَخَلَ غُلَامٌ فَقَالَ أَرْضْنَا بِمَكَانٍ كَذَا

اہل دمشق سے ایک شیخ عکرمہ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا اور ان کے پاس سلیمان بن حبیب اور ابو قلابہ بھی تھے۔ اس وقت ایک لڑکے نے آ کر کہا: ہماری زمین جو فلاں فلاں مقام میں ہے وہ اس شخص نے

❶ ضعیف: ولید بن مسلم کا عہد ہے جب کہ وہ مدرس ہیں۔

❷ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❸ ضعیف: اسماعیل بن مسلم کل ضعیف ہے۔

آپ کے ہاتھ بچ دی ہے جسے وصیت کی گئی تھیں اور ہم بچے ہیں تو انہوں نے سلیمان بن حبیب کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کچھ صاف بات نہ کہی۔ پھر انہوں نے ابو قلابہ کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”لڑکے کو اس کی زمین واپس کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”اس طرح تو ہمارا مال برباد ہو جائے گا۔“ انہوں نے کہا: تم نے اپنا مال خود ہی برباد کیا ہے۔

وَكَلَدَا بَاعَكُمْ أَوْصِي وَنَحْنُ أَطْفَالٌ
فَأَلْتَفَتَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ
مَا تَقُولُ فَأَضْجَعُ فِي الْقَوْلِ فَأَلْتَفَتَ
إِلَى أَبِي قَلَابَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فَقَالَ: رُدُّ
عَلَى الْعِلَامِ أَرْضَهُ قَالَ إِذَا يَهْلِكُ
مَالُنَا قَالَ أَنْتَ أَهْلِكْتَهُ. ❶

[10]..... بَابُ إِذَا أُوصِيَ لِرَجُلٍ بِالنِّصْفِ وَلَاخِرَ بِالْثُلُثِ

ایک، کو نصف اور دوسرے کو تہائی کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3252- أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: ”اگر کوئی آدمی کسی کو آدھے مال کی وصیت کرے اور دوسرے کو تہائی مال کی تو دونوں تہائی میں سے لے لیں۔ ایک اس کے نصف سے اور دوسرا تہائی سے۔“

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ
أُوصِيَ لِرَجُلٍ بِنِصْفِ مَالِهِ وَلَاخِرَ
بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يَضْرِبَانِ بِذَلِكَ فِي
الثُّلُثِ هَذَا بِالنِّصْفِ وَهَذَا بِالْثُلُثِ. ❷

فوائد: یعنی ایک شخص مرنے سے قبل جمع مال کا نصف ایک کو دوسرے کو ثلث مال کی وصیت کر جاتا ہے اب چونکہ قریب المرگ شخص کا مال فقط ثلث ہی ہوتا ہے جس میں وہ تصرف کر سکتا ہے لہذا اس کی وصیت کو ثلث مال میں ہی نافذ کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[11]..... بَابُ الرَّجُوعِ عَنِ الْوَصِيَّةِ

وصیت سے رجوع کرنے کا بیان

3253- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ.....

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے کہا: ”صاحب وصیت آزادی کے علاوہ جو کچھ وصیت میں چاہے بدل سکتا ہے۔“

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُعِيرُ صَاحِبُ
الْوَصِيَّةِ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاةِ. ❸

❶ ضعیف: عکرمہ مجہول ہے أخرجه ابن منصور (329) وعبدالرزاق (16479) ❷ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16386) وابن منصور (376) وابن ابی شیبہ (10856) 173/11

فوائد: وصیت کرنے والا وصیت کر چکنے کے بعد اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی محسوس کرتا ہے تو اسے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ کوئی ایسی دستاویز نہیں جسے چھیڑا نہیں جاسکتا ہاں کسی غلام کی آزادی کا فیصلہ کیا ہے تو اسے تبدیل نہ کرے لیکن اگر اس نے ورثہ کو نقصان پہنچانے کے لیے یا ثلث مال سے زائد میں ایسا کیا ہے تو پھر ایسی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی جیسا کہ آپ نے ایسے غلاموں کو بیچ کر ان کی قیمت ورثہ کو دے دی۔ (واللہ اعلم)

3254- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّ عَمْرًا بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ فِي
وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ وَمَلَكَ الْوَصِيَّةِ
آخِرُهَا. ①

عبداللہ بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ”آدمی جس طرح چاہے اپنے وصیت کو بدل سکتا ہے اور اصل وصیت آخری وصیت ہے۔“

3255- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ قَالَ

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْتَقَ
رَقِيقًا لَهُ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ بَدَّلَهُ أَنْ يُوَدِّعَهُمْ
وَيُعْتِقَ غَيْرَهُمْ قَالَ فَخَاصَمُونِي إِلَى
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأَجَازَ عَتِقَ
الْآخِرِينَ وَأَطَّلَ عَتِقَ الْأَوَّلِينَ. ②

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی بیماری میں اپنے کچھ غلام آزاد کئے۔ پھر انہوں نے مناسب سمجھا تو انہیں واپس لے لیا اور دوسرے آزاد کر دیئے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کے پاس جھگڑا کیا تو انہوں نے دوسروں کی آزادی قائم رکھی۔ پہلوں کی آزادی منسوخ کر دی۔

3256- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنِ
الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌ :
يُحَدِّثُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ ،
وَمَلَكَ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ :

① صحیح: أخرجه ابن حزم في المحلى 9/341، عبدالرزاق (16379) وابن ابی شیبہ 11/173 (10853)

② ضعيف: دينار مجهول ہے۔

ہَمَامٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو، وَبَيْنَهُمَا قِتَادَةٌ. ❶

عبداللہ بن ابوربیعہ کہتے ہیں کہ شرید بن سوید نے کہا: ”عمرؓ کہتے تھے آدمی جیسے چاہے اپنی وصیت بدل لے اور اصل وصیت اس کی آخری وصیت ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ہمام نے عمرو سے نہیں سنا اور ان کے درمیان قِتَادَةٌ بھی تھی۔

3257- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ.....

حَدَّثَنَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى قَالَ هُمَا جَائِزَتَانِ فِي مَالِهِ. ❷

معمر کہتے ہیں زہری نے کہا: ”اگر کوئی شخص وصیت کرے پھر دوسری وصیت کرے تو اس کے مال میں دونوں وصیتیں جاری ہوں گی۔“

فوائد:..... امام زہریؒ کے قول کے مطابق اگر دونوں وصیتیں قابل عمل ہوں تو ٹھیک ورنہ معتبر آخری ہی ہوگی جیسا کہ (3254) میں عمرؓ کا قول گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3258- حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ.....

عَنْ قِتَادَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَلَكَ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا. ❸

قِتَادَةُؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عمرؓ بن خطاب نے کہا: ”اصل وصیت آخری وصیت ہے۔“

[12]..... بَابُ فِي الْوَصِيَّةِ الْمَتَّهِمِ

مشکوٰۃ وصی کا بیان

3259- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ.....

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى قَالَ إِذَا اتَّهَمَ الْقَاضِي الْوَصِيَّ لَمْ يَعْزِلْهُ وَلَكِنْ يُوَكَّلُ مَعَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ رَأَى الْأَوْزَاعِيَّ. ❹

اوزاعی کہتے ہیں یحییٰ نے کہا: ”جب قاضی کو وصی کے متعلق شک ہو جائے تو وہ اُسے الگ نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ دوسرے کو مقرر کر دے۔“ اور یہی اوزاعی کی رائے ہے۔“

فوائد:..... موصی، وصیت کرنے والا جس پر اعتبار کرتے ہوئے اسے اپنا وصی بنا لیتا ہے اگر وہ

❶ اسنادہ منقطع: جب کہ یہ (3254) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16389) وابن منصور (370)

❸ اسنادہ منقطع: أخرجه ابن حزم في المحلى 341/9 نیز یہ (3153) کے تحت گزر چکی ہے۔

❹ ضعيف: وليد بن مسلم معتمد ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ (10922) و عبدالرزاق (14810-14811)

قاضی کے نزدیک معتبر نہ بھی ہو تو اسے معزول کر کے دوسرے کو وصی مقرر کرنے کی بجائے اس کے ساتھ دوسرے شخص بطور نگران مقرر کر دینا زیادہ قرین قیاس ہے جیسا کہ (امام اوزاعی) کی رائے ہے۔

[13]..... بَاب وَصِيَّةِ الْمَرِيضِ

مريض کی وصیت کا بیان

3260- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ غَامِرٍ قَالَ يَجُوزُ بَيْعُ الْمَرِيضِ وَشِرَاؤُهُ وَنِكَاحُهُ وَلَا يَكُونُ مِنَ الثَّلَاثِ . ❶

شیبانی کہتے ہیں عامر نے کہا: ”مريض کی خرید و فروخت اور اس کا نکاح جائز ہے۔ اور تہائی مال سے تعلق رکھے گا۔“

فوائد:..... مریض کے اگر حواس بحال ہوں تو اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں وہ بالکل

درست ہے اور اس کا تہائی مال سے بھی کوئی تعلق نہیں کیونکہ تہائی مال کا تعلق صدقے سے ہے۔ (واللہ اعلم)

3261- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلَبِيِّ قَالَ مَا حَابَى بِهِ الْمَرِيضُ فِي مَرَضِهِ مِنْ بَيْعٍ أَوْ شِرَاءٍ فَهُوَ فِي ثَلَاثِهِ قِيَمَةٌ عَدْلٍ . ❷

حارث عکلی سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”مريض اپنی بیماری میں خرید و فروخت وغیرہ جو کچھ کرے گا درمیانی قیمت سے اس کے تہائی مال میں جاری ہوگا۔“

3262- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ.....

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أُعْطِيَ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِنَا وَهِيَ حَامِلٌ فَسُئِلَ الْقَاسِمُ فَقَالَ هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَنَحْنُ نَقُولُ إِذَا صَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَمَا أُعْطِيَ فَمِنْ الثَّلَاثِ . ❸

حماد بن زید کہتے ہیں یحییٰ نے کہا جو سعید کے بیٹے ہیں ہمارے اہل کی ایک عورت نے حمل کی حالت میں مال دینے کو کہا، قاسم سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: وہ تمام مال سے ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں ہمارا قول یہ ہے کہ عورت درد زہ کی حالت میں جو مال دینے کو کہے وہ تہائی سے تعلق رکھے گا۔“

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبه 362/4 باب في الرجل يتزوج وهو مريض أيجوز

❷ صحيح: دارمی مفرد ہیں۔

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبه 211/11 (11005) وابن منصور (387)

3263- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ.....

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ
لِعِلاَمِهِ إِنْ دَخَلْتُ دَارَ فُلَانٍ فَعَلَامِي
حُرَّتُمْ دَخَلَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ يُعْتَقُ
مِنَ الثَّلَاثِ وَإِنْ دَخَلَ فِي صِحَّتِهِ عُتِقَ
مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ❶

عمر و کہتے ہیں حسن بن علیؓ نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنے غلام سے کہے: میں اگر فلاں آدمی کے گھر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے پھر اس گھر میں بیماری کی حالت میں جائے تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اگر تندرستی کی حالت میں جائے تو سارے مال سے آزاد ہوگا۔“

[14]..... بَابُ فِيمَنْ رَدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ مِنَ الثَّلَاثِ

تہائی میں سے وارثوں کو واپس دینے کا بیان

3264- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ.....

حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ الْمُثَنِّدِ عَنْ
مُكْحُولٍ قَالَ إِذَا كَانَ الْوَرَثَةُ مَحَاوِجَ
فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ
الثَّلَاثِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِلْأَوْزَاعِيِّ فَأَعْجَبَهُ ❷

نعمان بن منذر بیان کرتے ہیں مکحول نے کہا: ”جب وارث محتاج ہوں تو میرے نزدیک کچھ حرج نہیں کہ تہائی سے انہیں واپس کیا جائے۔ یحییٰ کہتے ہیں: میں نے یہ بات اوزاعی سے کہی۔ انہوں نے اسے پسند کیا۔“

فوائد:..... قریب المرگ شخص تہائی مال کو خیر، فلاح و بہبود کے کاموں میں صرف کر سکتا ہے لیکن

جب اس کے اہل و عیال ہی محتاج ہوں تو سب سے پہلے انہیں پر خرچ کرنے کا زیادہ حق بنتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ان کو غنی چھوڑنا بہتر ہے لہذا بہتر کام کو اپنایا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[15]..... بَابُ إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ فِي الْوَرَثَةِ

دو وارثوں کے گواہی دینے کا بیان

3265- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ.....

عَنِ الْحَسَنِ ح وَ أَخْبَرَنَا مُعِينَةُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَا إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ مِنَ

حسن اور ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب دو وارث گواہی دیں تو تمام وارثوں پر ثابت ہو جائے گا اور

❶ ضعیف: دیکھے ابن ابی شیبہ 496-495/6 (1810)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/181 (10879) و عبدالرزاق (16875)

الْوَرَثَةَ جَازَ عَلَى جَمِيعِهِمْ وَإِذَا شَهِدَ
وَاحِدٌ فَفِي نَصِيْبِهِ بِحَصَّتِهِ. ❶
جب ایک شخص اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی
کے حصے سے ادا کیا جائے گا۔“

فوائد: اسلام میں چونکہ دو عادل گواہوں کی گواہی کو اہمیت حاصل ہے لہذا اگر ورثے میں قرض
یا وصیت بارے دو عادل عزیز گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کرتے ہوئے مال میں ان کے قول کے
مطابق تصرف کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

3266- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ.....

أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِذَا شَهِدَ رَجُلٌ
مِنَ الْوَرَثَةِ فَفِي نَصِيْبِهِ بِحَصَّتِهِ ثُمَّ قَالَ
بَعْدَ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ حَصَّتِهِ. ❷
شععی کہتے تھے کہ جب ایک وارث قرض کا اقرار کرے تو
اس کے حصے کے موافق اسی کے حصے سے دیا جائے گا پھر
قرض کا اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے
حصے سے دیا جائے گا پھر کہنے لگے۔ ”اس کے تمام حصے
سے دیا جائے گا۔“

[16]..... بَاب مَا يَكُونُ مِنَ الْوَصِيَّةِ فِي الْعَيْنِ وَالذَّيْنِ

اس وصیت کے متعلق جو موجود اور قرض میں ہوتی ہے

3267- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْضَى الرَّجُلُ
بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ فَفِي الْعَيْنِ وَالذَّيْنِ وَإِذَا
أَوْضَى بِخَمْسِينَ أَوْ سِتِينَ إِلَى الْمِائَةِ
فَفِي الْعَيْنِ حَتَّى يَبْلُغَ الثَّلْثَ. ❸
ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب آدمی تہائی
اور چوتھائی کی وصیت کرے تو موجود اور قرض دونوں رقموں
میں ہوگی۔ جب وہ پچاس یا ساٹھ سے سو تک وصیت
کرے تو وہ موجودہ رقم میں ہوگی حتیٰ کہ وہ تہائی تک پہنچ
جائے۔

فوائد: وصیت کرنے والے جب سو، پچاس یا مقرر مقدار میں وصیت کرے تو وہ موجود مال
سے پوری کر دی جائے گی البتہ اگر وہ مال کے تہائی، چوتھائی حصے کی وصیت کرتا ہے تو پھر موجود اور جو قرض لینا

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 223/11 (11050) وعبد الرزاق (19144)

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 223/11 (11049) وابن منصور (315)

❸ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 158/11 (10799) وابن منصور (252)

دینا ہے سبھی کا حساب کر کے اس جمع مال سے چوتھائی یا تہائی حصے کو وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے گا

[17]..... بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْوَصِيَّةَ وَمَنْ كَرِهَ

وصیت کو پسند اور ناپسند کرنے والے شخص کا بیان

3268- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْءُ أَحَقُّ بِثُلُثِ مَالِهِ يَصْعَهُ فِي أُمَّي مَالِهِ شَاءَ)) ①
یزید بن عبد اللہ بن قسیط رضی اللہ عنہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” آدمی اپنے تہائی مال کا مستحق ہے جس مصرف میں چاہے اسے دے۔“

3269- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَرَاهِمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَأَ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَمَا لَدَى يُهْدِي بَعْدَ مَا شَبِعَ ②
ابو اسحاق کہتے ہیں ابو حبیبہ نے کہا میں نے ابو درداء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے کچھ درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کئے؟ ابو درداء نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی موت کے وقت صدقہ کرتا ہے یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد ہدیہ دے۔“

فوائد: سیر ہو جانے کے بعد جس لقمے، کھانے کی ضرورت نہ رہے اسے صدقہ کر دینے میں وہ

اجرو ثواب نہیں جو ایسی حالت میں کیا جائے جب آدمی صحت مند اور مال کی حرص رکھنے والا ہو کیونکہ ایسے وقت میں کیا گیا صدقہ خلوص کا حامل ہوتا ہے اور عظیم اجر کا باعث ہوتا ہے۔

[18]..... بَابُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْوَصَايَا

کون سی وصیت پہلے پوری کی جائے

3270- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ.....

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَشْيَاءَ وَفِيهَا الْعَتَقُ فَيَجَاوِزُ الثَّلَاثَ قَالَ يُبْدَأُ
حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی آدمی کچھ چیزوں کی وصیت کرے جن میں آزاد کرنا بھی ہو اور

① مرسل، ضعیف: لیکن اس کا شاہد دیکھئے مجمع الزوائد (7187-7188-7189)

② صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16740)

بِأَلْعَتُقِ .^① تہائی سے بڑھ جائے تو آزادی سے شروع کئے جائیں۔“

فوائد: وصیت کرنے والا بہت سے امور خیر بتا جاتا ہے جب کہ ان سب میں مال خرچ کیا جائے تو وہ ترکے کے ٹکٹ مال سے بڑھ جاتا ایسی صورت میں آزادی اور اس جیسے دیگر اہم امور کو اول فرصت میں سر انجام دے کر پھر بقیہ امور اگر تہائی مال سے سر انجام دے جاسکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

3271- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ.....

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ بِالْحِصَصِ .^② ایوب کہتے ہیں محمد نے کہا: آزادی سے شروع نہیں کیا جائے گا بلکہ حصہ کے موافق سب پر ڈالا جائے گا۔“

3272- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ.....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ عِثَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ كَيْفَ هِيَ كَمَا قَالَ: ”جَوْشَخُصْ وَصِيَّتْ كَرَى يَآ آزَادِ كَرَى اور اس کی وصیت میں عول ہو تو عول آزادی اور وصیت والے دونوں میں داخل ہو گا۔“ عطاء کہتے ہیں: ”اہل مدینہ ہم پر غالب ہو گئے وہ آزادی سے شروع کرتے تھے۔“

3273- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ.....

فوائد: وصیت میں (عول) آنے سے مراد وصیت کیے گئے امور کا ٹکٹ سے بڑھ جانا ہے عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عول کو سبھی امر پر لاگو کرتے یعنی ایک طرف سے وصیت پر عمل شروع کر دیتے جو ٹکٹ کے اندر وقوع پذیر ہو جاتے انہیں انجام دے لیا جاتا بقیہ کو چھوڑ دیا جاتا لیکن اہل مدینہ آزادی سے شروع کرتے بھی ان کا عمل ہی غالب آ گیا۔ اور یہی درست ہے۔ (ان شاء اللہ)

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْبَدِيِّ يُوصِي بِعَتُقٍ وَغَيْرِهِ فَيَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ قَالَ بِالْحِصَصِ .^③ عمرو بن دینار نے اس شخص کے متعلق کہا: ”آزادی وغیرہ کی وصیت کرے اور وہ تہائی سے بڑھ جائے کہ حصہ کے موافق پر ڈالا جائے گا۔“

① صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (191/11) (10927) وابن منصور (405)

② صحیح: ابن أبي شيبة (191/11) (10928) والبيهقي في الوصايا، باب الوصية بالعتق وغيره 277/6

③ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16748) وابن أبي شيبة (192/11) (10934)

④ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16748)

3274- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَنْظِيرٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرٍ مِنَ الثَّلَاثِ وَفِيهِ عَتَقٌ قَالَ يُبَدَأُ بِالْعَتَقِ. ❶
حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”اگر کوئی شخص تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس میں آزادی بھی ہو تو اس کو آزادی سے شروع کیا جائے۔“

3275- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبَدَأُ بِالْعَتَاةِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. ❷
منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”وصیت پہلے آزادی سے شروع ہوگی۔“

[19]..... بَابُ فِي الَّذِي يُوصِي لِبَنِي فَلَانَ وَيُسْهِمُ مِنْ مَالِهِ

اپنے مال سے ایک حصہ کی بنو فلاں کے لیے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3276- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ.....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ يُوصِي لِبَنِي فَلَانَ قَالَ قَالَ غَنِيَهُمْ وَفَقِيرَهُمْ وَذَكَرَهُمْ وَأَنَاهُمْ سَوَاءً. ❸
حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جو شخص بنو فلاں کے لئے وصیت کرے ان کے امیر و غریب، مرد و عورتیں سب برابر ہیں۔“

3277- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِبَنِي فَلَانَ قَالَ ذَكَرُوا وَالْأُنثَى فِيهِ سَوَاءً. ❹
حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی بنو فلاں کے لئے نصیحت کرے تو مرد و عورت اس میں برابر ہیں۔“

3278- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ مُوسَى الْهَمْدَانِيُّ.....

حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ أَبِي كَرْبٍ أَنَّ آتِيًا شَرِيحًا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ قَالَ تُحْسَبُ الْفَرِيصَةُ
سیار بن ابو کرب کہتے ہیں کہ ایک آنے والا شریح کے پاس آیا اور اس نے ان سے ایک اس آدمی کے متعلق پوچھا۔ جو اپنے مال سے ایک حصے کی وصیت کرے، انہوں نے

❶ صحیح: (3270) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (10931)192/11 وعبدالرزاق (16741) والبیہقی فی الوصایا، باب الوصیة بالعتق وغیرہ 277/6

❸ صحیح: أخرجه ابو سعید بن منصور (366) وابن ابی شیبہ (10803)159/11

❹ حسن: أخرجه ابن منصور (365)

فَمَا بَلَغَ سَهَامَهَا أُعْطِيَ الْمَوْصَى لَهُ ۝
 کہا: ”حصے شمار کئے جائیں پھر جب قدر حصے پہنچیں جس
 کے لیے وصیت کی گئی ہو اسے ایک حصہ دیا جائے گا۔“

فوائد: ”موصیٰ لہ“ یعنی جس کے حق میں وصیت کی گئی ہے اس کو بطور فریضہ کے مال عطاء کرنا مرجوح ہے کیونکہ یہ عطیہ ہے (3276) کے تحت بیان کردہ بات ہی راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

[20]..... بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَعْضِ وَرَثَتِهِ

اپنے بعض وارثوں کو صدقہ دینے والے شخص کا بیان

3279- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ.....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ
 عَلَيَّ بَعْضِ وَرَثَتِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ بِأَكْثَرِ
 مِنَ النِّصْفِ رُدُّهُ إِلَى الثَّلَاثِ وَإِذَا أُعْطِيَ
 النِّصْفَ جَازَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ سَعِيدٌ
 وَكَانَ قُضَاةُ أَهْلِ دِمَشْقٍ يَقْضُونَ
 بِذَلِكَ. ۝

مکحول سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی شخص
 اپنے وارث کو صدقہ دے اور وہ صحت کی حالت میں نصف
 سے زیادہ صدقہ کرے تو وہ تہائی کی طرف لوٹایا جائے گا۔
 اور جب نصف دے تو اس کے لئے جائز ہے۔“ سعید کہتے
 ہیں: ”دمشق کے قاضی اسی طرح فیصلہ کرتے تھے۔“

فوائد: وارث کے حق میں وصیت کرنا ناجائز و ناروا ہے ہاں صحت کی حالت میں اگر کوئی اپنے
 کسی وارث کو اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے تو یہ بلا حرج جائز ہے البتہ اولاد میں سے کسی کو عطیہ کرتے
 ہوئے باقیوں کو محروم رکھنا ناجائز ہے کیونکہ اولاد میں عدل لازم ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول
 اللہ ﷺ گواہ ہو جائیے میں نے اپنے اس فلاں بیٹے کو فلاں چیز ہبہ کی ہے آپ نے دریافت کیا کہ سبھی
 اولاد کو ایسے ہی ہبہ کیا ہے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے گواہ بننے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔
 (اوکما قال ﷺ)

[21]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْكُفْنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

تمام مال میں سے کفن دینے کا بیان

3280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.....

① حید: أخرجه ابن أبي شيبة 170/11-171 (10846) وابن منصور (364)

② صحيح: دیکھے عبدالرزاق (16398)

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْكَفَنُ حَمُّ كَهْتِهِ هِيَ إِبْرَاهِيمُ نَعْمَا: "كفن تمام مال میں سے ہو مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ❶ .
گا۔"

فوائد: میت کا کفن جمع مال سے تیار کیا جائے گا اگرچہ میت کے پاس اتنا کم مال ہو کہ سارا کفن کی تیاری میں صرف ہو جائے۔

3281- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاذٍ.....

عَنْ أَسْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ قِيَمَةَ الْفُلَى دِرْهَمٍ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا أَوْ أَكْثَرَ قَالَ يُكْفَنُ مِنْهَا وَلَا يُعْطَى ذِيْنُهُ. ❷
اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: "اگر کوئی شخص مر جائے اور دو ہزار درہم کا مال چھوڑے اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس کے ذمہ ہو تو اسی میں سے اس کا کفن ہو گا قرض (پہلے) نہیں دیا جائے گا۔"

فوائد: یہی بات درست ہے کہ قرض سے بھی پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا دیگر امور پر غور اس کے بعد ہو گا۔

3282- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ.....

أَبَانَا سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ الدِّبْنِ ثُمَّ الْوَصِيَّةِ. ❸
سفیان کہتے ہیں انہوں نے ابراہیم سے سنا وہ کہتے تھے: "پہلے کفن دیا جائے گا پھر قرض کی ادائیگی اور پھر وصیت۔"

3283- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَبُو نَاسُفِيَّانُ عَنْ فِرَاسٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ قَالَ تُكْفَنُ مِنْ مَالِهَا لَيْسَ عَلَى الزَّوْجِ شَيْءٌ. ❹
شعبي سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "اگر کوئی عورت فوت ہو جائے تو اس کو کفن اس کے مال سے دیا جائے گا شوہر کے ذمہ کچھ نہ ہوگا۔"

3284- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 6/526 (1920) اور اسی طرح (1931) و عبدالرزاق (6223)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 6/527 (1922-1925)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (6224) امام بخاری نے کتاب الجنائز، باب الكفن من جمع المال میں اسے معلق بیان کیا ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 6/527 (1930)

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَنُوطُ وَالْكَفْنُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ ❶
 عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”خوشبو اور کفن اصل مال سے ہوگا۔“

3285- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْكَفْنُ مِنْ وَسْطِ الْمَالِ يُكْفَنُ عَلَى قَدْرِ مَا كَانَ يَلْبَسُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ يُحْرَجُ الَّذِينَ تَمَّ الثَّلَاثُ ❷
 حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”کفن اصل مال سے ہوگا اور کفن ایسا دیا جائے گا جیسا وہ اپنی زندگی میں کپڑا پہنتا تھا پھر قرض کی ادائیگی ہوگی پھر تہائی (وصیت کا) ہوگا۔“

[22]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ

غائب شخص کے لئے وصیت کرنے کا بیان

3286- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَلْيَقْبَلْ وَصِيَّتَهُ وَإِنْ كَانَ حَاضِرًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبِلَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ❸
 حسن سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے: ”جب کوئی کسی کو وصیت کرے اور وہ غائب ہو تو چاہئے کہ وہ اس کی وصیت قبول کرے اگر حاضر ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے تو قبول کرے چاہے تو چھوڑ دے۔“

فوائد:..... کوئی قریب الموت شخص اگر کسی بارے وصیت کرتا ہے تو اگرچہ وہ حاضر ہو یا غائب تو

اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اس وصیت کو قبول کرے یا نہ کرے۔

3287- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمَحْمَدًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي إِلَى الرَّجُلِ قَالَا نَحْتَارُ أَنْ يَقْبَلَ ❹
 ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور محمد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: ”تو کسی کو وصیت کرے؟ ان دونوں نے کہا: ”بہتر ہے کہ وہ قبول کرے۔“

3288- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ هِشَامِ.....

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (2622) اور دیکھئے ”المجوع“ ٹوی کی 189/5

❷ ضعیف: اسماعیل الکی ضعیف ہے۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (210/11) (10998)

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (199/11) (10957)

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی آدمی غائب کو وصیت کرے۔ تو جب وہ سامنے آئے تو چاہے تو قبول کر لے، اور جب قبول کر لے گا تو اس کے لئے (وصیت کو) رد کرنا جائز نہیں۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَإِذَا قَدِمَ فَإِنْ شَاءَ قَبِلَ فَإِذَا قَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرُدَّهُ. ❶

3289- حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ هِشَامٍ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی آدمی کسی غائب کو وصیت کرے پھر وہ وصیت اس پر پیش بھی کی جائے جبکہ وہ غائب تھا پھر اگر وہ قبول کر لے تو اسے وصیت رد کرنا جائز نہیں۔“

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الْوَصِيَّةُ وَكَانَ غَائِبًا فَقَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ. ❷

[23]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْمَيِّتِ

میت کو وصیت کرنے کا بیان

3290- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ

ابومعشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”جب کوئی آدمی کسی غائب کے لیے وصیت کرے اور وہ مر چکا ہو۔ اور اسے معلوم نہ ہو تو وصیت واپس لوٹ آئے گی۔“

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِإِنْسَانٍ وَهُوَ غَائِبٌ وَكَانَ مَيِّتًا وَهُوَ لَا يَدْرِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ. ❸

فوائد:..... موصیٰ لہ فوت ہو چکا ہے جب کہ موصیٰ، وصیت کرنے والا عدم واقفیت کی بناء پر اس کے حق میں وصیت کر دیتا ہے تو وہ وصیت ناقابل عمل ہوگی۔ (واللہ اعلم)

[24]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْعَبْدِ

غلام کو وصیت کرنے کا بیان

3291- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی اپنے

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِعَبْدِهِ ثُلُثٌ

❶ حسن لغیرہ: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/209-210 (10998)

❷ حسن لغیرہ: سابقہ اثر ہی کمر ہے۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/156 (10789) وابن منصور (368)

مَالِهِ، رُبْعَ مَالِهِ، خُمْسَ مَالِهِ، فَهُوَ مِنْ مَالِهِ كَوْتَهَائِي مَالٍ، چوتھائی اور پانچویں حصے کی وصیت کرے تو وہ بھی اس کے مال سے ہے (لہذا) آزاد کرنا بھی اس میں شامل ہوگا۔“

فوائد: یعنی جتنے مال کی مالک نے غلام کے حق میں وصیت کی ہے اگر وہ مال اس کی قیمت جتنا بنا ہے تو مال دینے کی بجائے اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

[25].... بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ مَالَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

موت کے قریب مال تقسیم کرنے کا ناپسند سمجھنے والے شخص کا بیان

3292- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ.....

عَنْ قَيْسٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ قَيْسٌ كَهْتَبَةٌ هِيَ كَمَا جَاءَتْهَا - آدھی اپنی زندگی میں اپنے مال کے فائدہ سے محروم رہتا ہے جب موت کا وقت سر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے مال کی طرف جھکتا ہے۔“

3293- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ.....

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُرَّانِيُّ الْأَمْسَاكِيُّ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْدِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُقَالُ مَرٌّ فِي الْحَيَاةِ وَمَرٌّ عِنْدَ الْمَوْتِ ③

عبداللہ فرماتے ہیں کہ: ”دو چیزیں بری ہیں: زندگی میں بخلی اور موت کے وقت فضول خرچی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”کہا جاتا تھا ایک بری چیز تو زندگی میں ہے اور ایک موت کے وقت۔“

فوائد: (۱) ”المریان“ یہ مڑی کی تشبیہ ہے جو فعلی کے وزن پر امر کی مونث ہے جو کہ مراوۃ، کڑواہٹ سے ہے (۲) معلوم ہوا سلف زندگی میں روکے رکھنے اور موت کے وقت کھلا خرچ کرنے کو معیوب سمجھتے تھے۔

[26].... بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرِثَةِ

(کسی کے لئے) کسی وارث کے حصے کے برابر وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3294- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ.....

① صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ (189/11) (10918) ② صحیح: داری منفرد ہیں۔ ③ صحیح

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ
لَاخِرَ بِمِثْلِ نَصِيبِ ابْنِهِ فَلَا يَتِمُّ لَهُ
مِثْلُ نَصِيبِهِ حَتَّى يَنْقُصَ مِنْهُ . ❶

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ”جب کوئی آدمی
دوسرے کے لئے اپنے بیٹے کے حصہ کے برابر وصیت
کرے تو اسے اس کے برابر حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس سے
کم کیا جائے گا۔“

فوائد: کسی وارث کے حصے کی مثل وصیت تب قابل قبول ہوگی جب وہ ثلث سے کم ہو کیونکہ
ثلث سے زیادہ کسی کو ترکے سے عطاء نہیں کیا جاسکتا۔

3295- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي
رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثَةُ بَنِينَ فَأَوْصَى لِرَجُلٍ
مِثْلَ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا أَرْبَعَةً
قَالَ الشَّعْبِيُّ يُعْطَى الْخُمْسَ . ❷

داؤد بن ابوہند کہتے ہیں شععی سے پوچھا گیا اگر کسی کے تین
بیٹے ہوں اور اس نے کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی
جس قدر چار بیٹوں کی صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔
شععی نے کہا: ”اسے پانچواں حصہ دیا جائے گا۔“

3296- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ.....

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَأَلْنَا
عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَوْصَى
بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا ثَلَاثَةً
قَالَ أَوْصَى بِالرُّبْعِ . ❸

داؤد بن ابوہند کہتے ہیں ہم نے عامر سے اس آدمی کے
متعلق پوچھا جس نے دو بیٹے چھوڑے ہوں اور اس نے
کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی۔ جس قدر تین لڑکوں کی
صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: ”اس
نے چوتھائی کی وصیت کی۔“

3297- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغْبِرَةَ.....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى
بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرَثَةِ قَالَ لَا
يَجُوزُ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الثَّلَاثِ قَالَ

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اگر کوئی آدمی کسی
وارث کے حصے کے برابر وصیت کرے تو جائز نہیں۔ اگرچہ
تہائی سے کم ہو۔“ اور محمد کہتے ہیں: ”یہ اچھی بات ہے۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 170/11 (10844)

❷ صحیح: دیکھئے آئندہ اثر۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 168/11 (90838) وابن منصور (349)

أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ حَسَنٌ ❶

[27].... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بَعْلَةَ عَبْدِهِ
غلام کی آمدن کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3298- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَوْصَى فِي عِلَّةٍ شَعْبِيٌّ سَمِعْتُ مَرِيَّةَ بِنْتُ أَبِي السَّفَرِ قَالَتْ: "أَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ عَبْدِي بِدِرْهِمٍ وَعَلَّتُهُ سِتَّةٌ قَالَ لَهُ غلام کی آمدن سے ایک درہم کی وصیت کرے اور اس کی آمدنی چھ درہم ہو تو اسے اس میں سے چھٹا حصہ ملے گا۔"

[28].... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کو وصیت کرنے کا بیان

3299- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ إِذَا أَقْرَأَ لِوَارِثٍ سَفِيَانٌ كَقَوْلِهِ: "جَبَّ كَوْنُ الْوَارِثِ يَافِئًا غَيْرَ وَارِثٍ كَلِّفَ سَوْدَرِہِمٍ كَاقْرَارِ كَرِّ مِیْرِی رَائِیَ ہِے كَاس كُومَنَسُوخ كَرُودِیْ"

فوائد: باطل کرنے کی وجہ یہ خدشہ ہے کہ ہو سکتا ہے وہ ان کو نوازنے کے لیے اس بات کا

اقرار کر رہا ہو۔ (واللہ اعلم)

3300- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ لَا يَجُوزُ إِقْرَارُ لِوَارِثٍ شَرِيحٌ سَمِعْتُ مَرِيَّةَ بِنْتُ أَبِي السَّفَرِ قَالَتْ: "أَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ عَبْدِي بِدِرْهِمٍ وَعَلَّتُهُ سِتَّةٌ قَالَ لَهُ غلام کی آمدن سے ایک درہم کی وصیت کرے اور اس کی آمدنی چھ درہم ہو تو اسے اس میں سے چھٹا حصہ ملے گا۔"

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (378) وابن أبي شيبة (170/11) (10844)

❷ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❸ صحیح: داری منفرد ہیں۔

❹ صحیح: أخرجه البيهقي في الإقرار، باب ماجاء في الإقرار المريض 585/6 وابن أبي شيبة 196/6 (791)

فوائد: مذکورہ مسئلے میں حسن رضی اللہ عنہ کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مشکل ہے کہ کوئی جاتے ہوئے کسی اچھائی کی بجائے برائی کر جائے جو اس کے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کرنے کا باعث بن جائے۔ دنیا چھوڑتے ہوئے چونکہ انسان کے سبھی (بل) نکل چکے ہوتے چنانچہ وہ حق بات ہی کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

3301۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ لَا يَجُوزُ لَوَارِثٍ ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”وارث کے لئے وصیۃ ۱۔“

3302۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ رَجُلَا يُكْنَى أَبَا ثَابِتٍ أَقْرَبُ حمید کہتے ہیں ایک آدمی جس کی کنیت ابو ثابت تھی نے اپنی بیوی کے لئے موت کے وقت اقرار کیا کہ اس کے مہر میں سے چار سو درہم اس کے ذمہ ہیں تو حسن سے اسے جائز الحسَنُ ۲۔ کہا۔

3303۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ

عَنْ عَمْرُو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ عمرو بن خارجه کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی۔ اس کا جھاگ میرے دونوں کندھوں کے درمیان گر رہا تھا۔ میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق اسے دے دیا لہذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔“

حَقٌّ حَقُّهُ فَلَا يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لَوَارِثٍ ۳۔

فوائد: (۱) ”نقص بجرتھا“ یعنی اپنے پیٹ سے نکلنے والے چارے کو چبا رہی تھی، جگالی کر رہی تھی۔ (۲) مذکورہ حدیث اس بارے واضح ہے کہ وصیت کی فرضیت ختم ہو چکی ہے اور فرضیت کی ناسخ آیات میراث ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے وضاحت ہو رہی ہے۔ البتہ غیر وارث اور ذوی الارحام کے حق

۱ صحیح: داری منفرد ہیں۔

۲ صحیح: داری منفرد ہیں۔

۳ حسن: (2571) کے تحت گزر چکی ہے۔

میں وصیت جائز ہے۔

3304۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.....

ہام بیان کرتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے اچھے طریقے سے وصیت کرنا ہے یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے۔“ [البقرة: 180]: پس یہ حکم دیا: ”اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کی جائے۔“ (بقرة: 180) پھر اس کے بعد سورة النساء میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور والدین کے لئے معین حصہ مقرر ہوا اور ہر حقدار کو اس کا حصہ دے دیا گیا۔ اور ان کے لئے وصیت نہیں رہی۔ وصیت ان رشتہ داروں وغیرہ کے لئے ہوگی جو وارث نہیں۔“

أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ﴿ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾ [البقرة: 180] أَمَرَ أَنْ يُوصَى لَوَالِدَيْهِ وَأَقْرَابِهِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ فَجَعَلَ لِلْوَالِدَيْنِ نَصِيبًا مَعْلُومًا وَالْحَقَّ لِكُلِّ ذِي مِيرَاثٍ نَصِيبَهُ مِنْهُ وَلَيْسَتْ لَهُمْ وَصِيَّةٌ فَصَارَتِ الْوَصِيَّةُ لِمَنْ لَا يَرِثُ مِنْ قَرِيبٍ وَغَيْرِهِ. ❶

3305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”پہلے مال اولاد کے لیکر کا تھا۔ اور وصیت والدین اور رشتہ داروں کے لئے اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا منسوخ کر دیا۔ اور مرد کے لئے عورت کا دو گنا مقرر کیا۔ والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ اور تہائی مقرر کیا۔ بیوی کے لئے آٹھواں حصہ اور چوتھائی شوہر کے لئے نصف اور چوتھائی مقرر کیا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَالِدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبْوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمْنَ وَالرُّبْعَ وَالزَّوْجَ الشَّطْرَ وَالرُّبْعَ. ❷

3306۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ.....

❶ صحیح: اس کو ابن جوزی نے (ناسخ القرآن و منسوخه) نواسخ القرآن ص (193) میں ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھئے سفر

طبری 2/117

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الوصایا، باب لا وصیة لوارث (2747) والبیہقی فی الوصایا، باب نسخ الوصیة

لوالدین 6/263

عکرمہ اور حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے یہ حکم تھا۔ ”اگر کوئی مال چھوڑے تو والدین اور رشتہ داروں کے متعلق وصیت کر جائے۔ وصیت اسی طرح تھی حتیٰ کہ اسے میراث کی آیت سے منسوخ کر دیا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ وَالْحَسَنِ ﴿ إِنَّ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْأَقْرَبِينَ ﴾ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذَلِكَ حَتَّى نَسَخْتَهَا آيَةَ الْمِيرَاثِ . ❶

[29]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْغَنِيِّ

مالدار کو وصیت کرنے کا بیان

3307۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ.....

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو وصیت کرے اور اس کا بھائی مالدار ہو کیا وہ اس کے لئے وصیت کرے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اگرچہ بیس ہزار کا مالک ہو پھر کہا اگرچہ ایک لاکھ کا مالک ہو کیونکہ اس کی مالداری اسے حق سے نہیں روکے گی۔

عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى وَلَهُ أَخٌ مُوسِرٌ أَيُوصَى لَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كَانَ رَبَّ عِشْرِينَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَإِنْ كَانَ رَبَّ مِائَةِ أَلْفٍ فَإِنَّ غِنَاهُ لَا يَمْنَعُهُ الْحَقَّ . ❷

فوائد:..... (موصی) کے لیے ضروری نہیں کہ وہ وصیت کرتے ہوئے کسی حاجت مند، یا فقیر و

امیر کا پاس کرے بلکہ وہ جس کے لیے چاہے وصیت کر سکتا ہے۔

[30]..... بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فِلِفُلَانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں وصیت کرے یہ فلاں شخص کے لیے ہے اور اگر وہ مر جائے تو پھر

فلاں شخص کے لیے ہے اگر مر جائے تو فلاں شخص کے لئے

3308۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

حسن اور مسیب دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”اگر کوئی کہے: میری تلوار فلاں کے لئے ہے اگر وہ مر جائے تو فلاں کے لئے اگر وہ بھی مر جائے تو میری طرف لوٹ آئے گی تو وہ پہلے شخص کی ہوگی۔ اور حمید بن

عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فِي رَجُلٍ قَالَ قَالَ سَيَفِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فِلِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فَمَرَجِعُهُ إِلَيَّ قَالَا هُوَ لِلأَوَّلِ . قَالَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ

❶ صحیح: أخرجه الطبري 119/2

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (178)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَمْضَى كَمَا قَالَ. ❶ عبد الرحمن نے کہا: ”اسی طرح کیا جائے گا جس طرح اس نے کہا۔“

فوائد: حسن وسعید رضی اللہ عنہما کی بات ہی راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ موصی کی وصیت کا مکمل پاس

کرنا مشقت کا باعث ہے۔

3309- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.....

أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الرَّجُلَ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ هُوَ لَكَ فَإِذَا مَاتَ فَلِفُلَانٍ فَإِذَا مَاتَ فَلَانٌ فَلِفُلَانٍ وَإِذَا مَاتَ فَلَانٌ فَمَرَجَعُهُ إِلَيَّ قَالَ يَمْضَى كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانُوا مِائَةً. ❷

عروہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر کوئی آدمی کسی کو کچھ عطیہ دے اور کہے: یہ چیز تمہاری ہے۔ جب تم مر جاؤ تو فلاں کی ہوگی۔ جب وہ بھی مر جائے فلاں کی ہے، اور جب وہ بھی مر جائے تو مجھے واپس کی جائے گی۔ تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اگرچہ سو آدمی ہوں۔“

[31]..... بَابُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ

غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3310- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ هِشَامِ الرَّاسِبِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَا سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي فِي غَيْرِ قَرَابَتِهِ فَقَالَ سَالِمٌ هِيَ حَيْثُ جَعَلَهَا قَالَ فَقُلْنَا إِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ يُرَدُّ عَلَى الْأَقْرَبِينَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا. ❸

شیبہ بنت ہشام راسبی اور کثیر بن معدان دونوں نے کہا: ہم نے سالم بن عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو غیر قرابت میں وصیت کرتا ہے؟ تو سالم نے کہا: وصیت وہیں ہوگی جہاں اس نے کی، کہتے: ہم نے کہا: حسن کہتے تھے: ”ایسی وصیت کا مال رشتہ داروں کو واپس ہوگا۔“ تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور سخت بات کہی۔

فوائد: ادلہ کے عموم کے سبب قرابت داروں کی شرط درست نہیں بلکہ آدمی کو جائز ہے کہ وہ

جس کے حق میں چاہے وصیت کر دے۔

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ نے اس کو الگ الگ روایت کیا ہے۔ 160/11 (10807-10808-10809)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 161/11 (10810)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 161/11 (10810) اسی طرح 167/11 (10824) وابن منصور (355)

3311- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ عَمْرِو.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِي قَرَابَتِهِ فَهُوَ لِأَقْرَبِهِمْ بَطْنِ الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فِيهِ سَوَاءٌ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب آدمی اپنے قرابت والوں میں وصیت کرے تو وصیت قریبی رشتہ دار کے لئے ہوگی مرد و عورت اس میں برابر ہوں گے۔“

[32]..... بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُ غُلَامِي حُرًّا وَكَمْ يُبَيِّنُ

جب کوئی کہے: ”میرے دو غلاموں سے ایک آزاد ہے“ پھر مر جائے اور بیان نہ کرے

3312- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ أَحَدُ غُلَامِي حُرًّا ثُمَّ مَاتَ وَكَمْ يُبَيِّنُ قَالَ الْوَرِثَةُ بِمَنْزِلَتِهِ يَعْتَقُونَ أَيُّهُمَا أَحَبُّوا. ❷

شعبي سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب کوئی کہے: میرے دو غلاموں میں سے ایک آزاد ہے پھر وہ مر جائے اور ظاہر نہ کرے کہا: تو وارث بھی اس کے مرتبہ پر ہوں گے۔ دونوں میں سے جسے چاہیں آزاد کر دیں۔

[33]..... بَابُ إِذَا أَوْصَى بِالْعَتَقِ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ بَرَأَ

بیماری میں آزادی کی وصیت کر کے تندرست ہو جانے والے شخص کا بیان

3313- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ فِي مَرَضِهِ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَعَبْدِي فُلَانٌ حُرٌّ وَكَمْ يَقُولُ إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَبَرَأَ قَالَ هُوَ مَمْلُوكٌ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیماری میں کہے: ”فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا اور فلاں غلام آزاد ہے اور اس طرح نہ کہے: ”اگر مجھ پر کوئی حادثہ گزرے تو ایسا ہو۔ پھر وہ تندرست ہو جائے تو وہ غلام غلام ہی رہے گا۔“

[34]..... بَابُ إِذَا أَعْتَقَ غُلَامَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَكَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ

جس کے پاس اور مال نہ ہو ایسے شخص کے موت کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

3314- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفٍ.....

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة (11017)214/11

❷ ضعيف: (3277) میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن منصور (375)

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أُعْتِقَ غُلَامَهُ عِنْدَ
الْمَوْتِ وَلَيْسَ لَهُ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ
يَسْعَى لِلْغُرْمَاءِ فِي ثَمَنِهِ. ❶

شعبي سے اس شخص کے متعلق مروی ہے: ”موت کے وقت
اپنا غلام آزاد کرے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی
مال نہ ہو اس کے ذمہ قرض ہو۔ تو اس کی قیمت سے قرض
خواہوں کو ادا کیا جائے گا۔“

فوائد: یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے کہ غلام کو اپنی قیمت کے بقدر کمانے پر مجبور
کیا جائے۔

3315- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا
بِتَسْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْتَقَهُ وَلَمْ يَقْضِ
ثَمَنَ الْعَبْدِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا فَقَالَ عَلِيُّ
يَسْعَى الْعَبْدُ فِي ثَمَنِهِ. ❷

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”یقیناً ایک
آدمی نے سات سو درہم میں غلام خرید کر آزاد کیا اور غلام
کی قیمت ادا نہیں کی اور نہ کچھ چھوڑا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے
کہا: غلام اپنی قیمت کمائے گا۔“

[35]..... بَابُ مَنْ قَالَ الْمُدَبِّرُ مِنَ الثَّلَاثِ

مدبر کے تہائی مال سے شمار ہونے کا بیان

3316- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شَرِيكَ عَنِ الْأَشْعَثِ.....

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُدَبِّرُ مِنَ
الثَّلَاثِ. ❸

نافع کہتے ہیں ابن عمر نے کہا: ”مدبر تہائی مال سے شمار ہو
گا۔“

3317- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شَرِيكَ.....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُدَبِّرُ
مِنَ الثَّلَاثِ. ❹

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”مدبر تہائی مال سے شمار ہو
گا۔“

فوائد: (۱) ”المدبر“ ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کو مالک یہ کہہ دے تو میرے مرنے کے

❶ حسن: أخرجه ابن منصور (416) وعبدالرزاق (16760)

❷ صحيح: عبدالرزاق (16766) وابن منصور (315)

❸ ضعيف: أخرجه ابن ماجه، كتاب العتق، باب المدبر (2514) وابن عدی فی الكامل (1833/5) والخطيب فی تاریخ
بغداد 444/11

❹ حسن: أخرجه ابن منصور (469) وابن ابی شیبہ (524/6) (811)

بعد آزاد ہے (۲) غلام کو اگر مدبر صحت کی حالت میں بنایا گیا ہو تو وہ جمیع مال سے بنایا جاسکتا ہے جب کہ حالت مرض میں ثلث مال سے جیسا کہ یہاں ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مدبر کا ثلث سے ہونا مروی ہے جب کہ (3321) میں جمیع مال سے ان میں یونہی تطبیق دی جائے گی اور یہی بات درست ہے۔ (واللہ اعلم)

3318- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ كَثِيرٍ كَهْتَبَةُ هِيَ حَسَنٌ نَبِيٌّ قَالَ: "أَزَادَ كَيْفَ هُوَ مَدْبُرٌ تَهَائِي مَالٍ دُبْرٍ مِنَ الثَّلَاثِ ①" سے شمار ہوگا۔

3319- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ حَمِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقَةُ عَنْ حَمِيدٍ كَهْتَبَةُ هِيَ حَسَنٌ نَبِيٌّ قَالَ: "مَدْبُرٌ لَوْ نَبِيٌّ أَوْ رَأْسٌ كِي أَوْلَادٍ عَنْ دُبْرٍ وَوَلَدَهَا مِنَ الثَّلَاثِ ②" تہائی مال میں شمار ہوگی۔

3320- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

قَالَ مَنْصُورٌ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبْرٍ مِنَ الثَّلَاثِ ③" منصور کہتے ہیں: ابراہیم نے کہا: "آزاد کیا ہوا مدبر تہائی مال سے شمار ہوگا۔"

3321- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّقْرِيِّ وَأَبِي هَانِئٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُعْتَقُ قَالَ الْمَدْبُرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ④" ابو عبد اللہ شقری اور ابو ہانئ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "مدبر تمام مال میں شمار ہوگا۔"

3322- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبْرٍ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ سَيْلٌ أَبُو مُحَمَّدٍ بِأَيْهَمَا تَقُولُ قَالَ مِنَ الثَّلَاثِ ⑤" سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "مدبر تمام مال سے شمار ہوگا۔" ابو محمد سے پوچھا گیا: آپ کس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تہائی مال میں شمار ہونے کے۔"

① صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (523/6) (1908)

② صحیح: سابقہ حدیث کمر آئی ہے۔

③ صحیح: (3317) میں گزر چکی ہے۔

④ صحیح: أخرجه ابن منصور (4700) مزید دیکھئے سابقہ (3317-3320)

⑤ صحیح: أخرجه ابن منصور (474) وابن ابی شیبہ (525/6) (1915)

[36]..... بَاب مَنْ قَالَ لَا تَشْهَدُ عَلَيَّ وَصِيَّةٌ حَتَّى تُقْرَأَ عَلَيْكَ

اس شخص کا بیان جو کہتا ہے ”کسی کو وصیت میں گواہی نہ دو
یہاں تک کہ تجھ پر اس کو پڑھا جائے“

3323- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ هِشَامٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَشْهَدُ عَلَيَّ وَصِيَّةٌ حَسَنٌ مِنْ مَرِيٍّ هُوَ كَمَا نَهَى عَنْهَا: ”کسی کی وصیت
حَتَّى تُقْرَأَ عَلَيْكَ وَلَا تَشْهَدُ عَلَيَّ مَنْ كَيْفَ تَشْهَدُ عَلَيَّ نَدْوِيٌّ كَمَا نَهَى لَوْ أَنَّ اسَّ كَيْفَ تَشْهَدُ عَلَيَّ نَدْوِيٌّ
لَا تَعْرِفُ ۝“ دو جسے تم پہچانتے نہیں ہو۔“

فوائد:..... وصیت سن کر شاہد، گواہ بننے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس میں خلاف شریعت بات ہو تو اس پر
گواہی سے بچا جاسکے۔ اسی طرح غیر معروف کی شہادت سے احتراز کی بھی یہی وجہ ہے کہ کہیں عدم واقفیت پر
غلط بندے کی شہادت نہ دے دی جائے۔ (واللہ اعلم)

[37]..... بَاب مَنْ أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ

ام ولد کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3324- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَسَنٌ كَقَوْلِهِمْ فِي عَمْرٍو بْنِ خَطَّابٍ: ”حسن کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ام ولد
أَوْصَى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ لَوْنِيَّوْنَ كَيْفَ تَشْهَدُ عَلَيَّ نَدْوِيٌّ كَمَا نَهَى لَوْ أَنَّ اسَّ كَيْفَ تَشْهَدُ عَلَيَّ نَدْوِيٌّ
أَرْبَعَةَ آلَافٍ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ ۝“

فوائد:..... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہر حال امہات الاولاد (یعنی ایسی لونڈیاں جن کی مالک سے
اولاد ہو چکی ہو) کے حق میں مالک تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے۔

[38]..... بَاب وَصِيَّةِ الْغُلَامِ

لڑکے کے وصیت کرنے کا بیان

3225- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ.....

① صحیح: أخرج معناه ابن أبي شيبة (18091) 182/11

② منقطع، ضعيف: حسن نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا، أخرجه ابن منصور (438) وابن أبي شيبة (11021) 215/11 و عبد

الرزاق (16458)

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً. ❶
 عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے تیرہ برس کے لڑکے کی وصیت کو جائز ٹھہرایا۔“

فوائد: لڑکا جب سن شعور کو پہنچ جائے برے بھلے میں تمیز کر سکتا ہو تو اس کے لیے وصیت کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ اس کی وصیت میں اصلاح کی گنجائش ہے کہ اگر وہ کہیں غلطی کر بیٹھے تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔

3326- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَوْصَى غُلامٌ مِنَ الْحَيِّ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ فَقَالَ شَرِيحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلامُ فِي وَصِيَّتِهِ جَازَتْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْجِبُنِي وَالْقَضَاءُ لَا يُجِيزُونَ. ❷

ابواسحاق کہتے ہیں قبیلے کے ایک سات برس کے لڑکے نے وصیت کی تو شریح نے کہا: ”اگر لڑکے نے وصیت کی ہے تو جائز ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”مجھے یہ قول اچھا لگتا ہے اور قاضی اسے جائز نہیں سمجھتے۔“

3327- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ.....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّهُ شَهِدَ شَرِيحًا أَجَازَ وَصِيَّةَ عَبَّاسِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ لِيَظْفِرَهُ مِنْ أَهْلِ الْحِجْرَةِ وَعَبَّاسُ صَبِيٌّ. ❸

ابواسحاق بن اسماعیل کہتے ہیں کہ وہ شریح کے پاس موجود تھے جب انہوں نے عباس بن اسماعیل بن مرثد کی وصیت قبول کی جو انہوں نے حیرہ کی ایک اپنی دائی کے لئے کی تھی اور عباس ابھی بچے تھے۔

3328- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَبَانَا يُونُسُ.....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ شَرِيحٌ إِذَا اتَّقَى الصَّبِيُّ الرِّكِيَّةَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ. ❹

ابواسحاق کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: ”جب بچہ کنویں سے بچنے لگے تو اس کی وصیت جائز ہوگی۔“

3329- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.....

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (184/11) (10898) و عبد الرزاق (16419)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (185/4) (10904) وابن منصور (434) و عبد الرزاق (16414)

❸ صحیح: آئندہ آنے والے دونوں اثر ملاحظہ کریں برائے ترجمہ۔

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (185/11) (10906)

ابو اسحق کہتے ہیں کہ مرشد نامی ایک لڑکے نے (دودھ کے) دانت ٹوٹنے کی عمر میں اہل حیرۃ کی اپنی ایک دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی تو شریح نے اسے قائم رکھا اور کہا: ”جو حق تک پہنچا ہم اسے قائم رکھیں گے۔“

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَلَامًا مِنْهُمْ جِئَ نَعْرَ يُقَالُ لَهُ مَرْتَدُّ أَوْصَى لِطَبْرِ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْحَيْرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَقَالَ مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أَجَزْنَاهُ. ❶

3330- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى.....

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا مدینہ میں مرنے کے قریب ہوا اس کے وارث شام میں تھے۔ لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ مر رہا ہے تو انہوں نے اسے وصیت کرنے کا کہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ وصیت کرے تو اس نے ایک کنویں کی وصیت کی جس کا نام بئر جشم تھا جو تیس ہزار میں خریدا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا: ”لڑکا دس یا بارہ سال کا تھا۔“

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلَامًا بِالْمَدِينَةِ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَوَرَّثَتْهُ بِالشَّامِ وَأَنْتَهُمْ ذَكَرُوا لِعُمَرَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُوصِيَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُوصِيَ فَأَوْصَى بِبِنْرِ يُقَالُ لَهَا بِنْرٌ جُشَمٌ وَإِنَّ أَهْلَهَا بَاعُوهَا بِسَلَّيْنِ الْفَا ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ الْعَلَامَ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ أَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ. ❷

3331- حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ.....

حماد سے منقول ہے کہ ابراہیم نے کہا: ”بچے کی وصیت مال میں سے تہائی یا کم کے لئے جائز ہے اس کا ولی صحت کی حالت میں بتقدستی کے خوف سے اسے منع کر سکتا ہے۔ مگر موت کے وقت وہ اسے منع نہیں کر سکتا۔“

عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ فِي الثَّلَاثِ فَمَا دُونَهُ وَإِنَّمَا يَمْنَعُهُ وَلِيُّهُ ذَلِكَ فِي الصِّحَّةِ رَهْبَةً الْفَاقَةِ عَلَيْهِ فَمَا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهُ. ❸

3332- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ وَأَيُّوبَ.....

❶ صحیح: أخرجه وكيع في اخیار القضاة 270/2-271 وعبدالرزاق (16412-16413)

❷ منقطع ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (16410) وابن منصور (430) وابن حزم في المحلى 330/9 ومالك في الوصية، باب جواز وصية الصغور، والضعيف والمصاب، والسقيه (2)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 184/11 (10901) وابن منصور (436)

عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
أَنَّهُ أَتَى فِي جَارِيَةٍ أَوْصَتْ فَجَعَلُوا
يُصَغِّرُونَهَا فَقَالَ مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ
أَجْرُنَاهُ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عتبہ کے پاس ایک لڑکی
کے متعلق پوچھنے آیا جس نے وصیت کی تھی لوگ اس کو چھوٹا
قرار دینے لگے تو انہوں نے کہا: ”جو حق بات کہے گا ہم
اسے قائم رکھیں گے۔“

فوائد: معلوم ہوا اگر بچہ یا بچی درست وصیت کرتے ہیں اور کسی ظلم یا غلطی کا شکار نہیں ہوتے تو
ان کی وصیت قابل قبول ہوگی ان کو چھوٹا سمجھتے ہوئے اسے رد نہیں کیا جائیگا۔

3333- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ سُلَيْمًا الْغَسَّانِيَّ مَاتَ
وَهُوَ ابْنُ عَشْرٍ أَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً
فَأَوْصَى بِبَيْتٍ لَهُ قِيمَتُهَا ثَلَاثُونَ أَلْفًا
فَأَجَازَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ
النَّاسُ يَقُولُونَ عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ. ❷

ابوبکر کہتے ہیں کہ سلیم غسانی دس یا بارہ سال کی عمر میں
فوت ہو گئے انہوں نے ایک کنویں کی وصیت کی تھی جس
کی قیمت تیس ہزار تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے
اسے قائم رکھا تھا۔ ابومحمد کہتے ہیں: ”لوگ اسے عمر بن سلیم
کہتے ہیں۔“

3334- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِهِ
عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِيهِ مَا مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا
قَالَ ابْنُ ثَلَاثِ عَشْرَةَ وَقَالَ الْآخَرُ
قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنِ
ابْنِهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرٍ. ❸

عبداللہ اور محمد اپنے والد سے سابق قول کی طرح نقل کرتے
ہیں اتنا فرق ہے ایک نے کہا: تیرہ برس کی عمر میں دوسرے
نے کہا: بلوغت سے پہلے۔

[39]..... بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ

لڑکے کی وصیت جائز نہیں قرار نہ دینے والے شخص کا بیان

3335- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16415) وابن ابی شیبہ 184/11 (10899) وابن منصور (433)

❷ منقطع: ضعيف عمرو بن سليم نے ابن خطاب کو نہیں پایا۔ أخرجه عبدالرزاق (16409)

❸ منقطع: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
وَصِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إِلَّا مَا لَيْسَ بِذِي
بَالٍ يَعْنِي الْغُلَامَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ. ❶

معمر سے منقول ہے کہ زہری کہتے تھے۔ کہ بلوغت سے پہلے لڑکے کا وصیت کرنا جائز نہیں۔

فوائد: جب بچہ سمجھدار ہو برا بھلا جانتا ہو تو اس کی وصیت میں کوئی حرج نہیں جب سات سال کا بچہ امامت کروا سکتا ہے تو لازماً ان امور کو بھی سرانجام دے سکتا ہے لہذا سابقہ اقوال ہی راجح ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

3336- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ.....
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يَجُوزُ
طَلَاؤُ الْغُلَامِ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا هِبَتُهُ وَلَا
صَدَقَتُهُ وَلَا عَتَاقَتُهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ”لڑکے کی طلاق، وصیت، ہبہ، صدقہ اور غلام کا آزاد کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے۔“

فوائد: ان امور کو بلوغت کی بجائے سمجھداروں سے جوڑنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (واللہ اعلم)

3337- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ.....
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجُوزُ
طَلَاؤُ الصَّبِيِّ وَلَا عِتْقُهُ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا
شِرَاؤُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شَيْءٌ. ❸

عطاء سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”کہ بچے کا طلاق دینا، آزاد کرنا، وصیت کرنا، خرید و فروخت کرنا اور اس کی کوئی چیز جائز نہیں۔“

3338- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْحَمِيرِيِّ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاؤُ وَلَا
وَصِيَّةٌ إِلَّا فِي عَقْلِ إِلَّا النِّسْوَانَ يَعْنِي
السُّكْرَانَ فَإِنَّهُ يَجُوزُ طَلَاؤُهُ وَيُضْرَبُ
ظَهْرُهُ. ❹

قتادہ سے منقول ہے کہ حمید بن عبدالرحمن حمیری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ہوش و حواس کے بغیر طلاق اور وصیت جائز نہیں، البتہ نشہ والے کی طلاق جائز ہے اور اسے حد ماری جائے گی۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة (186/11) (10910) وعبدالرزاق (16417)

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (435) وعبدالرزاق (16425) وابن أبي شيبة (186/11) (10909)

❸ ضعيف: حجاج بن أرطاة ضعيف، أخرجه عبدالرزاق (16421) وابن أبي شيبة (186/11) (10908)

❹ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 38/5، باب من اجاز طلاق السكران

[40]..... بَابُ إِذَا أُوْضِيَ بَعْتِقِ عَبْدٍ لَهُ أَبِي
بھاگے ہوئے غلام کی آزادی کی وصیت کا بیان

3339- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ
الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ
قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ كُلُّ
مَمْلُوكٍ لِي حُرٌّ وَلَهُ مَمْلُوكٌ أَبِي
فَقَالَا هُوَ حُرٌّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبَاسٌ
وَبِكْرٌ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِحُرٍّ. ❶

یحییٰ بن ابوالاسحق کہتے ہیں میں نے قاسم بن عبدالرحمن اور
معاویہ بن قرۃ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی
وصیت میں کہا: ”میرے سب غلام آزاد ہیں اور اس کا
ایک غلام بھاگا ہوا ہو؟ ان دونوں نے کہا: ”وہ آزاد
ہے۔“ حسن اور ایاس اور بکر بن عبداللہ نے کہا: ”وہ آزاد
نہیں ہے۔“

[41]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ إِلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو وصیت کرنے کا بیان

3340- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَوْضَى إِلَيَّ
حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا
حفصہ ام المؤمنین کو وصیت فرمائی۔

فوائد:..... معلوم ہوا عورتوں کو بھی وصی بنایا جاسکتا ہے۔

[42]..... بَابُ الْوَصِيَّةِ لِأَهْلِ الدِّمَةِ

ذمی کو وصیت کرنے کا بیان

3341- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ
لِنَسِيبِ لَهَا يَهُودِيٍّ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سیدنا صفیہ نے اپنے ایک
یہودی رشتہ دار کے لئے وصیت کی۔

فوائد:..... مذکورہ واقعہ اثر اس بات کے شاہد ہیں کہ اہل ذمہ کے حق میں وصیت قابل قبول ہوگی

3342- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.....

❶ صحیح : حسن : أخرجه ابن أبي شيبة (162/11) (10819)

❷ صحیح : أخرجه عبدالرزاق (19344-19342) وابن أبي شيبة (161/11) (10812)

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ قبیلے کے سات برس کے لڑکے نے جس کا نام عباس بن مرشد تھا اپنی دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی جو حیرہ کی یہودیہ تھی۔ تو شریح نے کہا: ”جب لڑکا صحیح وصیت کرے تو جائز ہے اور اس نے حقدار کے لئے وصیت کی۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”میں بھی اسی کا قائل ہوں۔“

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَوْصَى غُلامٌ مِّنَ الْحَيِّ يُقَالُ لَهُ عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ لِظَنِّهِ لَهُ يَهُودِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَقَالَ شُرَيْحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلامُ فِي وَصِيَّتِهِ جَارِثًا وَإِنَّمَا أَوْصَى لِذِي حَقِّ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَا أَقُولُ بِهِ. ❶

[43]..... بَابُ فِي الْوَقْفِ

وقف کرنے کا بیان

3343- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.....

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان اپنے بیٹوں میں اس طرح صدقہ کئے کہ نہ وہ بیچے جائیں اور نہ ہی ان میں وراثت جاری ہو اور ان کے بیٹیوں سے جسے طلاق ہو وہ اس میں رہے نہ وہ تکلیف دے نہ اسے تکلیف دی جائے۔ اگر وہ اپنے خاندانوں کی وجہ سے غنی ہیں تو ان کا اس میں کوئی حق نہیں۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ جَعَلَ دُورَهُ صَدَقَةً عَلَى بَنِيهِ لَا تَبَاعُ وَلَا تُورَثُ وَأَنَّ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مِضْرَّةٍ وَلَا مُضَارٍ بِهَا فَإِنْ هِيَ اسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَا حَقَّ لَهَا. ❷

فوائد:..... وقف کی وصیت اولاد کے حق میں درست ہے یہ چونکہ باقاعدہ جائیداد نہیں بنتی لہذا اس

کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[44]..... بَابُ إِذَا مَاتَ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوصِي

اگر وصیت کرنے والے سے پہلے وہ شخص مر جائے جس کے لیے وصیت کی گئی ہو

3344- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَفْصِ.....

❶ صحیح: (3327-3328-3329) میں یہ اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن أبي شيبة 251/6 (974) والبيهقي في الفرائض 6/166، باب الصدقة على ما شرط الواقف..... نیز بخاری نے اسے ”وصایا“ میں معلق بیان کیا ہے، حافظ ابن حجر برائے فتح میں کہتے ہیں 5/1407 سے درامی نے موصولاً بیان کیا ہے۔

مکھول سے اس شخص کے متعلق مروی ہے: ”اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں کسی آدمی کے لیے کچھ دیناروں کی وصیت کرے پھر جس کے لیے وصیت کی گئی ہے وہ وصیت کو اس کے اہل سے لے کر جانے سے پہلے مر جائے تو وصیت ’موصی لہ‘ کے وارثوں کے لئے ہوگی جو فوت ہو گیا وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں۔“

عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ يُوْصِي لِلرَّجُلِ بِدَنَانِيْرٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَمُوْتُ الْمَوْصِي لَهُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ بِهَا مِنْ اَهْلِيْهِ قَالَ هِيَ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْمُتَوَفَّى الْمَوْصِي يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ . ❶

3345- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ اَشْعَثَ

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی آدمی کے لیے وصیت کی اور جسے وصیت کی تھی وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہو گیا؟ تو انہوں نے کہا: ”وہ وصیت ’موصی لہ‘ کے ورثاء کے لئے ہوگی۔“

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوْصِي لِلرَّجُلِ بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوْتُ الْمَوْصِي لَهُ قَبْلَ الْمَوْصِي قَالَ هِيَ جَائِزَةٌ لَوْرَثَةِ الْمَوْصِي لَهُ . ❷

فوائد: اس بارے پیچھے اثر گزر چکا ہے کہ ایسی وصیت نافذ نہیں ہوگی اور مذکورہ حال پلٹ آئے گا۔

3346- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ اَشْعَثَ

ابو اسحق سمعی کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسی وصیت کو نافذ کرتے تھے۔ جس طرح حسن نے کہا۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّمِيْعِيِّ قَالَ حَدَّثْتُ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُجِيزُهَا مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ . ❸

[45]..... بَابُ اِذَا اُوْصِيَ بِشَيْءٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستہ میں وصیت کرنے کا بیان

3347- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارِكِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَقْبَةَ.....

❶ ضعیف: ولید بن مسلم بدس کا معنی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه سعيد بن منصور (327) وابن أبي شيبة (10788)100/11

❸ ضعیف: سابقہ اثر ملاحظہ کریں۔ أخرجه ابن أبي شيبة (10987)155/11

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: ”ایک آدمی نے مجھے وصیت کی ہے اور ایک اونٹنی اللہ کی راہ میں دی ہے اور یہ جنگ کا زمانہ نہیں ہے کیا اسے حج کے لئے دے دوں؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”حج اور عمرہ بھی اللہ کی راہ سے ہیں۔“

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ سَأَلَ إِنْ رَجُلًا أَوْضَى إِلَيْهِ وَجَعَلَ نَاقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَذَا زَمَانًا يُخْرَجُ إِلَى الْغَزْوِ فَأَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ. ❶

3348- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ.....

واقدر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کی راہ میں اپنے مال کی وصیت کی تو وصیت کرنے والے نے عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ”اسے اللہ کی راہ میں کام کرنے والوں کو دے دو۔“ اس نے کہا: اللہ کی راہ میں کام کرنے والے کون ہیں؟ تو فرمایا: ”بیت اللہ کا حج کرنے والے۔“

عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَوْضَى بِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَأَلَ الْوَصِيَّ عَنْ ذَلِكَ عُمَرَ فَقَالَ أَعْطِهِ عَمَّالَ اللَّهِ قَالَ وَمَنْ عَمَّالُ اللَّهِ قَالَ حَاجُّ بَيْتِ اللَّهِ. ❷



❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ (10888)181/11 والبیہقی فی الوصایا، باب الوصیة فی سبیل اللہ 272/6 نیز مسند الطیالسی 1/202 (976) کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ وأخرجه الحاکم (482) اور اسے شرط مسلم پر قرار دیا ہے اور ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور یہ ہے بھی ایسے ہی۔

❷ ضعیف: موسیٰ بن عبیدہ ریذی ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبہ (10886)180/11

۲۳..... ومن كتاب فضائل القرآن قرآن کے فضائل

[1]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان

3349- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ كَأَنَّيْتِ الْخَرْبَ ۝

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جسے کچھ بھی قرآن یاد نہیں ایسے ہے جیسے ویران مکان۔“

فوائد:..... جو گھر ساکنین سے خالی ہوتا ہے وہ درندوں اور حیوانوں کی آماجگاہ ہوتا ہے اسے ویران تصور کیا جاتا ہے یعنی اسی طرح جس دل میں قرآن نہ ہو یعنی بندے کو قرآن یاد نہ ہو تو اس کا دل شیاطین کا مسک اور گمراہیوں کا منبع ہوتا ہے لہذا دلوں کی آبادی کے لیے اس کی تلاوت، حفظ ضروری ہے (واللہ الموفق)

3350- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْقُرْآنَ مَأْدِبَةٌ لِلَّهِ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا أَصْفَرَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ بَيْتِ لَيْسَ

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے جس قدر ہو سکے اس میں سے لو اور میرے خیال میں اس گھر سے حقیر کوئی چیز نہیں جس میں کچھ قرآن نہ ہو

① حسن: أخرجه أحمد 223/1 والترمذی، کتاب ثواب القرآن، ما الذی لیس فی جوفه قرآن کالیبت الخرب (2914)

اور وہ دل جس میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ ویران مکان کی طرح ویران ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہیں۔“

فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَإِنَّ الْقَلْبَ
الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ
حَرْبٌ كَحَرْابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا سَاكِنَ
لَهُ. ❶

3351- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَبِيصَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.....

ابو احوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”قرآن پڑھنا سیکھو کیونکہ تمہیں اس کے پڑھنے میں ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں ہوں گی بلکہ الف لام اور میم ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ملیں گی۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَلَّمُوا
هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُوَجَّرُونَ بِتِلَاوَتِهِ بِكُلِّ
حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ
بِ «الم» وَلَكِنْ بِالْفِ وَالْمِ وَمِيمٍ بِكُلِّ
حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ. ❷

3352- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي
حَفْصُ بْنُ عَمَانَ الْحَنْفِيُّ.....

بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: ”قرآن پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، شیطان اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے تنگ ہو جاتا ہے فرشتے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے۔“

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْبَيْتَ
لَيَتَّسِعُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ
وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ
يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيقُ
عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ
وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ أَنْ لَا
يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ. ❸

فوائد: آج گھر سکون سے خالی ہیں اور دل اطمینان سے، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ جن

گھروں سے پہلے تلاوت قرآن کی آواز آیا کرتی تھی آج وہ فاحشوں کے غموں اور بھانڈوں کے جیاء سوز

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 10/486 (10081) و عبد الرزاق (5998) و الطبرانی فی الکبیر 9/183 (8642)

❷ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الکبیر (8648-8649) و عبد الرزاق (5993) و ابن ابی شیبہ 10/361 (9981)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 10/487 (10076) و ابن المبارک فی الزهد (790)

مکالموں سے گونج رہے ہیں جس وجہ سے گھروں میں فرشتوں کا نزول جو کہ رحمت کا باعث ہوا کرتا تھا بند ہو کر شیاطین کی کمین گا ہیں بن چکے ہی۔ لہذا گھروں میں ویرانیاں آسب زدگیاں عام ہیں اور ان کا علاج فقط یہی جسے پیغمبر رحمت ﷺ نے اس حدیث میں ذکر کر دیا (اللھم وفقنا لما تحب وترضی)

3353- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ سَمِعْتُ.....

عُقْبَةُ ابْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ نُقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ. ❶
عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”اگر قرآن چڑے میں رکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو جلے گا نہیں۔“

3354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُتَيْسَةَ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اقْرُؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نَعْمَ الشَّفِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ حَلِيهِ حَلِيَةَ الْكِرَامَةِ فَيَحْلَى حَلِيَةَ الْكِرَامَةِ يَا رَبِّ اكْسُهُ كِسْوَةَ الْكِرَامَةِ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكِرَامَةِ يَا رَبِّ أَلْبِسُهُ تَاجَ الْكِرَامَةِ يَا رَبِّ أَرْضُ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاكَ شَيْءٌ. ❷
ابوصالح کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے: ”قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن بہت اچھا سفارشی ہوگا“ اور قیامت کے دن کہے گا: اے میرے رب! اسے عزت کا زیور پہنا۔ تو اسے عزت کا زیور پہنایا جائے گا اے میرے رب! اسے عزت کا لباس پہنا اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اے میرے رب! اسے عزت کا تاج پہنا۔ اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا کیونکہ تیری رضا مندی کے بعد کسی چیز کی حقیقت نہیں۔“

3355- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ لِكُلِّ عَامِلٍ عَمَالَةٌ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”قرآن آ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا کہے گا: ”اے

❶ ضعيف: أخرجه الطبرانی في الكبير 308/17 (850) والبيهقي في شعب الإيمان (2699) وابن عدی في الكامل 246/6

❷ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب الذی لیس فی خوفه قرآن..... (2916) والحاکم 1/552 والبيهقي في شعب الإيمان (1996-1997)

میرے رب! ہر کام کرنے والے کے لئے اس کے کام کی مزدوری ہے میری وجہ سے اس کی لذت اور نیند میں خلیل آتا تھا لہذا اسے عزت دے۔ کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ پھیلا تو وہ اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اپنا بائیں ہاتھ پھیلا تو وہ بھی اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ اور عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔“

3356- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ

ابوصالح فرماتے ہیں کہ: ”قرآن اپنے صاحب کی سفارش کرے گا تو اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اس کو زیادہ دے پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا اے میرے رب! اسے زیادہ اور اس کو دیتا رہ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”میں اسے اپنی رضا مندی دیتا ہوں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: وہیب بن ورد نے کہا: ”قرآن کی تلاوت کو علم بناؤ اور عمل مت بناؤ۔“

مِنْ عَمَلِهِ وَإِنِّي كُنْتُ أَمْتَعُهُ اللَّذَّةَ وَالنَّوْمَ فَأَكْرِمُهُ فَيَقَالُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَمَمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ ثُمَّ يُقَالُ ابْسُطْ شِمَالَكَ فَمَمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ وَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكُرَامَةِ وَيُحَلَّى بِحُلِيِّ الْكُرَامَةِ وَيُلْبَسُ تَاجَ الْكُرَامَةِ ❶

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكُرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَيُكْسَى تَاجَ الْكُرَامَةِ قَالَ فَيَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَأْتِهِ وَإِيَّاهُ قَالَ : يَقُولُ رِضَائِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ وَهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ اجْعَلْ قِرَائَتَكَ الْقُرْآنَ عِلْمًا وَلَا تَجْعَلْهُ عَمَلًا ❷

فوائد: (۱) قرآن سے دوستی باعث خیر اور قیامت کو عزت و کرامت کا باعث ہوگی۔ یہ تہیٰ ممکن

ہے جب قراءت قرآن پر دوام اختیار کیا جائے (۲) نیز وہیب رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب ہے کہ تلاوت قرآن بطور علم ہونی چاہیے یعنی سے تلاوت سے مقصود احکام الہی سیکھنا، علم حاصل کرنا ہونے کہ آدمی قراءت کو بطور عمل کرے جیسے کوئی کام بلا سوچے سمجھے انجام دے دیا جاتا ہے یعنی فقط قرآن کے حروف پڑھے جائیں ان کے معانی و مطالب پر غور و خوض نہ کیا جائے۔

3357- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبہ 497-496/10 (10098-10099) وابن منصور 1/113 (22)

❷ جید: أخرجه ابن ابی شیبہ 495/10 (10097)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو تین اونٹیاں بچوں والی موٹی تازی پائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ”تین آیات اگر تم پڑھ لو تو وہ ان سے بہتر ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ حَبُّ أَحَدِكُمْ إِذَا أتَى أَهْلَهُ أَنْ يَجِدَ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ سِمَانٍ) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَثَلَاثَ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ أَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُنَّ) . ❶

فوائد: (۱) کسی بات کے سمجھانے کا سب سے مبلغ، بہترین انداز یہ ہے کہ مخاطب کی ذہنی پہنچ کے مطابق مثال دی جائے جس سے بات اس کے ذہن کے قریب ہو جائے بات سمجھنے اور سمجھانے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ (۲) معلوم ہوا قرآن کی ایک ایک آیت بیش قیمت ہے حتیٰ کہ ایک ایک حرف انتہائی اہم ہے۔

3358- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْهَجَرِيُّ.....

ابو احوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”قرآن اللہ کی دعوت ہے لہذا جس قدر ہو سکے اس کی دعوت سے علم حاصل کر لو۔ اور یہ قرآن اللہ کی رس ہے روشن نور اور فائدہ مند شفا ہے اس شخص کے لئے حفاظت کا باعث ہے جو اس پر عمل کرے اور اس شخص کے لیے نجات کا باعث ہے جو اس کی تابعداری کرے۔ نہ ٹیڑھا ہو کہ وہ معافی طلب کرے نہ ٹیڑھا ہو گا کہ سیدھا کیا جائے۔ اور اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے۔ کثرت بکرا کے باوجود پرانا نہیں ہوگا۔ لہذا تم اسے پڑھو کیونکہ اس کی تلاوت پر اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں دے گا۔ یا رکھو میں یہ نہیں کہتا کہ الم کے بدلہ دس نیکیاں ہیں بلکہ الف لام اور میم ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدِبَةُ اللَّهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدِبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حُبْلُ اللَّهِ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِمَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيغُ فَيَسْتَعْتِبُ وَلَا يَغْوِجُ فَيَقْوِمُ وَلَا تَنْقُضِي عَجَابُهُ وَلَا يَحُلِقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ فَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الْم وَلَكِنْ بِأَلْفٍ وَلَا مٍ وَمِيمٍ . ❶

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن وتعلمه (872) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ثواب القراء (8782)

❷ ضعيف: ابراهيم جبري ضعيف ہیں۔ أخرجه عبد الرزاق (6017) والبيهقي في شعب الإيمان (1980) والحاكم 555/1

3359- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُهُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَخُذُوا بِهِ)) فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلَ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) .

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”اے لوگو! میں بھی آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں پہلی چیز قرآن ہے اس میں ہدایت اور نور ہے لہذا تم قرآن کو مضبوطی سے تھام لو اور اسی کو اختیار کرو۔ پھر آپ نے اس کے متعلق رغبت اور خواہش دلائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا واسطہ دلاتا ہوں اس طرح آپ نے تین دفعہ فرمایا۔“

فوائد: (۱) یہ حجۃ الوداع سے واپسی کا موقع تھا یہ خطبہ آپ ﷺ نے جھجھ جو کہ مکہ و مدینہ کے درمیان مقام ہے کے قریب ”قم“ مقام پر ارشاد فرمایا (۲) رسول اللہ ﷺ نور نہیں بلکہ بشر تھے اور آپ ﷺ موت سے ہمکنار ہو کر اس دنیا کو چھوڑ گئے (۳) ”الثقلین“ ان دونوں چیزوں کے عظیم المرتبت ہونے کی دلیل ہے اور چونکہ ان کی پیروی چونکہ بوجھل کام ہے لہذا انہیں ثقلین سے تعبیر کیا گیا۔ (۴) اذکرکم اللہ..... سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی خشیت کی بنا پر ان کا احترام و اکرام کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔

3360- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ.....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ تَحْضَرُهُ الشَّيَاطِينُ يَنَادُونَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا الطَّرِيقُ فَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ فَإِنَّ حَبْلَ اللَّهِ الْقُرْآنُ .

ابووائل کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”یہ راستہ موجودگی کی جگہ ہے جہاں شیطان موجود ہوتے ہیں وہ پکارتے ہیں: ”اے اللہ کے بندے! اس راستہ پر آ“ لہذا تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اللہ کی رسی قرآن ہے۔“

① صحیح: أخرجه احمد 4/366-367، ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل علي بن ابي طالب (2408)

② صحیح: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان (2025) والطبرانی في الكبير 9/340 (9031) وابن منصور 3/1083

فوائد: قرآن سے براہ راست ہدایت کا حصول یہی محفوظ راستہ ہے جو کہ اللہ تک پہنچانے والا ہے لہذا اس کو چھوڑ کر جو بھی راستہ اپنایا جائے وہ بظاہر کیسا ہی آراستہ کیوں نہ ہو وہ شیطان کی راہ ہے۔

3361- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ.....

خالد بن معد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”قرآن پڑھنے والے اور طالب علم کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ سورۃ ختم کرے جب تم میں سے کوئی سورۃ پڑھے تو اس میں سے دو آیات کی تاخیر کرے حتیٰ کہ شام کو ختم کرے۔ تاکہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے لئے فرشتے صبح سے شام تک بخشش کی دعا کرتے رہیں۔“

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ قَارِءَ الْقُرْآنِ وَالْمُتَعَلِّمَ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَخْتِمُوا السُّورَةَ فَإِذَا أَقْرَأَ أَحَدُكُمْ السُّورَةَ فَلْيُوَخِّرْ مِنْهَا آيَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ كَمَا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَى الْقَارِءِ وَالْمُقْرَأِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ. ❶

3362- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ عَنْ شَرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ.....

ابو امامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ”قرآن پڑھو! اور ان لکھے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا۔“

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَقْرُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْرُنْكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنِ. ❷

فوائد: انسان کو اس امید پر نہیں رہنا چاہیے کہ ہمارے پاس صحف موجود ہے لہذا جب ضرورت پڑی تو کھول کر پڑھ لیں گے اور مسئلہ اخذ کر لیں گے اس سے صرف یہی مقصود نہیں بلکہ یہ حقیقی کامیابی یعنی جہنم سے آزادی کا باعث ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے دل میں محفوظ کیا جائے اسے یاد کیا جائے تو اس کے احکام پر عمل پیرا ہو جائے۔

3363- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ.....

ابو امامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ”قرآن پڑھو اور ان لکھے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو۔“

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ أَقْرُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَغْرُنْكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ

❶ جید: أخرجه ابن ابی شیبہ 10/505 (10128)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 11/505 (10128)

الْمُعَلَّفَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى
الْقُرْآنَ ❶ .

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جسے قرآن یاد ہوگا۔“

3364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مُؤَدِّبٍ
إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى أُدْبُهُ وَإِنَّ أَدَبَ
اللَّهِ الْقُرْآنَ ❷ .

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”کوئی ادب سکھانے والا نہیں جو اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اس کے ادب پر عمل کیا جائے۔ اللہ کا ادب قرآن ہے۔“

3365۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ
قَالَ

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ
مَأْدُبَةُ اللَّهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ ❸ .

عبداللہ کہتے تھے کہ: ”یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے جو شخص اس میں داخل ہوا محفوظ ہو گیا۔“

3366۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ
فَلْيُبَشِّرْ ❹ .

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جس کو قرآن سے محبت ہو وہ خوش ہو جائے۔“

فوائد: قرآن کو جس نے پڑھا، سمجھا اور اس کے احکام پر عمل کیا یہ اس کے حق میں سفارشی ہوگا

البتہ جس نے اس کے حق کی پاسداری نہ کی صرف مردے بخشوانے کے لیے تعویذات لکھوانے کے لیے ہی اسے استعمال کرتا رہا یہ ایسے شخص کے خلاف گواہ ہوگا۔ (اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا)

3367۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ
فَلْيُبَشِّرْ ❺ .

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جس کو قرآن سے محبت ہو اسے چاہئے کہ خوش ہو جائے۔“

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی کمر آئی ہے۔

❷ صحیح: یہ (3350) حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ صحیح: سابقہ (3350) کا ایک کنارہ ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 406/10 (10129) وابن منصور 12/1 (3)

❺ صحیح: سابقہ حدیث ہی کمر منقول ہے۔

3368- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أُنْبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيَكُونُ لَهُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ لَهُ سَائِقًا إِلَى النَّارِ. ❶

یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ”قرآن قیامت کے دن آ کر اپنے صاحب کی سفارش کرے گا اور اسے جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ اور اس کے خلاف گواہی دے گا اسے دوزخ کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔“

3369- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ.....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ أَهْلُ الْقُرْآنِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ اللہ کے لوگ ہیں پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”قرآن پڑھنے والے۔“

3370- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ.....

عَنْ مُعَيْثِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ عَلَيَّكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ فَهْمُ الْعَقْلِ وَنُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَأَحَدُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَنِ عَهْدًا وَقَالَ فِي التَّوْرَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي مَنَزَلْتُ عَلَيْكَ تَوْرَةَ حَدِيثَةً تَفْتَحُ فِيهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا. ❸

معیث کہتے ہیں کعب نے کہا: ”قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ قرآن عقل کی تیزی اور حکمت کی روشنی اور علم کا چشمہ ہے۔ اور تمام کتابوں بہ نسبت اللہ سے نئی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا: ”اے محمد! میں تیرے پاس نئی تورات بھیجتا ہوں جو اندھی آنکھوں بہرے کانوں اور بند دلوں کو کھول دے گی۔“

فوائد: قرآن علم کا منبع اور حکمت کا نور عطا کرنے والا اور دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث

ہے اس کا مشاہدہ عام زندگی میں کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کا حافظ اس کا عالم علمی میدان میں محنت کے ذریعے جس کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے عام شخص اتنی محنت کر کے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا ہے اسی طرح یہ علوم کا سرچشمہ بھی ہے کہ ہر علم کی اصل آپ کو قرآن سے میسر آئے گی۔ بہت سے علوم جن سے قرآن نے آگاہ کیا

❶ حسن: أخرجه ابن أبي شيبة (10102)497/10 وابن الضريس في فضائل القرآن (108)

❷ صحيح: أخرجه ابن ماجه في المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه (215) والحاكم/وابو نعيم في الحلية 40/9

❸ حسن: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (ص77) وابن أبي شيبة (11787)481/11

ہے انسانی عقل ان کو سمجھنے سے قاصر ہے البتہ وقت ان گتھیوں کو سلجھاتا جاتا ہے اور قرآن کی حقانیت پر مہر ثبت کرتا جاتا ہے مثلاً انسان کا ہوا میں بلند ہونا، بلندی کی طرف جانے سے آکسیجن کا کم ہونا نظام شمسی کا متحرک ہونا وغیرہ۔

3371- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِحْرَاقٍ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ.....

عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ
 إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَانَتْ لَكُمْ أَجْرًا وَكَانَتْ
 لَكُمْ ذِكْرًا وَكَانَتْ بِكُمْ نُورًا وَكَانَتْ
 عَلَيْكُمْ وَرْزًا اتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعْكُمْ
 الْقُرْآنُ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ
 بِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ اتَّبَعَهُ الْقُرْآنُ
 يَرْخُ فِي قَفَاهُ فَيَقْدِفُهُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو
 مُحَمَّدٍ يَرْخُ يَذْفَعُ ❶

ابو کنانہ کہتے ہیں ابو موسیٰ نے کہا: ”قرآن تمہارے لئے
 ثواب کا باعث اور ذکر کا باعث ہے روشنی اور عذاب کا
 باعث بھی ہے قرآن کی فرمانبرداری کرو اس کو اپنا
 فرمانبردار نہ بناؤ۔ کیونکہ جو قرآن کی فرمانبرداری کرے گا
 وہ جنت کے باغوں میں اتارا جائے گا۔ اور جو اسے
 فرمانبردار بنائے گا وہ سر کے بل دھکیل کر جہنم میں ڈالا
 جائے گا۔“

فوائد: معلوم ہوا بندہ قرآن کا ہیرو بن جائے قرآن جدھر موڑتا جائے مڑتا جائے تو آخر یہ اسے
 جنت میں پہنچائے گا اور اگر انسان اپنی خواہشات کا ہیرو بن جائے اور قرآن پیچھے سے پکارتا رہے اسے روکتا
 رہے تو اس کے عدم التفات کی بنا پر اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔

3372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِيَّ.....

إِيَّاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
 طَالِبٍ يَدِي ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ إِنْ بَقِيتَ
 سَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ فَصِنْفٌ
 لِلَّهِ وَصِنْفٌ لِلْجِدَالِ وَصِنْفٌ لِلدُّنْيَا
 وَمَنْ طَلَبَ بِهِ أَذْرَكَ ❷

ایاس بن عامر کہتے تھے کہ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے میرا
 ہاتھ پکڑ کر کہا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے قرآن کو تین قسم
 کے لوگ پڑھیں گے۔ ایک اللہ کے لیے، دوسرے
 جھگڑنے کے لیے، اور تیسرے دنیا کے لیے اور اس کے
 ذریعہ سے جو تلاش کیا جائے گا وہی ملے گا۔“

❶ صحیح: ابونکانہ شرط ابن حبان پر ہے۔ أخرجه ابن أبي شيبة 10/484 (10063) وابن منصور 1/49 (8) والبيهقي في شعب الإيمان (2023-2024)
 ❷ صحیح: (مسند علی) (734)

3373- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي
الدَّرْدَاءِ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ
مِنْ أَهْلِ الذِّكْرِ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ
فَقَالَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمُرُّهُمْ فَلْيَعْطُوا
الْقُرْآنَ بِخَزَائِمِهِمْ فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى
الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ وَيَجْنِبُهُمُ الْجَوْرَ
وَالْحَزُونََةَ. ❶

3374- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ حَمْزَةَ الزُّبَايَاتِ عَنْ أَبِي
الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَإِذَا أَنَا يَخْوَضُونَ فِي أَحَادِيثٍ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى أَنَّ
أَناسًا يَخْوَضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فِي
الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
سَتَكُونُونَ فِتْنًا قُلْتُ وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا
قَالَ كِتَابُ اللَّهِ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا
قَبْلَكُمْ وَخَيْرٌ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ
هُوَ الْفُضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ هُوَ الَّذِي
مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ
ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ فَهُوَ
حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينِ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ

حارث ہے کہتے ہیں میں مسجد میں گیا تو لوگ وہاں باتوں
میں مشغول تھے۔ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دیکھتے
نہیں کہ لوگ مسجد میں باتیں کر رہے ہیں انہوں نے کہا: کیا
وہ ایسا کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو انہوں نے
کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے
تھے: عنقریب ہی بہت سے فتنے ہوں گے۔ میں نے کہا:
ان سے کیسے بچا جائے گا؟ فرمایا: قرآن سے اس میں
تمہارے بعد کی اور پہلے کی خبر ہے اور تمہارے واقعات کا
فیصلہ ہے۔ وہ فیصلہ کن ہے مذاق نہیں ہے۔ جو جابر اسے
ترک کر دے گا اللہ اسے توڑے گا۔ اور جو اسے چھوڑ کر
کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر
دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکر حکیم ہے۔ اور
وہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ ہے جس سے خواہشات ٹیڑھی

نہیں ہوتیں۔ اس سے زبانیں خلط ملط نہیں ہوتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے کثرت تکرار کے باوجود پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہ ہے کہ جب اسے جنوں نے سنا تو یہ بات کہے بغیر نہ رہ سکے کہ: ”ہم نے تو ایک عجب قرآن سنا ہے۔“ (سورۃ الجن: ۲) یہ وہ احکام کی کتاب ہے کہ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس پر عمل کیا اجر پایا۔ جس نے اس کی طرف بلایا اسے سیدھا راستہ دکھایا گیا۔ اے اعمور! ان باتوں کو یاد رکھ۔“

وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرِّدَّةِ وَلَا تَنْقُضِي عَجَائِبَهُ وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَنْبَتِ الْجِنَّ إِذْ سَمِعْتَهُ أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا هُوَ الَّذِي مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُلِعَهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوُرُ. ①

3375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنِ الْحَارِثِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہا گیا: ”یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت فتنہ میں پڑ جائے گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس سے کونسی چیز بچائے گی؟ تو آپ نے فرمایا: ”کتاب عزیز، جس میں بالکل ہی جھوٹ نہیں نہ آگے نہ پیچھے وہ حکمت اور تعریف والے کی طرف سے نازل شدہ ہے۔“ (سورۃ فصلت: ۴۲) جو اس کے علاوہ ہدایت تلاش کرے اسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتا ہے اور جو سرکش شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز سے فیصلہ کرے اللہ اسے ہلاک کرے گا۔ وہ ذکر حکیم ہے۔ واضح نور ہے۔ سیدھا راستہ ہے۔ اس میں تمہارے سے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَفْتَنُنَّ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سُئِلَ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا قَالَ الْكِتَابُ الْعَزِيزُ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ مَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَمَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ جَبَّارٍ فَحَكَمَ بِغَيْرِهِ قَصَمَهُ اللَّهُ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ فِيهِ خَيْرٌ مَنْ

① ضعيف: اس میں ابو جعفر اور ابن اخی الحارث مجہول ہیں۔ أخرجه ابن ابی شیبہ 482/10 (10056) والترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ماجاء فی فضل القرآن (2908) والبیہقی فی شعب (1935)

پہلے اور بعد والوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملہ کا فیصلہ ہے۔ وہ فیصلہ کن بات ہے مذاق نہیں ہے۔ یہ وہ ہے جسے جب جنوں نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ: ”ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔“ (جن: ۱) اور یہ کثرت تکرار سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کی نصیحتیں اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے حارث رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اے اعمورا! اسے یاد رکھو۔“

قَبْلَكُمْ وَبَأْ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفُضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلُ وَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُهُ الْجِنُّ فَلَمْ تَتَنَاهَى أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَقْضِي عِبْرَةً وَلَا تَفْسِي عَجَائِبُهُ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ لِلْحَارِثِ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوُرُ. ❶

فوائد: (۱) فتنوں کے دور میں قرآن بہتری محافظ ہوگا اسی کو اپنانے والے اپنے آپ کو فتنوں سے بچا پائیں گے (۲) من ابتغى الهدى في غيره اضله الله ، سے معلوم ہوا کہ قرآن باعث ہدایت ہے اس سے ہدایت حاصل کرنے والے ہی صراط مستقیم کے راہی ہوں گے لہذا کس قدر غلطی پر ہے وہ شخص جو لوگوں کو قرآن پڑھنے سے اس لیے روک رہا ہے کہ اگر تم نے قرآن پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (العیاذ باللہ) یہی لوگ ہیں جو قرآن کو چھوڑ کر کہیں اور اسے ہدایت حاصل کرتے ہیں نتیجے کے طور پر خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنے متبعین کی گمراہی کا بھی سبب بنتے ہیں۔

3376- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُمْرَةَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ الْفَهْمُ بِالْقُرْآنِ. ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو حکمت دیا گیا وہ خیر کثیر پا گیا۔“ (سورة البقرة: ۲۶۹) آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”حکمت سے مراد فہم قرآن ہے۔“

3377- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرَقَاءَ

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ قَالَ الْكِتَابُ يُؤْتِي إِصَابَتَهُ مَنْ يَشَاءُ. ❸

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے: ”يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ“ کی تفسیر میں کہا: ”اللہ جسے چاہتا ہے قرآن کی ٹھیک سمجھ عطا کرتا ہے۔“

❶ حسن: أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه 55/1 والرازي في فضائل القراء (35)

❷ ضعيف: أخرجه الطبري في التفسير 90/3

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة 231/7 (3009) والطبري في التفسير 90/3

3378- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ
لَامْرَأَتِهِ إِيَّاكَ أَنْ تُدْخِلِي بَيْتِي مَنْ
يَشْرَبُ الْخَمْرَ بَعْدَ أَنْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِ
الْقُرْآنُ كُلَّ ثَلَاثٍ ❶

اعمش کہتے ہیں خیثمہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”میرے گھر
میں ایسے آدمی کو داخل کرنے (اجازت دینے) سے بچنا جو
شراب پیتا ہو حالانکہ پہلے وہاں قرآن پڑھا جاتا تھا۔“

3379- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ.....

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا يَمْنَعُ
أَحَدَكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَوْ مِنْ
حَاجَتِهِ فَاتَّكَأَ عَلَى فِرَاشِهِ أَنْ يَقْرَأَ
ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تمہیں اس
بات سے کون سے چیز روکتی ہے کہ جب بازار سے یا کسی
حاجت سے لوٹو تو قرآن کی تین آیات پڑھ لیا کرو۔“

[2]..... بَابُ خِيَارِكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

قرآن سیکھنے اور سکھانے والی کی خوبی

3380- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا
النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ.....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فوائد:..... زبان نبوت سے نکلنے والی ان کلیوں کے مطابق زمین پر موجود کاموں میں سے بہترین

کام یہ ہیں کہ انسان علم سیکھے یا سکھائے لہذا اس حدیث کے مصداق بننے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ان
تین حالتوں میں سے کسی ایک پر ہو یا تو وہ علم سیکھ رہا ہو یا سکھا رہا ہو اگر ان کاموں کی استعداد نہ رکھتا ہو تو کم
از کم اس کام میں مشغول لوگوں کا تعاون کرتا رہے لیکن یاد رہے اس علم سے مراد قرآن و سنت کا علم ہے۔

❶ صحیح: أخرجه اندلسی فی معرفة والتاریخ 143/3 وابونعیم فی الحلیة 115/4

❷ صحیح: أخرجه بن سمارك فی الزهد (807) وابن عدی فی الكامل 249/1 والطبرانی فی الكبير 398//11
والبيهقی فی شعب (2198-2003)

❸ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب باب القرآن، باب فی تعلیم القرآن وابن ابی شیبہ 10/503 (10121) والخطیب فی

3381- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ.....

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ تَعَلَّمَهُ قَالَ أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ ذَلِكَ أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا. ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے۔ ابو عبد الرحمن نے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے حجاج کے زمانہ تک قرآن پڑھایا اور کہا: ”مجھے اس حدیث نے اس جگہ بٹھایا۔“

3382- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ.....

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي هَذَا الْمَقْعَدَ أَقْرَأُ. ②

مصعب بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔“ راوی کہتا ہے: ”انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھا دیا تاکہ میں پڑھاؤں۔“

[3]..... بَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

قرآن پڑھنے کے بعد بھول جانا

3383- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَيْسَى عَنْ رَجُلٍ.....

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْدَمُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَيْسَى هُوَ ابْنُ فَائِدٍ. ③

سعد بن عبادہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی قرآن پڑھنے کے بعد اسے بھول جائے۔ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی کی حالت میں ملے گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”عیسیٰ۔ فائد کے بیٹے ہیں۔“

فوائد:..... قرآن کے بھولنے کے متعلق وارد ہونے والی روایت صحیح ثابت نہیں البتہ قرآن کو یاد کرنے

① صحیح: أخرجه النسائي في فضائل القرآن (61-62) والبيهقي في شعب (2205-2206)

② صحیح بالشاهد: أخرجه ابن منصور 1/103 (20)

③ ضعيف: أخرجه احمد 5/285 وابدو داؤد، كتاب الصلاة، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نساه (1474) وابن ابى

کے فضائل کو مد نظر رکھتے ہوئے انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ بھولنے نہ پائے۔

[4]..... بَابُ فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی نگہداشت

3384- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ.....

عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْفَرُوا تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ
قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ قَالُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفُ
تُرْفَعُ فَكَيْفَ بِمَا فِي صُدُورِ الرِّجَالِ
قَالَ يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُصْبِحُونَ
مِنْهُ فَقَرَاءَ وَيَنْسُونَ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَيَقْعُونَ فِي قَوْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَشْعَارِهِمْ
وَذَلِكَ حِينَ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ. ❶

ناجیہ بن عبد اللہ بن عبّاس نے کہا: ”کثرت سے قرآن کی تلاوت کیا کرو اس سے پہلے کہ وہ اٹھالیا جائے۔“ لوگوں نے کہا: ”یہ مصحف تو اٹھائے جائیں گے مگر سینوں سے قرآن کیسے ختم ہوگا؟ انہوں نے کہا: ”رات کو لوگ قرآن پڑھیں اور صبح انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا اور وہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا بھی بھول جائیں گے، جاہلیت کی باتوں اور شعروں میں پڑ جائیں گے۔ یہ اس وقت ہوگا جب اللہ کے عذاب کا وعدہ آجائے گا۔“

3385- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَامٌ يَعْنِي ابْنَ.....

أَبِي مُطِيعٍ قَالَ كَانَ قَسَادَةً يَقُولُ
اعْمُرُوا بِهِ قُلُوبَكُمْ وَاغْمُرُوا بِهِ
بُيُوتَكُمْ قَالَ أَرَاهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ. ❷

ابن ابومطیع کہتے ہیں کہ قسادۃ فرماتے تھے: ”قرآن سے اپنے دلوں اور گھروں کو آباد رکھو۔“

3386- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَرِينَ عَلَى
الْقُرْآنِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَا يُشْرِكُ آيَةَ فِي
مُصْحَفٍ وَلَا فِي قَلْبٍ أَحَدٍ إِلَّا رُفِعَتْ. ❸

ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ”(ایک وقت ایسا ہوگا) رات کو لوگ قرآن پڑھیں گے اور صبح کو کوئی آیت مصحف میں نہیں چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی کے دل میں بلکہ سب اٹھالی جائیں گی۔“

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور 2/335 (97) والحاكم 4/504 وعبدالرزاق (5981) والطبرانی في الكبير 9/153 (8698) ❷ ضعيف: سلام کی قنادہ سے روایت متکلم فیہ ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن ابی شیبہ 10/534 (10242) وعبدالرزاق (5980) والبخاری فی خلق افعال العباد (ص86)

3387- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.....

عبداللہ بن واقد کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کوئی قرآن کے قریب نہیں بیٹھے گا مگر وہاں سے نفع یا نقصان لے کر اٹھے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی: ”اور ہم نے قرآن نازل کیا اس میں مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے اس میں خسارہ ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا جَالَسَ الْقُرْآنَ أَحَدًا فَقَامَ عَنْهُ إِلَّا بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا. ❶

فوائد: قرآن کی مجلس میں بیٹھے والے اگر تو اس کی آیات کو سن کر ان پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں پھر تو قرآن ان کے لیے رحمت اور اگر سن کر عمل نہ کیا جائے تو یہی قرآن کا سننا ان کے خسارے کا باعث ہوگا۔

3388- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.....

رفدہ غسانی بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن عجلان النصاری نے کہا: ”حکمت سے مراد قرآن ہے۔“

حَدَّثَنَا رِفْدَةُ الغَسَائِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجَلَانَ الأنصاريُّ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ اللَّهَ لَيُرِيدُ الْعَذَابَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ فَإِذَا سَمِعَ تَعْلِيمَ الصَّبِيَانِ الْحِكْمَةَ صَرَفَ ذَلِكَ عَنْهُمْ قَالَ مَرْوَانُ يَعْنِي بِالْحِكْمَةِ الْقُرْآنَ. ❷

3389- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ.....

ایک شخص جن کی کیت ابو عمرو تھی بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”عنقریب قرآن کچھ لوگوں کے دلوں میں پرانا ہو جائے جس طرح کپڑا پرانا ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے، قرآن تو پڑھیں گے مگر نہ اس کی خواہش ہوگی اور نہ لذت وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (ان کے جسم بھیڑ کی مانند اور دل بھیڑیے کی مانند

حَدَّثَنَا شَيْخُ يُكْنَى أَبُو عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ سَيَلَى الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ كَمَا يَلَى الثَّوْبُ فَيَتَهَأَفَتْ يَقْرَئُونَهُ لَا يَجِدُونَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً يَلْبَسُونَ جُلُودَ الصَّانِ عَلَى قُلُوبِ الدِّنَابِ أَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُحَالِطُهُ

❶ ضعيف: محمد بن كثير ضعيف ہے، أخرجه ابو عبيد في فضائله (ص 56-57)

❷ ضعيف: رفدہ بن تھانہ ضعيف ہے۔

ہوں گے)۔ ان کے کام لالچ والے ہوں گے، جس میں خوف نہ ہوگا، اگر کوتاہی کریں گے تو کہیں گے: ”ابھی کر لیں گے۔“ اور اگر برائی کریں گے تو کہیں گے: عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ ہم اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتے۔“

خَوْفٌ إِنْ قَصُرُوا قَالُوا سَبَلُوعٌ وَإِنْ أَسَاءُوا قَالُوا سَيُغْفَرُ لَنَا إِنْ لَا نَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا ①

3390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بری بات ہے کہ کوئی کہے: میں فلاں آیات بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ قرآن کو یاد کیا کرو کیونکہ یہ سینوں میں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی جانور اپنی رسی سے نکلتے ہیں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِسْمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نَسِيَ وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرَّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهَا ②

فوائد: (۱) ”تفصیٹا“ ہے چھوٹ کر بھاگ نکلنا۔ ”عقل“ یہ عقال کی جمع ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس سے اونٹ کی ٹانگ بانڈھی جاتی ہے (۲) قرآن کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اسے پڑھتا رہے۔

3391- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی کتاب سیکھو اور اس کی نگداشت کرو، اسے پڑھو، اس سے خوش الحانی سے پڑھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا اس ذات کی قسم جس کی ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قرآن حاملہ اونٹنی کے رسی سے نکلنے سے بھی جلدی سینوں سے نکل جاتا ہے۔“

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللَّهِ وَتَعَاهَدُوهُ وَتَغْنَوْا بِهِ وَافْتَنُوهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهَوَّ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ ③

① صحیح: یہ معاذ پر موقوف ہے۔

② متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب استدکار القرآن و تعاهده (5032)، ومسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضائل القرآن وما يتعلق به (790)

③ صحیح: أخرجه احمد 4/146، والسنائی فی فضائل القرآن (59-60)

فوائد: (۱) آپ ﷺ قرآن سیکھ کر اسے یاد رکھنے کا حکم دے رہے ہیں لہذا اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے (۲) ”تغنوا بہ“ علماء نے تغنی کے مختلف مطالب بیان کیے ہیں جن میں سے راجح یہ ہے اسے لگن کے ساتھ میٹھی آواز میں پڑھا جائے لیکن اس میں اتنا تکلف نہ برتا جائے کہ اصل مقصد ہی فوت ہو جائے (تفصیل کے لیے دیکھیے تنقیح الرواۃ 2/59)

3392- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى وَتَعَاهَدُوا وَوَقْتُنَا بِهِ وَتَغْنُوا بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. ①

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی کتاب سیکھو، اس کی حفاظت کرو، اس سے لگاؤ رکھو اور اسے غنا کے ساتھ پڑھو۔ اور ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن اس سے بھی جلدی سے نکل جاتا ہے جتنی حاملہ اونٹنی رسی سے نکلتی ہے۔“

3393- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ يَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلَى وَجْهِهِ وَيَقُولُ كِتَابُ رَبِّي كِتَابُ رَبِّي. ②

ابن ابوملیکہ سے منقول ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل قرآن کو اپنے چہرے پر رکھتے (آنکھوں سے لگاتے) تھے اور کہتے تھے: ”یہ میرے رب کی کتاب ہے یہ میرے رب کی کتاب ہے۔“

3394- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَرَأَ الْمُصْحَفَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَكَانَ ثَابِتٌ يَفْعَلُهُ. ③

ثابت کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابولیلی جب صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک قرآن پڑھتے رہتے۔ ہمام کہتے ہیں: ”ثابت بھی ایسا ہی کرتے تھے۔“

① صحیح: أخرجه النسائي، كتاب فضائل القرآن (60)، والطبراني في الكبير (17/290-291/800-801-802)

② منقطع ضعيف: ابن ابی ملیکہ نے عکرمہ کو نہیں پایا۔ أخرجه الحاكم 3/243 والبيهقي في الشعب (2229) والطبراني الكبير (17/371) (1018)

③ صحیح: أخرجه ابن سعد في الطبقات 6/75

[5]..... بَابُ الْقُرْآنِ كَلَامُ اللَّهِ

قرآن اللہ کا کلام ہے

3395- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ قَالَ أَيُّ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَلَامُ الرَّحْمَنِ. ❶

سعید سے منقول ہے کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن کی اس آیت: ”وہ لوگ جو ایمان لائے جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔“ (سورۃ البقرہ: ۲۶) کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: ”مسلمان جانتے ہیں کہ وہ رحمن کا کلام ہے۔“

3396- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.....

عَنْ عَطِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ كَلَامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كَلَامِهِ وَمَا رَدَّ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ كَلَامًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهِ. ❷

عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے کلام سے بڑھ کر پیارا کوئی کلام نہیں اور بندے اللہ سے اس کی کلام سے بڑھ کر کوئی کلام نہیں کرتے جو اسے محبوب ہو۔“

3397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِضُ نَفْسَهُ فِي الْمَوْسِمِ عَلَى النَّاسِ فِي الْمَوْقِفِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي. ❸

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر موقف میں لوگوں کے پاس جا کر کہتے تھے: ”کوئی شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے۔ کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔“

3398- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.....

❶ صحیح: أخرجه الطبرانی في التفسير 180/1

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات (ص 244)

❸ صحیح: أخرجه احمد 390/3 وابن ابی شیبہ 310/10 (18431) وابدؤاد، کتاب السنۃ، باب فی القرآن (4734) والترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب حرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی تبلیغ القرآن (2926)

عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ قَالَ قَالَ عَمْرُ بْنُ
الْحَطَّابِ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَلَامُ اللَّهِ فَلَا
أَعْرِفُنَكُمْ فِيمَا عَطَفْتُمُوهُ عَلَيَّ
أَهْوَأَكُمْ ❶

ابوزعراء کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہا: ”یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اس لیے میں تمہیں اس حالت میں نہ دیکھوں کہ تم نے اس کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ لیا ہو۔“

[6]..... بَابُ فَضْلِ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

اللہ کی کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے

3399- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ التَّرْجَمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الهمداني عَنْ
عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ
عَنْ مَسْأَلَتِي وَذَكَرِي أُعْطِيَتْهُ أَفْضَلُ
ثَوَابِ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيَّ
سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَيَّ خَلْقِهِ ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قرآن پڑھنے کی وجہ سے مجھ سے سوال کرنے اور میرا ذکر کرنے سے مشغول ہو جائے میں اسے سائلین سے بڑھ کر ثواب دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث سنداً ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد اور سوال کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ صورت اپنائی جاسکتی ہے کہ بندہ قرآنی دعاؤں کا اہتمام کرے تو یہ قبولیت اور ثواب میں عہدگی کا باعث ہوں گی (واللہ اعلم)

3400- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثِ الْهَدَّانِيِّ.....

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيَّ كَلَامِ

سیدنا شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے کلام کو مخلوق کے کلام پر ایسے ہی

❶ صحیح: أخرجه الآجرى فى الشريعة (ص78) والبيهقى فى الاسماء والصفات (282)

❷ اسنادہ ضعیف لکن لہ شواہد: أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب من شغله القرآن أعطى أفضل العطايا، أخرجه يحيى بن عبد الحميد الحماني، فى مسنده، قاله الحافظ فى الفتح 66/9 والقضاعى فى مسند الشهاب 326/2 (1455) وأخرجه البخارى فى (خلق افعال العباد) (ص109) وفى الكبير 115/2 وأخرجه ابو نعيم فى الحلية 313/7 مزید شواہد کے لیے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 237/10 (9320) والشعب للبيهقى (573-574) واللالى المصنوعه 342/2-343

خَلَقَهُ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ. ❶ فضیلت ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر۔“

3401- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ شُبُوخِ مِصْرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. ❷

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن زمین و آسمان اور ان کی تمام چیزوں سے محبوب ہے۔“

[7]..... بَابُ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ بِالْقُرْآنِ فَقَوْمُوا

جب قرآن پڑھنے سے دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو

3402- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْمُرُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.....

عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقَوْمُوا. ❸

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”القرآن ما اتخلفتم عليه فإذا اختلفتم فيه فقوموا.“ (برداشتہ خاطر) ہو جائے تو اٹھ جاؤ (پڑھنا چھوڑ دو)۔“

فوائد:..... (۱) قرآن چونکہ اللہ کا کلام ہے لہذا اسے سچی رغبت اور ذوق و شوق سے پڑھنا چاہیے البتہ قرآن کو بے رغبتی عدم دلچسپی سے پڑھنا یہ اس مالک کی بے وقعتی کے مترادف ہے جس طرح ہماری پسندیدہ چیز کو کوئی بے توجہی سے استعمال کرے تو ہمارے لیے یہ تکلیف دہ امر ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے کلام سے بے رغبتی برتی جائے (واللہ اعلم) (۲) یا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک تم قرأت و معانی پر متفق ہو تب تک قرآن پڑھو جب کہ اختلاف کے وقت اٹھ جاؤ کیونکہ اختلاف جھگڑے اور انکار کا باعث بنتا ہے جیسا کہ ابن الملک کا گمان ہے۔

3403- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.....

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ سَيْدِنَا ابُو عَمْرَانَ جُونِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَوْلِهِ: كَمَا: بِنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَلَفْتُمْ

”جب تک تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل

❶ مرسل، ضعیف: أخرجه ابو داؤد في المراسيل (535) وابن عدی فی الکامل 5/1705

❷ ضعیف جداً: أخرجه الرازی، ضعیف القرآن و تلاوته (28)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبِكُمْ (5060) ومسلم، کتاب

العلم، باب النهی عن اتباع متشابه القرآن (2667)

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقْرُوا. ①
اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔“

3404۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ.....

عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اَقْرُوا الْقُرْآنَ مَا اخْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ
فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقْرُوا. ②
سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل اچاٹ ہو
جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔“

[8]..... بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال

3405۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَلَا
يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى الْقُرْآنَ
وَلَا يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى
الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْتَى
الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ
مَثَلًا قَالَ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ
يُؤْتِ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ مِثْلُ التَّمْرَةِ حُلْوَةٌ
الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا مِثْلُ الَّذِي أُوتِيَ
الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتِ الْإِيمَانَ فَمِثْلُ
الْأَسَةِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ مُرَّةُ الطَّعْمِ وَأَمَّا
الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمِثْلُ

حارث کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کچھ لوگوں کو
ایمان دیا جاتا ہے قرآن نہیں اور کچھ کو قرآن دیا جاتا ہے
ایمان نہیں اور بعض کو قرآن اور ایمان دونوں دیئے جاتے
ہیں۔ اور بعض کو نہ قرآن دیا جاتا ہے نہ ایمان پھر ان کی
مثال بیان کی جنہیں ایمان دیا گیا قرآن نہیں ایسی ہے
جیسے کھجور کا مزہ میٹھا ہو اور خوشبو بالکل نہیں۔ اور وہ جسے
قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسہ کی
خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان
دونوں دیئے گئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے نارنگی کی خوشبو
بھی اچھی اور مزہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان
دونوں نہیں دیئے گئے اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے
جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔“

① صحیح: سابقہ ولاحق ملاحظہ فرمائیں۔

② صحیح: (3402) ہی کمر ہے۔

الْأُتْرُجَةُ طَيِّبَةُ الرِّيحِ حُلْوَةٌ الطَّعْمِ وَأَمَّا
الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ
فَمَثَلُهُ مَثَلُ الْحُنْظَلَةِ مَرَّةً الطَّعْمُ لَا رِيحَ
لَهَا . ❶

فوائد: (۱) امثلہ بات سمجھانے کا ایک بلع ذریعہ ہیں لہذا استاذ کو دوران تدریس ان کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) ایک مومن اعلیٰ مثال کا نمونہ ہونا چاہیے لہذا ایمان کے ساتھ تلاوت قرآن کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

3406- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ
وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَيْسَ
لَهَا رِيحٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحُنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا
رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ . ❷

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے جس کا مزہ میٹھا ہو مگر خوشبو نہ ہو۔ قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔“

3407- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ مَثَلُ الَّذِي
أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ مَثَلُ

سیدنا حارث بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جسے ایمان دیا گیا قرآن نہیں اس کی مثال اس کھجور کی

❶ صحیح: أخرجه ابو عبیدہ فی فضائل القرآن (ص 387) وأخرجه ابن ابی شیبہ مختصراً 529/10 (10220)

❷ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام (5020) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضیلة حافظ القرآن (797)

طرح ہے جس کا مزہ اچھا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اور جسے قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ریحان، آسہ (نازبو) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا اور جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے اس کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا۔ اور جسے قرآن اور ایمان دونوں نہیں دیئے گئے۔ اس کی مثال اندرائن (نہایت کڑوا پھل، تمہ) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہے اور ذائقہ بھی برا ہے۔“

الْتَّمْرَةَ طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ
الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ
مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ الْأَسَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ
وَالْإِيمَانَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يُؤْتَ
الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ
رِيحُهَا خَبِيثٌ وَطَعْمُهَا خَبِيثٌ. ❶

[9]..... بَابُ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْقُرْآنِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ

قرآن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کی پشت اور بلند کرتا ہے

3408- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالمبارک
عمرفان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے ملے اور عمر رضی اللہ عنہ کی
طرف سے وہ مکہ کے گورنر تھے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام
کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”آپ نے مکہ میں اپنا نائب کسے
بنایا ہے؟“ نافع نے کہا: ”میں نے وہاں ابن ابزی کو نائب
بنایا ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابزی کون ہے؟ کہا:
”ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ہے۔“ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم
نے ان پر آزاد کردہ غلام کو نائب بنایا ہے؟ تو نافع نے
کہا: ”اے امیر المؤمنین! وہ اللہ کی کتاب کا قاری (عالم)
ہے، فرائض جانتا ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ سے کئی
قوموں کو عزت دیتا ہے اور دوسروں کو ذلت۔“

حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ
الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى
أَهْلِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ
عُمَرُ مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي
فَقَالَ نَافِعٌ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزَى
فَقَالَ عُمَرُ وَمَنْ ابْنُ أَبْزَى فَقَالَ مَوْلَى
مِنْ مَوَالِينَا فَقَالَ عُمَرُ فَاسْتَخْلَفْتَ
عَلَيْهِمْ مَوْلَى فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ
قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ
فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا

وَيَضَعُ بِهِ آخِرِينَ ❶

فوائد: (۱) مومن قرآن پر عمل پیرا ہونے سے ہی بنا جاتا ہے اور مومنین کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأنتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ کہ ”اگر تم حقیقی مومن ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔“ لہذا قرآن کا عالم و عامل اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اس کی وجہ سے رفعتوں و عظمتوں کا وارث بنے اور اس کتاب کو چھوڑنے اس کا انکار کرنے والے ذلتوں سے دوچار ہو (۲) چنانچہ اگر اہل اسلام کہیں ذلت سے دوچار ہوں تو وہ قرآن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں تو یہ ان کے داغ دھونے کا باعث ہوگا۔

[10]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى الْقُرْآنِ

قرآن سننے والے شخص کی فضیلت کا بیان

3409- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ.....

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ
إِنَّ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ أَجْرٌ وَإِنَّ
الَّذِي يَسْمَعُ لَهُ أَجْرَانِ ❷

عبدہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن معدان نے کہا: ”جو قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو سنتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔“

فوائد: حدیث کو اگر صحیح فرض کریں تو اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ سننے میں چونکہ پڑھنے کی

نسبت زیادہ مشقت ہے لہذا اس کا دوہرا اجر ہو یا پھر یہ صورت ہو کہ سننے والا ساتھ ساتھ منہ میں دوہراتا جائے (واللہ اعلم)

3410- حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.....

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ
اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَانَتْ
لَهُ نُورًا ❸

عطاء کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جو قرآن کی ایک آیت سنے گا وہ اس کے لئے روشنی کا باعث ہوگی۔“

[11]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ

قرآن دشواری سے پڑھنے والے کی فضیلت

3411- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه (817) والبيهقي في الصلاة باب

امامة المولى 3/89

❷ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (6012)

❸ عبدة بن خالد كتر جمعكس ملأ-

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ فَهُوَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَزَةِ وَالَّذِي يَقْرُؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ ۝

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسے پڑھنے کا ماہر ہے وہ بزرگ اور نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ دشواری سے پڑھتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔“

فوائد: (۱) ”السفرة“ یہ سفر کی جمع ہے اس سے مراد کاتب فرشتے ہیں ایک قول ہے کہ رسول ہیں اور ”برة“ اطاعت گزار (۲) ایک کرقران پڑھنے والے کے لیے دوہرا اجر ایک تو اس کی تلاوت کا جب کہ دوسرا اس کے اکتنے کا۔

3412- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ الدِّمَارِيِّ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ السَّفَرَةِ وَالْأَحْكَامِ قَالَ سَعِيدُ السَّفَرَةُ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَحْكَامُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ وَمَنْ كَانَ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَدْعُهُ أُوتِيَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ فَهُوَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَفُضِّلُوا عَلَى النَّاسِ كَمَا فَضَّلَتِ النُّسُورُ عَلَى سَائِرِ الطَّيْرِ وَكَمَا

اسماعیل بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہب ذماری رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اس نے رات دن اسے پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ اور اطاعت (اسلام) پر فوت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فرشتوں اور نبیوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ جو شخص قرآن پڑھنے کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں ہوتا وہ قرآن کو چھوڑتا نہیں اسے دوہرا اجر دیا جائے گا۔ جو شخص قرآن کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں رہتا (اسلام) پر فوت ہو تو وہ عزت والوں سے ہے۔ وہ تمام لوگوں سے اسی طرح افضل ہے جس طرح عقاب کو تمام پرندوں پر فضیلت ہے۔ اور جیسے سبزہ زار اپنے ارد گرد کے باغیچوں سے افضل ہے۔ قیامت کے دن کہا جائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو

① صحیح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب سورة عبس (4937) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الماهر

بالقران والذى، يتبع فيه (798)

میری کتاب پڑھتے تھے؟ جانوروں کے ساتھ رہنے کے باوجود اس سے غافل نہ ہوئے۔ انہیں جنت اور نعمت دی جائے گی، اگر ان کے والدین اسلام پر فوت ہوئے ہوں گے تو ان کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یا رب! ہمارے اعمال تو اس درجہ کے نہیں تھے؟ اللہ فرمائے گا: ”کیوں نہیں، تمہارا بیٹا میری کتاب پڑھتا تھا۔“

فُضِّلَتْ مَرْجَةٌ حَضْرَاءَ عَلَى مَا حَوْلَهَا
مِنَ الْبِقَاعِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ
أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يَتْلُونَ كِتَابِي لَمْ
يُلْهِمُهُمُ اتِّبَاعُ الْأَنْعَامِ فَيُعْطَى الْخُلْدَ
وَالنَّعِيمَ فَإِنْ كَانَ أَبُوَاهُ مَاتَا عَلَى
الطَّاعَةِ جُعِلَ عَلَى رُؤُسِهِمَا تَاجُ
الْمُلْكِ فَيَقُولَانِ رَبَّنَا مَا بَلَغْتَ هَذَا
أَعْمَانَا فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ ابْنَكُمَا كَانَ
يَتْلُو كِتَابِي . ❶

[12]..... بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ سورة فاتحہ کی فضیلت

3413- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.....

عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سورة فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ . ❷

فوائد: سورة الفاتحہ یہ انتہائی ذیشان صورت ہے جیسے کہ آئندہ احادیث سے وضاحت ہو رہی

ہے یہ حدیث اگرچہ سند ضعیف ہے بہر حال اس کا شفاء ہونا صحیح سند سے ثابت ہے بخاری میں ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے انہوں نے ایک بستی میں قیام کیا لیکن بستی والوں ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ بستی سے ہٹ کر ایک جگہ بیٹھ گئے کچھ دیر بعد آنے والا آتا ہے اور کہتا ہے ہمارے سردار کو سانپ نے ڈسا ہے لہذا اگر تمہارے پاس کوئی علاج ہے تو ہمارے ساتھ چلو تو صحابی رضی اللہ عنہ سورة فاتحہ پڑھ کر دم کرتا ہے تو وہ شفاء یاب ہو جاتا تو یہ اس کے عوض میں بکریاں لے کر مدینہ تشریف لاتے ہیں اور آپ کو اس بارے خبردار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا

❶ صحیح: وہب الدماری شرط ابن حبان پر ہے۔

❷ مرسل ضعیف: أخرجه البيهقي في الشعب (2370)

(او کما قال ﷺ) اسی لیے علماء اس کو شافیہ کا نام دیتے۔

3414- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو الرَّهْرَائِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ

ابْنِ عَاصِمٍ

ابوسعید بن معلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے تمہیں فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائے تو انہیں جواب دو۔“ (سورۃ الانفال: ۲۳) فرمایا: مسجد سے نکلنے سے قبل تمہیں قرآن کی بڑی سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”بڑی سورۃ“ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ہے اور یہی سبج مثنائی ہے اور یہی عظیم درجہ کا قرآن ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمَعْلَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ قَالِ أَلَا أَعْلَمُكَ أَكْبَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْجُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ ❶

3415- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ فاتحہ ہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔“

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْجُ الْمَثَانِي ❷

3416- حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَبِيهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورۃ نہ توراہ میں اتاری گئی اور نہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ

❶ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحة الكتاب (4474) والنسائی فی فضائل القرآن (35)

❷ صحیح: أخرجه البيهقي، كتاب الصلاة، باب تعليق القراءة المطلقة فيما روينا بالفاتحة 376-375/2 والبخاری،

كتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحة الكتاب (4474)

وَالزُّبُورِ وَالْقُرْآنِ مِثْلَهَا يَعْنِي أُمَّ الْقُرْآنِ
وَأَنَّهَا لَسَبْعٌ مِنَ الْمَنَابِي وَالْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ الَّذِي أُعْطِيَ ❶

انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں ہے اور وہ بار
بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور وہی عظیم مرتبہ
والا قرآن ہے جو میں دیا گیا ہوں۔“

3417- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمَّ الْقُرْآنِ وَأُمَّ
الْكِتَابِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِي. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”سورۃ فاتحہ ہی اصل قرآن ہے اور اصل کتاب ہے وہی
سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔“

[13]..... بَابُ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورة بقره کی فضیلت

3418- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا
مِنْ بَيْتٍ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ إِلَّا
خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضَرْبُطٌ. ❸

ابواحوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”جس گھر میں سورۃ بقرہ
پڑھی جائے شیطان اس گھر سے گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا
ہے۔“

3419- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ
سُورَةُ الْبَقَرَةِ تَعْلِيمُهَا بَرَكَهٌ وَتَرْكُهَا
حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ وَهِيَ
فُسْطَاطُ الْقُرْآنِ. ❹

عبدہ بیان کرتے ہیں، خالد بن معدان نے کہا سورۃ بقرہ
کا پڑھنا باعث برکت ہے، اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور
جادو گرا سے نہیں پڑھ سکتے، وہ قرآن کا خیمہ ہے۔“

3420- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب (2878) واسعاوی فی جمال
القراء 1/115-116

❷ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورة الحجر (3123)

❸ صحیح: ”وله خربط“ کے الفاظ صحیح سند سے ثابت نہیں، أخرجه ابن الضریس فی فضائل القرآن (175) والبیہقی فی
شعب الایمان (2379)

❹ عمرہ کے خیالات نہیں ملے ”مستطاط القرآن“ کے الفاظ کے علاوہ بقیہ الفاظ کی مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة
القرآن وسورة البقرة (804) سے شہادت ملتی ہے۔

ابو احوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”ہر ایک چیز میں اعلیٰ چیز ہوتی ہے اور قرآن کی اعلیٰ چیز سورۃ بقرہ ہے۔ ہر چیز میں خالص چیز ہوتی ہے۔ قرآن کی خالص چیز مفصل ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں لباب کے معنی خالص ہیں۔

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَإِنَّ لِبَابِ الْقُرْآنِ الْمَفْصَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ اللَّبَابُ الْخَالِصُ . ❶

3421- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ

عبد الرحمن بن اسود کہتے ہیں: جس نے سورۃ بقرہ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تَوَجَّحَ بِهَا تَاجًا فِي الْجَنَّةِ . ❷

3422- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

ابو احوص کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”شیطان جب سورۃ بقرہ سنتا ہے جو کسی گھر میں پڑھی جا رہی ہو تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تَفَرَّقَ فِي بَيْتٍ خَرَجَ مِنْهُ . ❸

[14].... باب فضلي أول سورة البقرة وآية الكرسي

سورہ بقرہ کے پہلے حصے اور آیت الکرسی کی فضیلت

3423- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ

اسفح بن عبد کلامی کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: ”یا رسول اللہ! قرآن کی کوئی سورۃ بڑے درجہ کی ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”قل هو اللہ احد“ اس نے کہا: قرآن میں کون سی آیت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آیت الکرسی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے:

حَدَّثَنِي أَيُّفَعُ بْنُ عَبْدِ الْكَلَامِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَأَيُّ

❶ حسن: أخرجه الطبرانی في الكبير 138/9 (8644) والحاكم (2060) جب کہ یہ الفاظ حاکم کے اسی حوالے سے مروفا بھی ثابت ہیں۔

❷ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (165)

❸ صحیح: أخرجه الحاكم في المستدرک (2062)

(سورة البقرة: ۲۵۵) اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی آیت کو آپ زیادہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو اور آپ کی امت کو وہ مل جائے؟ آپ نے فرمایا: ”سورة بقرہ کا آخر“ کیونکہ وہ اللہ کے خزانوں سے ہے۔ جو اس کے عرش کے نیچے ہے اس نے یہ سورت اس امت کو دی اور کوئی دنیا اور آخرت کی بھلائی نہیں چھوڑی جو اس میں شامل نہ ہو۔“

آيَةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيكَ
وَأَمْتِكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبُقَرَةِ
فِيهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ تَحْتِ
عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَنْزَلْ
خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ. ❶

فوائد: مذکورہ سورة یا آیت کا عظیم ہونا یہ درجے ورتبے کے اعتبار سے ہے ورنہ حتم کے اعتبار سے سب سے بڑی سورة سورة البقرہ جب کہ آیت آیت الدین یعنی جس میں قرض کا ذکر ہے۔ نیز آیت الکرسی کا عظیم آیت ہونا مسلم کی حدیث سے ثابت ہے۔

3424- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّقَفِيُّ.....

شععی بیان کرتے ہیں۔ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک آدمی کی جن سے ملاقات ہوئی تو دونوں میں کشتی ہوئی۔ تو آدمی نے اسے پچھاڑ لیا، پھر اس آدمی نے جن سے کہا: ”میں تمہیں کمزور اور دبا دیکھتا ہوں، تیری چھوٹی چھوٹی کلائیاں کتے کی کلائیوں کی طرح کمزور ہیں۔ تم جن لوگ ایسے ہی ہوتے ہو یا پھر تو ہی ایسا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میری پسلیاں ان سے قوی ہیں تم مجھ سے دوبارہ لڑو، اگر تو نے مجھے گرا دیا تو میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی“ پس اس نے دوبارہ اس سے کشتی کی اور جن کو پچھاڑ دیا اور کہا کہ لاؤ مجھے وہ سکھاؤ! اس نے کہا: ”ٹھیک ہے“ کہا: تو یہ آیت پڑھتا ہے: ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے؟“ کہا:

حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ لَقِيَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
رَجُلًا مِنَ الْجَنِّ فَصَارَعَهُ فَصَرَغَهُ
الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ إِنِّي لَأَرَاكَ
ضَعِيلًا سَخِيئًا كَأَنَّ ذُرِّيَعَتِكَ ذُرِّيَعَتَا
كَتَبٍ فَكَذَلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْجِنِّ أَمْ
أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذَلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ
إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَلَكِنْ عَاوِذُنِي الْفَائِيَةُ
فَإِنْ صَرَغْتَنِي عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ
فَعَاوِذُهُ فَصَرَغَهُ قَالَ هَاتِ عَلِمْتَنِي
قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقْرَأُ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّكَ لَا
تَقْرَأُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

❶ ضعیف: حافظ ابن جریر اسباب میں کہتے ہیں 1/222 یہ داری نے کہا ہے کہ اس آیت کی الکرسی والی حدیث مرسل یا معطل ہے۔

ہاں، جن نے کہا: تو جس گھر میں اسے پڑھے گا اس گھر سے شیطان بھاگ جائے گا، اس کے گوز کرنے کی بدبو گدھے کے گوز کرنے کی بدبو جیسی ہوگی۔ پھر وہ اس میں صبح ہونے تک داخل نہیں ہوگا۔“

لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ ثُمَّ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الضَّيْلُ الدَّقِيقُ وَالشَّخِيطُ الْمَهْزُولُ وَالضَّلِيعُ جَبْدُ الْأَضْلَاعِ وَالْخَبَجُ الرِّيحُ . ❶

3425- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ

شععی کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا: ”جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات کو پڑھے گا اس رات صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا، چار آیات پہلی اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی تین آخری آیات جن کا شروع یہ ہے۔“ ”لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ.“ (سورۃ البقرہ 183:)

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ الْبَيْتَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى يُصْبِحَ أَرْبَعًا مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَاتِنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ خَوَاتِيمِهَا أَوَّلِهَا لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ . ❷

3426- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَاصِمٍ

شععی کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جس شخص نے سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات پڑھیں اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی اور تین سورۃ البقرہ کے آخر سے اس دن شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب نہ آئے گا اور نہ کوئی اور بری چیز آئے گی۔ جس دیوانے پر یہ آیات پڑھی جائیں گی وہ اچھا ہو جائے گا۔“

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَاتِنِ بَعْدَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثًا مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ يَقْرَبْهُ وَلَا أَهْلَهُ يَوْمَئِذٍ شَيْطَانٌ وَلَا شَيْءٌ يَكْرَهُهُ وَلَا يَقْرَأَنَّ عَلَى مَجْنُونٍ إِلَّا أَفَاقَ . ❸

3427- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

❶ منقطع، ضعيف: شععی کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں، أخرجه الطبرانی فی الکبیر 183/9-184 (8826)

❷ ضعيف: سابقہ کی طرح منقطع ہے، أخرجه الطبرانی فی الکبیر 147/9 (8673)

❸ ضعيف: سابقہ کی طرح منقطع ہے۔ أخرجه البيهقي فی الشعب (2412)

ایک آدمی سے منقول ہے جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ”میرا خیال نہیں کوئی عقل مند سورۃ بقرہ کی آخری آیات کو پڑھے بغیر سو جائے گا۔ کیونکہ یہ آیات اس خزانے کی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔“

3428- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ

ابو سنان کہتے ہیں مغیرہ بن سمیع نے کہا جو عبد اللہ کے ساتھیوں سے تھے: ”جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی دس آیات پڑھے گا وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔ چار پہلی آیات، آیت الکرسی، دو آیت الکرسی کے بعد والی اور تین آخری۔“ ابو اسحاق کہتے ہیں: یعنی جو کچھ اسے یاد ہوگا وہ نہیں بھولے گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ مغیرہ بن سمیع کہتے ہیں۔

عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ مَا كُنْتُ أَرَى
أَنْ أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ هَؤُلَاءِ
الآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَإِنَّهُنَّ
لَمِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ .¹

عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَمِيعٍ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ
قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ
لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ أَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أُولَئِهَا
وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَاتِنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ
مِنْ آخِرِهَا قَالَ إِسْحَقُ لَمْ يَنْسَ مَا قَدْ
حَفِظَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ
الْمُغِيرَةُ بْنُ سَمِيعٍ .²

فوائد: سو حفاظ کرام اور قرآن کو یاد کرنے کے شائق ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان مذکورہ آیات کا

التزام کریں کیونکہ قرآن کی محافظت ہی اس کو یاد رکھنے کا باعث ہے۔

3429- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الْمَلِيكِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص آیت الکرسی اور سورہ حم مومن کا شروع والا حصہ ”و اليه المصير“ تک پڑھے گا تو وہ کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا حتیٰ کہ شام ہو جائے گی اور جو شام کے وقت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفَاتِحَةَ
حَمِ الْمُؤْمِنِ إِلَى قَوْلِهِ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَمْ
يَرَشِينًا يَكْرَهُهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا

¹ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (176)

² صحیح: أخرجه البيهقي في الشعب (2413) والترمذی، في ثواب القرآن، باب، ماجاء في سورة البقرة و آية الكرسي

(2881) و ابو نعیم فی ذکر أخبار أصبهان 233/1

جِئْنَ يُمْسِي لَمْ يَرَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتَّى
پڑھے گا وہ صبح تک کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا۔“
يُصْبِحُ. ❶

3430- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ.....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ
أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْفُيُ
عَامٍ فَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتٍ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ
الْبَقَرَةِ وَلَا تَقْرَأَنَّ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ
فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ. ❷

نعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ
نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک
کتاب لکھی اسی میں سے وہ دو آیات اتاریں جو سورۃ بقرہ
کے آخر میں ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ آیت تین راتیں کسی
گھر میں پڑھی جائیں پھر اس میں شیطان رہے۔“

فوائد: سورۃ بقرہ کی آخر دو آیتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں جس کی وجہ اس کا عرش کے خزانے
میں سے ہونا ہے اور اس میں ایسی دعائیں ہیں جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی انسان کے لیے جمع کر دی
گئی۔ نیز یہ جنوں و شیاطین کے خلاف بڑا کارگر ہتھیار ہے لہذا ان کو یاد کرنا ان کا اہتمام کرنا ایک مسلمان کے
لیے کثیر فوائد کا حامل ہے (واللہ الموفق)

3431- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدَ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
قَرَأَ الْآيَاتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
فِي لَيْلَةٍ كَفَّاهُ. ❸

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو
شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے گا وہ
اسے کافی ہوں گی۔“

3432- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.....

❶ ضعیف: عبدالرحمن بن ابی بکر ضعیف ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (232) والحاکم 2065 والبیہقی فی الشعب (2400)

❸ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5009) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين

باب فضل الفاتحة وحواتیم سورة البقرة (807)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاحِدٌ. (سورة البقرة: ۲۵۰)۔ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (سورة البقرة: ۲۵۵) وَاحِدٌ. ❶

فوائد: (۱) اسم اعظم یہ اللہ کا ایسا اسم ہے کہ اس کے ذریعہ مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی البتہ اس کی تعین میں کچھ اختلاف ہے (۲) مذکورہ دونوں آیات میں سے پہلی سورۃ بقرہ سے ہے جب کہ دوسری آل عمران سے (دیکھیے آئندہ حدیث 3436)

3433۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ هُوَ ابْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ.....

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيَتْهُمَا مِنْ كُنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نَسَائِكُمْ لِإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ. ❷

جیبیر بن نفیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیات پر ختم کیا جو مجھے ایسے خزانے سے دی گئیں جو عرش کے نیچے ہے لہذا انہیں سیکھو اور انہی عورتوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ وہ نماز اور قرآن اور دعا سب کچھ ہیں۔"

[15]..... بَابُ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ

سورة بقرہ اور آل عمران کی فضیلت

3434۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ هُوَ ابْنُ الْمُهَاجِرِ.....

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: "سورۃ بقرہ سیکھو یہ باعث برکت ہے۔ اسے چھوڑنا حسرت ہے۔ اور جا دو گرا سے نہیں پڑھ سکتے۔ پھر کچھ دیر

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء (1496)، والترمذی، كتاب الدعوات، باب ماجاء عن جامع

الدعوات عن رسول الله ﷺ (3472) وابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم (3855)

❷ مرسل، ضعيف: أخرجه مسلم مفاه، تيز امام حاكم نے (2066) اور تيميقي نے الشعب (3403) میں اسے موصولاً بھی بیان کیا ہے۔

خاموش رہے اور فرمایا: ”سورۃ بقرۃ اور آل عمران یکھو بے شک وہ نور ہیں وہ اپنے ساتھی پر قیامت کے دن سایہ کریں گی۔ گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑی ہے۔ بے شک قرآن قیامت کے دن قبر پھٹتے وقت اپنے ساتھی سے پریشان آدمی کی طرح ملے گا۔ اور اسے کہے گا۔ کیا تو مجھے پہچانتا ہے تو وہ کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں گرمیوں میں تو جس کی وجہ سے پیاسا رہا اور راتوں کو جاگتا رہا۔ ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے تو آج ہر تجارت سے الگ ہے اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشہ کی جنت دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ اس کی قیمت تمام دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ وہ کہیں گے: ہمیں یہ کپڑے کیوں پہنائے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اسے کہا جائے گا: پڑھو اور جنت کے بالا خانے اور درجے چڑھتے جاؤ۔ وہ تیزی سے پڑھے یا ٹھہر کر جب تک پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا۔

الْبَطْلَةُ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا
سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا
الزَّهْرَاوَانِ وَإِنَّهُمَا تَظْلَانِ صَاحِبَهُمَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ
غِيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ وَإِنَّ
الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ
فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ
فَيَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنَ الَّذِي
أَظْمَأْتِكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ
لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ بَيْتِهِ
وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ بَيْتٍ
فَيُعْطَى الْمَلِكُ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ
وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى
وَالدَّاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَرَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا
فَيَقُولَانِ بِمِ كَسِينَا هَذَا وَيُقَالُ لَهُمَا
بِأَخِيذٍ وَلَكِنَّمَا الْقُرْآنُ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ أَقْرَأُ
وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَعَرَفَهَا فَهُوَ
فِي صُعُودِ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ
تَرْتِيلًا. ❶

فوائد: (۱) ”الزهر اوین“ سے مراد روشنی کرنے والیاں، ”غماستان، غیابتان“ امام بغوی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل لغت کے ہاں یہ ہر سایہ کرنے والی چیز پر بولے جاتے ہیں چاہے وہ بادل ہوں یا کچھ اور۔ ”صواف“ یہ صاف کی جمع ہے یہ ایسی جماعت پر بولا جاتا ہے جو صف پر ہو۔ (۲) ”لا يستطيعها البطلة“

معاویہ بن سلام اس حدیث کے راوی ہیں وہ بتاتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بطلتہ سے مراد کا بن و جاوگر ہیں (تنقیح الرواة)

3435- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ.....

ابو یحییٰ سلیم بن عامر کہتے ہیں انہوں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: تمہارے کسی بھائی نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک سخت اور لمبے پہاڑ کے راستے پر چل رہے ہیں اور پہاڑ کے سر پر دو سبز درخت ہیں جو پکار رہے ہیں: کیا تم میں کوئی سورۃ بقرہ پڑھنے والا ہے؟ کیا تم میں کوئی آل عمران پڑھنے والا ہے؟ جب کوئی آدمی کہتا ہے: ”ہاں“ تو وہ اپنی شانیں جھکا دیتے ہیں وہ اس میں لٹک جاتا ہے اور پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: الاعذاق: ٹہنیوں کو کہتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي يَحْيَى سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِمَامَةَ يَقُولُ إِنَّ أَخَا لَكُمْ أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنَّ النَّاسَ يَسْلُكُونَ فِي صَدْعِ جَبَلٍ وَعَرٍ طَوِيلٍ وَعَلَى رَأْسِ الْجَبَلِ شَجَرَتَانِ خَضِرَاوَانِ تَهْتِفَانِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ دَنَّا بِأَعْدَائِهِمَا حَتَّى يَتَعَلَّقَ بِهِمَا فَتَسْخَطِرَانِ بِهِ الْجَبَلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَعْدَاقُ الْأَغْصَانُ . ①

3436- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الضَّحَى.....

مسروق کہتے ہیں عبد اللہ کے پاس ایک آدمی نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھی تو انہوں نے فرمایا: ”تو نے جو سورتیں پڑھی ہیں ان میں اللہ کا اسم اعظم ہے جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو دیتا ہے۔“

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ قَرَأْتَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ . ②

3437- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْجَرِيرِيِّ.....

① ضعيف: عبد اللہ بن صالح ضعيف ہے، أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (ص: 236)

② صحيح بائسواهد: أخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار 63/1 والطبرانی فی الكبير 282/8 (7925) والحاكم

عَنْ أَبِي عَطَافٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ
الْبُقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تَقُولَانِ رَبَّنَا لَا سَبِيلَ عَلَيْهِ. ❶

ابوعطاف سے منقول ہے کہ کعب نے کہا: ”جو سورۃ بقرہ
اور آل عمران پڑھے گا تو یہ دونوں قیامت کے دن آ کر
کہیں گی۔“ ”یا رب! اسے عذاب دینے کی کوئی صورت
نہیں ہے۔“

[16]..... بَابُ فِي فَضْلِ آلِ عِمْرَانَ

سورۃ آل عمران کی فضیلت

3438- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنْ قَرَأَ آلَ
عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَالنِّسَاءُ مُحِبَّةٌ قَالَ
أَبُو مُحَمَّدٍ مُحِبَّةٌ مَزِينَةٌ. ❷

سلیم بن حنظلہ بکری کہتے ہیں عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا:
”جس نے سورہ آل عمران پڑھی وہ مالدار ہے اور عورتیں
خوشی کے اسباب سے ہیں۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”محببہ“
زینت کو کہتے ہیں۔“

فوائد:..... سورۃ آل عمران کی تلاوت انسان کو غنی کرنے والی دینی اعتبار سے بھی اور دنیاوی اعتبار

سے بھی انشاء اللہ اور اس طرح سورۃ النساء کی زینت کا باعث ہے جب اس کی تعلیمات کو اپنایا جائے۔

3439- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.....

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ
قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ
كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ. ❸

ابوالخیر کہتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جس نے
رات کو سورہ آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اس کے لئے
رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔“

3440- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ
مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ. ❹

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں کہ مکحول نے فرمایا: ”جس نے جمعہ
کے دن سورہ آل عمران پڑھی اس کے لئے فرشتے رات
تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

❶ ضعیف: عبدالسلام نے جریری سے آخر عمر میں سنا کیا۔

❷ صحیح: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن ص (237-238) والبيهقي في الشعب (2615)

❸ ضعیف: ابن لهيعة ضعیف ہے، دیکھئے مشکاة المصابیح (2171)

❹ صحیح: مشکاة المصابیح (2172)

3441- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ أَبُو عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي مَسْعَرٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيمَا وَقَعَ فِيهِ.....
 عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ كُنْزُ
 الصُّعْلُوكِ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُومُ
 بها في آخر الليل . ❶

3442- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.....
 عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ
 أَصَابَ رَجُلٌ دَمَا قَالَ فَأَوَى إِلَى وَادِي
 مَجْنَّةٍ وَادٍ لَا يُمَسِّي فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا أَصَابَتْهُ
 جِنَّةٌ وَعَلَى شَفِيرِ الْوَادِي رَاهِبَانِ فَلَمَّا
 أَمْسَى قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ هَلْكَ
 وَاللَّهِ الرَّجُلُ قَالَ فَافْتَحَ سُورَةَ آلِ
 عِمْرَانَ قَالَا فَقَرَأَ سُورَةَ طَيْبَةً لَعَلَّهُ
 سَيَنْجُو قَالَ فَأُصْبَحَ سَلِيمًا. قَالَ أَبُو
 مُحَمَّدٍ أَبُو السَّلِيلِ ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ
 وَيُقَالُ ابْنُ نُفَيْرٍ. ❷
 جاتا ہے۔“

[17]..... بَابُ فَضَائِلِ الْأَنْعَامِ وَالسُّورِ

سورہ انعام کی فضیلت

3443- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ.....
 عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 السُّعُّ الطُّوْلُ مِثْلُ التَّوْرَةِ وَالْمِثْنِ مِثْلُ
 الْإِنْجِيلِ وَالْمِثْنَانِي مِثْلُ الزَّبُورِ وَسَائِرُ
 مسیب بن رافع کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”سات لمبی
 سورتیں تورات کی مانند ہیں، مبین انجیل کی مانند ہے اور
 مثانی زبور کی مانند ہیں اس کے بعد تمام قرآن فضیلت والا

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الشعب (2616) وعبدالرزاق (6015)

❷ ضعيف: عبدالسلام کا ابواسحاق سے سماع متأخر ہے۔

الْقُرْآنِ بَعْدُ فَضْلٌ ❶ ہے۔“

3444- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ
الْأَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْآنِ ❷
عبداللہ بن خلیفہ سے منقول ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سورہ
انعام قرآن کی خاص سورتوں میں سے ہے۔“

3445- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ
فَاتِحَةُ التَّوْرَةِ الْأَنْعَامُ وَخَاتِمَتُهَا هُودٌ ❸
عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: میں نے کعب سے سنا، انہوں
نے فرمایا: ”تورہ کا شروع سورہ انعام ہے اور اس کا ختم
سورہ ہود ہے۔“

فوائد: (۱) یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر خصوصی نوازش ہے کہ اسکے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت
میں داخل ہوں گے لیکن ان کی علامت یہ ہوگی ((ہم الذین لا یسترقون ولا یکتون ولا
تیطیرون و علی ربہم یتوکلون)) کہ وہ نہ تو دم کرواتے ہوں گے نہ داغ لگواتے ہوں گے اور نہ
بدشگونی لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔“

3446- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ❹
عبداللہ بن رباح کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے
دن سورت ہود پڑھو۔“

3447- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَبَاحٍ

عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ❺
کعب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن
سورت ہود پڑھو۔“

❶ منقطع، ضعیف: المسیب، ابن مسعود سے نہیں ملے، أخرجه ابن ابی شیبہ (10320) 554/10

❷ جید: أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (ص: 240)

❸ صحیح: أخرجه ابی شیبہ (10323) 555/10

❹ مرسل، ضعیف

❺ مرسل ضعیف: أخرجه ابو داؤد، فی مراسیلہ (59) والبیہقی فی الشعب (2438) ویکفئ: الدر المنثور 319/1

[18]..... بَابُ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

سورة الکہف کی فضیلت

3448- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ.....

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ عبدہ کہتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: ”جس نے سورۃ
مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْكَهْفِ لَمْ کہف کی دس آیات پڑھیں اسے دجال کا خوف نہیں ہو
يَخَفِ الدَّجَالَ. ❶

فوائد:..... دجال کا فتنہ انتہائی خطرناک ہوگا اسی لیے آپ ﷺ ہر نماز میں اس فتنے سے اللہ کی
پناہ مانگا کرتے تھے جیسا کہ تشہد میں درود کے بعد دعا منقول ہے لہذا ان آیات کا پڑھنا انسان کو اس عظیم فتنے
سے بچانے کا باعث ہوگا چنانچہ ان کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ (والله المستعان)

3449- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.....

عَنْ عَبْدِةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ مَنْ عبدۃ سے منقول ہے کہ زید بن حبیش نے کہا: ”رات کی کسی
قَرَأَ آخِرَ سُورَةِ الْكَهْفِ لِسَاعَةِ يُرِيدُ گھڑی میں اٹھنے کے لئے جو شخص سورۃ کہف کا آخر
يُقُومُ مِنَ اللَّيْلِ قَامَهَا قَالَ عَبْدَةُ پڑھے گا وہ اسی وقت اٹھے گا۔“ عبدہ کہتے ہیں: ”ہم نے
فَجَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَلِكَ. ❷ اسے آزما یا تو ایسا ہی پایا۔“

3450- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجَلِزٍ.....

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قیس بن عباد سے منقول ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے
الْخُدْرِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ کہا: ”جو شخص جمعہ کی رات کو سورہ کہف پڑھے گا اس کے
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا لئے بیت العتیق تک روشنی ہوگی۔“
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ. ❸

فوائد:..... قیامت کو اندھیرے راستوں پر روشنی کی ضرورت ہوگی تو مومنین اپنے اعمال کی روشنی

❶ صحیح بالشاہد: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل سورة الكهف و آية الكرسي (809) و ابو عبید

فی فضائل القرآن (ص: 245)

❷ ضعیف: محمد بن کثیر ضعیف راوی ہے، أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (ص: 246)

❸ صحیح: أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (ص: 244) و البیهقی فی الشعب (2444) و النسائی فی عمل الیوم
واللیلة (953) و الحاکم (2072)

میں ان ظلمتوں کو عبور کریں چنانچہ وہاں روشنی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم جمعہ کی رات اس کا اہتمام کریں۔ واللہ الموفق

[19]..... بَابُ فِي فَضْلِ سُورَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

سورة سجده اور سورة ملك کی فضیلت

3451- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ.....

عبدة بیان کرتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: ”نجات دینے والی سورت پڑھو اور وہ سورت سجده ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے ایک آدمی اسے پڑھتا تھا اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا وہ بہت گنہگار تھا۔ اس سورۃ نے اپنے بازو اس پر پھیلا کر کہا: ”اے اللہ! اسے معاف کر دے کیونکہ یہ مجھے کثرت سے پڑھتا تھا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول کی اور فرمایا: ”اس کے لئے ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کے درجے بلند کر دو۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ أَقْرَأُوا الْمُنَجِّيَةَ وَهِيَ الْم تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرُوهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ وَقَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَائَتِي فَشَفَعَهَا الرَّبُّ فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً. ①

3452- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

عبداللہ بن ضمیر کہتے ہیں کعب نے کہا: ”جو سورۃ سجده اور سورۃ ملک پڑھے گا اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے ستر درجے بلند کئے جائیں گے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَبْعُونَ سَيِّئَةً وَرُفِعَ لَهُ بِهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً. ②

فوائد:..... حدیث میں مذکور جو سورۃ ”تنزیل السجدة اور تبارک“ کے عالی المرتبت ہونے کی

شہادت دیتے ہیں نیز یہ سورتیں چونکہ آدمی کی نجات کا باعث ہیں جس طرح دوسری روایت سے اس کی شہادت ملتی ہے اور آئندہ مرہ کا قول بھی آرہا ہے لہذا ان کی قراءت کا اہتمام انتہائی نافع ہے اور آپ ﷺ

① عبدة بنت خالد کا ترجمہ نزل۔ کا دیکھئے الدر المنثور 5/170-171

② صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (213) دیکھئے الدر المنثور 5/170

سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ رات سونے سے قبل ان کی تلاوت فرما کر سویا کرتے تھے۔

دیکھیے آئندہ (3454) واللہ الموفق

3453- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ.....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا خَالِدٍ عَامِرَ بْنَ جَشِيْبٍ
وَبَجِيْرَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثَانِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ
مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ الْمَ تَنْزِيلُ تُجَادِلُ عَنْ
صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ
وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحِنِي عَنْهُ
وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا
عَلَيْهِ فَيُشَفِّعُ لَهُ فَيُتَمَنَعُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِي تَبَارَكَ مِثْلُهُ فَكَانَ خَالِدٌ لَا
يَبِيْتُ حَتَّى يَقْرَأَ بِهِمَا ❶

ابو خالد عامر بن جشيب اور بجير بن سعد بیان کرتے ہیں کہ
خالد بن معدان نے کہا: ”سورۃ سجدہ اپنے پڑھنے والے کی
طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی کہے گی: ”اے اللہ! اگر
میں تیری کتاب کی سورۃ ہوں تو اس کے لئے میری سفارش
قبول فرما اگر میں تیری کتاب کی سورۃ نہیں ہوں تو مجھے اس
میں سے مٹا دے اور وہ پرندے کی طرح اس پر اپنے بازو
پھیلائے گی۔“ تو اس کے لئے اس کی سفارش قبول کی
جائے گی اور اس سے قبر کا عذاب روک دیا جائے گا اور
سورۃ ملک کی بھی اسی طرح فضیلت ہے۔“ اور خالد کبھی
ان سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے۔

3454- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ
حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سورۃ سجدہ اور سورۃ
ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

3455- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ.....

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ فَضَّلْنَا عَلَيَّ
كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً ❸

لیث کہتے ہیں طاؤس نے کہا: ”یہ سورتیں قرآن کی ہر
سورت سے ساٹھ درجے افضل ہیں۔“

3456- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

❶ ضعیف: عبد اللہ بن صالح لضعیف ہے۔ امام ترمذی نے اسے مشکاة (2176) میں داری کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے

الدر المنثور 171/5

❷ صحیح اخرجہ البخاری، فی الأدب المفرد (1209) والحاکم (3545) والنسائی فی الکبری (10542)

❸ ضعیف: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (233) وعبدالرزاق (6035)

عمر بن مرہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے: ”ایک آدمی کی قبر میں فرشتے آئے۔ تو وہ قبر کے کنارے پر ہو گیا۔ قرآن کی تیس آیات اس کی طرف سے جھگڑنے لگیں میں نے اور مسروق نے دیکھا سورۃ ملک کے علاوہ کسی سورۃ میں تیس آیات نہیں ہیں۔“

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ فِي قَبْرِهِ فَاتَى جَانِبَ قَبْرِهِ فَجَعَلَتْ سُورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تُجَادِلُ عَنْهُ حَتَّى قَالَ فَظَنَرْنَا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَلَمْ نَجِدْ فِي الْقُرْآنِ سُورَةَ ثَلَاثِينَ آيَةً إِلَّا تَبَارَكَ ①

[20]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ طه وَيس

سورۃ طہ اور یسین کی فضیلت

3457- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى الْحُرَقَةِ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے سورۃ طہ اور یسین پڑھی فرشتوں نے اسے سنا تو کہا: ”اس امت کے لئے خوشخبری ہے جس کے لئے یہ نازل ہوگا اور ان پیڑوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے اٹھائیں گے ان زبانوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے پڑھیں گی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ طه وَيس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبِي لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوْبِي لِأَجْوَابِ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوْبِي لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا ②

[21]..... بَاب فِي فَضْلِ يُس

سورۃ یسین کی فضیلت

3458- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ مُوسَى بْنُ خَالِدٍ.....

① صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (234) وأبو عبيد في فضائل القرآن (ص: 260) والطبرانی في الكبير 140/9 (8651)
② ضعيف جدًا: ابن حبان وابن جوزي كتمه (هذا متن موضوع) دیکھئے میزان الاعتدال 67/1، ومشكاة المصابيح (2148)

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: حسن سے معلوم ہوا انہوں نے کہا: ”جو اللہ کی رضا مندی کے لئے سورۃ یسین پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا اور مجھے یہ خبر بھی پہنچی کہ وہ سارے قرآن کے برابر ہے۔“

فوائد: سورۃ یسین قرآن کا دل اور مردوں کے ساتھ تعلق کی بناء پر بہت مشہور سورت ہے البتہ اس کی فضیلت بارے ملنے والی جمیع روایات ضعیف ہیں بلکہ بعض موضوع درجے کی ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ کسی سخت کام کے وقت سورۃ یسین کا پڑھنا اسے آسان کر دیتا ہے اور مرنے والے کے سامنے پڑھنے سے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور روح سہولت سے نکلتی ہے (واللہ اعلم) (تفسیر ابن کثیر دیکھیے تفسیر سورۃ یسین) لیکن علماء کا یہ قول احادیث کے عدم ثبوت کی بناء قابل توجہ نہیں کیونکہ نزول رحمت و برکت قرآن کو کہیں سے بھی پڑھنے سے ہو سکتی اس کے لیے سورۃ یسین کو خاص کرنے کی خاص دلیل ہونی چاہیے واللہ اعلم

3459- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يَسُّ مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یسین ہے جو اسے پڑھے گا گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھا۔“

فوائد: سورۃ یسین کو قرآن کا دل کہنا حدیث کے عدم ثبوت کی بناء پر غلط ناوارا ہے بلکہ امام البانی نے دل والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے (الضعیفہ - حدیث نمبر 169) لہذا ایسی بے اصل باتوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

3460- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ حَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُهَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

① منقطع، ضعیف: دیکھئے الدر المنثور 5/256

② ضعیف: ہارون ابو محمد مجہول ہے۔ أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ما جاء فی فضل یس (2889) والبیہقی فی الشعب (2460)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ يَسَ فِي لَيْلَةِ ابْتِغَاءِ وَجْهِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سورۃ یسین پڑھے گا اسے اسی رات ہی بخش دیا جائے گا۔“

3461- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ.....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ ②

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دن کے شروع میں سورۃ یسین پڑے گا اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔“

3462- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَمَّانِيُّ.....

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ قَرَأَ يَسَ حِينَ يُصْبِحُ أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمِيسَ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ ③

شہر بن حوشب کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو صبح کے وقت سورۃ یسین پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گزرے گا، جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گزرے گی۔“

[22]..... بَابُ فِي فَضْلِ حَمِّ الدُّخَانِ وَالْحَوَامِيمِ وَالْمُسَبِّحَاتِ

سورة دخان حواميم اور مسبحات کی فضیلت

3463- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِيمَانًا وَتَصَدِيقًا بِهَا أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ ④

عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ ”جو شخص جمعہ کی رات کو سورۃ دخان ایمان و یقین سے پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہوگا۔“

① منقطع، ضعیف

② مرسل، ضعیف: أخرجه البيهقي في الشعب (2463) وابن حبان 2574

③ حسن: امام سيوطي الدر المنثور میں کہتے ہیں۔ 257/5، أخرجه الدارمي عن ابن عباس، اور پھر اس حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔

④ صحیح: سيوطي الدر المنثور میں کہتے ہیں 6/24-25 ”أخرج الدارمي“ پھر اس حدیث کا تذکرہ کرتے ہیں نیز اس کی شاہد

”ترمذی کتاب نواب القرآن، باب ماجاء فی فضل حمّ الدخان (2891) میں ہے۔

فوائد: عبداللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو ”أَخْبِرْتُ“ مجھے خبر دی گئی۔ کے صنیے سے بیان کرتے ہیں لہذا عبداللہ تک تو اس کی سند درست ہے لیکن آگے حوالے کا ذکر نہ ہونا اس کو اعتبار کے درجے سے گرا دیتا ہے البتہ ترمذی میں اس معنی کی حدیث ہے لیکن ایک تو وہ غریب ہے دوسرا اس کا راوی ابوالمعدام ہشام ضعیف ہے دوسرا حسن اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع لہذا وہ بھی قابل حجت نہیں لہذا اس فضیلت کے ثبوت کے لیے مرفوع صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے جو کہ موجود نہیں چنانچہ یہ اثر قابل عمل نہ ہوا (واللہ اعلم)

3464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ.....

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
قَالَ مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ
أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ وَزَوْجٌ مِنَ الْهُورِ
الْعَيْنِ. ①

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں ابورافع نے کہا: ”جو شخص جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہوگا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔“

3465۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.....
عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ. ②

مسعر کہتے ہیں سعد بن ابراہیم نے کہا: ”حم والی سورتوں کو دہنیں کہا جاتا تھا۔“

3466۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.....
عَنْ هِشَامِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَ
ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ إِذَا
أَصْبَحَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ طَبِعَ
بِطَابِعِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ قَرَأَ إِذَا أَمْسَى
فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ طَبِعَ بِطَابِعِ الشُّهَدَاءِ. ③

ہشام کہتے ہیں حسن نے کہا: ”جو شخص صبح کو سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا اگر وہ اس دن مر جائے گا تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی اور اگر شام کو پڑھے پھر اسی رات مر جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی۔“

فوائد: سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اسماء حسنیٰ پر مشتمل اور انتہائی بابرکت آیات ہیں جیسا کہ مذکورۃ اثر سے واضح ہے امام ترمذی رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کر کے اسے غریب بتلاتے ہیں (تفسیر ابن کثیر

① صحیح: سیوطی الدر المنثور 6/24 میں داری کا حوالہ دیتے ہیں۔

② صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 10/557 (10333) والبیہقی فی الشعب (2482)

③ صحیح: أخرجه ابن الضریس فی فضائل القرآن (227) سیوطی اسے الدر المنثور میں 1/202 سے داری کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

آخر سورة الحشر) نیز صبح شام ان آیات کی تلاوت ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کا مستحق بنا دیتی ہے دیکھیے آئندہ حدیث نمبر (3468)

3467- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ عِنْدَ النَّوْمِ
وَيَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً تَعْدِلُ أَلْفَ آيَةٍ ❶
خالد بن معدان کہتے ہیں نبی ﷺ سوتے وقت مسجات پڑھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: ”اس میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات کے برابر ہے۔“

فوائد: (۱) ”المسبّحات“ سے ہر وہ سورت جو تسبیح سے شروع ہوتی ہو مراد ہے۔ (۲) ”فیہ آیت خیر من الف آیت“ اس سے مراد آیت ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ جیسا کہ ابن کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگرچہ اس میں اور قول بھی ہیں۔

3468- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْحَقَّافُ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَعُوذُ بِاللَّهِ
السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَتَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ
وَكَمَّلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ
يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا
مَسَاءً فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ ❷
معقل بن یسار کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ میں اللہ تعالیٰ سے سننے اور جاننے کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے“ پڑھ کے سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو شام تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ شام کو پڑھے گا تو صبح تک ایسے ہی ہوگا۔“

[23]..... بَابُ فِي فَضْلِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ سورة الكافرون کی فضیلت

3469- حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ

❶ صحیح: أخرجه احمد 128/4 والبيهقي في الشعب (2503) وابوداؤد، كساب الأدب، باب مايقول عندالنوم (5057)

❷ حسن: أخرجه احمد 26/5، والترمذی، كتاب ثواب القرآن، باب فضل آخر سورة الحشر (2923)

شعبہ بیان کرتے ہیں ابو حسن مہاجر نے کہا: ”زیاد کے زمانہ میں ایک آدمی آیا میں نے اس سے سنا وہ بیان کرتا تھا: ”میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ میرا گھٹنا آپ کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ آپ نے ایک آدمی کو سورۃ کافرون پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ”یہ شرک سے بری ہو گیا۔“ اور ایک آدمی کو آپ نے سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ”اسے بخش دیا گیا۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُهَاجِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ زَمَنَ زِيَادٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ قَالَ وَرُكْبَتِي تُصِيبُ أَوْ تَمَسُّ رُكْبَتَهُ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَرَاءٌ مِنَ الشِّرْكِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ غُفَرَةٌ لَهُ. ❶

فوائد: (۱) آپ ﷺ کا اس کی تلاوت سن کر اس کی شرک سے براءت کا اعلان کرنا یہ فقط ان کی تلاوت کی بناء پر نہ تھا کہ یہ اعزاز انہیں فقط تلاوت پر ہی مل گیا ہو بلکہ عرب چونکہ قرآن کے معانی و مفہوم کو سمجھتے تھے اس لیے انکی زبان پر وہی آتا تھا جو ان کے دل میں گھر کر چکا ہوتا یعنی جو پڑھتے اس پر دل سے ایمان لا کر اس پر عمل پیرا بھی ہوتے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اسی کے قول پر تلاوت پر اس کے موحد ہونے کو تسلیم کر لیا۔ (۲) سورۃ اخلاص کی تلاوت اس کے مطابق عقیدے کا ہونا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

3470- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

فروۃ بن نوافل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آنے والے سے فرمایا: ”تم کس لئے آئے ہو؟“ اس نے کہا: اس لئے کہ آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں آپ نے فرمایا: ”جب تم لیٹو تو سورۃ کافرون پڑھ کر سو جاؤ۔ کیونکہ اس سے شرک سے براءت ہوتی ہے۔“

عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوَافِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِنُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي قَالَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. ❷

❶ صحیح: جہالت صحابی تاریخ نمبر، أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (305) والنسائي في الكبرى (10540) احمد 63/4، 64، 65.

❷ صحیح: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (ص: 264)

[24]..... بَابُ فِي فَضْلِ قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

سورة اخلاص کی فضیلت

3471- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.....

حَدَّثَنَا إِيَّاسُ الْبِكَالِيُّ عَنْ نَوْفِ الْبِكَالِيِّ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ
أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُلُثَ
الْقُرْآنِ. ❶

ایس بکالی بیان کرتے ہیں کہ نوف بکالی نے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کئے۔ اور سورة اخلاص کو قرآن کا تیسرا حصہ قرار دیا۔“

فوائد:..... یہ اللہ کی توحید پر مشتمل انتہائی عظیم سورة ہے نیز قرآن میں تین چیزوں کا بیان ہے (۱) سابقہ امم و انبیاء کے قصص (۲) عقائد۔ مذکورہ سورت چونکہ عقائد پر مشتمل ہے لہذا اس کو ثلث القرآن سے تعبیر کیا گیا کیونکہ اس میں قرآن کے تین موضوعات میں سے ایک موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَقِيلٍ.....

أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ إِنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلُّ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي
الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا
قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ
مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ
فَقَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِذْ نَ تَكْثُرُنَّ قُصُورُنَا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو
مُحَمَّدٍ أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ وَرَزَعْمُو
أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ. ❷

سعید بن مسیب کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورة اخلاص دس مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا۔ اور جو شخص تیس دفعہ پڑھے گا اس کے لئے تین محل بنائے جائیں گے۔“ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے؟ پھر تو ہمارے بہت سے محل ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے بھی وسیع کر سکتا ہے۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ابو عقیل زہرہ بن معبد ہیں۔ لوگ کہتے تھے وہ ابدال سے تھے۔“

❶ ضعیف: ایس البکالی جہول ہے۔

❷ حسن لغیرہ: أخرجه احمد/3/437، وابن كثير في التفسير 251/5 والطبرانی في الكبير 185/20 (397) و (398)

3473- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ.....

عَنْ عْتَبَةَ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ فَحَتَمَهَا أَتْبَعَهَا
بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. ❶

3474- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ أَبِي بَنِي يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي
لَيْلَةٍ تِلْكَ الْقُرْآنَ قَالُوا نَحْنُ أَعْجِزُ
وَأَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَزَأُ
الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلُّ هُوَ
اللَّهُ أَحَدُ تِلْكَ الْقُرْآنَ. ❷

3475- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ.....
حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
تھے: ”سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔“
تُعَدُّ تِلْكَ الْقُرْآنَ. ❸

3476- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عَاصِمِ.....
زر بیان کرتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”سورۃ اخلاص تہائی
قرآن کے برابر ہے۔“
أَحَدٌ تُعَدُّ تِلْكَ الْقُرْآنَ. ❹

❶ صحیح

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة (قل هو الله احد) والنسائي في عمل اليوم والليله (701) و ابو عبيد في فضائل القرآن (ص: 268, 269)

❸ صحیح: أخرجه الترمذی، كتاب ثواب القرآن، باب في سورة الاخلاص (2901) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ثواب القرآن (3787) والطحاوی في مشكل الآثار (1221-1222)

❹ حسن: آئندہ حدیث ملاحظہ کریں۔

3477- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ.....

عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ. ❶

زرکتے ہیں عبداللہ نے سابق حدیث کی طرح کہا۔

3478- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ.....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي
لَأُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُبُّكَ إِيَّاهَا
أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: ”اللہ کی قسم! میں
سورۃ اخلاص سے بہت محبت کرتا ہوں۔“ تو رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی محبت تجھے جنت میں لے
جائے گی۔“

3479- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
شِهَابٍ.....

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ فَقَالَ تِلْكَ الْقُرْآنُ أَوْ تَعَدَّلَهُ. ❸

حمید بن عبدالرحمن اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ سے سورۃ اخلاص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ
نے فرمایا: ”تہائی قرآن ہے یا اس کے برابر ہے۔“

3480- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ
عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ
امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ
أَتَاهَا فَقَالَ أَلَا تَرَيْنِ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ قَالَتْ رَبِّ خَيْرٍ قَدْ أَتَانَا بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا هُوَ قَالَ قَالَ لَنَا
أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ

عبدالرحمن بن ابولیلی سے منقول ہے کہ ابویوب انصاری
ایک عورت کے پاس جا کر کہا: کیا تم دیکھتی نہیں کہ رسول
اللہ ﷺ تمہارے پاس کیا چیز لائے ہیں؟ اس نے کہا:
”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بہت خیر لائے۔“ (اس
نے کہا): وہ کیا ہے؟ کہا آپ نے ہم سے فرمایا: ”کیا تم
لوگوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ رات کو ایک تہائی

❶ حسن: أخرجه النسائي في الكبرى (10509) و ابو عبيد في فضائل القرآن (ص 268) والطبراني في الكبير 10 / 172 (10245)

❷ صحيح: أخرجه الرازي في فضائل القرآن (108) وابن خزيمة (537) وعبد بن حميد في المنتخب (1306)

❸ حسن: أخرجه مالك في القرآن، باب ماجاء في قراءة (قل الله احد) (19) واحمد 6/404 والنسائي في الكبرى (10533)

قرآن پڑھو۔“ اس نے کہا: ”ہم ڈر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو نہ بڑھا دیں جس سے ہم عاجز ہوں، ہم نے کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا: ”تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو۔“

فِي لَيْلَةٍ قَالَ فَأَشْفَقْنَا أَنْ يُرِيدَنَا عَلَيَّ
أَمْرٍ نَعَجِزُ عَنْهُ فَلَمْ نَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا
حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَمَا
يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ. ❶

3481. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ الْعَطَّارِ عَنْ أُمِّ كَثِيرٍ
الْأَنْصَارِيَّةِ.....

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو پچاس دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
خَمْسِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ
خَمْسِينَ سَنَةً. ❷

[25]..... بَابُ فِي فَضْلِ الْمَعْوِذَتَيْنِ

سورة الناس والفلق کی فضیلت

3482. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهَيْعَةَ قَالَ سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍَا.....

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے قدم پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھا دیجئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عقبہ! سورۃ فلک سے بہتر اور اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی سورت محبوب نہیں۔“ یزید نے کہا: ابو عمران اسے نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ہمیشہ مغرب کی نماز میں پڑھتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ تَعَلَّقْتُ
بِقَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَقْرُبُنِي سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُقْبَةُ إِنَّكَ
لَنْ تَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةَ أَحَبَّ إِلَيَّ
اللَّهِ وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ قُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ

❶ صحیح: أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ماجاء فی سورة الاخلاص (2898) وابن عبدالبیر التهمید 256/7

والنسائی فی الکبری (10519)

❷ ام کثیر انصاریہ نامعلوم، أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب ماجاء فی سورة الاخلاص (2900) والبیہقی فی

الشعب (2548) والخطیب فی تاریخ بغداد 204/6

الْفَلَقِ قَالَ يَزِيدُ فَلَمْ يَكُنْ أَبُو عَمْرَانَ
يَدْعُهَا كَانَ لَا يَزَالُ يَقْرُؤُهَا فِي صَلَاةِ
الْمَغْرِبِ. ❶

3483- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَقْبَرِيِّ.....

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”عقبہ کہو میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: ”عقبہ کہو میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.“ میں نے اسے آخر تک پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کسی سائل نے ایسا سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ مانگی۔“

أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي قُلْ يَا عُقْبَةُ فَقُلْتُ أَى شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ أَى شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى جِئْتُ عَلَى آخِرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيدٌ بِمِثْلِهَا. ❷

3484- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ.....

عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر چند آیات ایسی اتاری گئی ہیں کہ ایسی میں نے نہیں دیکھیں یا فرمایا نہیں دیکھی گئیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔“

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أَنْزَلَ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ أَرُ أَوْ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ يَعْنِي الْمُعْوِذَتَيْنِ. ❸

فوائد: معوذتین یہ قرآن کی آخری اور عظیم سورتیں ہیں ان کی فضیلت متعدد روایات ملتی ہیں جو

کہ ان کی رفعت شان پر دال ہیں مثلاً نبی ﷺ انسانوں اور جنوں کی نگاہ سے بچنے کے لیے وظائف کرتے جب کہ ان کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے ان کے پڑھنے کو ہی معمول بنالیا (صحیح ترمذی لالبانی: 5020) اسی طرح جب آپ ﷺ پر جادو کیا گیا تو جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام ان سورتوں کو لیکر اترے اور بتایا کہ ایک یہودی نے

❶ صحیح: أخرجه احمد 4/155 والطبرانی فی الكبير 17/313 ومسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814)

❷ صحیح: أخرجه النسائي، کتاب الاسعاده 8/254 والبيهقي فی الشعب (2564)

❸ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814) (265) والنسائي فی الاستعاذه 8/254

آپ پر جا دو کیا اور وہ فلاں کنویں میں ہے سو وہاں سے آپ ﷺ نے جا دو والی اشیاء نکال کر ان پر معوذتین پڑھیں تو سارا اثر زائل ہو گیا (صحیح بخاری کتاب الطب باب السحر) نیز کسی تکلیف کی صورت میں انہیں کو پڑھ کر دم کر لیا کرتے۔ اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سوتے وقت معوذتین اور سورۃ اخلاص پڑھ کر آپ اپنے ہاتھ پر دم کرتے پھر انہیں وہ جہاں تک پہنچتے انہیں پھیر لیتے اور ایسا تین دفعہ کرتے (دیکھیے سخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات) لہذا ان فضائل کے پیش نظر معوذتین کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے ان کی بکثرت تلاوت کثیر پریشانیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

[26]..... بَابُ فَضْلِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ

دس آیات پڑھنے کی فضیلت

3485- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سِطَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.....

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عُفْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ①

قاسم ابو عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ تميم داری نے کہا: ”جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا۔“

فوائد:..... ان آیات کی قرأت کا تعلق نماز سے ہے کہ اگر کوئی آدمی تہجد کا قیام دس آیات سے کرتا

ہے تو ان کا شمار غافلوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے عبادت گزاروں میں مندرج ہوتا ہے (واللہ اعلم) (وفقنا اللہ لذلك)

3486- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سِطَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.....

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُصَلِّينَ ②

قاسم ابو عبد الرحمن کہتے ہیں تميم داری اور فضالہ بن عبید دونوں نے کہا: ”جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا نمازیوں سے لکھا جائے گا۔“

① حسن: (3487) ملاحظہ فرمائیں۔

② مرسل: ضعیف القاسم نے تميم کو نہیں پایا، أخرجه ابن منصور 1/116 (23) والبيهقي في الشعب (2196)

3487- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةِ بَعْشَرِ آيَاتِ
لَمْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❶
محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جو شخص
رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے
گا۔“

3488- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةِ بَعْشَرِ
آيَاتِ لَمْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❷
مغیرہ بن عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جو
شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا
جائے گا۔“

[27]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً

پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت

3489- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فَطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةِ
بِخْمَسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبَ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❸
عبد اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ”جس نے رات کو
پچاس آیات پڑھیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔“

نوٹ:..... تمیم داری رضی اللہ عنہما غافلین سے اخراج کے لیے کم از کم دس آیات بیان کرتے ہیں جب کہ
عبد اللہ پچاس یعنی یہ ان کے اپنے اجتہاد اور سوچ پر مشتمل ہے بہر حال عابدین میں شمار کروانے کے لیے قیام
اللیل کا اہتمام کرنا چاہیے اگرچہ دو رکعتیں اور دس، بیس آیتیں ہی پڑھ لی جائیں۔

3490- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَفَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ
قَالَ مَنْ قَرَأَ بِخَمْسِينَ آيَةً فِي لَيْلَةٍ
كُتِبَ مِنَ الْحَافِظِينَ. ❹
تمیم داری اور فضالہ بن عبید کہتے ہیں: ”جس نے رات کو
پچاس آیات پڑھیں وہ محافظوں میں لکھا جائے گا۔“

❶ حسن: أخرجه الحاكم (2042) وابن أبي شيبة (508/10) وابن خزيمة (1143)

❷ حسن: أخرجه الضريس في فضائل القرآن (63) وابن منصور (29/1) (104)

❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبة (508/10) والطبرانی في الكبير (158/9) (8727)

❹ منقطع ضعيف: (3485-3486) میں پیچھے گزر چکی ہے۔

[28]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ

سو آیات پڑھنے کی فضیلت

3491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْنَسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

عن أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَكَانَ سَالِمٍ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ. ❶

ابودرداء سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ان میں سے بعض سالم کی جگہ پر راشد بن سعد کا نام لیتے ہیں۔“

3492- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْطَبِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❷

محمد بن کعب قرظلی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3493- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ.....

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتٌ لَيْلَةٍ. ❸

تمیم داری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔“

3494- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❹

ابوصالح کہتے ہیں کعب نے کہا: ”جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.....

❶ ضعف جداً: محمد بن قاسم کاذب ہے۔

❷ حسن: (3488) میں گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه احمد 4/103 والطبرانی في الكبير 2/50 (1252) وابن السني في عمل اليوم واليلة (438)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 10/507 (10133)

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ①.

قاسم ابو عبدالرحمن سے منقول ہے تميم داری اور فضالہ بن عبید نے کہا: ”جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3496- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ②.

ابو احوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ”جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3497- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ③.

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: ”جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔“

[29]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَتِي آيَةٍ

دوسو آیات پڑھنے کی فضیلت

3498- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ.....

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ④.

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: ”جو دوسو آیات پڑھے وہ عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3499- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْنَسَ

مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ أَحْيَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

① حسن: (3493) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

② صحیح: أخرجه ابن ابی شیبہ 508/10 (10135)

③ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الکبیر 211/8 (7748)

④ صحیح: أخرجه الطبرانی مطولاً فی الکبیر 211/8 (7748)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❶

ابودرداء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی رات کو دو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔“

3500- حَدَّثَنَا أَبُو عَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَتِي آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❷

مغیرہ بن عبداللہ جدلی سے منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جورات کو دس آیات پڑھے گا غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔ اور جو دو سو آیات پڑھے گا با مرادوں میں لکھا جائے گا۔“

[30]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ مِنْ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3501- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ.....

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ بِخَمْسِ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنَطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قِيلَ وَمَا الْقِنَطَارُ قَالَ مِلٌّ مَسْلُوكٌ التَّوْرُ ذَهَبًا. ❸

ابونضرة سے منقول ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو آیات پڑھے گا عابدین میں لکھا جائے گا۔ اور جو پانچ سو سے ہزار تک پڑھے گا صبح کے وقت اسے ایک قنطار اجر ملے گا۔“ کہا گیا: قنطار کیا ہے؟ کہا: ”تیل کی کھال بھروسنا۔“

3502- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ.....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَيِّدَنَا حَسَنٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَتْ لَهُ جُورَاتٌ

❶ موضوع: محمد بن قاسم کا زب ہے۔

❷ مغیرہ بن عبداللہ جدلی کے مکمل حالات نہیں جب کہ بقیہ رجال ثقافت ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه الطبرانی في الاوسط (7674)

کو سو آیات پڑھے گا اس رات قرآن اس سے جھگڑے گا نہیں۔ اور جو رات کو دو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔ اور جو پانچ سو آیات سے ہزار آیات تک پڑھے گا اس کے لئے صبح کو ایک قنطار ثواب ہوگا۔“ لوگوں نے کہا: قنطار کیا ہے؟ فرمایا: ”بارہ ہزار۔“

قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتِي آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْاَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ فِي الْاٰخِرَةِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِنَّا عَشْرَ اَلْفًا ❶

3503- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.....

ابو احوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا: ”جو رات کو تین سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا اور جو سات سو آیات پڑھے گا اس کے متعلق میں نہیں جانتا کہ ابو نعیم نے کیا کہا تھا۔“

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَمَنْ قَرَأَ سَبْعَ مِائَةِ آيَةٍ لَا أُذْرَى أَى شَيْءٍ قَالَ فِيهَا أَبُو نُعَيْمٍ بِقَوْلِهِ ❷

[31]..... بَابُ مَنْ قَرَأَ اَلْفَ آيَةٍ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3504- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيْزٌ.....

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: ”جو ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ایک قنطار ثواب لکھا جائے گا اور اس ایک قنطار سے ایک قیراط کے ساتھ پوری دنیا برابر نہیں ہو سکتی۔“

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ اَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاٰجْرِ وَالْقِيْرَاطُ مِنْ ذٰلِكَ الْقِنْطَارِ لَا يَفِي بِهٖ دُنْيَاكُمْ يَقُولُ لَا يُعْدِلُهُ دُنْيَاكُمْ ❸

3505- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَطَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ.....

قاسم ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ تمیم داری اور فضالہ بن عبید

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

❶ مرسل ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 200/3

❷ صحیح: (3489-3496) میں گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: (3497) میں گزر چکی ہے۔

نے کہا: ”جو شخص رات کو ہزار آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا اور اس قنطار کا ایک قیراط دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جس قدر اللہ چاہے گا اسے اجر ملے گا۔“

3506- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْنَسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ إِلَى خَمْسِ مِائَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ الْقِيْرَاطُ مِنْهُ مِثْلُ النَّلِّ الْعَظِيمِ ①

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہزار آیات پڑھے گا اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور اس کا ایک قیراط بڑے ٹیلے کی مانند ہے۔“

[32]..... بَابُ كَمْ يَكُونُ الْقِنطَارُ

قنطار کی مقدار

3507- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْقِنطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ①

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قنطارہ بارہ ہزار (اوقیہ) کا ہوتا ہے۔“

3508- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى.....

عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ الْقِنطَارُ مِائَةٌ مَسْلُكِ نَوْرِ دَهَبًا ①

ابو اشہب سے منقول ہے کہ ابو نضرہ عبدی نے کہا: ”قنطار بیل کی کھال بھر سونا ہوتا ہے۔“

3509- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى.....

① حسن: أخرجه الطبرانی في الكبير (50/2-51) (1253)

② موضوع: محمد بن قاسم کاذب ہے۔

③ حسن: أخرجه احمد 2/363

④ صحيح: (3501) دیکھئے

علی بن زید سے منقول ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا:
”قنطار چالیس ہزار کا ہوتا ہے۔“

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيْبِ قَالَ الْقِنْطَارُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا . ❶
3510- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ.....

مبارک سے منقول ہے کہ حسن نے کہا: ”قنطار تمہاری دیت
ہے یعنی بارہ ہزار۔“

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْقِنْطَارُ
دِيَّةٌ أَحَدِكُمْ أَتْنَا عَشَرَ أَلْفًا . ❷
3511- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الزَّيْنَجِيُّ.....

ابن ابونجیح سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ”قنطار ستر ہزار
دینار کا ہوتا ہے۔“

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
الْقِنْطَارُ سَبْعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ . ❸
3512- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.....

اسلم بن ابو جعد سے منقول ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا:
”قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوتا ہے۔“

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ الْقِنْطَارُ أَلْفٌ أَوْقِيَّةٌ وَمِائَتَا
أَوْقِيَّةٍ . ❹

فوائد: ”اوقیہ“ یہ چالیس درہموں کا ہوتا ہے یوں قنطار اڑتالیس ہزار درہموں کا ہوا۔

3513- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.....

لیث سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ”قنطار ستر ہزار مثقال
کا ہوتا ہے۔“

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْقِنْطَارُ
سَبْعُونَ أَلْفَ مِثْقَالٍ . ❺

[33]..... بَابُ فِي خْتَمِ الْقُرْآنِ ختم قرآن کے متعلق

3514- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ.....

ابو قلابہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ: ”جو شخص قرآن شروع
کرتے وقت موجود ہو گویا کہ وہ جہاد کی فتح میں شریک ہوا“

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ
الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحًا

❷ صحیح: دیکھئے تفسیر طبری 200/3

❸ منقطع ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 200/3

❶ ضعیف مدلس: ہشیم کا عنعنہ اور ضعف علی ہے۔

❷ حسن: دیکھئے تفسیر طبری 200/3

❸ ضعیف: لیث بن سلیم ضعیف ہے۔

اور جو شخص قرآن ختم کرتے وقت موجود ہو گیا کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت شریک ہوا۔^①

3515- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمَرِّيُّ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ الرَّصَدَ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ خْتِمِهِ قَامَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ .^②

قنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مدینہ کی مسجد میں قرآن پڑھتا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہاں محافظ مقرر کر رکھا تھا۔ جب اس کے ختم کا دن آتا تو وہاں جاتے تھے۔

3516- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ

عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا أَشْفَى عَلَى خْتِمِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ بَقِيَ مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى يُصْبِحَ فَيَجْمَعُ أَهْلَهُ فَيُخْتِمُهُ مَعَهُمْ .^③

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ انس بن مالک رات کو جب قرآن ختم کرنے کے قریب ہوتے تو صبح ہونے تک کچھ باقی چھوڑ دیتے پھر اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور ان کے ساتھ ختم کرتے۔

3517- حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ .^④

ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا کرتے۔

فوائد:..... ختم قرآن کے موقع پر آپ ﷺ سے کوئی مسنون دعا ثابت نہیں البتہ صحابہ، و سلف سے ختم قرآن کے موقع پر دعا کا ثبوت ملتا ہے لہذا اس کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

3518- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ

اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ نے کہا: ”جب آدمی دن کو قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے

① ضعیف: أخرجه أبو عبيد في فضائل القرآن (ص 107-108) نیز دیکھئے جمال القراء سخاوی کی 1/113

② ضعیف: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (79)

③ ضعیف: أخرجه الضريس في فضائل القرآن (78)

④ صحیح: أخرجه الطبرانی في الكبير 1/242 (674) والبيهقي في الشعب (6070)

المَلَائِكَةُ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ فَرَغَ مِنْهُ
لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ہیں۔ اگر وہ رات کو فارغ ہو تو فرشتے صبح تک اس کے
لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“

3519- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ صَالِحِ الْمُرِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ
أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُ الْمُتَرَجِّلُ
قِيلَ وَمَا الْحَالُ الْمُتَرَجِّلُ قَالَ صَاحِبُ
الْقُرْآنِ بَصْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى
آخِرِهِ وَمِنْ آخِرِهِ إِلَى أَوَّلِهِ كَلَّمَا حَلَّ
ارْتَحَلَ. ❷

زرارة بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ سے
پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: جو منزل پر پہنچ کر
چل دینے والا ہو کہا گیا: منزل پر پہنچ کر چل دینے والا کون
ہے؟ فرمایا: ”قرآن پڑھنے والا جو شروع سے آخر تک
پڑھتا ہے پھر آخر سے فارغ ہو کر جب منزل پر پہنچتا ہے تو
پھر چل دیتا ہے۔“

3520- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَرَأَ
الرَّجُلُ الْقُرْآنَ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ قَرَأَهُ لَيْلًا
صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ
سُلَيْمَانُ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يُعْجِبُهُمْ أَنْ
يَخْتِمُوهُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَأَوَّلَ اللَّيْلِ. ❸

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”جب آدمی دن کو قرآن
ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے بخشش کی دعا
کرتے ہیں۔ اور جب رات کو پڑھتا ہے تو فرشتے صبح تک
اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔“ سلیمان کہتے ہیں:
میں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھی اس بات کو پسند کرتے
ہیں کہ قرآن دن کے پہلے حصے اور رات کے پہلے حصے
میں ختم کریں۔“

3521- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَّابِيُّ عَنْ سَفْيَانَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ
لَيْسَ فِيهِ قَوْلُ سُلَيْمَانَ. ❹

اعمش، ابراہیم سے سابق قول کی طرح نقل کرتے ہیں مگر
اس میں سلیمان کی بات نہیں ہے۔

3522- حَدَّثَنَا فَرَوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكِ الْمُزَنِيِّ.....

❶ صحیح: أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 113/6

❷ ضعیف: أخرجه الحاكم (2088-2089) و ابو نعیم فی الحلیة 174/6 والطبرانی فی الکبیر 168/12 (16783)

❸ صحیح: أخرجه ابن الفریس فی فضائل القرآن (50) و ابو عبید فی فضائل القرآن (ص 109)

❹ صحیح: اس کی مستند شرط بخاری پر ہے۔

عبدالرحمن بن اسحق کہتے ہیں کہ محارب بن دثار نے کہا:
”جو قرآن کو زبانی پڑھے گا اس کے لئے دنیا یا آخرت
میں ایک (مقبول) دعا ہوگی۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ
مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي
الدُّنْيَا أَوْ فِي الْآخِرَةِ . ❶

3523- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.....

یزید بن عبدالرحمن سے منقول ہے کہ طلحہ اور عبدالرحمن بن
اسود نے کہا: ”جو رات کو یاد ان کو قرآن پڑھتا ہے فرشتے
اس کے لئے رات تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“
دوسرے نے کہا: ”وہ بخش دیا جاتا ہے۔“

عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ
وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَا مَنْ قَرَأَ
الْقُرْآنَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ الْآخَرُ غُفِرَ
لَهُ . ❷

3524- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادٍ.....

قزعة بن سوید کہتے ہیں کہ حمید اعرج نے کہا: ”جو شخص
قرآن پڑھ کر دعا کرتا ہے، چار ہزار فرشتے اس کی دعا پر
آئین کہتے ہیں۔“

حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حَمِيدِ
الْأَعْرَجِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ دَعَا آمَنَ
عَلَى دُعَائِهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ مَلَكًا . ❸

3525- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.....

عالم کہتے ہیں مجاہد نے مجھے بلایا اور کہا: ”ہم نے آپ کو
اس لئے بلایا ہے کہ ہم قرآن ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں
اور ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ قرآن ختم کرتے وقت کی گئی دعا
قبول ہوتی ہے۔“ پھر انہوں نے دعائیں کیں۔

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ قَالَ
إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ
وَإِنَّهُ بَلَّغْنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ
خَتْمِ الْقُرْآنِ قَالَ فَدَعُوا بِدَعَوَاتِهِ . ❹

❶ ضعیف: عبدالرحمن بن اسحاق حدیث ضعیف ہے۔

❷ طلحہ تک یہ سند سن ہے جب کہ عبدالرحمن بن الاسود سے یزید بن عبدالرحمن کا سماع ثابت نہیں لہذا یہ منقطع ہے۔ أخرج أثر طلحة ابن
الضريس في فضائل القرآن (54) اس کی سند صحیح ہے اگر یہ الفاظ محفوظ ہوں تو کیوں کہ نوری نے (حلیۃ الأبرار) (ص 183) میں
”من ختم القرآن“ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

❸ ضعیف: قزعة بن سوید ضعیف ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (49) والبيهقي في الشعب (2072) و ابو عبيد في فضائل القرآن

(ص 107)

3526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ عَنْ عَنَسَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”جب رات کے شروع میں قرآن ختم ہوتا ہے، فرشتے صبح تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور جب رات کے آخر میں ختم ہو تو شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اس لئے اکثر لوگ صبح یا شام تک کے لئے کچھ قرآن رکھ دیتے ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ”اسے حسن نے سعد سے روایت کیا ہے۔“

عَنْ سَعْدِ قَالَ إِذَا وَافَقَ خْتَمُ الْقُرْآنِ أَوَّلَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ وَإِنْ وَافَقَ خْتَمَهُ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمَسِيَ قَرِيبًا بَقِيَ عَلَى أَحَدِنَا الشَّيْءُ فَيُؤَخَّرُهُ حَتَّى يُمَسِيَ أَوْ يُصْبِحَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هَذَا حَسَنٌ عَنْ سَعْدٍ . ❶

3527- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهَاجِرٍ بْنُ مَسْمَارِ بْنِ أُخْبِي بِكَبِيرِ بْنِ مَسْمَارٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سَلِيمٍ

عطاء بن یسار سے مروی ہے انہوں نے کہا: ”قرآن یاد کرنے والے جنتیوں کے عریف (سردار) ہوں گے۔“

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ . ❷

3528- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما دو راتوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَتَيْنِ . ❸

3529- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! کتنے وقت میں میں قرآن ختم کروں؟ فرمایا: ”ایک ماہ میں اسے ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں اس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَخْتِمُ الْقُرْآنَ قَالَ أَخْتِمُهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

❶ ضعیف: لیث ضعیف ہے۔

❷ ضعیف: ابراہیم بن مہاجر ضعیف ہے۔

❸ صحیح: أخرجه ابو نعیم فی الحلیة 4/273 و ابو عبید فی فضائل القرآن (ص 182) وابن کثیر فی فضائل القرآن ص

سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں، فرمایا: ”اسے پچیس دن میں ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”اسے بیس دن میں ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”اسے پندرہ دن میں ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”اسے دس دن میں ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”پانچ دن میں ختم کرو۔“ میں نے کہا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ فرمایا: ”نہیں۔“

إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمَهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسٍ عَشْرَةَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمَهُ فِي عِشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ لَا . ❶

فوائد: قرآن کی تلاوت آہستگی کے ساتھ اور اس کے معنی و مفہوم میں تدبر کرتے ہوئے کرنی چاہیے قرآن کا صرف دوہرانا ہی مقصود نہیں بلکہ اس پر ٹھہر کر اس کے معنی کا اثر قبول کرنا یہ بھی مقصود ہے اسی لیے آپ ﷺ نے شائقین تلاوت کو کم از کم پانچ دن کی مدت دی البتہ آئندہ عبد اللہ بن عمرو کی حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے سمجھ آتی ہے کہ کم از کم مقرر کی مدت آپ کی جانب سے وہ تین دن ہے اس سے پہلے قرآن ختم کرنا درست نہیں اس اعتبار سے سابقہ سعید رحمہ اللہ کا عمل بھی خلاف سنت قرار پائے گا اس بارے اگرچہ اور بھی مختلف اقوال ہیں بہر حال تین دن والا قول ہی راجح ہے مسند سعید بن منصور اور طبرانی میں صحیح سند سے اس کے شاہد موجود ہیں (واللہ اعلم)

3530- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ: ”میں تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کروں۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ . ❷

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الصوم، باب حق الضيف في الصوم (1974) ومسلم، كتاب الصوم، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به (2722)

❷ صحيح: أخرجه احمد 2/158 و ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في كم يقرأ القرآن (1391)

[34]..... بَابُ التَّعْنِيِّ بِالْقُرْآنِ

خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

3531- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَهْيِكَ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَسْتَعْنِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ عَيْدُ اللَّهِ بِنُ أَبِي نَهْيِكَ ❶.

سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں“ ابن عیینہ کہتے ہیں: ”یستعنی“ کے معنی میں ہے جس کا مطلب ہے بے پرواہ ہونا۔“

فوائد: ”یتعنی“ بارے مختلف اقوال ہیں مثلاً اس سے مراد (۱) اچھی آواز (۲) اونچا پڑھنا (۳) غمناک آواز (۴) لوگوں سے بے پروائی والی آواز (۵) قراءت میں مصروف ہو جانا (۶) لذت و مٹھاس محسوس کرنا ان میں مشہور قول آخری ہی ہے اگرچہ بقیہ اقوال کے بھی احادیث سے دلائل ملتے ہیں بہر حال ان سے مقصود وہ تحسین الصوت ہی ہے لیکن خیال رہے کہ کہیں زیادہ تکلیف عربی لہجے وقواعد سے روگردانی کا سبب نہ بن جائے۔

3532- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أَرَيْتَ أَنَّهُ يَنْخَشِي اللَّهَ قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلِقًا كَذَلِكَ ❷.

طاؤس سے مروی ہے اس نے کہا: نبی ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سے کون ہے؟ جس کی قرآن پڑھنے میں آواز اچھی ہو اور جس کی قراءت اچھی ہو؟ فرمایا: ”وہ شخص کہ جب تم اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو خیال کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔“ طاؤس کہتے ہیں: طلق یعنی ایسے ہی تھے۔

❶ صحیح: ابن حبان (120) وأخرجه الرازي في فضائل القرآن (90) والبيهقي في الشعب (2613)

❷ ضعيف: أخرجه ابن أبي شيبة 546/10 (9694) وأبو عبيد في فضائل القرآن ص 168 وأخرجه أبو نعيم في حلية

3533- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْذِنِ اللَّهُ لِنَبِيِّ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ زَادَ يَجْهَرُ بِهِ. ①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے پڑھیں۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے کہا: ”اس کا مطلب ہے جہراً (آواز) پڑھتا ہو۔“

3534- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ.....

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّ عَمَّا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. ②

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ تعالیٰ کوئی چیز اس طرح نہیں سنتا جس طرح خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔“

3535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ.....

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِنَبِيِّ عَمَّا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ زَادَ يَجْهَرُ بِهِ. ③

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ قرآن اچھی آواز سے پڑھتے تھے: ”اس کو داؤد کی سی اچھی آواز دی گئی ہے۔“

فوائد:..... ”مزامیر“ یہ مزار کی جمع ہے اس کا معنی بانسری ہے۔ داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز کے ساتھ نوازا تھا چنانچہ جب وہ تسبیح کرتے یا زبور پڑھتے تو پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ جھوم جاتے۔ قرآن میں ہے ﴿وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ﴾ (الانبیاء: 79) ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا وہ تسبیح بیان کرتے اور پرندے۔

① متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (5023) ومسلم، کتاب صلاة المسافرين،

باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (792)

② صحيح: حديث كمر آلی ہے۔

③ متفق علیہ: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب حسن الصوت بالقراءة بالقرآن (5048) ومسلم، کتاب صلاة

المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (793)

3536- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَيضًا

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا رَأَى أَبَا مُوسَى قَالَ ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا أَبَا مُوسَى فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ. ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: ”اے ابو موسیٰ! ہمارے رب کا ذکر کرو۔“ تو وہ ان کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

3537- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ

عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأَخْرَى يَتَغَنَّى وَيَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْبُقُرَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقْرَأُ مِنَ الْبَيْتِ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبُقُرَةِ وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ الْجَوْفِ يَصْفَرُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ. ②

ابو احوص سے منقول ہے کہ عبداللہ نے کہا: ”میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ بے پروائی میں ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے ہوئے ہو اور سورۃ بقرہ پڑھنی چھوڑ دی ہو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہو اور نہایت خالی گھر وہ پیٹ ہے جس میں قرآن نہ ہو۔“

فوائد: سورۃ بقرہ کی تلاوت انسان کی بخشش کا سامان ہے جیسا کہ پچھلی احادیث میں ان کا ذکر ہو چکا ہے نیز سنت سے ثابت ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے لہذا دیکھیے ابن کثیر شیطاں و خبات کو بھگانے کا یہ ایک مجرب نسخہ ہے

3538- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَدِمَ سَلَمَةُ الْبَيْدُقُ الْمَدِينَةَ فَقَامَ يُصَلِّيَ بِهِمْ فَقِيلَ لِسَالِمٍ لَوْ جِئْتَ فَسَمِعْتَ قِرَائَتَهُ فَلَمَّا كَانَ بِيَابِ الْمَسْجِدِ سَمِعَ

سلمتہ بیدق مدینہ آئے وہ انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو سالم سے کہا گیا: ”آپ اس کی قراءت سنیں تو وہ مسجد کے دروازے سے اس کی قراءت سن کر

① ضعيف: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (ص 163) والبيهقي في الشهادات، باب تحسين الصوت بالقران والذكر

② ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (5998) والطبرانی في الاوسط (7762) جب کہ ابن ابی شیبہ 10/386 (10073) میں اس کا آخری جزء صحیح سند سے مروی ہے۔

قِرَائَتَهُ رَجَعَ فَقَالَ غِنَاءُ غِنَاءً. ❶ لوٹ آئے اور کہا: گانا ہے گانا ہے۔

3539- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے تھے تو
سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ان سے کہتے: ”ہمارا رب یاد لاؤ۔“ تو وہ
آپ کے پاس (قرآن) پڑھتے۔
عِنْدَهُ. ❷

3540- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح
خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔“
يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. ❸

3541- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.....

ابن بريدة اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
فرمایا: ”ابو موسیٰ کو آل داؤد علیہم السلام کی اچھی آواز دی گئی
ہے۔“
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِنْ مَرَامٍ مِنْ
مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❹

3542- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف
لائے تو ایک آدمی کو پڑھتے ہوئے سنا فرمایا: یہ کون ہے؟
کہا گیا: ”عبداللہ بن قیس۔“ فرمایا: ”اس کو داؤد علیہ السلام کی
سی اچھی آواز دی گئی ہے۔“
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَنْ
هَذَا قِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَقَدْ
أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❺

3543- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْسَجَةَ.....

❶ ضعیف: اس میں ابن جریج کا معنی اور ایک راوی مجہول ہے۔

❷ منقطع ضعیف: (3536) میں گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن سعد في الطبقات 79/1/4 و ابو عبيد في فضائل القرآن (ص 162)

❹ صحيح: أخرجه احمد 349/5 و مسلم في صلاة المسافرين، باب تحسين الصوت بالقرآن (793)

❺ حسن: صحيح ابن حبان (7196)

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ❶
سیدنا براء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو اپنی اچھی آواز سے زینت دو۔“

3544- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا ❷
سیدنا براء بن عازب کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”قرآن کو اچھی آوازوں سے پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔“

فوائد:..... قرآن ایسی کلام ہے جو انسان کو متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑتا مزید اگر اچھی آواز کی اس کے ساتھ آمیزش ہو جائے تو اس کی تاثیر دوچند ہو جاتی ہے۔

[35]..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَلْحَانِ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کو گا کر پڑھنے کی کراہت

3545- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ.....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَنَسِ بِلَحْنٍ مِنْ هَذِهِ الْأَلْحَانِ فَكَّرَهُ ذَلِكَ أَنَسُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُهُ قَرَأَ غُورُكُ بْنُ أَبِي الْخَضْرَمِ ❸
اعمش کہتے ہیں ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ کے پاس ان لہجوں میں سے کسی لہجے میں قرآن پڑھا تو انس نے اسے ناپسند کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: اور لوگوں نے کہا: غورک بن ابو خضرم نے پڑھا۔

3546- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عُلْيَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ هَذِهِ الْأَلْحَانَ فِي الْقُرْآنِ مُحَدَّثَةً ❹
ابن عون سے منقول ہے کہ محمد نے کہا: ”لوگ قرآن کو ان لہجوں میں پڑھنے کو بدعت سمجھتے تھے۔“

❶ صحیح : أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (ص 160) والرازي في فضائل القرآن (22) والحاكم 571/1-575

❷ صحیح : أخرجه الحاكم 575/1

❸ صحیح : أخرجه ابن ابی شيبه 466/10 (9998)

❹ صحیح

فوائد: قرآن کو موسیقی کی طرز پر گا کر پڑھنا علماء کے نزدیک حرام ہے لہذا ایسے لہجے جو موسیقی کی طرف میلان رکھتے ہوں ان سے بچنا چاہیے اور کوشش کی جائے کہ بلا تکلف اچھی اچھی آواز نکال کر قرآن پڑھا جائے۔ واللہ المستعان



اللہ تعالیٰ کے خاص احسان و کرم کے ساتھ یہ کتاب مکمل ہوئی۔ (الحمد للہ علی ذلک)
اس کے ترجمہ و فوائد میں جو کوتاہیاں ہیں وہ ہماری طرف منسوب کریں۔
اللہ ہم سب کو معاف فرمائے۔ آمین



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



اسلامی اکادمی ۱۔ الفضل مارکیٹ اتر ڈوب کرا لاہور

042-37357587

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ